

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذَا كِتَابُنَا يُطَوِّقُ عَلَيْهِمْ كِتَابُكَ يَا مُجِيبُ الدُّعَاءِ

# مِقياسُ الخِلافةِ

جُنید زمان پیر طریقت مناظرِ اعظم  
ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رِجَالًا بَيْنَهُمْ مَوَازِينُ  
مُكَاهِدَاتٍ يُتَوَقَّعُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا لِيَسْلَمَا هُمْ فِي رُكُوبِهِمْ  
مِنْ أَوَّلِ السَّجْدَةِ ذَلِكَ مِثْلَهُمْ فِي التَّوْبَةِ وَمِثْلَهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ  
كَذَرِعٍ أَخْرَجَ شَطْرَهُ فَازَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَرَى عَلَى سَوَابِهِ  
يُغِيبُ الزَّانِعَ لِيُفِظَهُمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

# مَقْيَاسُ الْخِلَافَةِ

فِي بَيَانِ

## الرِّسَالَةِ وَالْخِصْمَةِ

حِصَّتُهُ أَقْلٌ



خادم محمد عمر اسٹڈی ڈائریکٹور لاہور



بجود حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

اولیٰ و دوم

نام کتاب

کتابت

طباعت

تصنیف

اشاعت

قیمت

مقیاس خلافت حصہ اول

کریمہ دارالکتابت

مناظر اعظم رحمۃ اللہ علیہ

دوم

علاوہ خرچہ ڈاک

ناشرین

محمد عبد الوہاب محمد عبدالنواب محمد ظفر صدیقی دارالمقیاس امپریہ  
لاہور

## مقاصد متقیاس خلافت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

اما بعد، فقیر نے اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت تا وصال با کمال حالات زندگی قرآن و حدیث سے مختصراً تحریر کئے اور خلفاء اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شانِ جبروت کریم نے بیان فرمایا مختصراً ذکر کیا اور اس مجموعے کا نام متقیاس خلافت رکھا لہذا تمام اہل اسلام سے استدعا ہے کہ با نضات کتابِ ہذا کا مطالعہ فرما کر فقیر کے لئے دعا مغفرت فرمائیں اور متغصبین کی خدمت میں مودباً التماس ہے کہ وہ اس کتاب سے اجتناب فرمائیں۔  
وَعَاذُوْنِي بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالِیْهِ اُنِيْبُ - والسلام

اجلظفر خادم محمد سر استدار المتقیاس اچھرہ - لاہور



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَكُمْ فِيْكُمْ كَمَا ذَرَأَكُمْ فِيْكُمْ مُّؤْمِنًا وَجَعَلَ الْفُتُوْرَ  
وَالْمُؤْمِنِيْنَ كَقَرْصٍ اِذَا رَمَوْهُمْ عَلٰى اَرْضٍ لِّكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
مَعَهُ جُهْدُ وَاٰيَٰتُ الرَّحْمٰنِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَاُولٰٓئِكَ  
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ  
فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَبَدَا الْحَرَّةُ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ  
وَلٰكِنِ اِنَّمَا فِئَتِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْا  
اَلْمُؤْمِنُ كَمَا اٰمَنَ السُّنْهَاءُ اِلَّا اَنَّهُمْ هُمُ السُّفْهَاءُ وَلٰكِنِ لَا يَعْلَمُوْنَ  
وَاِذْ اَلْفُوْا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَّا اَلَا اَمَّا وَاِذَا حُلُوْا اِلَى شَيْءٍ حَلِيْبٍ لَهُمْ قَالُوْا  
اِنَّمَا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُّسْتَهْزِؤْنَ اَللَّهُ يَسْتَهْزِؤْهُمْ بِهٖمْ وَيَمْدُهُمْ فِيْ  
طَغْيَا يَنْهٰهُمْ لَعَنَهُنَّ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اسْتَفْزٰوْا الصَّلٰةَ بِالْهُدٰى  
فَمَا رَجَبَتْ يَجَارِبُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُّهْتَدِيْنَ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ  
اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰةِ قَامُوْا كَمَا كَانُوْا يَسْتَفْزٰوْنَ  
النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اَللَّهُ اِلَّا قَلِيْلًا هُمْ لِّلْعَذْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ  
لِلْاِيْمَانِ لَقَدْ كَانُوْا يَفْهَمُوْنَ مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللَّهُ اَعْلَمُ  
بِمَا يَكْتُمُوْنَ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ  
لِلَّهِ وَلَا تَنْصَلِ عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَا تَابَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهٖ

اَهُمْ كَفَرُوْا بِاللَّهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَا كَانُوْا اَوْهُمْ فَاَسِیْقُوْنَ اَفَمَنْ كَانَ  
مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاَسِیْقًا لَا يَسْتَوُوْنَ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِہٖ الَّذِيْنَ اَصْطَفٰی  
اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا يَشْرِكُوْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِہٖ  
مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَاهْلِ بَيْتِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْبَعِيْنَ  
سُحُوتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ  
اَمَّا الْحَدَّثُ فَدَبَّ کَرِیْمٌ وَهَذَاتُ هِيَ جِسْمُ کَاشَانَ یَسِیْرِ





## خداوندی طاقت

(۱) الملک ۲۹ { تَبَارَكَ الَّذِي يَسِيرُ فِي الْمَلِكِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ }  
بابرکت ہے وہ ذات خداوندی جس کے قبضے میں تمام ملک

ہے اور وہ خدا جو ہر شئی پر قدرت والا ہے۔

(۲) یسین ۲۳ { فَتَبَارَكَ الَّذِي يَسِيرُ فِي الْمَلِكِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ }  
تو پاک ہے وہ ذات جس کے قبضے میں ہے ہر شئی کی ملکیت  
اور اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۳) الانعام ۷ { وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ } اور وہ رب کریم اپنے  
بندوں پر زبردست ہے۔

(۴) الحج ۱۷ { اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ } بے شک اللہ تعالیٰ ضرور زبردست  
غالب ہے۔

(۵) المؤمن ۲۴ { اِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ } بے شک وہ رب کریم  
زبردست ہے سخت عذاب والا ہے۔

(۶) العنکبوت ۲۰ { اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ } بے شک اللہ تعالیٰ تمام  
جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

(۷) الحمد لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو  
تمام جہانوں کے پالنے والا ہے۔

رب العالمین نے اپنے کرم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو للعالمین نذیراً

تمام جہانوں کی حکومت عطا فرمائی اور اُتِیَ رَسُوْلٌ اَللّٰهُ الَّذِیْ کُمُ جَمِیْعًا کے لئے کا  
مصلطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اعلان فرمایا تاکہ رب کریم کی طرف سے عالمین کی رست  
کا مدار صرف مصلطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص ثابت ہو جائے اور رسول کو ایک درجہ مطاع  
کا بھی حامل ہوتا ہے جیسا کہ قانون الہی ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لَطِیْعًا  
وَمَا اَنْزَلْنَا اِلَّا بِالْحَقِّ رَبِّ الْعِزَّةِ کی طرف سے جو بھی رسول بھیجا جائے وہ صرف  
محمولی رسول نہیں ہوتا بلکہ وہ درجہ مطاع پر فائز ہوتا ہے اور اس کی امت سب مطیعین  
اپنے رسول یعنی مطاع کی اطاعت ہر امر میں فریضہ خداوندی ہے کہ مطیع اپنے مطاع  
کے کسی امر میں کسی عمل میں زندگی کے کسی حصے میں اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اطاعت کے خلاف نہیں کر سکتا اگر کر بیٹھے تو یا سزا کا مستوجب ہے یا معافی کا اگر  
گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جائے تو دنیا میں ہی سزا کا مستوجب ہو گا اگر گناہ صغیرہ ہو تو خداوندی  
معافی کا خواہاں ہو تو خداوند کریم معاف فرماتے ہیں گناہ کبیرہ بھی رب کریم کے  
ارادے سے معاف ہو سکتا ہے تو ہماری رسول عالمین صلی اللہ علیہ وسلم حکم خداوندی  
عالمین آپ کے مطیعین ہیں تمام عالمین سے کوئی شخص بھی بعد از اعلان عبودیت و بعد از اجراء  
علم تاقیامت زندگی کا کوئی عمل بھی دینی ہو یا دنیوی آپ کی اطاعت کے بغیر  
نہیں کر سکتا اور کتاب خداوندی قرآن کریم کو فَاِتْبَايْهُنَّ مَا بُيِّنَتْ لَكِنَّ اَكْثَرَهُنَّ  
وَسْوَءٌ بِمَصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے۔ اور رب کریم نے سمجھایا ہے اور  
کوئی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی ممکن ہے جس کی دلیل عِلْمُکَ مَا کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ  
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِيْمًا ہے اور بعد ازاں مصلطفے صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے اصحاب کو جو سمجھایا اور پڑھایا ان سے بڑھ کر علم نہیں ہو سکتا جو



عَلَيْكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ سے ظاہر ہے۔ علیٰ ہذا القیاس خیر  
 القرون بشر القرون کے مساوی نہیں ہو سکتے اور اس کے خلافت و دعویٰ  
 رکھنے والا کاذب ہوگا۔ چنانچہ فقیر پہلے عالمین کے مطاع یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا ذکر خیر عیاں کرتا ہے پھر صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ اعزیز  
 ذکر ہوگا۔



ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ سید محبوب العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

یزید بن ہاشم { قال ابو محمد عبد الملک بن ہاشم النخعی ا هذا کتاب سيرة رسول الله  
صلى الله عليه وسلم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب (واسم عبد المطلب  
سبط ابن ہاشم (واسم ہاشم عمرو) بن عبد مناف (واسم عبد مناف النخوة) بن قصی  
ابن کلاب بن مرة بن کعب بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن خزیمہ بن  
مدرکہ (واسم مدرکہ عامر) بن ایاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن آدم  
(وینقال آدم) بن مقوم بن ناحور بن نیرج بن یعرب بن شجب بن نابت بن اسماعیل  
بن ابرہیم بن عیل الرحمن بن تارخ (وهو آذر) بن ناحور بن ساروغ بن راعوب بن یحییٰ  
بن عیصر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن ملک بن متوشلخ بن ائیم (وهو ابرہیم)  
فیما یزعمون واللہ اعلم وكان اول من بنی آدم اعطی النبوة وخط بالقلم  
بن یزد بن محیل بن قین بن یاش بن شیت بن آدم صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا ذکر

البلد { لا اقسیم بھذا البلد وانت حبل بھذا البلد ووالد  
البلد { اذ ما ولدہ اور میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کہ کی اس وقت  
کہ آپ اس شہر میں جنگ حلال کرنے والے ہیں اور قسم ہے آپ کے والد کی  
اور قسم ہے اس کی حسیں نے آپ کو جنا۔

(۱) اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں ظہور نبوت کے



وقت آپ کی بکت کچھ میں ثابت کرنے کے لئے آپ کے مقام کی قسم کھا کر آپ کی شریف  
آدری کی مبارکباد دی اور اس آیت کریمہ سے آپ کا استقبال فرمایا کہ یہ کہ بیت اللہ  
رب کریم کا ہے نور رب کریم آپ کے بیت اللہ میں آمکا استقبال فرماتا ہوا ارشاد فرماتا ہے  
لَا أُخْبِرُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حَلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ اے محبوب صلی اللہ  
علیہ وسلم اس شہر میں آپ کی شریف آدری پر میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ شہر بھی  
مجھے بہت ہی محبوب نظر آ رہا ہے ثابت ہوا کہ محبوب کے مقام کو محبوب سمجھنا شرک نہیں  
بلکہ سنت اللہ ہے۔

۲) پھر آپ کا استقبال فرماتے ہوئے آپ کے خاندانی شرافت کا ذکر خیر فرمایا کہ  
وَدَا الْإِدِّ مَا وَدَّ حَضْرَاً بَهِیْ شَرِیفٍ مُّجَدِّبٍ آپ کے والدین بھی شریف آپ کی وجہ  
سے آپ کے والدین کا شان بھی نہ الا ثابت فرمایا کہ وَدَا الْإِدِّ مَا وَدَّ لَدَا قَسَمِ  
والد کی اور قسم ہے والدہ کی ماقبل چونکہ خطاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اس  
لئے والد سے مراد آپ کے والد ماجد بھی ہو سکتے اور آپ کی والدہ ماجدہ ہی ہو  
سکتی ہیں۔

## آپ کے والد ماجد کا وصال

تاریخ کامل ۲ قَالَ الرَّهْصِيُّ أُرْسِلَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ابْنَهُ  
أَعْبَدُ اللَّهِ إِلَى الْمَدِينَةِ بِمَنَازِلِهِمْ تَدْرَأُ  
فَمَا تِ يَ الْمَدِينَةَ وَفِيْلَ بَلَّ كَانَ فِي الشَّامِ فَاَنْتَبَلَ فِي عِيْرِ  
قُرَيْشٍ فَتَنَزَّلَ يَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَنُتُو فِي يَهَا وَدُفِنَ فِي

وَالْمَدِينَةَ الْجَدِيدِ وَلَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً وَنُتُو فِي قَيْلٍ أَنْ  
كُنْتُ سَوَّلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امری نے کہا کہ جناب عبد المطلب نے اپنے صاحبزادے حضرت عبد اللہ مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کو مدینے میں کھجوریں لانے کے لئے بھیجا تو مدینے میں ہی  
ان کا وصال ہو گیا بعض نے کہا ہے کہ شام کی طرت بھیجا تھا قریش کے اونٹوں کے  
ساتھ شریف لائے ترساتے میں بیمار ہو گئے مدینے میں ڈیرہ ڈال دیا تو وہیں وصال  
ہو گیا لہذا جدی کے گھر ہی دفن کئے گئے حضرت عبد اللہ کی عمر اس وقت پچیس برس  
میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پہلے ہی کچھ دن فوت ہو گئے۔  
الاستیعاب ۱۵ ۱ مَا تِ ابْنُكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأُمُّهُ  
حَامِلَةٌ بِهٍ

آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کا وصال ہوا آپ کی والدہ  
آپ کی حاملہ تھیں۔

طبقات ابن سعد ۹۹ ۱ وَكَعْبِدُ اللَّهِ يَوْمَ تَوُ فِي تَحْسُنَ وَعِشْرُونَ  
سَنَةً۔ آپ کے والد ماجد کا وصال ہوا اس  
وقت حضرت عبد اللہ کی عمر پچیس برس کی تھی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے چند دن قبل آپ کے والد ماجد کا وصال  
ہوا آپ کے دادا عبد المطلب کفیل ہے چھ برس کے ہوئے تو والدہ ماجد حضرت آمنہ  
رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا اور آٹھ برس کی عمر شریف ہوئی تو دادا عبد المطلب فوت  
ہو گئے۔



مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نسب نامہ

الاستيعاب ١/١٣ { أخته بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة  
بن مرة قرشية زهرية تزوجها  
عبد الله بن عبد المطلب -

مُصطفیٰ احمد علیہ السلام کا سنہ ولادت

الاستیعاب ۱/۴ { وَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
الْفَيْلِ اِسْمَ عَامَرِ الْفَيْلِ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اصحاب فیل کے واقعہ کے سنہ میں پیدا ہوئے ۔

طبقات ابن سعد ۱/۱۰۱ اذْهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ -

مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن

استيعاب عن ابن عباس قَالَ وَلَدَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَشْثَيْنِ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ الْأَشْثَيْنِ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْأَشْثَيْنِ وَكَانَتْ بَدْءُ يَوْمِ الْأَشْثَيْنِ وَتَوَفَّى يَوْمَ الْأَشْثَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشُرُفَ وَكُرُفَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا تھا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادہ پیر کے دن ہوئی تکتے سے نکلے تو پیر کا دن تھا مدینہ طیبہ داخل ہوئے تو

اور یہ خاص مزاحہ بدرجہی پیر کے دن ہوا اور آپ کا وصال بھی پیر کے دن ہوا۔

وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمُؤَلَّفَاتِ قُلُوبِهِمْ

الأصل الثبوتية (الأي في تعميم) { أخبرنا محمد بن أحمد بن الحسن قال  
ثنا الحسن بن [الجهضم قال ثنا الحسين بن

قال ثنا محمد بن عمر الواقدي حدثني محمد بن صالح عن ابن

الحكيم يعني ابي اسحاق عن عطاء بن ييار عن ابي هريرة كَمَا بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ

وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ كُلُّ صَنِيعٍ مِنْكُمْ فَأَتَتْ الشَّيْطَانِ إِبْلِيسَ

وَاللَّهُ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ حَسْمٍ إِلَّا وَقَدْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ قَالٌ

سَبَّحْتَ فَالْتَمِسُوهُ فِي فُتْرَى الْأَرْيَافِ فَالْتَمِسُوهُ فَقَالُوا

هـ قَالَ اِنَّمَا جِئْتُ بِخُرُوجِ يَنْتَقِسُهُ فَنُورِي عَلَيْهِ بِحُجَّةِ الْقَلْبِ

فَالْتَمَسَهُ بِهَا فَوَجَدَ لَعْنَةً قُرْبَ الشَّعَائِبِ فَخَرَجَ إِلَيْهَا

فَقَالَ قَدْ وَجَدْتَهُ مَعًا جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الہدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

۱۰۱۱ ہدیہ کو کام ثبت اور مذمت کر پڑے پھر تمام تریا طین اعلیٰ کے پاس پہنچے لکھا ہو

اے افسوس لو کہ اہل زمین پر کیا بات ہے کوئی ایسا بت نہیں جواوندھانہ کرا پرستیشان

بَابُ فِي الْإِقْبَاتِ عَلَى عِلْمٍ لِي وَفِيهِ بَيِّنَاتٌ فِي الْمَلِكِ الْأَعْلَى

کے لیے جواب دیا میں نے کہا اس کوئی ہی سسٹما ہوں جواب میں

۱۰۰۰ روپے ملے ان میں سے ۱۰۰ روپے ان کے لیے دیے گئے۔



## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت

۱ استَرْضَعْنَا لَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي سَعْدِ  
الاستيعاب ۱۳ { بن بکیر علیہ السلام بنت ابی ذؤیب السعدیہ -  
بنی سعد بن بکر سے علیہ بنت ابی ذؤیب سعدیہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دودھ پلایا۔

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مہر میں تھے کہ چاند آپ کا غلام تھا

۵ { رَكَانُ الْقَسْرِ يَحْدِثُهُ وَهُوَ فِي مَهْدِهِ وَيَمِيلُ  
المرزقانی ۲۳۴ { ابْنُهُ حَيْثُ لَمْ يَكُنْ فِي الْيَدِ أَشَاءَ إِلَيْهِ بِاصْبِعِهِ  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند مہر میں ہی گفتگو کرتا اور آپ کے دربار میں جھکتا  
جب بھی آپ اپنی انگلی کا اشارہ فرماتے۔

۴ { عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَا قِي  
المرزقانی ۲۳۴ { اَلِ الدَّخُولِ فِي دِينِكَ أَمَارَةٌ لِبَنُو نِكَ رَأَيْتِكَ  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے اپنی ہنر کی علامت دکھائیے  
آپ نے آپ کو دیکھا کہ جھونے میں چاند آپ کے قریب ہوتا اور آپ اپنی انگلی کے ساتھ

کرد تو ابلیس نے مکے میں تلاش کرنا شروع کر دیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ قریب کے  
مکانوں میں آئے مل گیا تو ابلیس شیاطین کی طرف نکلا تو اس نے کہا مجھے وہ نبی مل تو گیا اس  
کے ساتھ جبریل علیہ السلام ہیں۔ (یعنی میرا وہاں کوئی چارہ نہیں چل سکتا)

اس حدیث شریفہ سے ثابت ہوا کہ میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ولادت باسعادت سے ہی تمام بت سرنگوں ہو گئے جس کے ظہور سے بت گر گئے اس کے  
جوان ہونے پر تبلیغ کرنے سے کوشش فرمانے سے دنیا میں کفر پر جو کاری ضرب لگی وہ  
سب پر واضح ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور نبوت کے ابتدا میں ہی حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مکے کے رؤسا اور تمام علاقے کے سربراہ اور فیصلہ  
سب سے پہلے مسلمان ہو گئے جو نہ صرف خود ہی مسلمان ہوئے بلکہ آگے بھی مکے کے بڑے  
بڑے لوگوں کو مسلمان کرنا شروع کر دیا جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت  
عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مصطفیٰ صلی  
علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بچپن میں بھی دس برس کی عمر ہی مسلمان  
بنالیا اور اسلام کو دنیا میں ایسا پھیلا دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے زبردست  
جابرول کو دربار خداوندی میں جھکا دیا اس کی تفصیل انشاء اللہ العزیز آگے آئیگی یہ  
کام صرف میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہی ہوا جو کوئی  
نبی نہ کر سکا آپ کے اس اسلامی کارنامے سے دنیا کے کفر میں دھاک میٹھ گئی اور کفر  
نظر اٹھا جیکہ بفران خداوندی و قَالَ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَّقَ الْبَاطِلُ سے حق کا ظہور  
ہوا تو باطل مٹا۔



اس کی طرف اشارہ فرماتے تو آپ نے جس طرف اشارہ فرمایا چاند اسی طرف مجھ کا مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اس سے گشتگو کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا  
اور وہ مجھ سے بھلاتا اور میں سنتا تھا۔

الاستیعاب ۱/۱۵ { وَتَوَفَّيْتُمْ آمِنَةً يَا أَيُّهَا بَنُو آدَمَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ  
وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ سَبِينِينَ -

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو جناب کی والدہ ماجدہ کا انتقال کئے  
اور دینے کے درمیان ابوا مقام پر ہو گیا۔

آپ کے دادا صاحب جناب عبدالمطلب کا ذکر

تاریخ کامل ۲/۲ { عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اسْمُهُ شَيْبَةُ سُمِّيَ بِذَلِكَ لِأَنَّهُ  
كَانَ فِي دَأْمِهِ لَنَا وَلِدَ شَيْبَةٍ وَأُمُّهُ  
سَلْمَى بَدَتْ عُسْرًا وَبَنَ ذَيْدًا الْخُسْرَ رَجِيَّةً الْبُخَارِيَّةَ وَيَكْنَى  
أَبَا الْحَارِثِ -

عبدالمطلب کا نام شیبہ تھا اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا جب پیدا ہوئے  
تو ان کے سر پر سفید داغ تھا اور عبدالمطلب کی والدہ کا نام سلمیٰ زینب بنت عمرو  
بن زید خدر جتیا اور عبدالمطلب کی کنیت ابوالحارث تھی۔

تاریخ کامل ۲/۳ { فَكَانَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ مَعْدَجِرَاءَ  
وَأَطْعَمَ الْمَسَاكِينَ جَمِيعَ الشَّهْرِ وَخَوَّفِي  
ذَلِكَ مِائَةً وَعِشْرُونَ سَنَةً -

جب رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوا تو عبدالمطلب حرام پر چڑھ جاتے اور  
مہینہ سبکدوش کو کھانا کھاتے اور عبدالمطلب کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ایک  
سبیل برس کی تھی۔

آپ کے دادا صاحب جناب عبدالمطلب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد ۱/۱۱۹ { قَالَ وَفَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ قَدْ فَنَ بِالْحَجَّونِ  
وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ اثْنَيْنِ وَثَمَانِينَ

سنت محمد بن سعد نے کہا عبدالمطلب فوت ہوئے تو حججین میں دفن کئے گئے اس  
وقت جناب عبدالمطلب صاحب کی عمر پانچ برس کی تھی۔

آپ کے دادا صاحب کی وفات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف

ابن خلدون ۲/۲ { وَهَلَكَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ثَمَانِ سِنِينَ مِنْ وَلَادَتِهِ  
وَقَدْ وَفَاتَ حَضْرَتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی عمر شریف آٹھ برس کی تھی۔

الاستیعاب ۱/۱۵ { وَتَوَفَّيْتُ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ  
مَصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيَوْمِ شَرَفِ آثَمَ بَرَسَ

آپ کی والدہ ماجدہ کا حال اور داد صاحب کا ذکر



آپ کے دادا عبدالمطلب صاحب کی اولاد

ابن خلدون ۱/۳۲۹ { بنو ہاشم عبد المطلب وکان بنوۃ عسشرۃ  
عبد اللہ ابو النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو  
اصغرهم وحسرة والعباس والوطالب والزبیر والمقوم  
یقال اسمہ الغیداق وضرائر وحمل و ابو لہب وقثم۔  
مصطفیٰ الصلے اللہ علیہ وسلم کے چچوں کا ذکر مختصراً ختم کر دیا ہے تاکہ مضمون طویل  
نہ ہو جائے حضور کے والد ماجد حضرت عبد اللہ سب بھائیوں سے چھوٹے تھے۔

جناب الحکماء کو حضرت عبدالملک نے مصطفیٰ اعلیٰ علیہ السلام سے متعلق وصیت کی

طبقات ابن سعد ١١٨  
قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَأَبِي طَالِبٍ اِسْمَعْ مَا يَقُولُ هَؤُلَاءِ  
اِنَّكَ اَبُو طَالِبٍ يَحْفَظُ بِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِرَقِ  
اَيُّمَنْ وَكَانَتْ تَحْضُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي بَكْرٍ  
لَا تُغْفِلُنِي عَنْ ابْنِي فَإِنِّي وَجَدْتُهُ مَعَ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي تَالِبٍ مِنَ السَّيِّدَةِ  
وَأَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَزْعُمُونَ أَنَّ ابْنِي هَذَا ابْنِي هَذِهِ الْأُمَّةِ  
وَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَا يَأْكُلُ طَعَامًا إِلَّا قَالَتْ عَلِيٌّ يَا بَنِي فَيَوْتِي بِهِ  
إِلَيْهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ الْوَفَاةَ أَوْصَى أَبَا طَالِبٍ بِحِفْظِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَفَاطَتِهِ -

تو عبدالمطلب نے ابوطالب کو کہا سن جو یہ کہتا ہے پھر ابوجالب آپ کی نگہبانی

تھا اور عبد المطلب نے ام المین کو کہا اس وقت ام المین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اپنی گود میں اٹھائے ہوئی تھی کہ اے برکت میرے بیٹے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہے  
 طاعت نہ کرنا اس لئے کہ میں نے اس کو لڑکوں کے ساتھ سدقہ کے قریب پایا ہے  
 بے شک اہل کتاب گمان کرتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا اس اعدا کا بیٹا ہے اور عبد المطلب  
 کھانا نہیں کھاتا تھا مگر کہتا کہ میرے سامنے میسے بیٹے کو لاؤ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو عبد المطلب کے پاس لایا جاتا پھر جب عبد المطلب کو موت کا وقت آیا تو اس  
 نے اپنے بیٹے ابوطالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کی وصیت کی۔

ابوطالب کے گھر آپ کے قیام کی مہیا

الاغنياب ١٥ { فصار في حجر عتيه ابي طالب حتى بلغ خمس  
عشرة سنة وكان ابو طالب يحبته  
ثم انفرده بنفسه -

بعد وصال عبدالمطلب، پیغمبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے گھر میں پندرہ برس کی عمر تک رہے اور ابوطالب آپ سے بڑی محبت کرتا تھا پیغمبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود اپنے کفیل ہو گئے۔

مصطفیٰ اصلیؐ کا عقد نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت ابوطالب نے پڑھا

ابن خلدون ٢ { ثُمَّ خَرَجَ ثَانِيَةً إِلَى الشَّامِ تَاجِرُ أَيْمَالٍ خَدِيجَةٌ



بُنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزَى مَعَ غُلَامٍ مَيْسِرَةٍ وَهَمَّ  
 ابْنُ سَطْوَةَ الرَّاهِبِ فَرَأَى مَلَكَ يَطْلُبُ مِنْ الشَّمْسِ فَأَحْبَبَ  
 مَيْسِرَةَ بِشَايِهِ فَأَخْبَرَ بِكَ إِلَهُ خَدِيجَةَ فَعَرَضَتْ لِنَفْسِهَا  
 عَلَيْهِ وَجَاءَ أَبُو طَالِبٍ فَخَطَبَهَا إِلَى ابْنِهَا فَزَوَّجَهُ وَحَضَرَ  
 الْمَلَائِكَةُ قُرَيْشٍ وَقَامَ أَبُو طَالِبٍ خَطِيبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 جَعَلَنَا مِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ وَنَزَّاعِ اسْمَاعِيلَ وَصَفِيٍّ مَعَدٍ  
 وَعَنْصَرٍ مُصَرٍّ وَجَعَلَ لَنَا بَيْتًا مَحْجُوزًا وَحَرَمًا آمِنًا وَجَعَلَ لَنَا  
 أَمْنًا بِكَيْتِهِ وَسَوَّاهُ حَرَمِهِ وَجَعَلَ الْحُكَّامَ عَلَى النَّاسِ وَإِنَّ ابْنَ  
 أَخِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَرَابَتَهُ وَهُوَ لَا يُؤْذَنُ  
 بِأَحَدٍ إِلَّا رَجَحَ بِهِ فَإِنْ كَانَ فِي السَّمَاءِ قُلٌّ ذَلِكَ نَزَلَ ذَلِكَ  
 وَكَذَا خَطَبَ خَدِيجَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَبَدَّلَ لَهَا مِنْ الْمَدَنِ اق  
 مَا عَاجَلَهُ وَاجَلَهُ مِنْ مَا لَيْ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ وَاللَّهُ بَعْدَ هَذَا  
 لَهُ نَبَأٌ عَظِيمٌ وَخَدُّ رَجُلٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَشَهِدَ بَنِيَانُ الْكَعْبَةِ  
 لِحَمْسٍ وَثَلَاثِينَ مِنْ مَوْلَدِهِ حِينَ اجْتَمَعَ كُلُّ قُرَيْشٍ -

پھر دوبارہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلام میسرہ کے ساتھ بنت خویلد حضرت  
 خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مال سے تجارت کے لئے شام کی طرف تشریف لے  
 گئے۔ منظور راہب کے پاس سے گزرے تو منظور نے دیکھا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر سورج سے دو فرشتے سایہ کرتے ہیں۔ تو آپ کے غلام میسرہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا شان بیان کیا پھر یہ بات اس نے خدیجہ کو بیان کی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا نے اپنی ذات کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے لئے پیش کر دیا ابوطالب  
 آئے تو اس نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا  
 تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے نکاح کیا آپ کے نکاح پر تمام رؤساء  
 قریش اکٹھے ہوئے ابوطالب نے کھڑے ہو کر آپ کے نکاح کا خطبہ پڑھا پھر کہا -  
 (خطبہ کا ترجمہ) سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ابراہیم علیہ السلام کی  
 اولاد سے اور اسماعیل علیہ السلام کی ذریت میں پیدا فرمایا معد کی نسل سے اور صفی کے  
 زمانہ میں اور ہمارے لئے ایسا بیت اللہ تیار فرمایا جو ہمارے گناہوں کی پڑھ پوشی کرنے  
 والا ہے اور امن والا حرم ہے اور ہمارے لئے اس نفی بیت اللہ امن والا حرم تیار  
 فرمایا اور ہمیں اپنے حرم کا مختار بنایا اور اسی سے ہمیں لوگوں پر حکومت عطا فرمائی اور  
 بے شک میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تم اس کی قرابت کو جانتے ہو  
 اور کوئی ایسا شخص نہیں جس کا رجوع اس کی طرف نہ ہو اگرچہ مال میں کم ہے اس لئے  
 کہ مال سایہ ہے زائل ہونے والا ہے اور خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ اس کا نکاح  
 ہوا ہے اور اس نے اس کا حق مہر کچھ نقدی اور کچھ میعاد دی خرچ کیا ہے میرے  
 مال سے اتنا اور وہ خدا کی قسم بعد اس کے اس کے لئے خبر عظیم ہے اور بڑا  
 خطرہ ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس برس کی تھی اور  
 جب آپ اور قریش جمع ہوئے اور کعبہ کی تعمیر ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر تیرہ  
 چھتیس برس کی تھی۔



## بعثت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاشیاعاب ۱۳ { عن ابن عباس قال أقام بمكة ثلاث عَشْرَ  
سَنَةً يَعْنِي بَعْدَ الْمُبْعَثِ وَبِالْمَدِينَةِ  
عَشْرَ سِنِينَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اظہار نبوت کے بعد مکے میں پہلے تیرہ برس قیام فرمایا اور مدینے میں  
دس برس۔

## آپ کے چچا ابو طالب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد ۱۲۵ { قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ  
تَوَفَّى أَبُو تَالِبٍ لِلنِّصْفِ مِنْ شَوَّالٍ  
فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ مِنْ حَيَاتِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ يَوْمَ مَيْدَانَ بَطْنِ بَضْعَى وَكَمَابَيْنِ سَنَةٍ وَتَوَفَّيْتُ خَدِيجَةَ  
بَعْدَهُ بِشَهْرِ رَجَبٍ أَيْامِ رَجَاهِ يَوْمَ مَيْدَانِ بَنَتْ خُنْسٍ  
وَسِتِّينَ سَنَةً فَاجْتَمَعَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَهْبِئَاتٍ مَوْتِ خَدِيجَةَ بَنَتْ خُوَيْلِدٌ وَمَوْتِ أَبِي  
تَالِبٍ عَمَّةٌ -

پندرہ شوال نبوت کے سال میں ابو طالب کی وفات ہوئی اس وقت ان کی

مہربانی برس کی تھی اور اس کے بعد ایک ماہ پانچ دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا اور حضرت خدیجہ کی عمر پینیسٹھ برس کی تھی تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم پر دو مہینے جمع ہو گئیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کی موت آپ کے چچا ابو طالب کی موت۔

## میرے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی مکتبہ

## ذکر زلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۱۲۴ { أَخْبَرَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرٌ يُضْرِبُ مَكِّيَّةَ  
بِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رَوَايَتٌ هِيَ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَرْمَ بَارِكِ كَالْبَالِ مَبَارَكِ آيَةُ كَدُونُ كَدُونِ هَوْنِ تَمَكْنَفُ -

طبقات ابن سعد ۱۲۴ { قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَادَةَ وَهَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ  
الطَّبَّاسِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَصِفُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَانَ شَعْرُهُ إِلَى شَحْمَةِ أذُنَيْهِ -

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت



بیان فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونوں کانوں کی پھلیوں تک تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۲ { أخبرنا عبد الله بن المبارك قال أخبرنا معمر بن ثابت عن أنس أن شعث النبي صلى الله عليه وسلم كان إلى الأنصاف إذ بيته۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونوں کانوں کے نصف تک تھے۔

**مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا سر مبارک منڈوانا**

طبقات ابن سعد ۱/۳۸ { أخبرنا سليمان بن حرب أخبرنا شيخنا عن ثابت عن أنس قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم والحلاق يحلقه وقد أطاف به أصحابه ما يريدون أن يقع شعرة إلا في يدي رجل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حجام آپ کے سر مبارک کو منڈاتا تھا اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور کے چاروں طرف گھومتے تھے آپ کا بال مبارک گرنا تو جلدی اس کو ایک آدمی اپنے ہاتھوں میں لے لیتا۔

طبقات ابن سعد ۱/۱۸۱ { أخبرنا محمد بن بكر البرساني أخبرنا ابن جرير أخبرنا موسى بن عقبه عن أنس أن ابن عمر أخبرنا أن النبي صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈوا یا۔

طبقات ابن سعد ۱/۱۸۱ { أخبرنا أحمد بن عبد الله بن يونس أخبرنا موسى بن عقبه عن أنس عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر مبارک منڈایا۔

بخاری شریف ۳/۴۳ { حدثني إبراهيم بن المقاسم قال حدثنا أبو حمزة قال حدثنا موسى بن عقبه عن أنس عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈایا۔

بخاری شریف ۳/۴۳ { أخبرنا أحمد بن محمد بن بكر قال حدثنا ابن جرير أخبرنا محمد بن بكر البرساني أخبرنا ابن جرير أخبرنا موسى بن عقبه عن أنس عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع۔



اخبرنی موسیٰ بن عقیب عن نافع الخبیری عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلق فی حجة الوداع واریاس من اصحابہ وقصر بعضہم۔  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سر مبارک منڈایا اور آپ کے اصحاب سے بھی اور بعض لوگوں نے کٹائے۔

**چوٹی پر بال یعنی نگلش بال کٹانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا**

بخاری شریف ۲۸۷۷ { حدیثی محمد قال اخبرنی محمد قال اخبرنی ابن جریج قال اخبرنی عبید اللہ بن حفص ان عمار بن نافع الخبیری عن نافع مولى عبد الله انه سمع ابن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن الفزع قال عبید اللہ فقلت وما الفزع قال انما خلق الصبي تركه ههنا شعره وههنا وههنا فاشاء لنا عبید اللہ انما صبيته وجا نبي راسه۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فزع سے منع فرماتے تھے عبید اللہ نے کہا میں نے کہا فزع کے کیا معنی ہیں عبید اللہ نے کہا کہ جب لڑکا منڈا جائے اس جگہ سے چھوڑا جائے اس جگہ سے اور اس جگہ سے پھر ہمیں اشارہ کیا اپنے ماتھے کے بالوں کی طرف اور اپنے سر کے دونوں پہلوؤں کی طرف۔

{ ابن ماجہ ۲۶۷۷ { حدیثنا ابو بکر بن شعیبہ وعلی بن محمد قالنا ابو اسامہ عن عبید اللہ بن عمر عن عمر بن نافع عن نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الفزع قال وما الفزع قال ان يخلق من رأس الصبي مكانا ويستترك مكانا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فزع سے منع فرمایا نافع نے کہا کہ فزع کیا ہے فرمایا لڑکے کا ایک جگہ سر منڈا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑا جائے۔

ان مذکورہ بالا احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طرح کے سر کے بال کٹے ہیں۔ کانوں کے درمیان تک کانوں کی پٹیوں تک کندھوں تک اور تمام سر مبارک کا منڈوانا بھی ثابت ہوا لیکن سر کے بالوں سے بعض کو منڈانا کترانا اور بعض کو لمبا رکھنا یہ منع ہے اور اسلامی شکل کے خلعت ہے

**چوٹی کے بال رکھنا اور تین طرفوں سے کترانا منڈانا**

چوٹی کے بال رکھنے ابو جہل کی سنت ہے ابو جہل جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے راتے میں ہی چلتا ہوا پس چلا گیا اگر ایک قدم آگے بڑھتا تو وزغی فرشتے اس کو اس کے چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر جہنم میں وہیں ڈال دیتے ارشاد خداوندی ہے۔

{ العلق ۳۰ { كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ



كَادِبَةً خَاطِئَةً -

غبروار اگر باز نہ آیا تو گھٹینگے ہمیشانی کے بالوں سے جو پیشانی جھوٹی خطا کا ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ ابو جہل نے صرف چوٹی پر بال رکھے ہوئے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سر کی چوٹی بالوں کے متعلق ہی فرمایا کہ ابو جہل اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آوری سے باز نہ آتا تو اس کی چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جاتا معلوم ہوا کہ صرف چوٹی پر بال رکھنے اور باقی مثلاً انانیہ سنت ابو جہل ہے تو دوزخیوں کو چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر جہنم میں الٹا یا جائیگا۔

قیامت کے دن چوٹی کے بال رکھنے والوں کو انہی بالوں سے دوزخی فرشتے پکڑ کر گھسیٹینگے

الرَّحْمَنُ ۲۷ { يُعَذِّبُ الْمُجْرِمُونَ بِسُيُوفِهِمْ يُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي ۲۸ } وَالْآتِذَاتِ -

محرم لوگ اپنے چہرے کی نشانیوں سے پہچانے جائینگے پھر پکڑے جائیں گے چوٹی کے بالوں سے اور قدموں سے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مجرموں کو چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر دوزخی مددگار کھینچینگے جنہوں نے رکھے بال پہلے رکھے ہوں گے ان کو یہ سزا ملے گی اور جن مجرموں کے بال چوٹی پر نہ ہوں گے ان کو قدموں سے پکڑ کر کھینچا جائے گا۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۷۹ { اخبرنا سعيد بن منصور واخبرنا سفيان

عن عبد المجيد بن سفيان عن عبيد الله بن عبد الله قال قال جَاءَ مُحَمَّدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اغْتَنَى شَارِبَةً وَأَخْفَى لِحْيَتَهُ فَقَالَ مَنْ أَمْرُكَ بِهَذَا فَقَالَ رَفِئَةُ قَالَتِ الْكِتَابُ رَفِئَةُ أَمَرَنِي أَنْ أَخْفِيَ شَارِبَتِي وَأَخْفَى لِحْيَتِي -

ایک مجوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مونچھیں کٹائی ہوئیں تھیں اور ریش مبارک لمبی تھی بیڑی نے کہا آپ کو حضور یکس نے حکم دیا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی مونچھیں کٹاؤں اور وارثی لمبی کروں۔

شکل اسلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

بخاری شریف ۲ { عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَعْتُ الشَّارِبَ -

روایت ہے کہ انسانی فطرۃ سے ہے مونچھوں کا کٹنا۔

بخاری شریف ۲ { حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَعْتُ الشَّارِبَ -

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَعْتُ الشَّارِبَ وَأَخْفَى لِحْيَتِي -

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کٹاؤں اور وارثی لمبی کروں۔



## شیعہ احادیث میں امینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زبان تفسیر علیہ السلام

{ ۱ } کتاب البالی للطوسی ۲۱۰ { ۲ } دبا الاسناد اخبارنا ابن الصلت قل

اخبارنا ابن عقدة قال اخبارنا

احمد بن محمد بن عبد الرحمن بن قتی قال قراءة حد ثنا محمد

بن عیسیٰ المعبدی قال حد ثنا موی علی بن موسیٰ عن بن موسیٰ عن ابیہ

موسیٰ بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن علی علیہ السلام انا انزلنا

قائوا یا علی صفت لنا نبینا کانتا سراً فانما مشتاقون الیه قال

کان بنی اللہ دھن، ابیہن اللون مشرباً حماً اذ یج الحین

سبط الشجر کث الثجیة۔

حضرت علی علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا حضور آپ ہمارے نبی مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی شکل مبارک بیان فرمائیے گویا کہ ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں کیونکہ ہم آپ کی

شکل مبارک کے مشتاق ہیں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سفید و سرخ رنگ کے تھے موٹی آنکھیں بال مبارک آپ کے بستے تھے دائرہ

مبارک بھاری تھی۔

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مومنین کا قرآن کریم شہادت

ہے { ۱ } کتاب العلل و الشرائع ۲۱۰ { ۲ } حد ثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید

قال حد ثنا الحسن بن حسن بن ابان

عن الحسن بن علی بن محمد بن عیسیٰ عن ابیہ عن جدہ عن علی علیہ السلام انا انزلنا

قائوا یا علی صفت لنا نبینا کانتا سراً فانما مشتاقون الیه قال

کان بنی اللہ دھن، ابیہن اللون مشرباً حماً اذ یج الحین

سبط الشجر کث الثجیة۔

عن الحسن بن علی بن محمد بن عیسیٰ عن ابیہ عن جدہ عن علی علیہ السلام انا انزلنا

قائوا یا علی صفت لنا نبینا کانتا سراً فانما مشتاقون الیه قال

کان بنی اللہ دھن، ابیہن اللون مشرباً حماً اذ یج الحین

سبط الشجر کث الثجیة۔

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان

اَنْزَلَ لَیْقُضُوا اَنْفُسَهُمْ کے متعلق آپ نے فرمایا مومنین اور منافقوں کا کٹنا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان اَنْزَلَ لَیْقُضُوا اَنْفُسَهُمْ ہم پر تم اپنے نفث کو پورا

کر حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ خداوند کریم نے نفث کو پورا

کرنے کا ارشاد فرمایا اور نفث کے کیا معنی ہیں حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ نے

فرمایا کہ نفث کے معنی ہیں کہ اپنی مومنین اور منافق کٹاؤ۔

تو مومنین کا کٹنا حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن کریم سے ثابت

ہے اب جو مومنین نہ کٹائے وہ قرآن کریم کا بھی منکر اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

کا بھی منکر۔

اب آگے آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

ہی قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں غور سے سنئیے۔

مومنین کٹانے کا قرآنی فیصلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی

{ ۱ } کتاب العلل و الشرائع ۲۱۰ { ۲ } قال عبد اللہ بن سنان ثابت ابی عبد اللہ

علیہ السلام و قلت جعلت فی اللہ ذکاک

ذکول اللہ عز وجل اَنْزَلَ لَیْقُضُوا اَنْفُسَهُمْ وَلَیُؤْخِذُوا اَنْفُسَهُمْ

و لَیُؤْخِذُوا اَنْفُسَهُمْ وَلَیُؤْخِذُوا اَنْفُسَهُمْ

و لَیُؤْخِذُوا اَنْفُسَهُمْ وَلَیُؤْخِذُوا اَنْفُسَهُمْ

و لَیُؤْخِذُوا اَنْفُسَهُمْ وَلَیُؤْخِذُوا اَنْفُسَهُمْ

و لَیُؤْخِذُوا اَنْفُسَهُمْ وَلَیُؤْخِذُوا اَنْفُسَهُمْ



قَالَ أَخَذْتُ الشَّارِبَ وَفَضَّ الْأَظْفَارَ -

عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے تحت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے اللہ تعالیٰ کے فرمان **ثُمَّ لِيَقْضُوا تَلَثُّهُمْ وَلِيُؤْتُوا لَكَ وَرَهُمْ** سے نفث کے کیا معنی ہیں حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا مونچھوں کا کاٹنا اور ناخنوں کا کاٹنا۔

مونچھیں کاٹنے کی دوسری دلیل قرآنی حضرت امام باقر  
رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

(۴) من لا یحضرہ الفقیہ ۲۰۲ { ۱ } لدی رجبی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالیٰ **ثُمَّ لِيَقْضُوا تَلَثُّهُمْ** قَالَ فَضَّ الشَّارِبَ وَالْأَظْفَارَ -

محمد بن مسلم نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اللہ عزوجل کے فرمان **ثُمَّ لِيَقْضُوا تَلَثُّهُمْ** کا کیا مطلب ہے حضرت نے فرمایا مونچھوں اور ناخنوں کا کاٹنا۔

(۵) فروع کافی ۳۰۲ { ۲ } علی بن ابراہیم عن ابیہ عن النوفلی عن اسکوفی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من السنۃ ان یتخذ من الشارب

حَتَّى يَبْلُغَ الْأَطَاسَ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مونچھوں کا کاٹنا تا تک سنت ہے۔

بہی مونچھوں والے پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ

(۶) فروع کافی ۳۰۲ { ۲ } علی بن ابراہیم عن ابیہ عن النوفلی عن اسکوفی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَطْوُ لَكَ أَحَدُكُمْ شَارِبَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهُ مِخْبَأً يَسْتُرِبُهُ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے تم سے کوئی ایک بھی اپنی مونچھوں کو لمبا نہ کرے کیونکہ شیطان اپنے لیے جگہ بنا لیتا ہے مونچھوں میں چھپتا ہے۔

(۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۲۰۲ { ۱ } وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَفَّوْا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا لَهَا اَلْحَمْدُ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مونچھوں کو کاٹو اور دھڑکی کو لمبا نہ کر۔

(۸) من لا یحضرہ الفقیہ ۳۰۲ { ۲ } وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَا يَطْوُ لَكَ أَحَدُكُمْ شَارِبَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهُ مِخْبَأً يَسْتُرِبُهُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا تم سے کوئی ایک اپنی مونچھوں کو لمبی نہ کرے اس لیے شیطان



اس کو اپنی چھپنے کی جگہ بنا لیتا ہے جس میں چھپتا ہے۔

(۹) مجمع المعارف ۱۰۴ { دہر وایتے دیگر فرمود حق و لازم است ہر ہر بالغ کہ در روز جمعہ شارب و ناخن بگیرد۔

اور دوسری روایت میں حضرت نے فرمایا ضروری اور لازمی ہے ہر بالغ پر کہ جمعہ کے دن موتیوں اور ناخن کاٹے۔

(۱۰) کتاب العلل الشرائع ۱/۶ { احدثني محمد بن علي ماجيلويه رحمه الله ا قال حدثنا علي بن ابي اهلیم عن ابيه علي الحسين بن زيد عن اسماعيل بن مسلم عن جعفر بن محمد عن ابيه عن ابيه عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه واله لا يطوئ كفن احدكم شارب ولا عاتقه ولا شعر ابطيه فان الشيطان يتخذها مخايبا يستتر بها۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا کوئی بھی اپنی موتیوں کو لمبا نہ کرے اور نہ اپنے زیر ناف بالوں کو اور نہ ہی اپنی بٹنوں کے بالوں کو اس لئے کہ شیطان ان کو اپنی چھپنے کی جگہ بناتا ہے اس میں چھپتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک موتیوں کا کٹنا

(۱۱) کتاب الامالی للصدوق ۱۸۳ { عن ابي عبد الله الصادق قال لا تقليم الاظفار في يوم الاحد الشارب۔

وَمِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ اَمَانٌ مِّنَ الْجَذَامِ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ناخنوں کا کاٹنا اور موتیوں کا کٹنا کوڑھ پین سے بچاتا ہے۔

(۱۲) خصال لابن بابويه { عن ابي كهمش قال قلت لابي عبد الله عليه السلام عليمني دعاء استنزل به الرزق قال لي خذ من شاربك واظفارك والكن في يوم الجمعة۔

حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ علیہ کو ابی کھمش نے عرض کیا کہ حضور مجھے ایسی دعا سکھائیے کہ جس کے ساتھ رزق کی فراخی ہو مجھے آپ نے فرمایا اپنی موتیوں اور ناخن کاٹنا لیکن جمعہ کے دن ہو۔

(۱۳) جامع الاخبار ۱۲۲ { وبهذا الاسناد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قلم اظفاره يوم الخميس واخذ شارب عوفي من وجع الاضراس ووجع العين۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو ناخنوں کا کاٹنا اور موتیوں کا کاٹنا دانت درد اور آنکھ درد سے بچاتا ہے۔

(۱۴) حلیۃ المتقین ۱۰۲ { حضرت امیر المومنین فرمود کہ ہر جمعہ شارب

امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو موتیوں کا کٹنا دانت خورہ سے بچاتا ہے۔



## حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک موتیوں کٹانے کا اندازہ

(۱۵) احلیۃ المتقین ۵۹ { در فضیلت شارب گرفتن یعنی مومے لب بالارا  
 نہ بگیرند بهتر است و از حضرت رسول منقول است کہ شارب خود را دراز میکند کہ  
 شیطان در آن جا میکند و پنهان میشود و حضرت صادق علیہ السلام شارب را افتد  
 میگردد کہ بترتہ مومے رسبد موتیوں کٹانے کی فضیلت میں یعنی لبوں کے  
 اوپر کے بالوں کو تہ تک کترنا سنت مؤکدہ ہے اور جتنی تہ تک کٹائے بہتر ہے۔  
 اور حضرت رسول منقول ہے کہ جو شخص اپنی موتیوں کو لمبی کرتا ہے کہ شیطان  
 اس جگہ بناتا ہے اور چھپتا ہے۔

اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام موتیوں کو اس قدر کٹانے کہ بالوں کی تہ  
 تک پہنچتے۔

## موتیوں اور ناخن کٹانے کی میعاد اور ثواب

(۱۶) جامع الاخبار ۱۲۲ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام من قلم  
 اظفارہ و ققص شاربہ فی کل جمعة قال  
 یسیر اللہ و علی سبیلہ رسول اللہ اعطی بکل فلانۃ عتق رقبة  
 من ذلید اسماعیل۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنے ناخن

کٹائے اور موتیوں کٹائیں ہر جمعہ کے دن میں پھر اس نے کہا یشیر اللہ و علی سبیلہ  
 رسول اللہ کے نام سے کٹاتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت  
 پر عمل کرتا ہوں تو ہر کٹائی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے غلام آزاد کرنے کا  
 ثواب دیا جائے گا۔

(۱۷) خصال لابن بابویہ { و قال ابو عبد اللہ علیہ السلام  
 من قلم اظفارہ و ققص  
 شاربہ فی کل جمعة۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ناخن کٹانا اور  
 موتیوں کترانا ہر جمعہ کے دن لازمی ہے۔

(۱۸) خصال لابن بابویہ { عن اسکن الخزاز قال  
 سمعت ابا عبد اللہ علیہ  
 السلام یقول للہ حق علی کل تحلیم فی کل جمعة اخذ شاربہ  
 و اظفارہ و من شیمی من الطیب۔

خزاز سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا  
 ہے فرماتے تھے کہ ہر بار بغیر ہر جمعہ کے دن حق ہے اپنی موتیوں اور ناخنوں کو کٹانا  
 اور خوشبو لگانا۔



حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مومنین لمبی کھنکھہ والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی امت سے نہیں

(۱۹) حلیۃ المتقین ۴۰ { دوسری حدیث دیگر فرمود کہ شارب از زہر بگریہ

خود را شیبہ مگردانید و فرمود کہ ازمانیت ہر کہ شارب خود را نگیرد اور شیش را بلند بگزارید و بہ یہوداں و گراں

اور دوسری حدیث میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین کو تہ تک کٹاؤ اور دائرہ کو لمبا چھوڑو اور یہودیوں اور آتش پرستوں کی شکل نہ بناؤ اور فرمایا کہ میری امت سے نہیں جس شخص نے اپنی مومنین نہیں کٹوائیں اس حدیث سے چار باتیں ثابت ہوئیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ مومنین کو تہ تک کٹاؤ۔

۲۔ دائرہ کو لمبا چھوڑو۔

۳۔ مومنین نہ کٹوانا اور دائرہ لمبی نہ چھوڑنا یہودیوں اور آتش پرستوں کی سنت ہے۔

۴۔ جو شخص مومنین نہیں کٹواتا وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہیں ہے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مومنین کا دائرہ لمبی بڑھانا فطرت انسانی ہے

(۲۰) من الریحضہ الفقیہ ۲۴ { وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَاللَّهُ أَتَى الْجَنَّةَ جَزْءًا وَالْحَاهُمْ وَفَرَقُوا شَوَارِبَهُمْ وَإِنَّا نَحْنُ نَحْزُ الشَّوَارِبَ وَكَعْفَى اللَّحَاءَ وَهِيَ الْفِطْرَةُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین نے اپنی دائرہ جھیلوں کو ضرور کٹا یا اور مومنین کو لمبا کیا اور ہم مومنین کو ضرور کٹاتے ہیں اور دائرہ جھیلوں لمبی کرتے ہیں اور یہ فطرت انسانی کے عین موافق ہے۔

کیدن بھتی جعفری صاحب اب تمہاری سنن اربعہ کی معتبر کتاب حدیث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتش پرست اپنی دائرہ جھیلوں کٹاتے ہیں اور مومنین بڑھاتے ہیں اور فطرت انسانی یہ ہے کہ دائرہ لمبی چھوڑی جائے اور مومنین کو کٹا یا جائے۔

اب تمہاری حدیث کی کتاب سے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فقیر نے سنا دی ہے اب تمہارے انصاف پر ہے بقول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاہے آتش پرستوں کی سنت پر عمل کرو چاہے فطرت انسانی پر عمل کر کے انسانیت کو درست کر لو۔ فقیر تمہارے سامنے کئی حدیثیں تمہاری کتاب احادیث سے مومنین کٹانے اور دائرہ لمبی کرنے کی اثنا عشری امہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیان کی ہیں۔

جعفری صاحب سے ایک گزارش کرتا ہوں کہ تم اپنے مذہب کی کتب حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح دیکھا دو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مومنین بڑھاؤ اور دائرہ منڈاؤ تو انشاء اللہ العزیز فقیر ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد



ادا کرے گا جتنی حدیثیں دکھادائے وہاں کے وصول کرو۔

دوسرا انعام: مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح ایسی دکھا دو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں کی موبھیں لبوں سے آگے بڑھی ہوں جو تم نے مومنین کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ شاہ پر سے ہیں تاکہ تمہاری تحریر کو ہر مومن دیکھ لے کہ یہ کس شاہ کے پیسے ہیں یا یہ بھنگیوں اور چرسوں کی خود ساختہ بات ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی دکھا دو یا بارہ اماموں کی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے کسی ایک کی داڑھی منڈی ہوئی ہو یا فرج کٹ ہو تو انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا نیز انعام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا بارہ اماموں سے ایک ایسی حدیث دکھاؤ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے موبھیں لبوں سے لمبی بڑھائی ہوں اور داڑھی منڈائی ہو یا پشت سے کم رکھی ہو تو ایسے شخص کو فقیر انشاء اللہ العزیز فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا ورنہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بارہ اماموں کی بشیہ کو کیوں بدلتے ہو اور ان کے حکم کا کیوں انکار کرتے ہو میرے رب کریم نے مسلمانوں کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بارہ اماموں کا شبیہ لمبی داڑھی اور کٹی ہوئی موبھوں سے تیار فرمایا۔

مسلمانو! تم خداوند کریم کے تیار کردہ شبیہ کو توڑتے ہو اور اپنی خود ساختہ شبیہ کو

صحن و مال کی خاطر نوازتے ہر کچھ خدا کا خوف کرو۔

لمبی موبھوں والے کو نرا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۲) مجمع المعارف ۴۳ } بحديث نبوی عمده عذاب قبر ازیں سے امر است نرفتن  
شارب و بروایتے فرمود کہ یا علی ہر کہ مومنے لب انگیز  
ازمانیت و شفاعت مارا در نیاید و ہر کہ شارب گذار

بیمشہ در لعنت خدا و ملائکہ باشد و عاقلش مستجاب نمیشود و قض رجش و شوار باشد  
و عذاب قبرش شدید باشد و بہر مومنے مار سے و عقرب برا و مسلط باشد تا قیامت  
و چون از قبر برخیزد بر پیشانی او نوشتہ اہل آتش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث  
میں عذاب قبر تین کاموں سے ہے موبھیں نہ کٹانے سے اور ایک حدیث میں ہے  
کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی کہ  
(۱) جو شخص لبوں کے بال نہیں کٹتا وہ میری امت سے نہیں۔

(۲) جو لبوں کو نہیں کٹتا وہ میری شفاعت سے محروم ہے۔

(۳) جو شخص موبھیں لمبی چھوڑتا ہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت میں  
رہتا ہے۔

(۴) لمبی موبھوں والے کی دعا کبھی قبول نہیں ہوتی۔

(۵) لمبی موبھوں والے کی روح تنگی سے نکلے گی۔

(۶) لمبی موبھوں والے کو عذاب قبر سخت ہوگا۔

(۷) لمبی موبھوں کے ہر بال کے ساتھ ایک سانپ اور ایک کچھو کچھو میں اس پر قیامت



ہمک مستطہ ہوگا

(۸) جب قبر سے قیامت کو لمبی مونچھوں والا اٹھے گا تو اس کی پیشانی پر دو زخمی لکھا ہوگا۔

## دارِ طہی کا بیان

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دارِ طہی

(۲۲) حلیۃ المتقین ۱۶ { دو در بعض روایات مذکور است کہ حضرت رسولؐ راشانہ میکہ زندہ و ریش خود را بدست راست بگیرد و در آئینہ نظر کن۔ بعض روایتوں میں مذکور ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئینے کو ملاحظہ فرماتے سر مبارک اور دارِ طہی مبارک کو نگھی کرتے اور آئینے کو دیکھتے ہوئے اپنی دارِ طہی مبارک کو دائیں دست سے پکڑتے۔

(۲۳) حلیۃ المتقین ۱۷ { دو در حدیث دیگر فرمود کہ ہر گاہ سر ریش راشانہ کنی بر سبب خود کش کہ اندوہ و بیمار برا میسرور اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تو دارِ طہی کو نگھی کرے اپنے سینے کی طرف کیچن اس لئے کہ غم اور بیماری کو دفع کرتی ہے۔

(۲۴) خصال لابن بابویہ ۱۲۹ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُحُ تَحْتَ لِحْيَتِهِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً وَمِنْ قُوِّهَا سَبْعُ مَرَّاتٍ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دارِ طہی مبارک کو بچلی طرف سے چالیس مرتبہ نگھی کرتے اور سات مرتبہ اوپر کی طرف سے۔

## دارِ طہی کے فوائد حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بانی

(۲۵) حلیۃ المتقین ۱۳ { از حضرت صادق منقول است کہ ہر کہ ریش خود را ہفتاد و لوبت شانہ کند و بشمار ویکے یکے شستن تا چالیس روز نزدیک او نیاید۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی دارِ طہی کو ستر و نہ نگھی کرتا ہے اور گنتا ہے اور ایک ایک کر کے شمار کرتا ہے چالیس روز تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔

(۲۶) حلیۃ المتقین ۱۰ { فصل پنجم در آداب ریش بلند کردن بدانکہ سنت است ریش را میانہ گذاشتن نہ بسیار بلند و نہ بسیار کوتاہ و زیادہ از قبضہ گذاشتن مکروہ است۔

پانچویں فصل دارِ طہی لمبی کرنے کے آداب میں سمجھ لے کہ سنت ہے دارِ طہی دریا کی لمبی نہ بہت لمبی ہو اور نہ ہی بہت چھوٹی اور قبضے سے زیادہ رکھنی مکروہ ہے۔

## بوقت شہادت حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دارِ طہی

(۲۷) کتاب المالک شیخ صدق ۹۶ { فَاَخَذَ الْحُسَيْنُ بِطَرَفِ لِحْيَتِهِ وَهُوَ



يَوْمَئِذٍ ابْنُ مَرْيَمَ وَخَمْسِينَ سَنَةً

حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی ریش مبارک کے ایک طرف کو کپڑا اس وقت  
آپ کی عمر سا دن برس تھی۔

عقلمند اور عیقل کی پہچان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک

(٢٨) خصال لابن بابويه {٥١} عن أبي عبد الله عليه السلام  
 قَالَ لِعُتْبَرُ عَقْلُ الرَّجُلِ فِي  
 ثَلَاثٍ فِي طَوْلِ حَيِّثِهِ وَفِي لَقَشِ خَائِتِهِ وَفِي كُنْيَتِهِ -

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا آدمی کی عقل کا اعتبار تین چیزوں سے کیا جاتا ہے لمبی داڑھی میں اور انگوٹھی کے نقش میں اور اس کی یکینیت میں۔

سنت سمجھ کر اڑھی کھنے والے کو قریشی شیطان بھٹک نہیں سکتا

(٢٩) من لا يحضره الفقيه ٢٢ { وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
مَنْ سَرَّحَ لِحَبِيبِهِ سَبْعِينَ  
مَرَّةً وَلَعَنَهُا مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَقْرُبْهُ الشَّيْطَانُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

حضرت ام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے اپنی وارثی کو ستروافہ لنگھی کی اور لوٹائے اس کو بار بار چالیس دن شیطان اس کے قریب نہیں بھٹکتا۔

اور اسی منڈانے والے اور موچھیں بڑھانے والے مسخ کے گے

۱۳۰ اصول کافی، ۲۱ { فَقَالَ (فُرات بن اُخف) يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا  
جند بنی مروان قَالَ فَقَالَ لَهُ اَتُوْا مَحْلِقُوْ  
اَلْحَى وَفَتَلُوْا الشَّوْابِ فَمَسَحُوْا

فرات بن اخف نے کہا اے امیر المؤمنین نبی مروان کا لشکر کیا ہے حضرت امیر المؤمنین  
 علیؑ نے فرمایا کہ اس کی تو میں تین جہنوں نے داڑھی مٹائی اور منہ کھینچ  
 اعلیٰ تو وہ مسخ کئے گئے۔

(۳۱) حلیۃ المتقین ۲۰ { و در حدیث دیگر منقول است که حضرت امیرالمؤمنین  
فرمود که در زمان پیشین گرویده بودند که در  
امپراتور شدند و شراب را میبایند حق ایشان را مسخ کرد.

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا  
پچھلے زمانے میں کچھ گروہ تھے جو دائرہ کو منہ اُتے تھے اور منہ پھول کو لمبا کرتے  
تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر دیا۔

مرد و عورت کے درمیان امتیاز وارٹھی ہے

(۳۰) خصال ابن بابويه ۹۸ { نَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَجُعِلَتِ الْحَيَّةُ لِلرِّجَالِ  
لِشَعْنِهَا عَنِ الْمُنْظَرِ وَيُعَلِّمُهَا الذِّكْرُ مِنَ الْأُنْثَى -

الْمَعْنَى بِهَا عَنِ الْكَشْفِ فِي الْمَنْظَرِ وَلِيُعْلِمَ بِهَا الذَّكْرُ مِنَ الْأُنْثَى -



حضرت ام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا یا درویش وارثی مردوں کے لئے بنا کی گئی ہے  
وارثی کے ساتھ ہی منظر عام میں ظاہر التفریق کی جاتی ہے اور وارثی کے ساتھ ہی آدمی  
عورت سے معلوم کیا جاتا ہے۔

پوچھیں وارثی منڈانے والے پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ

(۳۳) اخصال لابن بابویہ { ۱/۲۲۲ } اَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ  
يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِي آدَمَ وَنَحْنُ نَعْنِي  
كَرْتَمَ هِيَ۔

ذکر لباس

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۴) کتاب العلل والشرائع { ۱/۲۲۲ } قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ  
الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے  
کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کے شبیہ  
نہتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کے شبیہ بنتی ہیں۔



مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی لباسِ مبارک کا ذکر

مصلطفہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورانی سرخ اندر کی جھلک مختصر عرض کرنے کے بعد اب نورانی لباس کا مختصر ذکر کرتا ہوں جو جو لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوڑھیں جس رنگ کا اوڑھیں جس طریق سے استعمال فرمایا احادیث صحیحہ اور تائیدینہ اسلامی سے عرض کرتا ہوں۔

قبل اس کے کہ فقیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر کرے پہلے یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہے کہ عند اللہ لباس بہتر ہے یا عمرانی ۔

الاعراف ﴿٨﴾ يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُورِي  
سَوَآتِكُمْ وَرِيشًا وَبِئْسَ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرُ  
ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ

اسے اہم علیہ السلام کی اولاد ضرور مہم نے تم پر لباس اُناراجو مہما سے شرم کے مقامات کو چھپاتا ہے اور زینت کے لئے نازل فرمایا اور تقویٰ والا لباس یہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے تاکہ وہ نصیحت کیڑیں۔

اس آئینہ کریم میں رب کریم نے انسان کو لباس کی نعمت کا احسان جتایا اور حکم فرمایا کہ لباس تمہارے بدن کے پردے کے لئے ہے میں نے نازل فرمایا ہے تاکہ تم لباس سے اپنے بدن کو ڈھانپو اور باپردہ رہو شے گئے نہ رہو۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے انسان کو یلبنی آدھر کا خطاب فرمایا اِنَّا اَتَيْنَاكَ الْاِنْسَانَ نَهْنِی  
فرمایا اس لئے کہ اس خطاب کے آگے پردے کا حکم ہے اور یلبنی آدھر یہ اس امر کی

دلیل ہے کہ جو باپ پر وہ ہے وہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں داخل ہے اور جو بے لباس سنگنا ہے وہ بخا آدم میں داخل ہی نہیں ہے بلکہ حیوانات میں شامل ہے کیونکہ ان کی جبلت ہی بے پردہ ہے۔ بخا آدم کی جبلت ہی چونکہ باپ پر وہ بالباس ہے۔ حیوانات کی طرح اس کو برہنہ رہنے کا حکم نہیں انسان جب پیدا ہوتا ہے اس کی والدہ اس کے سر کو ڈھانپتی ہے بدن کو کڑنا وغیرہ پہناتی ہے۔ انسان کے پس و پیش کو لباس سے بلبس کر کے باپ پر وہ کھتی ہے اللہ نے پیٹ میں رہنا تو خداوند کریم نے باپ پر وہ رکھا والدہ کے جسمی لباس سے عریاں نہیں رکھا تو

واللہ نے بارپڑہ بالباس رکھا ثابت ہوا کہ انسان اپنی فطرت میں ہی بارپڑہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ آیتہ مذکورہ بالا میں انسان کو اپنے بدن ڈھانپنے کا ارشاد فرماتا ہے اور فرمایا کہ انسان کو بدن ڈھانپنے کے لیے لباس نازل فرمایا میرا انعام ہے جس انسان نے اپنے بدن کو بارپڑہ رکھا یعنی لباس میں نہیں رکھا اس کو جہنم میں رب کریم نے داخل فرمادیا اور اپنے انعام لباس سے سرفراز فرمایا اسی لئے ارشاد فرمایا یٰبَنِی آدَمُ خُذُوا زِينَتَكُمْ لَئِیْ تَرْضَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَارْتَضَوْا مِنْ حَیْثُ کُنْتُمْ وَارْکَبُوا مِنْ دُونِ الْبَخْسِ ذَٰلِكُمْ فَضْلُیْ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَكَّرُوْنَ

سَوَاتِکُمْ وَرِثَآءُکُمْ اَلرَّبُّ اَعْلَمُ) کو یہ پالی پسہ ہوتی تو حیوانات کی طبس ہی کافی تھی اور جس حیوانا  
 کو بہتہ نہ رکھا لیکن پھر بھی رب کو ایم کے نزدیک چونکہ پرہ بہتر ہے اس لئے حیوانات کا بھی اتنا  
 لحاظ ضرور رکھا کہ کسی حیوان کی شرمگاہ کو موم سے ڈھانپ دیا کسی کو اس کے جسمی لباس میں مستور  
 فرما دیا تاکہ حیوانات سے انسان کو عبرت حاصل ہو اور میرے انعام لباس سے ملبوس ہو کر اپنی  
 انسانی فطرت کی یاد کو فراموش نہ کرے اور لباس میں ملبوس اور بارہہ سپے اور آگے  
 وَ لِبَاسٍ السَّخِیِّ اِنَّ اَیَّدَکَ خَلَقْنَا فَذَکَرْنَا اَنسَآءَکَ وَ کَعْرَجَکَ عَلَی رِجْلَیْکَ اَن تَرٰکَ تَمْتَلِیْ  
 لَکَ جَآئِے تَوَفَّرَ یَا اَدَّ اَللّٰہُ خَیْرٌ لِّیَ تَمِیْرَے لیے بہتر ہے کہ تو اپنے لباس میں ملبوس ہو اور متقی  
 رہی بن جائے جو شخص بہتہ ہو وہ کبھی متقی نہیں بن سکتا ہاں جو مضبوط الحاس ہو اس کو



کوئی گرفت نہیں جتنی کہ وہ ذی شعور نہیں بکلف نہیں جتنا یہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ  
برہنگی صحیح عقل انسانیت کے خلاف ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں عریان رہنے کا حکم خداوندی  
موجود نہیں بلکہ بالباس رہنے کا حکم خداوندی ہے جیسا کہ آیت مذکورہ سے ثابت ہے پھر  
جب انسان مرتا ہے تو بھی اس کو لباس میں ملبوس کر کے ہی دفن کیا جاتا ہے اگر پردہ اور  
لباس کچھ وقت نہیں رکھتے تو میت کو ملبوس کر کے قبر میں بارپڑہ داخل نہ کیا جاتا اس سے  
ثابت ہوا کہ پردہ اور لباس نبی آدم کے لئے خداوند کریم کی طرف سے خصوصی النعم ہے  
حیوان زندہ بھی عریان ہے تو مرنے کے بعد بھی کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اس کو عریان جنگل میں ڈال  
دیا جاتا ہے اس کو درخت سے وغیرہ پھانٹنے میں تو عربانی خاصہ حیوانات ہے اور لباس انسانی  
شان نبی آدم ہے اور انعام خداوندی ہے جو برہنہ ہے وہ خداوند کریم کے انعام سے محروم ہے  
اپنی فطرت سے بعید ہے اُولَٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلَّغْنَا مَا كَانُوا عَلَيْهِمْ خداوند کریم جس  
پر ناراض ہو اس کو عریان کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو  
نوازا تو مقام جنت عطا فرمایا اور جنت کے لباس سے ملبوس فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام  
اور حوا علیہا السلام سے جب حکم الہی سے کوتاہی ہوئی تو دونوں کو جنت کے لباس سے عریان  
کر کے نکال دیا فرمایا۔ طہ ۷۱ فَاَنزَلْنَاهَا مِنْهَا فَبَدَّتْ لَهَا سَوَادُ اثْنَمَا۔

فَلَمَّا ذَاكَ الشَّجَرَةَ بَدَّتْ لَهَا سَوَادُ اثْنَمَا۔ جب دونوں نے منہی عنہا  
پورے کو ذرا چکھا تو دونوں کے بدنوں کو تنگ کر دیا اور فرمایا۔ اِهْبِطُوا مِنْهَا  
جنت سے اُنزجا و رب کریم رالہ آیت قرآنیہ میں اپنے انعام لباس کو بیان فرماتے  
ہوئے اَنزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَسِّرُ سَعَاتِکُمْ رَاشِدًا فرمایا اور لباس  
نقوی کے ساتھ ظاہری کے پردہ کی تائید فرمائی اور ہمارے آبا جی کے اِهْبِطُوا مِنْهَا

نوازا کہ چھڑا انزل کی عربی کا ہر ساتھ ہی فرما دیا تاکہ لباس سے ملبوس نہ ہونے والے عریان  
انسانیت ہو جائے کہ میری عربیائی سزا خداوندی کی نشانی ہے آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام  
ننگے ہوئے تو جنت میں داخل نہ رہ سکے اور جس کا بدن دنیا میں ننگا ہو اس کو دنیاوی جنت  
یعنی مساجد میں داخلے کی بھی ممانعت ہوتی ہے یہ اس امر کی دلیل واضح ہے کہ جو بربری عریان  
دنیا کی جنت سے محروم ہے۔ تو اس برہنگی حالت میں اس کا داخلہ اخروی جنت میں کیسے ہو  
سکتا ہے جب ابتداء میں برہنوں کو جنت میں ایک آن قیام کی اجازت نہیں تو آخر میں رہنے  
جنت میں داخلے کے امیدار میں تو یہ محال ہے اور ناممکن ہے اور خدائی قانون کے  
خلاف ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے بدنوں کو لباس سے مزین فرمائیں اور انسانیت  
کے خلاف قدم نہ رکھیں اور خدائی نعمت سے محروم نہ رہیں جس کو رب کریم نے اَنزَلْنَا  
عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَسِّرُ سَعَاتِکُمْ وَذَلَّلْنَا ذُرَّارًا اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں بارپڑہ ہے اور بالباس ہے پردہ اور ننگے بدن تمام عمر نہیں رہے رات کو آپ آرام فرماتے  
تو لباس پہنے ہی نہیں فرماتے اللہ تعالیٰ کو آپ کی یہ حالت ملبوس میں آرام فرمانا پسند آیا اسی  
لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یَا اَیُّهَا الْمُنْزِلُ فِیہم التَّلِیْلِ سے خطاب فرمایا کہ اے اپنے  
پیروں میں ملبوس سونے والے مبارک خداوندی میں قیام فرمائیے۔ میرا خداوند کریم جب بالباس  
بارپڑہ سونے کو پسند فرماتا ہے تو وہ ننگے بیدار کہ پھرتا ہوا کیسے پسند کرے گا۔

(۱) فرشتہ لوری جب زمین پر نازل ہوتا تو بالباس عمامہ باندھے ہوئے نازل ہوتا تھا  
اگر برہنگی اچھی ہوئی تو کبھی فرشتہ بھی برہنہ بدن نازل ہوتا۔

علی رضا مولوی صاحب اگر برہنگی خداوند کریم کو بھی نہ معلوم ہوتی تو حج کے  
دن میں مسلمانوں کو تنگ نہ گھماتا ثابت ہوا کہ برہنگی خدا کو پسند ہے۔



”محمدؐ سبھان اللہ تم نے استدلال بے محل پیش فرمایا ہے میرے خیال میں اگر یہ کہہ دیتے کہ بغیر شک کے گور نہیں دیکھو بلکہ دبراز کے وقت انسان ننگا ہوتا ہے تو یہ تھا استدلال قریب کا تھا لیکن تم نے ایک مقررہ مقام اور مقررہ وقت کا پروگرام پیش کر دیا یہ تو تمہارے خلاف فقیر کا استدلال ہے کہ دربار خداوندی میں جس کو اپنے گناہ و ظلم کی معافی مطلوب ہو تو اس کے لئے رب کریم نے حج مقرر فرما دیا ہے اور حج کا مقام بھی وہی مقرر فرمایا جہاں ہمارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اور وہ بھی وہی مقرر فرمائے جن دنوں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور فرمائی اور ہم مسلمانوں کو طریقہ بھی وہی سکھایا جس طریقہ کو حضرت آدم علیہ السلام نے استعمال فرما کر توبہ کی اور حالت بھی ایسی ہی بنانے کا ڈھنگ سکھایا جیسے کہ حالت حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کی تھی ہاں اتنا فرق ضرور رکھا کہ وہ بالکل عریانی حالت میں تھے مگر چند پتے پس پوشش رکھتے تھے اور ہم مسلمانوں کو سکھایا کہ تم بھی اسی حالت میں بغیر رسل چادر کے اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر اسی مقام مقررہ پر اپنی دونوں میں انہی الفاظ میں لبیک لا مشرید لك لبیک ان الحمد والنعمة لك لبیک میرے دربار میں گر کر اگر عا جزی سے پکارو اور اسی نقشے اور جلیے سے اس سے زیادہ گنہگاری کا اقرار کر کے پیش ہو جاؤ تو جیسا کہ تمہارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام اور تمہاری اماں جی حضرت حوا علیہا السلام کو معاف کر چکا ہوں تمہیں بھی معاف کر دوں گا اور واقعی تم بھی ان مقررہ ایام میں مقررہ ہیئتہ قضائیت سے یہ نیت سابلہ جرم کر دو کہ شگے بدن کر کے اپنے آپ کو دربار خداوندی میں مجرم ثابت کرنے ہوئے اپنے مثبتہ جرم کی معافی کے لئے حاضر ہو جاؤ ان دنوں شگے ہونا اپنے آپ

کو مجرم ثابت کرنا ہے اور اپنے سر کو عمامہ اور ٹوپی دونوں سے ڈھانپنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے کبھی ننگا سر نہیں رکھا صرف عمامہ یا صرف ٹوپی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہیں فرمائی تمام عمر دونوں کو اکٹھا استعمال فرمایا۔

## ذکر عمامہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

علمائے کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ  
 لا تَزَلْ اُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبَسُوا الْعَمَامَةَ عَلَى كُنْزِ الْعَمَالِ ۱۹ { انقلادس الد یلمی عن دکانہ رکائے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت فطرۃ اسلامی پر قائم رہیگی جب تک کہ وہ ٹوپیاں پر عمامیں باندھیں گے۔

## عمامہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لازمی ہے

اَعْلَيْكُمْ بِالْعَمَامَةِ فَإِنَّهَا سِيَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَأَرْخُوكُمَا كُنْزِ الْعَمَالِ ۱۸ { خلف ظہودکم (دھب عن عبادۃ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر لگڑھی لازمی ہے اس لئے کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور لگڑھی کا شعلہ اپنی پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ۔

جب عقلاً و نقلاً ثابت ہو کہ لباس اور پردہ انسان کے لئے فطرۃ و شرعاً



بہتر اور موزوں ہے۔ نواب یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ لباس کیسے پہنا جائے اور کہاں تک اور اس کی حد کیا ہے اور کیا کیا پہنا جائے ان تمام کا مختصر تلخیصہ علیحدہ ذکر کرتا ہوں۔

عَمَامَةُ مُصْطَفَى صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شیعہ احادیث سے،  
حضرت کاظم علیہ السلام کا خدائی فیصدہ نگری سے متعلق

فروع کافی ۲/۳ { محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابی هارون عن  
ابی الحسن علیه السلام فی قول الله عز وجل  
مُسْمِعِينَ قَالِ الْعِبَادُ اِعْتَمَرُوا سُبُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَسَدَّ  
لَهُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَاعْتَمَرُوا حَبْرًا عَلَيْهِ السَّلَامُ  
فَسَدَّ لَهُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ -

حضرت کاظم علیہ السلام سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان موسیٰ کے مطلب کے متعلق اپنے فرمایا علمے مراد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑی یا نہی تو اس کے دونوں طرفوں کو اپنے پیچھے لٹکایا اور جبریل علیہ السلام نے عمامہ باندھا تو اس کو اپنے آگے بھی لٹکایا اور پیچھے بھی۔

حضرت باقر علیہ السلام کا فیصلہ کہ حجر بن عدی علیہ السلام کا سفید ثوبی عمامہ

فروع کافی ۲/۳۹ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن  
ابی حمیلہ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام

فَإِنْ كَانَتْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْعِصْيَانُ الْبُغْيَانُ الْمُرْسَلَةُ يَوْمَ رَسَدٍ -  
حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ عزوہ ہدیہ کے دن ملائکہ سفید عمامہ پہنے بھیجے گئے تھے۔

عمامہ کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ

فروع کافی ۱۳  
 { عدة من اصحابنا عن احمد بن ابي عبد الله بن الحسين  
 بن علي العقيلي عن علي بن ابي علي الهادي عن ابي  
 عبد الله عليه السلام قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا  
 بَيِّدَهُ فَقَدَّ لَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَقَصَّرَهَا مِنْ خَلْفِهِ فَقَدَّرَ اَرْبَع  
 اَصَابِعَ ثُمَّ قَالَ اَذِيرُ فَاَذِيرَ ثُمَّ قَالَ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ هَذَا  
 سِتْرُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَمْلَاكَتْ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دست پاک سے عمامہ باندھا تو اس کو آپ نے آگے لٹکایا اور چار ٹکڑی کی مقدار تیرھچے بھی لٹکایا پھر فرمایا بیچھے کر تو علی المرتضیٰ نے پیچھے بٹھالیا پھر فرمایا آگے کر پھر اپنے آگے کر لیا پھر فرمایا کہ ملائکہ کا وظیفہ ہے۔



بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور کفار مکہ سر پہنہ تھے

ابن قتیبہ ۱۵۰  
تاریخ الطبری ۱۱۰  
قَالَ وَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ شَرَابٍ فَوَضَعَهَا فِي فَمِهِ ثُمَّ قَالَ دَنُّوا مِنِّي أَوْ أَقُولُ ذَاكَ إِنَّكَ أَنتَ أَحَدُهُمْ وَأَخَذَ اللَّهُ تَعَالَى

عَلَى أَبْصَارِهِمْ عَذَابًا فَلَا يَرَوْنَهُ فَبَعَثَ يَنْشُرُ ذَاكَ الْقَرَابَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَهُوَ يَتَلَوُّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ الْيُسُورَاتِ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تَنْزِيلُ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ إِلَى قَوْلِهِ فَأَشْنَيْنَا لَهُمْ نَظْمًا يُبْصِرُونَ حَتَّى فَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ شَرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى حَيْثُ أَرَادَ أَنْ يَذْهَبَ فَاتَتْهُمْ آيَاتٌ مِّنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُمْ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُونَ هَهُنَا قَالُوا لَحْنَدُ أَتَالَ حَيْثُ بَكُمُ اللَّهُ قَدْ وَاللَّهِ خَرَجَ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا تَرَكَ مِنْكُمْ رَجُلًا إِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ شَرَابًا وَالْطَّلَقُ بِحَاجَتِهِ إِنَّمَا تَرَوْنَ مَا بَكُمُ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَإِذَا أَعْلَيْهِ شَرَابٌ

محمد بن اسحق نے کہا کہ کفار پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی پیپر آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں یہ کہہ سکتے ہیں کہ تو ان سے ایک سہ (اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے اندھ کر دیں وہ آپ کو دیکھ نہ سکے مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مٹی کی ایک مٹھی تمام کے سروں پر ڈال دی اس وقت آپ نے ان پر فرمایا کہ یہ آئیں یسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین فاعشينا لهم کفار مکہ کے سر پہنہ چڑھ گئے جب آپ یہ آئیں پڑھ کر فارغ ہوئے تو ان کفار کے کوئی باقی نہ رہا جس کے سر پہنہ نہ پڑی ہر پھر جہاں آپ کا ارادہ ہوا تشریف لے گئے ان کفار کے پاس ایک آدمی آیا جو ان کا ساتھی نہ تھا اس نے کہا یہاں کس کا انتظار ہے ہر وہ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نے کہا تمہیں اللہ وکیل کسے رسول اللہ علیہ وسلم تم پر تشریف لے پھر تم کسی ایک کو بھی اپنے نہیں چھوڑا جس کے سر پہنہ نہ ڈالی ہو اور اپنے کام کو تشریف لے گئے تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہوا ہے محمد بن اسحق نے کہا کہ آدمی نے ان سے اپنے سر پہنہ پھیرا تو سر مٹی سے بھر بیڑھا

النبات ابن سعد ۲۲۸  
فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ عَلَى الْبَابِ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِّنَ الْبَطْجَاءِ فَبَعَثَ بِدُرِّهَا عَلَى رُؤُسِهِمْ وَتَلَوُا الْيُسُورَاتِ وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ حَتَّى بَلَغَ سَوَاعِدَهُمْ عَلَيْهِمْ أَنْذَرْتَهُمْ أَهْلَكُمْ تُنْذِرُهُمْ لَا يَسْمَعُونَ وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ لَهُمْ مَا تَنْتَظِرُونَ قَالُوا مُحَمَّدًا قَالَ خَبَرْتُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ قَدْ وَاللَّهِ مَرَّ بَكُمْ قَدْ عَلَى رُؤُسِكُمُ الْقَرَابُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَبْصَرْنَا هَذَا قَامُوا يُقْفَدُونَ الْقَرَابَ عَلَى رُؤُسِهِمْ وَهُمْ أَبْصَرُوا جَهْلِيلًا وَالْحَكْمَرُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ مَقْبَلَةٌ ابْنُ أَبِي مَعْطُوطٍ وَالنَّصْرُ ابْنُ الْحَارِثِ وَآمِيَّةُ ابْنُ خَلْفٍ وَابْنُ الْغَيْطَلَةِ وَنَعْمَةُ ابْنُ الْأَسْوَدِ وَطُعَيْةُ ابْنُ عَبْدِ قَيْ وَأَبُو كَهْبٍ

۲۲۸  
النبات ابن سعد ۲۲۸  
فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ عَلَى الْبَابِ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِّنَ الْبَطْجَاءِ فَبَعَثَ بِدُرِّهَا عَلَى رُؤُسِهِمْ وَتَلَوُا الْيُسُورَاتِ وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ حَتَّى بَلَغَ سَوَاعِدَهُمْ عَلَيْهِمْ أَنْذَرْتَهُمْ أَهْلَكُمْ تُنْذِرُهُمْ لَا يَسْمَعُونَ وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ لَهُمْ مَا تَنْتَظِرُونَ قَالُوا مُحَمَّدًا قَالَ خَبَرْتُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ قَدْ وَاللَّهِ مَرَّ بَكُمْ قَدْ عَلَى رُؤُسِكُمُ الْقَرَابُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَبْصَرْنَا هَذَا قَامُوا يُقْفَدُونَ الْقَرَابَ عَلَى رُؤُسِهِمْ وَهُمْ أَبْصَرُوا جَهْلِيلًا وَالْحَكْمَرُ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ مَقْبَلَةٌ ابْنُ أَبِي مَعْطُوطٍ وَالنَّصْرُ ابْنُ الْحَارِثِ وَآمِيَّةُ ابْنُ خَلْفٍ وَابْنُ الْغَيْطَلَةِ وَنَعْمَةُ ابْنُ الْأَسْوَدِ وَطُعَيْةُ ابْنُ عَبْدِ قَيْ وَأَبُو كَهْبٍ



وَابْنُ خَلْفٍ وَبْنِهِ وَبْنَةُ ابْنِ الْحَاجِّ -

تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قاتلین کفار پر تشریف لائے اور وہ قاتلین کفار آپ کے دروازے پر بہ نیت قتل بیٹھے تھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے گڑھے سے مٹی کی ایک مٹھی لی پھر ان کے سروں پر ڈال دی اور یسین و القرآن الحکیم کو لا جیومیون تک پڑھا اور تشریف لے گئے تو کسی کہنے والے نے ان کو کہا کہ کس کی انتظار کرتے ہو انہوں نے جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نے کہا تم ذلیل ہوئے اور تمہیں خسارہ ہوا خدا کی قسم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لے گئے اور تمہارے سروں پر مٹی ڈال دی انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم نے ان کو نہیں دیکھا اور وہ کھڑے اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے تھے اور وہ بہ نیت قتل کھڑے ہوئے والے، ابو جہل اور حکم بن ابی اعص اور عقبہ بن ابی معیط اور ذکوان بن حارث اور امیہ بن خلف اور ابی بن عیطہ اور زمعہ بن الاسود اور طعیشہ بن عدی اور ابولہب اور ابی بن خلف اور اس کے بیٹے اور مصطفیٰ بن حجاج تھے۔

تاریخ کامل ۲/۳۹ { وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ حَقْنَةً مِنْ سُورَابٍ فَجَعَلَهَا عَلَى رُءُوسِهِمْ وَهُوَ يَقُولُ هَذِهِ آيَاتُ مَنْ يَسِينُ وَالْقُرْآنُ الْحَكِيمُ إِلَى قَوْلِهِ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ثُمَّ انْصَرَفَتْ فَلَمْ يَرَوْهُ ذَاتَ هُمْرَاتٍ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُونَ قَالُوا مُحَمَّدٌ أَقَالَ تَحْيَبُكُمْ اللَّهُ خَرَجَ عَلَيْكُمْ وَلَكُمْ يَتْرِكُ أَحَدًا مِنْكُمْ إِلَّا جَعَلَ عَلَى رَأْسِهِ الْقُرْآنَ وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَوَضَعُوا أَيْدِيَهُمْ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَكَرَوْا السُّورَابَ -

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی لی تو ان کے سروں پر ڈال دی اور قرآن کریم کی ان آیتوں کی تلاوت فرماتے تھے یسین و القرآن الحکیم لا یبصرون تک تو کفار نے آپ کو نہ دیکھا تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا کس کی انتظار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس نے کہا تمہیں اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا خدا کی قسم تم پر آپ تشریف لائے اور تم سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے سروں پر اپنے ہاتھ پھیرے تو سروں پر مٹی دیکھی۔

سورۃ بقرہ ۲۳۱ { وَبَعَثْنَا خُرُوجَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَنْشُرُ السُّورَابَ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَلَمْ يَبْقَ رَجُلٌ إِلَّا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ انْصَرَفَتْ إِلَى حَيْثُ أَسْرَدَا فَذَاتَ هُمْرَاتٍ فَقَالَ تَنْتَظِرُونَ هَهُنَا قَالُوا مُحَمَّدٌ أَقَالَ تَحْيَبُكُمْ اللَّهُ وَاللَّهِ جَعَلَ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا يَتْرِكُ مِنْكُمْ رَجُلًا إِلَّا وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ آبَاؤُا نَاطِقٌ لِحَاجَتِهِ أَفَمَا تَرَوْنَ مَا بَكُمْ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَذَاعَ عَلَيْهِ سُورَابٌ -

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے وقت کفار کے سر پر مٹی ڈالی ان سے اب کو بھی نہ چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ پھیرا آپ جہاں ارادہ تھا تشریف لے گئے تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا تو اس نے کہا یہاں کس کی انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس نے کہا تمہیں اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف لائے پھر آپ نے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو



اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے کیا تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہے تو ہر شخص نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو ان کے سر پر مٹی پڑی۔

شیعہ کتب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائلین کفار مکہ کے

ننگے سروں پر مٹی ڈالی

ابن شہر آشوب ۱/ ۹۹ { وَكَانَتْ بَيْدَمُ قَبْضَةٍ تَرَابٍ فَرَمَتْ بِهَا أَرْفَؤُ سِهْمٍ وَمَضَى }

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں مٹی کی مٹی تھی تو آپ نے ان کے سروں پر مٹی ڈالی اور خود تشریف لے گئے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیض مبارک

طبقات ابن سعد ۱/ ۴۵۸ { أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكَلَابِيُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّسِخِ }

بدیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین کھائی تک تھی۔

شمال ترمذی ۵ { حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَاجَّاجِ شَامِعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَيْدٍ الْعَقِيلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ بَزِيدٍ قَالَتْ كَسَّرَ قَمِيضَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عليه وسلم إلى الرِّسِخِ -

اسمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض کی آستین کھائی تک تھی۔

شمال ترمذی ۵ { حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسِيدٍ الرَّازِيُّ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مَوْسَى وَابُو غَمْبِيلَةَ وَزَيْدُ بْنُ حِيَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ أَحَبَّ الشَّيَاطِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيضُ -

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب کپڑا قمیض تھا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہمت مبارک

طبقات ابن سعد ۱/ ۴۵۹ { أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَحْجَةَ عَنْ

رَجُلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي زُرَّ لَحْتِ سُرَّتِهِ وَتَبْدُؤُ اسْرَّتِهِ وَرَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ فَوْقَ سُرَّتِهِ -

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہمت باندھتے اور اپنی ناف کو اوپر

تھوپ رکھتے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہمت باندھتے۔



## ازار کا شرعی حکم

ٹخنوں سے نیچے ازار لگانے والے کی نماز قبول نہیں

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ { حدیثنا خالد بن خداش اخبرنا عبد اللہ بن جیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمری الازار بذر صدیدہ ویرفع من قدرا }  
یزید بن ابی جیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت کو سامنے سے لگاتے اور پچھلی طرف سے اونچا رکھتے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ { اخبرنا انس بن عیاض ابو صرہ عن عکرمہ مولیٰ ابن عباس قال رايت ابن عباس اذا شردا سرا فی مقعد مرا سراجہ حتی تقع حارثیناہ علی ظہر قد مینہ ویرفع الاثر اریما و ساعہ قال قلت لہ یسرنا شردہ کذا؟ قال سرائت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأشردہ لہذا الا سراجہ۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا جب تہمت باندھتے تہمت کے اگلے حصے کو اتنا لگاتے کہ اس کا حاشیہ آپ کے دونوں قدموں کی میچھ پر پڑتا اور باقی تہمت اونچا رکھتے عکرمہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا آپ ایسے تہمت کیوں باندھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تہمت ایسے ہی باندھتے دیکھا۔

ابوداؤد ۲/۲۱۰ { حدیثنا موسیٰ بن اسماعیل نا ابان نا یحییٰ عن ابی جعفر عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ قال سئل عن رجل یصلی مسبلا ازارا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذهب فتوضأ فذہب فتوضأ ثمر جاع فقال اذهب فتوضأ فقال لہ رجل یمارس رسول اللہ مالک امرئہ ان یتوضأ ثمر سکت عنہ قال انہ کان یصلی وهو مسبل ازارا وان اللہ تعالیٰ لا یقبل صلوۃ رجل مسبل۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی ٹخنوں سے نیچے ازار لگا کر نماز پڑھ رہا تھا تو اسے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا پھر وضو کر لو وہ شخص گیا اس نے دوبار وضو کیا پھر واپس آیا تو آپ نے فرمایا جا پھر وضو کر تو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے کہ حضور نے مجھے وضو کا ارشاد فرمایا پھر حضور خاموش ہو گئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے ازار ٹخنوں سے نیچے لگا کر نماز پڑھتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ازار لگا کر نماز پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔







اب یہ سمجھ ضروری ہے کہ مسلمان کو لباس کس رنگ کا پہننا چاہیے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس رنگ کے لباس کو پسند فرمایا ہے۔

## زندہ اور مردہ مسلمانوں کا لباس سفید ہے

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ { اخبرنا عمار بن الفضل اخبرنا حماد بن زید و اخبرنا اسحق بن عیسیٰ اخبرنا حماد بن سلمة جميعا عن ايوب بن ابي اسختيا عن ابي قتابة عن سمرة بن جندب انك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم يا البياض من الشيا ب فيلبسوها احيا ءكم وكفنوا فيها موتاكم }.

سمرة بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر سفید کپڑے لازمی ہے۔ تمہارے زندہ سفید کپڑے ہی پہنیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مردوں کو کفن دور۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ { اخبرنا الفضل بن دكين اخبرنا المسعودي عن الحكم وجبيب بن ابي ثابت وحديثا سفيان الثوري عن جبيب بن ابي ثابت عن ميمون بن ابي شبيب عن سمرة بن جندب انك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال البسوا البياض البياض فانها اظهر واطيب وكفنوا فيها موتاكم }.

سمرة بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہننا بے شک وہ سفید کپڑا بہت اچھا ہے اور پسندیدہ ہے اور اسی سفید کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دور۔

ابن ماجہ { حدثنا محمد بن الصباح انبا عبد الله بن رجاء المكي عن ابن ابي شيبة عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر ثيابكم البياض قال لبسوها وكفنوا فيها موتاكم }.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے کپڑوں سے بہتر کپڑا سفید ہے سفید کپڑے پہنو اور اپنے مردوں کو سفید کپڑے میں کفن دور۔

ابن ماجہ { حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن سفيان عن جبيب بن ابي ثابت عن ميمون بن ابي شبيب عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا البياض فانها اظهر واطيب }.

سمرة بن جندب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہننا سفید کپڑے بہت پاک اور بہت صاف ہوتے ہیں۔

نسائی شریف ۲ { اخبرنا عمرو بن علي قال ثنا يحيى بن سعيد قال سمعت سعيد بن ابي عروبة يحدث عن ايوب بن ابي قتابة عن ابي المطلب عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم



قَالَ الْبُسَامُ بْنُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَّاضُ مِنْ قَانِيهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكُنْتُ فِيهَا  
مَوْتًا كَمُوتِ

حمزہ بن جندب سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفید  
کپڑے پہن کر کپڑے بہت اظہر اور اچیب میں اور میت کو کفن بھی سفید دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵ { أخبرنا الفضل بن دكين ويحيى بن عبالا  
أخبرنا المسعودي عن عبد الله بن عثمان بن

خشيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى  
الله عليه وسلم البسوا البياض البين وكفنوا فيها موتاكم۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے سفید کپڑے پہن کر اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵ { أخبرنا الفضل بن دكين حدثنا أبو بكر الهذلي  
عن أبي قلابة قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم إن من أحب ثيابكم إلى الله البياض فصلوا  
فيها وكفنوا فيها موتاكم۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے  
نزدیک سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے سفید کپڑے میں ہی نماز ادا کرو اور اسی میں ہی اپنے  
مردوں کو کفن دو۔

ترمذی شریف ۲/۱۰۴ { حدثنا محمد بن بشارنا عبد الرحمن بن مهدينا  
سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن يمين بن أبي

حبيب عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم البياض من قانيها أطهر وأطيب وكفنوا فيها موتاكم۔

ہذا حدیث حسن صحیح۔

سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہن کر اس لئے کہ وہ بہت پاک اور بہت اچھا ہے اور اسی  
میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

البرداء ۲/۳۰ { حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا عبد الله بن عثمان  
البرداء ۲/۳۰ { بن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا من ثيابكم البين  
فانيها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم وإن خير الثياب لكم  
الأبيض يجلو البصر وينبت الشعر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہن کر اس لئے کہ وہ تمہارا بہتر لباس ہے اور اسی میں اپنے  
مردوں کو کفن دو اور بے شک تمہارے لئے بہتر عمرے کا سرمہ سیاہ ہے آنکھ کو روشن  
کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

ان تمام احادیثوں سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس پسند  
ہے اور یہی نوری لباس ہے تو جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول لباس  
سفید پہنے گا وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول ہوگا ورنہ نہیں۔



## ریشمی لباس کی ممانعت

**کنز العمال ۸/۲۱** { حَرَّمَ لِبَاسَ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبَ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي }  
 اَوْ أَحَلَّ لَنَا شَوْجَرُ  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی لباس اور سونا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مردوں پر حرام فرمایا ہے اور عورتوں کے لئے حلال فرمایا۔  
**کنز العمال ۸/۲۱** { الْحَرِيرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَحَلَّ }  
 لَنَا شَوْجَرُ - (ق عن عقیب بن عمر عن ابی موسیٰ)  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم اور سونا میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال ہے۔

**کنز العمال ۸/۲۱** { مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا }  
 وَلَا ذَهَبًا رَحِمَ طَبَاكُ عَنْ ابْنِ اِمَامَةَ  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ ریشم اور سونا نہ پہنے۔

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سبز رنگ کی چادر

**ابوداؤد ۴۰۰۰/۲** { حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَاعْبِيدُ اللَّهَ يَعْنِي ابْنَ إِبَادَةَ }  
 إِبَادَةُ عَنْ ابْنِ مِثْقَالٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْهُ بُرْدَيْنِ أَحْضَرَيْنِ -

ابو مثنیٰ سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گیا تو میں نے آپ پر دو سبز چادریں دیکھیں۔

**طبقات ابن سعد ۲/۵۳** { أَخْبَرَنَا مُعَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا سَنِيَانُ بْنُ ابْنِ جَرِيحٍ عَنْ عَطَاءِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُطَوُّ بِاَلْبَيْتِ مُصْطَلِبًا بِبُرْدٍ أَحْضَرَ }  
 یعنی نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سبز چادر اور بھ کر گھر اشراف لائے۔

## سرخ رنگ کی چادریں

**طبقات ابن سعد ۲/۵۱** { أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَكِينٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْأَحْوَصِ عَنْ إِسْعَثَ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا مِنْ كَنَانَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفِيهِ بُرْدَانِ أَحْضَرَانِ }  
 اسعث بن سلیم سے روایت ہے کہ میں نے کنانہ کے ایک شیخ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔

**طبقات ابن سعد ۲/۵۰** { أَخْبَرَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْحَرَّاحِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بُرْدَيْنِ أَحْضَرَ }  
 حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ



جس میں شہرت ہو۔

کنز العمال ۱۴۰ { اَيَّاكُمْ وَالْحُسْرَىٰ فَانْهَآ أَحَبَّ إِلَيْهِ إِلَى الشَّيْطَانِ }

دعبل عن عمران بن حصین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سرخی سے بچو اس لئے کہ سرخی شیطان کے لئے محبوب ترین رنگ ہے

طبقات ابن سعد ۴۵۲ { اخبرنا الفضل بن دكين اخبرنا هشام بن سعد عن يحيى بن عبد الله بن مالك

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبَغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ قَبِيضَةً وَرِذَائَهُ وَعَمَامَتَهُ -

عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زعفران کے ساتھ اپنے کپڑے رنگتے اپنی قبض اور چادر اور عمامہ کو۔

طبقات ابن سعد ۴۵۲ { اخبرنا مصعب بن عبد الله بن مصعب الزبيري قال سمعت ابي يعجر عن

اسماعيل عن عبد الله بن جعفر عن ابيه قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءً وَعَمَامَةً مَصْبُوعَيْنِ بِالْعَبِيرِ قَالَ مُصْعَبُ وَالْعَبِيرُ عَيْنُ الزَّعْفَرَانِ -

عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی چادر اور عمامہ دونوں زعفران سے رنگے ہوئے تھے۔

طبقات ابن سعد ۴۵۲ { اخبرنا خلاد بن يحيى اخبرنا عاصم بن

محمد بن شداد عن ابي عن زيد بن اسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يُصْبَغُ ثِيَابُهُ كُلُّهَا بِالزَّعْفَرَانِ حَتَّى الْعِمَامَةُ -

زيد بن اسلم سے روایت اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کپڑے زعفران سے رنگتے حتیٰ کہ عمامہ بھی۔

طبقات ابن سعد ۴۵۲ { اخبرنا مؤمل بن اسماعيل اخبرنا

عن ابن عباس امرا قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يُصْفَرُ ثِيَابَهُ -

عمر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے یا نہیں فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے زرد رنگتے۔

یہ جتنی روایتیں زرد رنگ کے لباس کی بیان کی گئیں ان سے ایک روایت منسل نہیں سب منقطع ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسل حدیثیں زرد رنگ سے ممانعت کی عرض کرتا ہوں زرد رنگ کے لباس سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت نفرت تھی۔

نشرت تھی۔

زرد رنگ کے لباس سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت

کنز العمال ۸۹ { إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكَفَّارِ فَلَا تَلْبَسُهَا يَعْنِي الْمُعَصِّفَرُ } حم م ن عن ابن عباس و

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا زرد رنگ کے کپڑے کفار



کے ہوتے ہیں۔ ان کو تم نہ پہنہو۔

نسائی شریف ۲/۲۹۶ { عن محمد بن ابراہیم ان خالد بن معدان اخبرہ ان جبیر بن نفیر اخبرہ ان عبد اللہ بن عمر و اخبرہ انہ رآہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ ثوبان معصفرا ان فقال ہذہ ثياب الکفار فلا تلبسہا۔  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد اللہ بن عمرو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفار کا لباس ہے ان کو مت پہنہو۔

نسائی شریف ۲/۲۹۶ { اخبر فی حاجب بن سلیمان عن ابن ابی رواد قال ثنا ابن جریر عن ابن طاووس عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمر و انہ اقا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ ثوبان معصفرا ان فعصیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال اذہب فاظرحہما عنک قال ای یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الناس۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو زرد کپڑے پہن کر حاضر ہوا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا جان دو لوں کو پھینک دے عرض کی کہ حضور کہاں پھینکوں فرمایا آگ میں۔

## شیعہ احادیث سے لباس نبوت و امامت

سفید لباس مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اچھا لباس ہے

(۱) فروع کافی ۲/۳۳۲ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن القلاح عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانہ اطیب و اظہر و کفینوا فیہ مؤثاکم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید لباس پہننا اس لئے کہ وہ بہت اچھا اور بہت پاک ہے۔ اور اسی میں اپنے سروں کو کفن دو۔

(۲) فروع کافی ۲/۳۳۲ { الحسین بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علی عن مثنیٰ الحنط عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانہ اطیب و اظہر و کفینوا فیہ مؤثاکم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سفید کپڑے پہننا اس لئے کہ وہ بہت اچھے اور بہت پاک ہیں اور اس میں اپنے سروں کو کفن دو۔

(۳) حلیۃ المتقین ۵ { بہترین رنگھائے درجامہ سفید است و بعد از ان زرد



پھر میرے دشمنوں سے ہو جاؤ گے چنانچہ یہ سب میرے دشمن ہیں امام رضا  
علیہ السلام مصنف عبیدن الانجبی فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دشمنوں کا لباس سیاہ ہے۔

حضرت ابو الائمہ علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا

سیاہ لباس کے متعلق

۱) حلیۃ المتقین ۲) بسند معتبر از حضرت امیر المؤمنین منقول است کہ مہر شید جامہ  
سیاہ کہ آن پوشش فرعون است۔

معتبرند کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول ہے کہ  
حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیاہ لباس نہ پہنو کیونکہ وہ لباس  
فرعون کا ہے۔

۱) کتاب العلل والشرائع ۲) وبعہ الاسناد عن محمد بن احمد  
بن عیسیٰ الیقطنی عن القاسم بن  
سعی عن جلد الحسن بن راشد عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ  
السلام قال حدثنی ابی عن جدی عن ابیہ عن امیر المؤمنین  
علیہ السلام قال فیہما علیم اصحابہ لا تلبسوا السواد  
لانہ لباس فرعون۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو آپ کے اصحاب کو بتایا

بعد ازاں سبز و بعد ازاں سرخ نیم رنگ و کبود و عدسی و در چند حدیث معتبرہ  
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منقول است کہ مہر شید جامہ سفید کہ ان شکر  
ترو پاکیزہ ترین رنگھا است۔

کپڑے میں رنگوں سے بہترین رنگ سفید ہے اور اس کے بعد زرد رنگ اور  
اس کے بعد سبز اور اس کے بعد نیم سرخ اور کبودی رنگ اور موری۔

اور کئی معتبر حدیثوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو کیونکہ بہت اچھا ہے اور رنگوں سے بہت پاک رنگ ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کی زبانی ہمارے نبی الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

کا مذہب سیاہ لباس کے متعلق

۱) عبیدن الانجبی ۲) از علی بن ابی طالب روایت کردہ است کہ آنجناب فرمود  
رسول خدا فرمود مہر شید لباس دشمنان مرا و نحو زید  
مؤلف  
طحا جہائے دشمنان مرا و زید در راہ ہائے دشمن من  
۳) امام رضا علیہ السلام پس از دشمنان من شوید چنانکہ ایشان دشمنان من ہستند  
مصنف گوید لباس دشمنان لباس سیاہ است۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی المرتضیٰ  
کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دشمنوں کا  
لباس نہ پہنو اور میرے دشمنوں کا کھانا نہ کھاؤ اور میرے دشمنوں کے رشتوں پر



کیا کہ سیاہ لباس نہ پہنوں اس لئے کہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

(۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۱۵ { قَالَ امیر المؤمنین علیہ السلام فیما علّمہ لاصحابہ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَإِنَّهُ لِبَاسٌ فِرْعَوْنِ -

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو آپ کے احباب کو بتایا گیا کہ سیاہ لباس نہ پہنوں اس لئے کہ وہ فرعون کا لباس ہے۔

(۸) تحفۃ العرام ۲ { دارو ہے کہ راوی نے پوچھا کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھوں فرمایا کہ وہ لباس ہے اہل جہنم کا دوسری حدیث میں ہے فرمایا نہ پہنوں وہ جامہ فرعون کا ہے بعضوں نے مکروہ لکھا ہے لیکن تین چیز عامہ و موزہ و عبا جائز ہے۔

احرام اور کفن سیاہ کپڑے میں جائز نہیں

(۹) من لا یحضرہ الفقیہ ۱۸۱ { روى الحسين بن المختار قال قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْحُزُّمُ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَا يَحْزُرُ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَلَا يَكُنُّ فِيهِ الْمَيْتُ -

حسین بن مختار نے روایت کی کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ کیا آدمی سیاہ کپڑے میں احرام باندھ سکتا ہے فرمایا کہ سیاہ کپڑے میں احرام نہیں باندھا جاسکتا اور نہ ہی اس میں میت کو کفن دیا جاسکتا ہے۔

سیاہ لباس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا مذہب

(۱۰) کتاب العلل و الشرائع ۱ { ابی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنا محمد بن یحیی العطار عن محمد بن احمد عن

سہل زیاد عن محمد بن سلیمان عن رجل عن ابن عبد اللہ علیہ السلام قال قُلْتُ لَكَ أَصْلِي فِي قُلُسُودِ السَّوَادِ قَالَ لَا تُصَلِّ فِيهَا فَإِنَّهَا لِبَاسُ أَهْلِ النَّارِ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا میں حضور سیاہ ٹوپی میں نماز پڑھوں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں نہ نماز پڑھ اس لئے کہ سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے۔

(۱۱) حلیۃ المتقین ۶ { پر سید کہ رکلاہ سیاہ نماز کبھی فرمود کہ در آن نماز من کہ لباس اہل جہنم است -

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور سیاہ ٹوپی سے نماز ادا کر لوں حضرت نے فرمایا سیاہ ٹوپی سے نماز نہ پڑھنا کیونکہ جہنمیوں کا لباس ہے۔

(۱۲) کتاب العلل و الشرائع ۱ { حدثنا محمد بن الحسن قال حدثنا محمد بن الصفار عن العباس بن معروف عن الحسين بن يزيد النوفلي عن السكوني عن أبي عبد الله



عليه السلام قال أوصى الله عز وجل إلى بني من أنبياءه قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ  
لَا تَلْبَسُوا لِبَاسَ أَغْدَايَ -

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں سے ایک نبی کی طرف وحی  
کی مومنین کو کہدو کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں۔

(۱۳) حلیۃ المتقین ۵ { و پوشیدن جامہ سیاہ کما ہیئت شدید وارد و رہبر  
حال مگر در عمامہ و عبا و موزہ و اگر عمامہ و عبا ہم سیاہ

نباشد بہتر است۔

اور سیاہ کپڑے کا پہننا سخت کراہیت رکھتا ہے تمام حالت میں مگر عمامہ اور  
جبہ اور موزہ اور اگر عمامہ اور جبہ بھی سیاہ نہ ہو تو بہتر ہے۔

(۱۴) حلیۃ المتقین ۹ { و در حدیث دیگر وارد شدہ است کہ پوشیدن نعل سیاہ موجب  
خیل و تکبر و ہر کہ پوشد در روز قیامت با جبہ ران  
مخشور شود۔

اور دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ سیاہ جوتے کا پہننا تکبر کا واجب کرنے والا  
ہے۔ اور جو شخص سیاہ جوتا پہنے گا۔ قیامت کے دن متکبروں کے ساتھ اٹھایا جائیگا  
(۱۵) حلیۃ المتقین ۹ { و ہر کہ نعل سیاہ پوشد یجک انیاد۔ اور جو شخص سیاہ  
جوتے پہنتا ہے اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

(۱۶) تحفۃ العوام ۲ { حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص کفش (جوتے) سیاہ  
پہنے تو قیامت کے دن ساتھ جابروں کے محذور ہوگا  
دوسری حدیث میں فرمایا ہے ضعف چشم پیدا کرتا ہے ذکر کو سست کرتا ہے اور

موجب غم و اندوہ ہے۔

(۱۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۵ { وَ سَلَّ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
عَنِ الصَّلَوةِ فِي الْقُلُوبِ  
السَّوَادِ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِيهَا لِأَنَّهَا لِبَاسُ أَهْلِ النَّارِ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز جائز  
ہے؟ تو اپنے فرمایا سیاہ ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھنا کیونکہ یہ موزخیوں کا لباس ہے۔

شیعہ کتب سنیامت کے دن سیاہ جھنڈے والوں کا حال

حیات القلوب ۳۱۵ { علم دیگر بنزد من آید از رایت اولین سیاہ ترو تیرہ ترو مثل  
اول جواب گوید مرا پس گویم کہ من دو چیز بزرگ در میان

شما گذشتہم چہ کریدہ بانہا گویند کہ کتاب خدا را مخالفت کردیم و عزت ترایاری نکردیم  
و ایشان را تقسیم راندہ و پرانگندہ کردیم پس گویم کہ دور شدید از من پس برگردند از عرض

کہ ہا لب تشنہ و روحے سیاہ پس علم دیگر بنزد من آید کہ نرد ازاں تابہ پس من با ایشان  
گویم کہ کیستینہ شما گویند ما تم اہل کلمہ توحید و پرہیزگاری و ما تم امت محمد و ما تم نفیہ اہل حق

سال کتاب حق تعالیٰ شدیم و حلال انرا حلالی و حرام انرا حرامی دانستیم و دوست انستیم  
و محبت محمد و ایشان را یاری کردیم ہر امر سے کہ خود را یاری میکردیم و در خدمت ایشان

قال کریم و باہر کہ شمشنی با ایشان میکردم مقالہ کریم پس من با ایشان گویم کہ بشارت با شما  
از پیغمبر شما محمد وارد دنیا چھاں بودید کہ گفتید پس آید ہم ایشان را از عرض کوثر

و باب از نزد عرض کوثر برگردند جبرئیل را خبر داد کہ امت من فرزند من حسین اشہد بخدا



کہ وہ کہلا لعنت خدا پر کسے باد کہ اور ابکشید یا اور یاری نکند تا روز قیامت پس حضرت  
از منبر فرود آمد۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا۔ پہلے جھنڈے  
سے زیادہ سیاہ ہوگا اور بہت کالا ہوگا۔ اور پہلوں کی طرح مجھے جواب ملے پھر میں کہوں  
گا کہ میں تم میں وچیزیں بزرگ چھوڑ آیا تم نے ان سے کیا بڑا نو کیا وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب  
کی ہم نے مخالفت کی اور تیری عزت کی ہم نے امداد نہ کی اور ان کو ہم نے شہید کیا اور  
بر باد کیا میں کہوں گا مجھ سے دور ہو جاؤ تو وہ سیاہ و حوض کوثر سے پیلے چلے جائیں گے پھر  
دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا اس سے فور چمکے گا پھر میں جھنڈے والوں کو کہوں گا کہ  
تم کون ہو کہیں گے کہ ہم کلمہ گو ہیں اور شرک سے پرہیز کرنے ہیں اور ہم امت محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم میں اور حق والوں کا بقیہ میں خداوند کی کتاب کے حامل ہیں اللہ تعالیٰ کے حلال کو  
حلال اور حرام کو حرام سمجھتے رہے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فدیہ سے محبت کرتے  
رہے ہیں اور جس کام میں اپنی امداد کرتے تھے اپنی کاموں میں ان کی طرہ سے ہم ان کے  
دشمنوں سے جنگ کرتے رہے پھر میں ان کو کہوں گا کہ تمہیں مبارک ہو کہ میں تمہارا پیغمبر  
تھم ہوں اور واقعی دنیا میں تم ایسے ہی تھے جو تم کہہ رہے ہو تم میں حوض کوثر سے ان کو  
پانی دوں گا اور میرے پاس حوض کوثر سے سیر ہو کر جائیں گے اور جبریل نے مجھے خبر  
دی کہ میری امت میرے لڑکے حسین کو کہلا میں شہید کریں گے جس کے قاتل کو خداوند کریم  
لعنت کرے اور جس نے ان کی مدد کی قیامت تک ان پر لعنت ہو پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم منبر سے نیچے اتر آئے۔

مذکورہ بالا احادیث ائمہ علیہم السلام سے جب ثابت ہو گیا کہ سیاہ لباس سیاہ ٹوپی

وہ زنجیوں کا لباس ہے تو اب تم خود سوچو کہ قلیوں میں اگر کوئی شخص بھرتی ہو جائے تو  
ان کو قلیوں والا لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر سٹیشن ماسٹر کو امتیازی لباس پہننا پڑتا ہے  
اور کوئی پولیس میں بھرتی ہو جائے تو اس کو پولیس کا مخصوص لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر  
راج میں بھرتی ہو جائے تو اس کو فوجی لباس پہننا پڑتا ہے ایسے ہی اگر جنتی ہو تو اس  
کو جنت والا نوری سفید لباس سے ملوس کیا جاتا ہے اور اگر دوزخی ہو تو بھول اور  
سیہم اس میں تم خود سوچو کہ اس کو کونسا لباس پہننا پڑتا ہے گا۔ اور خدا کی فیصد بھی  
من یجئے۔

الحج ۱/۱۱ ﴿قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَفُطِئَتُ لَهُمُ شِيَابٌ مِّنْ شَيْءٍ﴾  
اے جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے ناری لباس تیار کیا جاتا ہے۔

سیاہ لباس پہننے سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

اولاد سے امامت جاتی رہی

۱۸۱ کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۳ ﴿وَبِهَذَا الاسناد عن محمد بن احمد  
عن علي بن ابي هاشم الجعفي

عن محمد بن معاوية باسناد رفعه قال سبط جبريل عليه السلام  
علي رسول الله صلى الله عليه وآله وعليه قباء اسود ومنطقه فيها  
الحشر قال فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله يا جبريل ما هذا  
الذي قال ربي ولعلك العباس يا محمد ويل لو لدك من ولد العباس فخرج



الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكَ يَا عَبَّاسُ فَقَالَ يَا عَمَّتُ وَيْلَ لِي لَسْتُ مِنْ ذَلِكُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَجَبَ لِنَفْسِي قَالَ جَفَّتْ الْقَلَمُ يَمَانِي

محمد بن العباد نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع بیان کیا ہے اس نے کہا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے اور ان پر سیاہ جبہ تھا اور ایک پٹی حاملی جس میں خیر خاراوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اے جبریل یہ لباس کیسا ہے اس نے کہا تیرے چپکے لٹکے کا لباس ہے یا محمد دِل ہے تیرے چپکے لٹکے کے لئے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کی طرف تشریف لائے تو فرمایا اے چچا تیری اولاد سے جو میری اولاد ہے اس کو دِل ہے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میری خاطر قبول فرمائیے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لکھا گیا اب قلم خشک ہو گئی۔

”علی رضا“ خیر یہ تو مجھے یقین ہو گیا ہماری حدیثوں میں ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ اثنا عشری کے نزدیک سیاہ لباس و زخیر کا ہے نبی علیہ السلام کے دشمنوں کا ہے صرف عباس اور عمامہ اور موزہ سیاہ جائز ہے کیونکہ سیاہ عمامہ نبی علیہ السلام نے خود پہنا ہے میں بفضلِ نجات اب کرتا اور تہمت یا شک و اور جو تے سیاہ نہ پہنوں گا اور سیاہ عمامہ چھوڑوں گا نہیں۔

”محمد“ جعفری صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس لپنڈی سفید ہو اور زندوں اور مردوں کے لئے آپ نے سفید لباس کو لپنڈی فرمایا جو آپ کے نزدیک لپنڈی ہو اس لباس کو پہنا نا چاہیے باقی رہا صرف

عمامے کے متعلق وہ تو تم نے سر سے اتار دیا اس کا تو اعتبار جاتا رہا یہ تنازعہ تو تم نے ختم ہی کر دیا اور سیاہ جبہ سے حضرت عباس کی اولاد سے امامت جاتی رہی اب فیصلہ تم پر ہے دوسرا جواب اگر پہنڈی تو جو لپنڈی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو وہ پہننا چاہیے محب اب کہلاتا ہے آپ لپنڈی فرمادی سفید کپڑے کو اور تم لپنڈی کرو یا وہ تو محبت کے خلافت ہے۔

تیسرا جواب: لباس وہ لپنڈی کرنا چاہیے جو زندہ مردہ کو یکساں ہو اور وہ لباس سفید چوٹھا جواب: اب وہ جو سیاہ عمامہ کے متعلق ہے بھی تو درحقیقت سیاہ نہ تھا بلکہ خود سے لپنڈی کر کے سیاہ ہو چکا تھا جو آپ بوقت جنگ پہنتے تھے۔

زرقانی ۵ { وَرَعَمَ لَعْنُهُمْ حَرَّانَ سَوَادَ هَالَمْ يُكُنْ أَصْلِيًّا بَلْ لِحَكَايَةِ مَا نَحْتَهُمَا مِنَ الْمُعْضَرِ وَهُوَ أَسْوَدُ }

اور بعض نے گمان کیا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کی سیاہی اصل زرقانی بلکہ خود کے ماتحت خود کی رگڑ سے سیاہ ہو چکی تھی۔

جو عمامہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت استعمال فرمایا وہ وہی تھا جس کو آپ ہمیشہ تمام عمر جنگوں میں استعمال فرماتے رہے اور وہ عمامہ خود کے نیچے استعمال ہو کر سیاہ ہو چکا تھا جیسا کہ احادیث سے واضح ہے۔

### اختلاف روایات لعمامة السوداء

طبقات ابن سعد ۲ { اخبرنا وكيع بن الجراح وعفان بن مسلم عن حماد بن سلمة عن ابي الزبير أن }



الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ۶۰

ابن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۳۰ { أخبرنا الفضل بن دكين اخبرنا شريك عن عمار الدهني عن ابي النربير عن جابر قال دخل البيت صلي الله عليه وسلم عام الفتح وعليه عمامة سوداء ۶۰

حضرت جابر رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۳۹ { أخبرنا معن بن عيسى وشبابه بن سوارو موسى بن داود قالا أخبرنا مالك بن انس عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة عام الفتح وعليه عمامة سوداء ۶۰

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر لوہے کا غود تھا پھر آپ نے اس کو اتار دیا۔

شمال ترمذی ۸ { حدثنا عيسى بن احمد شاعبد الله بن وهب شني مالك بن انس عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ۶۰

انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن آپ کے سر پر لوہے کا غود تھا۔

شمال ترمذی ۹ { حدثنا يوسف بن عيسى شاكيع ثنا ابو سليمان وهو عبد الرحمن بن الغيل عن عكرمة عن ابن عباس رضي

اللہ عنہما ان البيت صلي الله عليه وسلم خطب الناس فعليه عمامة سوداء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر خطبہ پڑھا اور آپ کے سر مبارک پر میلہ عمامہ تھا۔

کسی حدیث سے ثابت ہوا کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر لوہے کا غود تھا۔ یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں موجود ہے کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر پر غود تھا آپ نے اتار دیا یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد مکہ میں دخول کے وقت آپ کے سر مبارک پر میلہ عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ خود سے میلہ ہو چکا تھا۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد آپ کے دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ آپ کے سر مبارک پر عمامہ بھی تھا اور خود

بھی تھا جب اپنے لوہے کا غود اتار دیا تو کسی نے آپ کا وہی عمامہ خود کے نیچے والا لیا تو اس نے کہا کہ فتح مکہ میں آپ کے سر پر میلہ عمامہ تھا کسی نے وہی عمامہ میلہ لکھا



تو اس نے کہا کہ سیاہ تھا حالانکہ سیاہ رنگا ہوا تھا بلکہ سیاسی لوہے کے خود کی تھی کسی نے آپ کو مبع خود دیکھا تو اس نے کہ دیا کہ فتح مکہ کے وقت جب آپ مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر خود تھا حالانکہ تمام سچے ہیں واقعہ ایسا ہی ہے کہ آپ کے لوہے کے خود کے نیچے رہ رہ کر جنگی عمامہ سیاہ ہو چکا تھا آپ نے فتح مکہ کے وقت آپ نے اسی عمامہ کو پہننے رکھا بدلائیں۔ سیاہ عمامہ کہنے والے بھی فتح مکہ کی ہی بات کر رہا ہے میلہ دیکھنے والا بھی فتح مکہ کی بابت کر رہا ہے خود دیکھنے والا بھی فتح مکہ کی بات کر رہا ہے۔ ہذا ما عندی۔

ہمیشہ آپ سفید لباس سفید عمامہ استعمال فرماتے رہے ہیں آپ کا جٹی عمامہ لوہے کے خود سے میلہ اور سیاہ ہو چکا تھا جس کو آپ جنگ کے وقت استعمال فرماتے اس کے متعلق زرقانی کا حوالہ مذکور ہے۔

اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اطہار نے سیاہ لباس و زخیروں کا فرمایا لباس فرعون فرمایا تو خود کیسے سیاہ لباس پہن سکتے تھے۔

چھٹا جواب: جو کام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ فرمایا اور جو فرمایا وہ ضرور کیا ورنہ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ صادق آتا ہے اگر اپنے اصل سیاہ عمامہ استعمال کیا ہوتا تو سیاہ لباس کی اجازت بھی ضرور فرماتے اگر کوئی شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث صحیح دکھائے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ سیاہ لباس پہن لیا کرو۔

تو اس کو انشاء اللہ مبلغات  
دس روپے نقد انعام پیش کر دیں گا۔

سازاں جواب: مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے آپ کو اختیار تھی ہے اس کو اختیار ہے اگر امت کے لئے جائز ہوتا تو آپ ضرور اجازت فرماتے۔ علی رضاؑ، کعبے کا لباس سیاہ ہے اگر سیاہ لباس ناجائز ہوتا۔ تو کعبے کو سیاہ غلات کیوں چڑھایا گیا اور اب بھی بدستور چڑھایا جا رہا ہے۔

محمد عمرؒ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ غلات سیاہ آپ نے نہیں چڑھایا اس لئے ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔

کعبے کو نجاج بن یوسف نے ریشمی لباس پہنایا

ان هشام ۲۱۵ ۲۱۶ } وَكَانَتِ الْكَبَّةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَشْرَةِ ذُرَّاءٍ وَكَانَتْ تُكْسَى الْقَبَاطِي وَأَوَّلُ كَسَاهَا الْقَيْبَاجُ الْحَاجُّ بْنُ يُونُسَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کعبہ اٹھارہ ہانقد تھا اور اس کا اچھا ریشمی مصری ہوتا تھا سب سے پہلے سیاہ ریشمی اچھا کعبہ کو جس نے پہنایا وہ حاج بن یوسف تھا۔

دوسرا جواب: اگر کعبے کی سنت پر عمل کرنا ہے تو زیادہ سے زیادہ تم یہ کر سکتے ہو اپنے کمروں کو یا مساجد کو سیاہ لباس پہنا دو نہ کہ وہاں انیٹوں اور پتھروں کو سیاہ لباس پہنایا جائے اور یہاں انسان پہن لیں انیٹوں پر انسانوں کو قیاس کر لینا یا اصول الی کے خلاف ہے اور سنت حجازی ہے۔

علی رضاؑ تم کہتے ہو کہ سیاہ لباس فرعون کا تھا و زخیروں کا ہے اور تم نے



مختلف فتویٰ لگائے حالانکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکلی سیاہ رنگ آپ کے شانوں پر رہتی تھی اور اس کو ہی ہر وقت اوڑھتے تھے۔ تو آپ پر بھی فتویٰ لگا دے کچھ خدا کا خوف کرو۔

”مخدوم علی رضا صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم مجھ پر بہتان گھڑتے ہو سب سے دوزخ بروئے شما الغم کے مصداق تم ہی ہو تم نے فرمایا کہ ہماری حدیثوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب اور فرمان سیاہ لباس کے متعلق بتاؤ ہماری کتب احادیث سے ہمارے بارہ اماموں کا فرمان دکھاؤ فقیر نے تمہارے کہنے پر تمہارے مذہب کی صحیح اور معتبر حدیثوں سے سیاہ لباس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کرام کے فرمان دکھائیے اگر صحیح ہو تو ان کے فرمان کو تسلیم کر لو ورنہ تمہاری اپنی مرضی فقیر نے اپنی طرف سے ایک جملہ نہیں پیش کیا اگر میری طرف سے نہیں کوئی لفظ خلافت ہو تو فقیر اس کی تلا فی معافی سے چاہنے کے لئے تیار ہے اور اگر تمہاری مسلمہ احادیث میں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق اور بارہ اماموں کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق ہو وہ تو بھی تمہارا مال ہے تم خود ہی جانو مجھ پر کیا اعتراض ہے۔ اب تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بہتان گھڑا کہ شانوں پر سیاہ کلی ہوتی تھی اس کو آپ ہر وقت اوڑھتے رکھتے تھے۔ لہذا بہتان عظیم ہے۔

(۱) پہلا جواب: تو یہ ہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ وسط معدل النہار میں ہے جہاں کسی موسم میں اتنی سردی کا امکان ہی نہیں کہ وہاں گرم ادنیٰ کبل کی ضرورت محسوس ہو اب بھی تم تجرہ کر سکتے ہو کہ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں بھی وہاں ٹھکے کی ضرورت ہوتی ہے یا کبھی موسم بہار ہو جاتا ہے فقط ایسی شدت کی سردی وہاں کہا

ہے جن کو جواب جس کو ہر شخص تسلیم کرے گا اب تحریری جواب عرض کرتا ہوں۔ (۲) دوسرا جواب: پہلے تمہاری ہی تفسیروں سے مزل کے معنی واضح کر دیتا ہوں تاکہ تمہارا مغالطہ صاف ہو جائے اور جو عوام میں تم نے غلط فہمی پھیلائی ہوئی ہے وہ دور رہ جائے پھر تسلیم کرنا یا نہ کرنا یہ تمہاری مرضی پر موقوف ہے جبر نہیں۔ ہمارا کام کہہ دینا ہے یا رو تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

## مزل کے معنی کی تحقیق شیعہ تفسیر سے

(۱) تفسیر جوامع اجماع ۴۹۵ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ فِي ثِيَابِهِ الْمُسَلِّفُ بِهَا } اَدْعُهُمُ الشَّاءُ فِي الذَّاءِ وَكَذَلِكَ الْمَدْرُ لَكَ اَنَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْمُلُ بِاِثْيَابٍ فِي اَوَّلِ مَا جَاءَ بِهِ بِمَدْرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى اَنْتَنَ بِهِ فَيَخُوضُ طَبَّ بِهَذَا۔

یہاں مزل کے معنی میں اے میری کپڑوں میں قائد کوئی ادنیٰ اوغم کیا گیا اسی طرح ہے مدثر اور جبریل علیہ السلام کے آنے سے پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور کپڑے پہن لیتے حتیٰ کہ رب کریم کو آپ سے اُنس ہوا تو آپ کو یا ایہا المزل خطاب فرمایا اے اپنے لباس کو پہننے والے۔

(۲) تفسیر قمی ۳۴۳ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يَكُوْمُلُ بِثَوْبِهِ وَيَأْمُرُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ قُمِ } اَللّٰهُ يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ۔

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے آپ اپنا کپڑا اوڑھ کر سوتے تو رب کریم



نے فرمایا یا ایہا المؤمنین قُمِ اللَّیْلُ۔

(۳) تفسیر حافی ۵۰۹ { یا ایہا المؤمنین اَصْلُهُ الْمُنَزَّلُ بِنَبَايَہِ اِذَا تَلَفَتْ بِہَا الْقُبُورُ قَالَ هُوَ النَّبِيُّ كَانَ يَتَّبِعُ مَلَّ بَشَرِہِ دَیْنَا مَرَقًا لِّلّٰہِ یا ایہا المؤمنین قُمِ اللَّیْلُ۔

یا ایہا المؤمنین اس کا اصل ہے الْمُنَزَّلُ بِنَبَايَہِ جب آپ کپڑوں کو پہن لیں علامہ مکی نے کہا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کپڑے پہنے ہوئے ہی تھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے لباس سے ملبوس رات کو دربار خداوندی میں قیام فرمائیے۔

(۴) تفسیر مجمع البیان ۱۰/۳۷ { یا ایہا المؤمنین مَعْنَاهُ یا ایہا المؤمنین قُمِ اللَّیْلُ بِنَبَايَہِ اِذَا تَلَفَتْ بِہَا۔

یا ایہا المؤمنین کے معنی میں اے اپنے کپڑوں میں ملبوس اے کپڑے پہنے والے { یا ایہا المؤمنین اِذَا تَلَفَتْ بِہَا اِذَا تَلَفَتْ بِہَا بِنَبَايَہِ اے اپنے کپڑوں میں ملبوس۔

(۵) تفسیر المنہج ۸۲ { وَاَزْخَرِجَ کَبْرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تَقِلُّ اسْتِ کہ اس میں چارونے

رسول پوشیدہ نماز گزارنے پر سیدند کہ از چہ چیز بود گفت ان نہ قر بود نہ کج نہ از مومے نازک و نہ از ابریشم و نہ از پنبہ بلکہ تار او از مومے بزر بود و بود آں از مومے شتر و وراثت لے نماز شب جبرئیل آمد و ای آیت آورد کہ یا ایہا المؤمنین قُمِ اللَّیْلُ اے کلیم و زخود پیچیدہ حضرت خدیجہ حرمۃ اللہ علیہا سے منقول ہے کہ وہ رات کی چادر کی طرح تھی اور چوہہ ہاتھ لمبی تھی ایک نصف ہم پر بہرتی تھی اور ایک نصف پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز اور افراتے لوگوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔

خدیجہ کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ چادرات والی تھی اور اس کی لمبی چوہہ مٹی نصف ہم اوڑھنے اور ایک نصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھ کر نماز کرتے لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ چادر کس چیز کی تھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بڑی بڑی مٹی اور نہ وہ پٹھینے کی اور نہ وہ ابریشم کی اور نہ ہی وہ سوت کی بلکہ تار مٹی کے بالوں کا تھا اور ہانا اونٹ کے بالوں کا اور آپ اس کرات کی نماز میں اوڑھتے تھے ایت نازل ہوئی۔

(۸) قرآن مجید بحم ترجمہ مقبول ۱۱۳۵ { یا ایہا المؤمنین قُمِ اللَّیْلُ اے چادر لینے والے رسول

(۸) ترجمہ مقبول ۱۱۳۸ { یا ایہا المؤمنین قُمِ اللَّیْلُ اے کپڑا اوڑھنے والے رسول۔

(۹) تفسیر عمدة البیان ۳۶۰ { حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مثل چادر شب کے تھی چوہہ ہاتھ کی کہ آدھی اوپر بھاڑے ہوتی تھی اور اس میں رسول خدا اوڑھتے تھے اور وقت نماز شب کے جبرئیل آئے اور یہ آیت خدا کی طرف سے آئی کہ یا ایہا المؤمنین قُمِ اللَّیْلُ اے چادر میں لیٹے ہوئے قُمِ اللَّیْلُ اے تو رات کو واسطے نماز شب کے اور نہ نماز نہج کی ہے اور ہمیشہ اس کو پڑھا کر اور واسطے راحت اور آرام دینے نفس اپنے حال کو نزل مت کر اور حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ اول مرتبہ تھکے تھکے تھے اور دومی کو بھیجا چاہا کہ جبرئیل سے فرمایا کہ تو اپنی صورت اصلی میں محمد کے پاس جبرئیل اپنی صورت اصلی میں رسول خدا کے پاس غار میں گئے جس وقت رسول خدا نے جبرئیل کو اس



صورت میں دیکھا کہ زندان کا زمین سے آسمان تک تھا حضرت کو وہ ہیبت اور شکل عجیب  
دیکھ کر خوف معلوم ہوا اسی طرح ترساں اور لرزاں اپنے دولتر میں تشریف لائے  
فرمایا کہ چادر مجھ پر ڈال دو اور جس وقت چادر اوڑھ کر آرام فرمایا تو یہ سورت نازل ہوئی  
**حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ مکمل متعلق شیعہ حدیث**

فروع کافی ۲/۳۳ { محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن القاسم بن یحییٰ  
عن جده الحسن بن راشد عن ابي بصير عن ابي  
عبد الله عليه السلام قال لا يلبس الصوف والشعر الا من عتبه  
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اونی کپڑا اور بالوں  
والا کپڑا نہ پہنا جائے مگر چھپا رہی سے۔

فروع کافی ۲/۳۳ { عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن محمد بن  
عيسى عن عبد الله بن عبد الرحمن عن شعيب عن  
ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام عن ابي المومنين صلوة الله  
عليهما قال اكسوا الثياب من القطن كاسية لباس رسول الله صلى الله  
عليه وآله ولياسا ولا يلبس الصوف والشعر الا من عتبه  
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے فرمایا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوئی کپڑے پہننا اس لئے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس سوئی تھا اور ہمارا لباس بھی سوئی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اونی کپڑے سوائے بیماری کے استعمال نہیں فرمائے۔

کتاب بنی ابی ترخت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی احادیث فیصلہ ہو گیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونی لباس  
بیماری کے استعمال فرمایا ہی نہیں اور نہ کسی اور نے اصل ہیبت سے اونی کپڑا  
استعمال کیا بلکہ فیصلہ فرمایا کہ سوئی کپڑا سنت ہے اور یہی مسادات کی علامت ہے  
مزل کا فیصلہ ہی ختم ہو گیا۔

جب تمہارے مذہب کی حدیثوں اور تفسیروں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چادر  
کی حدیث مکمل ہو گئی۔ قبل ازیں فقیر کتب احادیث سے ثابت کر چکا ہے کہ مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی چادری و سرخ رنگ کی تھیں جن کو بعد میں آپ نے منع فرمادیا پھر آپ  
کی چادریں بنزدک کی تھیں جس سے منع نہیں فرمایا اب مزل کی تفسیر سنی تفسیر سے عرض

## اہل سنت و جماعت کی کتب سے مزل کے معنی

الکبیر ۳۳۲ { يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ أَجْمَعُونَ عَلَى أَنْ الْمُرَادِ بِالْمَرْءِ  
الَّذِي سَمَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَهْلُهُ أُمَّتُكَ قَبْلَ يَا النَّاسِ  
الَّذِي سَمَّاهُ بِشَيْبَةٍ أَمْ تَلْفَظُ بِهَا  
الَّذِي كَانَ مَسْرُوعًا فِي مِرْطَاحٍ مُنْجَةً مُسْتَأْنَسًا بِهَا فَيَقْدِرُ لَهُ  
بِهَا الْمَرْءُ قَسَمَ اللَّيْلِ -

یہاں ایضا المرء قبل تمام مذاہب کا اجماع ہے اس بات پر کہ مزل سے مراد نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم اور مزل کا اصل منزل ہے تاکہ ساتھ اور وہ آپ ہی تھے جو آپ کے کپڑے



پہنچے ہوئے آرام فرماتے اور ضرور آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت تھی اور آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادر میں لپیٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے کہ آپ کو  
يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ کہا گیا۔

(۲) تفسیر البوسعود ۳۳۲ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ، أَنَّى الْمَرْمِلُ مِنْ تَشْوِيْدٍ بِثِيَابِهِ إِذَا تَلَفَتْ بِهَا۔

دیا ایتھا المرمیل، یعنی اپنے کپڑوں میں لپیٹے ہوئے۔

(۳) تفسیر ابن جریر ۳۰ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ وَهُوَ الْمَلْفُ بِثِيَابِهِ وَلَيْسَ عَنِّي بَدَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ اس کے معنی میں لے اپنے کپڑوں میں ملبوس اور اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) تفسیر ثیابوری { قَالَ الْكَلْبِيُّ إِنَّمَا مَرَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابِهِ لِيَنْتَهِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَمَّا أَنْ يَبْدُوَ مَرَمِلًا عَلَى ذَلِكَ۔

اور کلبی نے کہا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تیاری فرماتے تو اور لباس پہننے تو حکم بنا کر ایسے ہی آپ ہمیشہ کیا کریں۔

(۵) تفسیر خازن ۳۴ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ، هَذَا خِطَابٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْلُهُ الْمَرْمِلُ وَهُوَ التَّشْوِيْدُ مَرَمِلًا فِي ثِيَابِهِ أَنَّى تَلَفَتْ قَالَ الْمُفْتَرُونَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَرَمَّلُ فِي ثِيَابِهِ أَوَّلَ مَا جَاءَ بِهِ جَبْرِئِيلُ فَرَقَامَةً فَكَانَ يَقُولُ

الْمَرْمِلُ فِي تَشْوِيْدٍ لِيُحْتَمَى مِنْ أَسْنِ يَدِ وَقِيلَ خَرَجَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَتْ ثِيَابُهُ قَنَازًا جَبْرِئِيلُ يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ۔

يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور منزل کا اصل منزل ہے اور وہ ہے جو اپنے کپڑوں میں ملبوس ہر مفسرین نے کہا ہے کہ پہلے جب جبریل علیہ السلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے تو آپ اپنے لباس میں ملبوس تھے۔ تو جبریل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زملونی یعنی مجھے چادر اڑھا دو مجھے چادر اڑھا دو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا یہ کلمہ سن کر محبت آئی تو یہ محبت کا کلمہ ایسا منزل فرمایا بعض نے کہا ہے کہ ایک من مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو لنگہ سے جب لباس پہن کر نشر لیل کے تو جبریل علیہ السلام نے آپ کو یا ایہا المرمل سے ندا دی۔

(۶) تفسیر معالم التنزیل ۳۴ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ، اِی الْمُرْمِلُ بِثَوْبِهِ يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ لے اپنے کپڑوں میں ملبوس۔

(۷) تفسیر جلالین ۲۵۷ { يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ، وَأَصْلُهُ الْمَرْمِلُ أَذْغَمَتْ الشَّاعِرُ فِي الدَّاعِ اِی الْمُرْمِلُ بِثِيَابِهِ حِينَ

مُحِي الْمَوْجِي۔

يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ کا اصل منزل ہے تاکہ وہ میں ادغام کیا گیا یعنی لے وہی کے نزول کے وقت اپنے لباس سے ملبوس۔

اب مذکورہ بالا سنی و شیعہ تفاسیر سے منزل کے معنی یہ کہیں سے بھی ثابت نہ ہوئے تو آپ کے اور کمال کی کئی جہتیں کو آپ ہر وقت اور جتنے تھے یا شاید اقدس پر کہتے یہ محض بناوٹی باتیں ہیں بلکہ منزل کے معنی مذکورہ بالا مفسرین نے تین کئے۔







تکلیف ہوئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا اور آپ کو ہمیشہ اچھی خوشبو پسند ہوتی تھی۔

ابو داؤد ۲۸۸۸ { حد ثنا محمد بن کثیر انا ہما من قتاحہ عن مطرو  
عن عائشہ قالت صَبَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بُودَةً سَوْدَاءً فَلَبَسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوْتِ فَقَدْ كُنْتُ  
قَالَ وَأَحْبَبُهُ قَالَ وَكَانَ يُحِبُّهُ الرِّيحُ الطَّيِّبُ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ چادر رکھی تو آپ نے اس کو اوڑھ لیا جب آپ  
کو اس میں پسینہ آیا آپ کو ادن کی بو آئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا راوی نے کہا  
مجھے گمان ہے کہ آپ نے فرمایا آپ کو اچھی خوشبو پسند آتی تھی۔

### مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ { اخبرنا عبد العزيز بن عبد الله الا  
وليسي حدثني ابن لهيعة عن ابي الاسود  
عن عروة بن الزبير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ارتبع اذرع وعرضه ذراعاين وثيبت -

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
چادر کی لمبائی چار ہاتھ اور چوڑائی دو ہاتھ تھی۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ { اخبرنا عتاب بن زياد اخبرنا عبد الله  
بن المبارك اخبرنا ابن لهيعة عن محمد

بن عبد الرحمن بن نوفل انه حدثه عن عروة بن الزبير ان ثوب  
رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كان يخرج فيه الى الوفاء  
وسداؤه لا حصو حتى طوله اربع اشراع وعرضه ذراعان وثيبت  
فلما عيبد الخلفاء خلقوا ووفوا بثوب يلبسونه يوم الاضحى  
والفطر -

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
پہرا جس میں وہ وفد کی طرف تشریف لاتے اور آپ کی چادر حضری تھی چادر کی لمبائی  
چار ہاتھ تھی اور اس کی چوڑائی دو ہاتھ اور ایک بالشت تھی اور وہ چادر چاروں خلفاء  
علیہم السلام کے پاس رہی اور پسینہ ہو گئی اور وہ اس کو کپڑے میں لپیٹ کر رکھتے تھے اور  
صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں اس کو استعمال فرماتے۔

### شیعہ کتب سے آپ کے بستر کی چادر حضری تھی

ابن شهر آشوب ۱/۹۹ { قال فاما قد علي فراشي واشتعلت بردي  
الحضري -

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری حضری چادر لٹکھ  
حیات القلوب ۲/۳۸ { پس بفراش من بخواب وبر حضري مرا برؤى  
خود بیند -

میرے بستر پر سو جا اور میری حضری چادر اپنے منہ پر ڈال لے۔



اسلامی تاریخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کی حضری چادر

رات کو اوڑھنے والی کا رنگ

ابن ہشام ۱/۹۵ { قَالَ لِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ عَلَى فِرَاشِي وَكَسَبْتُمْ  
بِبُرْدِي هَذَا الْخَضِرَ فَنَمْتُ فِيهِ  
فَاتَيْتَهُ لَنْ يَخْلُصَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ مِنْهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِي بُرْدِهِ ذَا الْبُرْدِ إِذَا نَامَ }  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری

اس حضری چادر کو اوڑھ لے پھر اس میں سو جا اس لئے کہ جن کو تو کفار سے برا مانتا ہے  
وہ تیرے تک نہ پہنچ سکے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سوتے اپنی اس  
حضری سبز رنگ کی چادر میں سوتے تھے۔

تاریخ الطبری ۲/۹۹ { فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَّا كَانَهُمْ قَالَ ثُمَّ عَلَى فِرَاشِي وَكَسَبْتُمْ بِبُرْدِي  
الْخَضِرَ فَنَمْتُ فِيهِ فَاتَيْتَهُ لَنْ يَخْلُصَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ  
مِنْهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِي بُرْدِهِ  
ذَا الْبُرْدِ إِذَا نَامَ }  
توجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جگہ پر ملاحظہ فرمایا فرمایا میرے

بستر پر سو جا اور میری حضری سبز چادر اوڑھ لے پھر اس میں سو جا اس لئے کہ ان سے

کو تو برا مانتا ہے وہ تیرے پاس بھٹک نہیں سکتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
سوتے اپنی چادر میں سوتے۔

تاریخ کامل ۲/۳۸ { قَالَ لِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ عَلَى فِرَاشِي وَكَسَبْتُمْ  
بِبُرْدِي الْخَضِرَ فَنَمْتُ فِيهِ فَاتَيْتَهُ لَنْ يَخْلُصَ  
إِلَيْكَ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ }  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا میرے

بستر پر سو جا اور میری سبز چادر اس میں سو جا جس کو تو برا مانتا ہے وہ تیری  
تک نہ پہنچ سکے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جل شانہ کا وجہ ہیں

فرمان خداوندی ہے کہ وَلِكُلِّ وَجْهًا مَّا لَهَا مِنْ يَمِينٍ وَسِمَاءٍ لِّهٖ مِنْ عِندِنَا كِتَابٌ وَمِيزَانٌ  
ہر ایک کی طرف وہ متوجہ ہونے والا ہے تو رب کریم کا بھی وجہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہیں اور میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رب کریم توجہ خاص فرماتا  
ہے اور رہتا ہے اور ہے گار۔

قَدْ تَرَى الْقُلُوبَ وَجْهَاتٍ حُضُورِمْ حُضُورِمْ آيَةُ كَرَمِ النُّورِ كِيْلُ كُوْنِيْتِ  
لَا تُفْنِي بَيْنَ

اللَّهُ يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقْلِبُ فِي السُّجُودِ -

حضور جب آپ قیام فرماتے ہیں بے شک آپ کا رب آپ کو دیکھتا ہی رہتا ہے  
جب آپ پلٹ کر سجدہ کرنے والوں میں سجدہ کرتے ہیں تو بھی آپ کو دیکھتا ہی رہتا ہے







چاند کی روشنی کی طرح چمکتے ہوئے گئے تو عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر غبار پڑا  
ہوا تھا اور باد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ  
مجھے ان سے بنا دے تو آپ نے فرمایا اے اللہ عکاشہ کو ان سے بنائے پھر انصار سے ایک  
اور آدمی کھڑا ہوا تو اسے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے میرے  
لئے بھی دعا فرمائیے کہ مجھے بھی ان سے بنا دے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ  
تم سے سبقت لے گیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے میرے پیارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

تمام عالمین کی حکومت عطا فرمائی

الفرقان ۱۸ ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِي سَخَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهِ لِيُكَوِّنَ  
لِلْعٰلَمِيْنَ سُدًى يَّوْمَ ۚ ۱۸ ۝﴾

یہ آیت ہے وہ ذات جس نے حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب نازل  
فرمائی اپنے بند سے پرکھ عالمین کے لئے آپ و احذذیر بن جائیں۔

اس آیت کریمہ سے مختصر ایذا ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے لئے  
جس میں تمام زمین جن و انس تمام آسمان اور ملک و محروم و شجر و درخت سے پر ہے ہوا سوچ  
چاند و نیا و عقبی عالم پر سب پر میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت  
کل سے جو رب کریم کی طرف سے آپ کو عطا ہوئی۔

طاقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الفتح ۲۴ ﴿ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ وَهَرَبَ بِالْأَفْقِ الْأَعْلَىٰ ۚ ۲۴ ۝﴾

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنی قوت کا اندازہ

وَمَا رَمَيْتْ إِذْ رَمَيْتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمٰی

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر نام خداوندی قوت

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب خزانوں کے مالک ہیں

طہات ابن سعد ۱/۴۶۶ ﴿ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَالْفَضْلُ بْنُ دَاكِیْنٍ قَالَا  
أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ دَخَلَ  
عَلَى الْخَطَّابِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُقْطَعُ  
عَنِ صَلَاحٍ مِّنْ أَمْرٍ ۚ ۱/۴۶۶ ۝﴾

فَبَكَى عُمَرُو فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ يَا عُمَرُو قَالَ أَنْبِئِي بَنِي كَيْسَ وَفِي الْحَسَنِ  
الْفَارِسِيِّ وَالْحَرِيرِيِّ وَالْدَيَّانِيَّاجِ وَقِيصَرِي فِي مَشْرِيقِ الْبَلَدِ وَأَنْتِ بَحِيْبَةُ اللَّهِ  
الْحَبَشِيَّةُ كَمَا أَسْرَى قَالَ لَا بَنِيكَ يَا عُمَرُو فَقَدْ أَشَاءَ أَنْ تُصَيِّرَ الْحَبِلَ  
مِنْ صَارَتْ وَلَوْ أَنَّ الدُّنْيَا لَعَدْلٌ عِنْدَ اللَّهِ جَانِحٌ ذَا بَابٍ مَا أُعْطِيَ  
مِنْهَا شَيْئًا ۚ ۱/۴۶۶ ۝﴾



**مسلم شریف ۲۹** [۱۱۹] احادیث سلسلہ بن شیبہ نا الحسن بن اعمین نا زہبنا  
ابو اسحق قال سمعت البراء بن عازب یقول  
جاء ابوبکر اری ابی فی منزلہ فاستتری منہ رجلاً فقال لعازب  
البت معی ابنک یحملہ معی الی منزلی فقال لی ابی احبلہ فحملتہ  
وخرج ابی معہ ینتقلد منہ فقال لہ ابی یا ابا بکر حدثنی کیف  
صنعتمایکہ سرت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم  
اسرینا لیلتنا کلھا حتی قامتا بھن الظہیرۃ وحلہ الطریقین فلا  
یسر فیہ احد حتی رقت لنا صخرۃ طویئد لھا ظل لم یات علیہ  
الشمس بعد فنزلنا عنہا فانیث الصخرۃ فسویت یدی مکانا  
ینام فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ظلھا ثم بسطت علیہ فرودہ  
ثم قلت یا رسول اللہ نمر وانا انقض لک ما حولک فنام وخرجت  
انقض ما حولہ فایانا یراعی عنہم مقبل بعنہ الی الصخرۃ یرید  
منھا الذی اردنا سعینہ فقلت لمن انت یا غلام قال لیرجل من اهل  
المدينة قلت افی غنک لکن قال نعم قلت افعلب لی قال نعم  
فاخذ شاة فقلت لہ انقض الصخرۃ من الشعر والتراب والقدح  
قال فرأیت البراء یضرب یدہ علی الاخری ینفض فحلب لی فی  
قعب معہ کتبۃ من لبن قال ومعی ادواء امرئوی فیھا للنبی  
صلی اللہ علیہ وسلم وکرہت ان اذقظہ من قومہ فوا فقتہ  
استبقظ فصیب علی اللب من الماء حتی یبرد اسفلہ فقلت یا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم اشریب من ہذا اللبن فشریب حتی رصیت ثم  
قال البراءین للرجل قلت بکے قال فاردحنا ما ان الشمس واشبعنا  
فما فقتہ من ما لک قال ونحن فی جلد من الامم من فقلت یا رسول اللہ  
ما فقال لا تخزن ان اللہ معنا فندعنا علیہ رسول اللہ صلی اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فامر لطمت فرسہ الی بطنھا امری فقال انی قد علیت  
الما قد دعوتکما علی ما دعوتی فانا اللہ لکما ان اردعکمما الطلب  
ما اللہ فبحا خر جع لا یلغی احدا الا قال قد کفیتکم ماھمنا  
و یلغی احدا الا سادہ قال ووفی لنا۔

ابو اسحق سے روایت ہے کہ میں نے برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے  
کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے باپ عازب کے گھر تشریف لائے تو اس  
وقت کہ کجاوہ خریدا تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عازب کو فرمایا کہ اپنے رطل کے کو  
سے ساتھ بھیج تاکہ میرے مکان تک میرے ساتھ کجاوہ اٹھا کرے جائے تو میرے باپ  
نے کہا ابیٹیا اس کو اٹھائے تو میں نے اس کو اٹھا لیا پھر میرا والد بھی حضرت ابوبکر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اپنے پیروں کو پرکھتا ہوا نکلا تو میرے والد نے فرمایا اے ابوبکر  
ایہ بات تو بتاؤ کہ جس بات تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا تو تم دونوں نے  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم دونوں تمام رات چلتے رہے  
کہ آدم پہر کے وقت راستہ چھوڑ دیا جس طرف کوئی نہ جاتا تھا حتیٰ کہ ہمارے لئے ایک  
جگہ بنا پھر سایہ کرنے کے لئے بلند ہو جس کی نیچے دھوپ نہ آسکتی تھی تو ہم نے  
پھر اول دیا پھر میں ایک پتھر لایا اور اپنے ہاتھوں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



مطلحات معنی اللہ علیہ وسلم والقرن مذی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان اِقْتَرَبَتْ  
الْاُكُفَّ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ چاند کے ٹکڑے  
کے ساتھ چاند کو دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور ایک ٹکڑا پہاڑ  
کی دوسری طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ اے اللہ گواہ رو تو اسی طرح  
شریف اور ترمذی شریف میں حدیث مذکور ہے۔

## وَاللّٰهُ لَيُعْصِمَكَ مِنَ النَّاسِ كَامُونَهُ

سیرۃ ابن ہشام ۱۸۸ اَنَّمَا قَالَ ابُو جَهْلٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ  
اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ ابَى الْاَمَانَةَ مِنْ عَيْبِ

اَنَا وَشَيْئِ اَبَائِنَا وَتُسَيِّبُهُ اَحْلَامِنَا وَشَيْئِ الْبَهْتِنَا وَاِقْ  
لَعَنَهُ اللّٰهُ لَا جَلَّتْ لَهٗ عُدَّةٌ عِخْبَرٌ مَا اَطِيقُ حَمْلَهُ اَوْ كُنَّا قَالًا فَاِذَا  
سَدَّ فِي مَلَاتِيهِ فَصَحَّتْ بِهٖ رَاْسُهُ فَاَسْلَمُوْا فِي عَيْنِهِ ذَالِكَ اَوْ  
اَلْمَعْنُوْا فَاَلْيَضُّنَّ لَعَنَهُ ذَالِكَ بَسُوْا عِبَادًا مِّنَ اَيِّ مَا سَدَّ اَلْهَمُّ قَالُوْا  
وَاللّٰهُ مَا نُسْلِكَ لَشَيْْءٍ اَبَدًا فَاَمَعْنِ لَنَا شَرِيْدٌ۔

فَلَمَّا اَصْبَحَ ابُو جَهْلٍ اَخَذَ حَجْرًا كَمَا وَصَفَتْ ثُمَّ جَاسَ لِرَسُولِ  
اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَظَرُّهُ وَعَدَّ اَرْسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم  
وَاللّٰهُ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْخُدُّوْا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم  
لَا وَبَلَّغَتْهُ اِلَى الشَّامِ فَكَانَ اِذَا هَلَكَ صُلِّيَ بَيْنَ الرُّكْنِ الْیَمَانِیِّ

کے لئے اچھی جگہ تیار کر دی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر کے سائے میں آرام فرمایا پھر  
میں نے آپ پر ایک چادر ڈالی اور عرض کیا کہ حضور آپ سو جائیں میں آپ کے چوہیرے  
پھر کر پہرہ دوں گا تو آپ سو گئے اور میں نکل کر آپ کے چوہیرے پہرہ دیتا رہا اچانک میری  
نظر پڑی تو ایک گڈریا بیچ اپنی بکریوں کے جاری طرح پتھر کے سائے کی نیت سے آ رہا  
ہے پھر میں اس سے ملا تو میں نے سوال کیا اے بچے تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ  
مہینے والوں سے ایک آدمی ہوں تو میں نے سوال کیا کہ کیا تیری بکریوں کا دودھ ہے  
اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا میرے لئے دودھ دے گا۔ اس نے کہا ہاں تو  
اس نے ایک بکری پکڑی میں نے اس کو کہا کہ باؤں اور مٹی اور گندگی اس کے پستانوں سے  
جھاڑ دے تو میں نے برابر کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے پر ہاتھ مارتا جھڑتا ہے تو اس نے  
میرے لئے ایک لکڑی کے پیالے میں دودھ دیا۔ اہم

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں چاند دو ٹکڑے ہوا

البداية والنهاية ۱/۲ قال الحافظ ابو بكر البيهقي انا ابو عبد الله  
الحافظ وابو بكر احمد بن الحسن القاضي

قالا ثنا ابو العباس الاعمش ثنا العباس بن محمد الدوري ثنا وهب بن جرير  
عن شعبه عن الاعمش عن مجاهد عن عبد الله بن عمر بن الخطاب في  
قوله اِقْتَرَبَتْ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَقَدْ كَانَ ذَالِكَ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَيْ فُلَيْتَيْنِ فَلَقَعَهُ مِنْ دُونِ الْجَبَلِ وَفَلَقَهُ  
مِنْ خَلْفِ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْهَمُّ اَشْهَدُ



وَالْحَجَرِ الْأَسْوَدَ وَجَعَلَ الْكَعْبَةَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَائِهِ وَقَدْ عَدَّتْ قُرَيْشٌ فُجُؤًا فِي أَنْتَابِهِ يَنْتَظِرُونَ مَا ابْوَ جَهْلٍ فَاعِلٌ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَمَلَ ابْوَ جَهْلٍ الْحَجَرَ ثُمَّ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى إِذَا دَنَى مِنْهُ رَجَعَ مِنْهُ مَا كُتِبَ مَرُوعًا قَدْ يَبَسَتْ يَدَاهُ عَلَى الْحَجَرِ حَتَّى قَذَفَ الْحَجَرَ مِنْ يَدِهِ وَقَامَتْ إِلَيْهِ رَجَالٌ قُرَيْشٍ فَقَالُوا لَهُ مَا لَكَ يَا أَبَا جَهْلٍ قَالَتْ قُتِلْتُ إِلَيْهِ لَا فَعَلَ بِهِ مَا قُلْتُ لَكُمْ الْبَارِحَةَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ عَرَمَ فِي دُونِهِ فَخَلَّ مِنْ الْأَيْدِ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَامَتِهِ وَلَا مِثْلَ قَصَرَتِهِ وَلَا أَيْتَابَهُ لَفَحِلْ قَطْ نَهَمَ بِي أَنْ يَكْنِي قَالِ ابْنُ السُّمَيْكِ قَدْ كَرِهَ لِي أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ جَبْرِيْلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْنًا لَا خَدَّ هـ

ابو جہل لعنہ اللہ علیہ نے کہا اے قریش کی جماعت بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم منکر ہو گیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے دین کی عیب جوئی کرتا ہے ہمارے اباؤں کو گالیاں دیتا ہے ہمیں بے وقوف بناتا ہے ہمارے معبودوں کو بھی گالیاں دیتا ہے اور میں نے اللہ سے پکا وعدہ کر لیا ہے کہ میں اس کے لئے ضرور ایک پتھر کرے کر پھینکوں گا۔ جتنا میں اٹھا سکوں گا یا اور جیسے اس نے کہا تو جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نمازیں سجدہ کیا تو میں اس کے سر کو کچل دوں گا تو تم مجھے اس وقت چھڑا لینا یا مجھے روک دینا تو اس کے بعد نبی عہد منات ہو کر یہ سو کر یہ لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہمیشہ ہم تمہیں نہیں چھڑائیں گے جو تو ادا دہ رکھتا ہے کہ اسے توجہ ابوجہل نے صبح کی توجہ

اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا پتھر لے لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے موافق صبح بابر شریف لائے اور مکے میں آپ صلا کی طرف تھا تو جب آپ نماز ادا فرماتے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان نماز ادا کرتے اور کعبہ آپ کے اور شام کے درمیان ہوتا یعنی قبلتین کی طرف ہی ہوتی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے قیام فرمایا اور قریش صبح نکلے اور ان کے انتظار میں بیٹھ گئے کہ ابوجہل کیا کرتا ہے توجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ابوجہل پتھر اٹھا کر آپ کی طرف پکا یہاں تک کہ جب آپ کے قریب پہنچا رنگت ہوئی اور آپ بھاگا اور اس وقت اس کے پتھر والے دونوں ہاتھ خشک ہو چکے تھے اسنے اپنے ہاتھوں سے پتھر ڈال دیا اور قریش کے آدمی جمع ہو گئے تو انہوں نے اسے ابو الحکم کہا تو اس نے کہا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا ہوں انہیں میں نے کل کہا تھا ویسے کروں پھر جب میں اس کے قریب ہوا تو ایک اونٹ اس کے درے میرے سامنے آگیا۔ خدا کی قسم اس کے کوہاں جیسا میں نے سمجھی وہاں نہیں دیکھا۔

مختصر کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرنا

ابن ماجہ کا ۲۸ { فَقَالَ رُكَاةٌ لَا أَسْلَمَ حَتَّى تَدْعُوَاهُمَا السَّجْدَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُتِلْتُ تَحْتِ الْأَنْهَارِ فَقَالَ رُكَاةٌ مَا رَأَيْتُ سِوَاهُ اعْظَمُ هَذَا أَمْرًا فَاسْتَرْجِعْ فَا مَرَّهَا فَعَادَتْ فَقَالَ هَذَا سِحْرٌ عَظِيمٌ



مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکاز نے کہا کہ میں اسلام نہیں لاؤں گا جتنی کہ تو اس دنیا کو بلاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کو کہا ادھر آؤ درخت زمین کو چھو ہو، حاضر ہو گیا تو رکاز کے کہا اس سے بڑا جادو میں نے کبھی نہیں دیکھا رکاز نے کہا اچھا اس درخت کو حکم کر کہ وہ پس چلا جائے تو آپ نے درخت کو واپس جانے کا ارشاد فرمایا تو درخت واپس اپنی جگہ پر لوٹ گیا پھر رکاز نے کہا یہ بہت بڑا جادو کر رہے۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ جس کو رب کریم نے طاقت ارضی و سماوی بھی عطا فرمائی ہے اس کا اختیار بھی عالمین کا رکھتے ہوں۔ تو کیا وہ اپنی معیت میں اسلام کی بنیاد رکھنے میں عاجز رہے؟ منافقین کو اصل میں شامل فرما دیں اور اس میں خداوند کریم بھی متغیہ نہ فرماوے تو خدا کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ذات مطہرہ پر بدظنی کرنے والا امتی تو کہلاتا ہے۔  
سکتا۔ ابلتہ عتد ق مبین ثل نہیں سکتا۔ ہمد اکھم اللہ۔

ذکر از دواج مطہرات

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



## ذکر ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم

ترتیبی ۳۱۸ { روا المتفق علیہ انھن احدى عشر سنة من قریش  
۳۱۸ خدیجۃ بنت خویلد ابن اسد بن عبد العزی بن قصی بن  
کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وعائشۃ بنت بکر بن ابی قحافہ ( عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمر  
وبن کعب بن سعد بن نعیم ابن مرۃ بن کعب بن لوی۔  
وحفصۃ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل ابن عبد العزی ابن رباح  
ابن عبد اللہ بن فرط ابن رزاح ابن کعب بن لوی۔

وامر حبیبۃ بنت ابی سفیان بن حرب بن اہیۃ بن عبد الشمس بن عبد  
مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وامر سلمۃ بنت ابی امیہ ابن المعبودۃ بن عبد اللہ بن عمر بن  
محزوم ابن یقطہ ابن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وسودۃ بنت زمعۃ ابن قیس ابن عبد شمس بن عبد ود ابن نصر  
بن مالک بن حنیف ابن عامر بن لوی۔

واربع عربیات من غیر قریش من حلفاء قریش۔  
وزینب بنت جحش۔

ومیمونۃ بنت الحارث السہلیہ

وزینب بنت خزیمہ السہلیہ (ام الماسکین۔

وجویریۃ بنت الحارث الخزاعیۃ وواحدۃ خلیفہ عربیہ۔  
وہی صفیہ بنت حنی۔

فماث عندہ صلی اللہ علیہ وسلم منھن اثنتان خدیجہ وزینب  
ام الماسکین ومات صلی اللہ علیہ وسلم عن تسع۔

ہمارے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وازواجہ وسلم کے  
بارہ ازواج مطہرات تھے جو مذکور ہوئے یہ بھی میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اختیار کی گئی ہیں۔ سب سے پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ الکبریٰ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور آپ ہی ساری اُمت سے عورتوں سے پہلے مومنہ  
ہیں بن کے فضائل بے شمار ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی طرف سے اخیر تک  
قربانی کرتے رہے ہیں اور گوشت بنا کر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں  
میں تقسیم فرماتے رہے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔

البدایہ والنہایہ ۳ { قَالَتْ عَائِشَةُ ( وَرَبَّائِدُ بَحْ الشَّاةِ  
۱۲۸ ) فَيَقْطَعُهَا اَعْصَاءَ كُمٍّ يَبَاعُشَهَا فِي

سَدِ اثْنِ خَدِيْجَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
اسا اوقات بکری ذبح فرماتے تو اس کو عضوے عضوے کر کے خدیجہ کی سہیلیوں میں  
بٹکتے۔

ترتیبی شریف ۲ { عَائِشَةُ قَالَتْ وَاِنْ كَانَ لَيَذُجُ الشَّاةَ  
۲۲۸ ) فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَاقَ خَدِيْجَةَ فَيَهْدِيْهَا لَهَا۔



حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر آپ کبریٰ فرماتے تو اس کو خدیجہ کی بہنوں کو صدیہ بھیجا جاتا۔

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اول

الاستیعاب ۱۵ { وَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِشَهْرَيْنِ وَخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ سَنَةً -

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خدیجہ اسد کی بیٹی سے نکاح کیا آپ کی عمر پچیس سال دو ماہ تھی۔

## دعوة بنوة مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاستیعاب ۱۴ { فَكَانَ مِنْ مَوْلَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ أَلْعَنَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَرْبَعُونَ سَنَةً -

اور اہل بنوہ کے وقت آپ کی عمر چالیس برس تھی۔

## ابوطالب سے آپ کا علی المرتضیٰ کو لینا

الاستیعاب ۱۶ { وَكَانَ أَبُو طَالِبٍ ذَا عِيَالٍ كَثِيرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ آلِ سَرِيحٍ هَاشِمٍ يَا عَبَّاسُ إِنَّ لَكَ أَبَا طَالِبٍ كَثِيرُ الْعِيَالِ

الطَّلَبُ بِنَا لِيُخَفِّفَ عَنْهُ مِنْ عِيَالِهِ فَقَالَ لَعَنَ مَا نَطْلُقُ حَتَّى آتِيَ أَبُو طَالِبٍ لَدَاكَ إِنَّا شَرِيدٌ أَنْ تُخَفِّفَ عَنْكَ مِنْ عِيَالِكَ حَتَّى يَكْثِفَ اللَّهُ مِنَ النَّاسِ مَا هُمْ فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو طَالِبٍ إِذَا تَرَكَتُمَا فِي عَفِيلَةٍ مَا صُنْعًا مَا شِئْتُمَا فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَكَلَّمَهُ إِلَيْهِ وَآخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَكَلَّمَهُ إِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى ابْتَعَهُ اللَّهُ بَنِيًّا وَحَتَّى تَوَجَّاهُ مِنْ ابْنَتِهِ مَا طَمَنَ -

اور ابوطالب بہت عیالدار تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو فرمایا اور حضرت عباسؓ بنی ہاشم کے مالداروں سے تھے فرمایا اے عباس بے شک میرا بھائی ابوطالب بہت عیالدار ہے تو میرے ساتھ چل تاکہ ہم اس کے عیال سے کچھ تخفیف کر دیں تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ ہاں تو دونوں ابوطالب کے پاس آگئے تو دونوں نے اسے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تیرے عیال سے کچھ تخفیف کر دیں حسی کہ لوگوں سے قحط دور ہو جائے تو ان دونوں کو ابوطالب نے کہا کہ عقل کو تم چھوڑ دو باقی اولاد سے جس کو چاہو لے جاؤ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ لایا اور حضرت عباسؓ نے جعفر کو اپنے ساتھ لایا اور حضرت علی المرتضیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہے دعویٰ نبوت تک اور حسی کہ اپنے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کر دیا۔

## حضرت خدیجہ البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات

الاستیعاب ۱۷ { وَفُتِنَتْ خَدِيجَةُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِ بَعْ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَرِثَةً أَشْهُرٍ



ہوئے گئے اور مدینے کی طرف آپ کی ہجرت بربیع الاول میں ہوئی اس وقت آپ  
 تین برس کی تھیں اور پیکرِ بدن ہی ضعیف اعلیٰ کے وقت قریب دو پہر کے بارگاہِ نبوی  
 میں آپ مدینہ طیبہ پہنچے۔

## آخری ازواجِ مطہراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہجرات ابن سعد ۲۲۰ { وقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عن تسع لا اختلاف فیہن وهن عائشة  
 ابی بکر الصدیق وحنيفة بنت عمر بن الخطاب وارسلة  
 ابی امیة بن عمر بن مخزوم وارجیبة بنت ابی سفیان بن حرب  
 وسودة بنت زمعة وزینب بنت جحش وميمونة بنت الحارث العلالية  
 وجویریة بنت الحارث المصطلقية وصفیة بنت حي بن اخطب النضرية  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت وصال آپ کے نوازاوجِ مطہرات تھے۔  
 ان میں کوئی اختلاف نہیں اور ان کی تعداد عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا اور حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ارسلة بنت  
 ابی امیة بن عمر بن مخزوم اور ارجیبة بنت ابی سفیان بن حرب  
 وسودة بنت زمعة وزینب بنت جحش وميمونة بنت الحارث  
 العلالية وجویریة بنت الحارث المصطلقية وصفیة بنت حي  
 بن اخطب النضرية۔

تمام ازواجِ مطہرات سے آپ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

وَأَرْبَعَةٌ أَيَّامٌ قَبْلَ الْهَجْرَةِ ثَلَاثَ سِنِينَ وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَثَلَاثَةَ  
 شَهْرٍ وَفِي عَامٍ وَفَاءَ خَلَدِيحَةَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ سُودَةَ وَحَائِشَةَ وَكُمْتُ تَزَوَّجَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَخَلَدِيحَةَ حَتَّى مَاتَتْ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ وَفَاءَ أَبِي طَالِبٍ وَخَلَدِيحَةَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ  
 ثَلَاثَ سِنِينَ۔

حضرت خدیجہؓ سے نکاح کرنے کے چوبیس سال اور چھ ماہ اور چار دن بعد  
 سے تین برس اور تین ماہ اور پندرہ دن پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو  
 گیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے سال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے حضرت عائشہ اور حضرت سودہ سے نکاح کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور  
 ابوطالب کی وفات تین برس ہجرت کے پہلے ہوئی۔

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ نبویہ کی طرف ابو بکر کی محبت میں

الاستيعاب ۱۸ { ثُمَّ أَذِنَ اللَّهُ لَهُ فِي الْهَجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْأَشْثِينَ  
 أَخْرَجَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ إِلَيْهَا وَكَانَتْ هَجْرَتُهُ إِلَى  
 الْمَدِينَةِ فِي رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَفَدَّرَ  
 الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْأَشْثِينَ قَسِيْبًا مِّنْ لِّصَفِ النَّهَارِ فِي الضُّحَى  
 الْأَعْلَى لَا شَيْءَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ رَّبِيعِ الْأَوَّلِ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے کی طرف پیر کے دن ہجرت  
 کی اجازت دی تو مدینے کی طرف آپ کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی



آپ کو زیادہ اُنس تھا کہ تفہیم اور رہنمائی ساری تھی لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کو دینی محبت تھی اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے زیادہ اہم تھیں اور آپ کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بھی پہلے ہی بتایا گیا اور سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کنواری صرف آپ ہی تھیں باقی سب بیوہ تھیں۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اس لئے آپ کا آخری وقت بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں ہوا اور مکان عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں بن گیا ہوئے جو آج بھی آپ وہیں تشریف فرما ہیں جس کو گنبد خضراء شہرت حاصل ہے۔ اور گنبد خضراء کی چابی بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ہی رہی کوئی اور مطالبہ نہ کر سکا کیونکہ مکان انہی کا تھا اور جب آپ کی شادی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی اس وقت صدیقہ کی عمر ۶ برس کی تھی۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۱۴ { ثُمَّ تَزَوَّجَ عَلَى أَشْرَها عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمَكَّةَ وَهِيَ ابْنَتُهُ سِتُّ سِنِينَ }

ذکر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

فی شوال سَنَةِ عَشْرٍ مِنَ الْبُخْتِ وَبَنِي بِهَا يَا الْمُتَدَبِّرِينَ وَهِيَ ابْنَتُهُ تَبِعَ فِي شَوَّالٍ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ أَشْهُارٍ مِنَ الْمُهَاجِرِ وَقُوفِي عَنْهَا وَهِيَ ابْنَتُهُ ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً -

پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعرا کے بعد عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بچے میں نکاح کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عائشہ کی عمر اس وقت ۶ سال تھی شوال سنہ دس ہجرت کا اور آپ نوسال کی تھیں۔ اگلے آٹھ مہینے بعد شوال میں قریب ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر وقت وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸ برس تھی۔

اشاد خاندوی موافق حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کا نکاح۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کو پہلے خواب میں ملاحظہ فرمایا۔

۱۱) الاستیعاب ۲/۴۴ { قَدْ رَأَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي الْمَنَامِ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَتَوَقَّيْتُ خَدَّيْجَةَ فَقَالَ إِنَّ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْصُكُهُ فَتَزَوَّجُهَا بَعْدَ مَوْتِ خَدَّيْجَةَ }



بِتِلَاثِ سَنِينَ ۝

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں  
لاحظہ فرمایا ریشمی کپڑے میں لپی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا  
تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ خداوند کریم کی طرف سے ہے تو ہرگز ہے گا آپ  
نے حضرت خدیجہ کے وصال کے تین سال بعد حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کیا۔

(۲) مسلم شریف ۲۸۵ { حدیثنا خلف بن هشام و ابو ریمہ جمیعاً عن حماد  
بن زید واللفظ لابی الریمہ قَالَ ثنا حماد  
قَالَ ثنا هشام عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله  
عليه وسلم اريتك في المنام ثلاث ليلٍ جاء بك المليك في سرقة  
من حريزٍ يقول هذه امرتك فاكتفت عن وجهك فاذا انت حي فاقول  
انك تيك هذا من عند الله يمضه -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اے عائشہ میں نے تمہیں خواب میں تین رات دیکھا میرے پاس فرشتہ آیا  
مجھے ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے تو میں نے تیرے منہ  
کھولا تو اس وقت تو یہی ہے تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ تو اس کو  
اللہ ضرور کرے گا۔

(۳) طبقات ابن سعد ۴ { اخبرنا ابو اسامة اخبرنا هشام  
بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم اريتك في المنام ممرتين ائتيت بك

بِتِلَاثِ سَنِينَ ۝ قَالَ قَالَتْ هَذِهِ امْرُؤُكُ  
وَالْأَمْرُ ان كان هذا من عند الله يمضه -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے مجھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ میں نے تجھے خواب میں دو دفعہ دیکھا ریشمی کپڑے  
میں لپی ہوئی تو میرے پاس لڑکی گئی تو میں نے اس کو کھولا تو اچانک وہ تو مٹی فرمایا آپ  
نے کہا کیا کہ یہ تیری عمت ہے آپ نے فرمایا میں نے کہا اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے  
تو اس کا اس کو۔

(۴) البدایہ والنہایہ ۳۳ { حدیثنا معالی بن اسد حدیثنا وهيب عن  
أشام بن عروة عن ابيه عن عائشة  
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لها أريتك في المنام ممرتين  
أنت في سرقة من حريزٍ يقول هذه امرتك  
فإذا انت حي فاقول انك تيك هذا من عند الله  
يمضه -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا عائشہ تو مجھے خواب میں دو دفعہ دکھائی گئی میں نے خواب میں تجھے ریشمی کپڑے  
میں لپی ہوئی دیکھا اور کہتا تھا کہ یہ تیری ہے میں نے اس سے پردہ اٹھایا تو تو مٹی تو  
نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے صحیح ہے تو اللہ اس کو کرے گا۔

طبقات ابن سعد ۸ { فكانت عائشة ولدت السنة الرابعة  
من النبوة في أولها وستر وجهها



## حضرت عائشہ اعلم النساء تھیں

الاصابع ۲ { وَقَالَ الزَّهْرِيُّ كَوْنِ جَمِيعَ عِلْمِ عَائِشَةَ إِلَى  
عَلِيمِ جَمِيعِ أَهْلِهَا الْمُؤْمِنِينَ وَعَلِيمِ جَمِيعِ  
النِّسَاءِ لَكَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَفْضَلَ قَالَ

عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَدُّونَنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ  
عَلَى عَائِشَةَ عَلَى الْوُحْيِ وَأَنَا فِي لِحَافٍ إِمْرَةٍ مِمَّنْ عَنِ هَا

اور زہری نے کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا علم جمع کیا جائے  
مومنین کے علم کے مقابلہ میں اور تمام عورتوں کا علم تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا کا علم افضل ہو جائیگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق مجھے تم تکلیف نہ دینا اس لئے شان یہ ہے۔ خدا  
تعالیٰ تم عورتوں سے کسی عورت کے لحاف میں ہیں ہوتا تو وحی نازل نہیں ہوتی سوائے

اصابع ۸ { مَا تَنَزَّلَتْ سَنَةٌ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ فِي لَيْلَةٍ إِلَّا شَاءَ لَيْسَ  
عَشْرَةٌ خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ وَذُنُوبٌ بِالْبَيْتِ

۵۵ سنہ رمضان المبارک مکمل کی رات حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنها وصال ہوا اور جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ فِي شَوَّالٍ  
وَهِيَ يَوْمَئِذٍ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ سُودَةَ بِشَهْرِ  
بَنُو كَعْبٍ سَنَةِ ۴۰۰ مِ بَنِي هَارِثَةَ  
ولادت ہوئی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنو کعب کے سندس میں بمابہ شوال مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نکاح کیا اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنها کی عمر چھ برس کی تھی اور اس کے ساتھ نکاح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ایک  
ماہ بعد کیا۔

## عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اصابع ۸ { عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَلِدَتْ بَعْدَ الْمُبْعَثِ بِأَرْبَعِ  
سِنِينَ أَوْ خَمْسٍ فَقَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَدَخَلَ بِهَا وَهِيَ بِنْتُ  
تِسْعٍ وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ مَوْتِ خَدِيجَةَ قَبْلَ ثَلَاثِ سِنِينَ

حضرت عائشہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اعلان بنو کعب کے چار یا پانچ سال بعد پیدا ہوئے تو ضرور ثابت ہوتا صحیح حدیث  
میں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنے  
نکاح کیا اس وقت حضرت عائشہ کی عمر چھ سال تھی اور آبادی کے وقت آپ کی عمر  
نوسال تھی حضرت خدیجہ کے وصال کے تین سال بعد آپ نے حضرت عائشہ سے  
نکاح کیا۔



## نسب نامہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

طبقات ابن سعد ۸ { عائشہ بنت ابی بکر الصدیق بن ابی قحافہ  
ابن عامر بن عمار بن کعب بن سعد بن  
بن مرة بن کعب بن لؤی وامہا امرؤمان بنت عمیر بن عامر بن دھان  
بن الحارث بن عشم بن مالک بن کنانہ -

## فضیلت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

طبقات ابن سعد ۸ { اخبرنا حجاج بن نصر اخبرنا عیسیٰ بن مہزیار  
عن القاسم بن محمد عن عائشہ قالت فضلت  
علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم بعشر قبیل ما هن یا اقر المومنین  
قالت لم ینکم یکرأ قط غیری وکم ینکم امرؤة ابواہا مهاجران  
غیری واسئل اللہ عز وجل براءتی من السباع وجاء جبریل یقول  
من السماء فی حریریة وقال تنزجہا فانہا امرؤة فکذت  
اغسل انا وهو من اساء واخذ وکم ینکم ذالک باحد  
من نسائہ غیری وكان یصلی وانا معترضة بین یدیه وکم  
یکن یفعل ذالک باحد من نسائہ غیری وكان ینزل علیہ  
النوی وهو معی وکم ینک ینزل علیہ وهو مع احد من نسائہ  
غیری وقبض اللہ نفسه وهو بین سحری وحریری ومات فی

وكان ینزل علیہا ودفن فی بکعہ -

عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں  
صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں پر دس فضیلتیں زاہدہ کی گئی ہوں کہا گیا کہ اے ام المومنین  
کی ہر چیز حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمائی۔

عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سوا کسی کو ذاری سے نکاح نہیں کیا (۲) میرے  
پہلوں میں ہاجرین میں اور کسی کے نہیں (۳) اللہ تعالیٰ نے میری بریت قرآن میں  
میں امی حضرت جبریل علیہ السلام میری صورت کے ساتھ آسمانوں سے نازل ہونے  
کا حکم دیا میں اور فرمایا کہ حضور یہ آپ کی عورت ہے اس سے نکاح کر لیجئے۔ (۴) میں  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رتن سے غسل کیا کرتے تھے میرے سوا اور کسی عورت  
کا ہاتھ آپ ایسا نہیں کرتے تھے (۵) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں لیٹی ہوئی  
تھی نہ نماز پڑھنے میں میرے سوا اور کسی سے آپ ایسا نہ کرتے (۶) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
کمال ہوا اور آپ سے ساتھ ہوتے میرے سوا اور کسی بیوی کے ساتھ آپ لیٹے ہوتے تو کبھی  
کمال نہ ہوتا (۷) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت میرے سینے پر تھے  
اور اس رات آپ کا وصال ہوا اس رات میری باری تھی اور آپ میرے پاس تشریف فرما تھے  
میرے مکان میں جہاں آپ میرے پاس تمام عمر شب باٹھی فرماتے تھے اسی مکان میں آپ دنوں  
میں یہ شان اور کسی آپ کی بیوی کے مکان کو حاصل نہیں۔

## عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صامۃ الدھر تھیں

طبقات ابن سعد ۸ { اخبرنا عفان بن مسلم حدثننا شعبۃ قال



عبد الرحمن بن القاسم اخبرني عن القاسم ان عائشة كانت تصوم الله  
بني شك حضرت عائشة صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیشہ روزہ رکھتی تھیں۔

## سند حضرت صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

متدرک ۴ { حدثنا علي بن حمشاذ العدل ثنا محمد بن يوسف ثنا  
عن هشام بن حسان عن هشام بن عروة عن أبيه أن  
بن أبي سفيان بعث إلى عائشة رضي الله عنها بمائة ألف فقسمها  
لهم شئرك منها شيئا فقالت بريرة أنت صائمة فملا ابنك  
لنا بذرهم لحما ففالك صائمة لئلا آتي ذكرتي لفعلت -

معاویہ بن ابوسفیان نے حضرت عائشہؓ کو ایک لاکھ روپیہ بھیجا تو حضرت عائشہؓ  
تمام تقسیم کر دیے اپنے پاس کچھ نہ چھوڑا بریرہ نے کہا آپ روزہ دار تھیں گوشت کھانے  
درہم تو بچھا لیتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم مجھے یاد دلانا  
تو میں بچا لیتی۔

الاستيعاب ۲ { وددى اهل البصرة عن ابى عثمان النهدي عن  
ابن العاص مخرجه يقول قلت ليرسول الله صلى  
الله عليه وسلم احيى الناس احب اليك قال عائشة قلت فمن الرجال  
قال ابوها -

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا کہ فرماتے تھے  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ حضور آپ کے نزدیک سب لوگوں

میں میں آپ کو بہت پسند ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ میں نے کہا کہ اوسمیں سے  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کا باپ۔

الاستيعاب ۲ { قد فئت بعد الوشربا البقيع وصلى عليها  
ابو هريرة و نزل فبرها خمسة عبد الله  
ابن الربيع و القاسم بن محمد و عبد الله بن محمد بن ابي  
عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي بكر -

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و نزل کے بعد وفات کے لئے جنت البقیع  
میں اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی میت پر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے جنازہ پڑھا اور آپ کی قبر میں پانچ انڑے لحدیں اتارنے کے لئے عبد اللہ بن زبیر  
بن عاصم بن محمد اور عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر رضوان اللہ  
علیہم اجمعین۔

علی رضاؒ تم کہتے ہو کہ عائشہ حضور کی پیاری بیوی تھی حالانکہ اپنے ایک فخر اس کو  
میں صواحبات یوسف فرمایا معلوم ہوا کہ آپ اس کو برا سمجھتے تھے۔

محمد عمرؒ بڑے انفسوس کی بات ہے قرآن کریم تو تم نہ سمجھو اور اعتراض حضرت عائشہ صدیقہ  
مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صواحبات کلمہ محبت ہے اور محبت کی بنا پر ہی کہا گیا ہے صواحبات  
حضرت یوسف علیہ السلام وہی یقین جنہوں نے جمال حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر  
ایسی محو جمال ہو گئیں کہ محبت میں اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں تو یہ فرط محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
و سلم کی دلیل ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
ایسی خاص محبت تھی جس بنا پر آپ نے فرمایا کہ ان صواحبات یوسف کو تم جمال د



اور موافقت تھی مخالفت نہ تھی ان سے موافقت و محبت تھی جس بنا پر دشمن آج تک  
اس کا نام نہیں لیتا اور روایت ہے لیکن ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ یہ انتہی صوابات یوسف کا  
جواب ہے۔

علی رضا جنگ جمل میں عائشہؓ نے علی کا مقابلہ کیا اس لئے وہ ایمان خارج ہو گئی  
محمد عمر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جو ایمانی ماں کو معاذ اللہ ایمان سے خارج  
ہوئے اس کا ایمان کیسے درست ہو سکتا ہے جس کی تعریف رب کریم نے قرآن کریم  
میں فرمادی وہ خلافت کبھی کوئی کام نہیں کر سکتا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شان  
رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے اس لئے ان کے متعلق جو شخص زبان رازی  
کئے وہ ایمان سے خارج ہے اب فقیر کچھ نہیں کہتا حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ کا  
جواب ہے جنگ جمل کا حضورؐ و عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق ہوتا ہے  
جس کی معتبر کتاب سے دیکھنا دیتا ہے مگر۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جنگ جمل میں

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق

ابن شہر آشوب ۲ ۱۴ قال علی بن ابی طالب اُفْتُسَبُّونَ اَمَكُمُ عَائِشَةُ  
اَمَّا نَسَحَلُونَ مِنْهَا مَا يُنَحَلُ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْتَ  
اَمَلْتُمْ لَقَدْ كَفَرْتُمْ وَهِيَ اَمَكُمُ وَاِنْ فَلْتُمْ لَيْسَتْ بِاَمَةٍ فَقَدْ  
لَقَدْ بَلَّغْتُ لِقَوْلِهِ وَاَنْذَا جَهُ اُمَّهَاتُهُمْ۔

جہاں کو دیکھ کر رسولؐ میری محبت کے اور کچھ نہیں سمجھ سکتیں اس لئے جسے میں کہتا ہوں  
کہ ابوبکر کو امامت اصحاب صلوات اللہ علیہم اجمعین کے لئے مقرر کر دو اپنے اجتہاد  
اس کو امامت سے نہ روکو میں نے ابوبکر کو ہی امامت کی سجادگی پر مقرر کر دیا ہے اس  
وہی جماعت کہ ان کے حضرت عمر یا عثمان یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میری  
موجودگی میں امامت کے منصب پر کھڑے نہیں ہو سکتے امامت پر وہی کھڑا ہو گا سب  
سے پہلے جس نے میرا کلمہ پڑھا کفار مکہ کی منبری چوڑی میری غلامی اختیار کی ماریں  
کھائیں لیکن ایمان کو نہیں چھوڑا سب سے پہلے میری محبت میں ہجرت کی میری خاطر  
سب سے پہلے ابوبکر کا مال خرچ ہوا کنواری لڑکی ابوبکر نے میری ذات کے لئے قربان  
کی غار ثور میں تین دن سپرد بدن کے ساتھ ننگا بدن لگا کر لیٹا رہا میں نے سفر کیا تو  
اس نے سفر کیا میں نے آرام کیا تو اس نے میرا پہرہ دیا میں نے کھایا تو اس نے کھایا  
ورنہ بھوکا رہا میں نے پیاتو اس نے پیادہ پیا سارہ لہذا اب میرے منصب پر میرا  
موجودگی میں وہی کھڑا ہو گا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہتیزا عمل کرتی  
رہیں کہ حضورؐ میرا باپ آپ کا بڑا مشاقق ہے وہ یہ جو صلہ نہیں کرے گا لیکن اپنے انتہی  
صوابات یوسف فرما کر خاموش کرادیا کہ تم صرف محبت تک محدود ہو میں اس امر  
کو اچھی طرح جانتا ہوں آپ کا خیال تھا کہ اگر آج میں نے کسی اور کو اپنی موجودگی میں  
اپنے منصب پر کھڑا کر دیا تو خلافت اس کی بن جائے گی اس لئے آج میرے منصب پر وہی  
کھڑا ہو سکتا ہے جو میرے بعد امامت و خلافت کی سجادگی کرے گا اس لئے مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو محبت سے خاموش کرایا اور  
اپنی محبت سے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی امامت کے منصب پر کھڑا



حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کیا تم اپنی والدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گایاں دیتے ہو پھر ان کے متعلق ایسے بکواس کہتے ہو جو عامی عورتوں کے متعلق کرے جانے ہیں پھر اگر تم نے ایسے کیا تو ضرور تم نے کفر کیا اور وہ تمہاری والدہ ہیں اور اگر تم کہو ہمارے مال نہیں تو ضرور تم نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایمان داروں کی مائیں ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فیصلہ جو آپ نے جنگ جمل کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر فیصلہ فرمایا وہ فقیر نے تمہارے سامنے تمہاری کتاب سے دکھا دیا اب ابلا اللہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جس کو منظور ہو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کے کہنے پر عمل کر کے ان کا متبع کہائے ورنہ ان کے فرمان کے خلاف کرنے والا ان کا متبع نہیں کہلا سکتا آئیے یہ تھا فیصلہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا تمہارے متعلق اب ہم اپنے متعلق فیصلہ تمہارے سامنے رکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ کفر یا نفاق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جنگ جمل کا دکھاوے فقیر اس کو دس روپے اللہ انعام دے گا

وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُمْ لَكَ النَّاسُ الَّتِي وَقَّوْذَهَا النَّاسُ  
ذِ الْجَادَّةِ

یوم حمل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق عمار بن یاسر

کا فیصلہ

طبقات ابن سعد ۲۱۱ اخبارنا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی

عن حمید بن غریب قال قال رجل في عائشة يوم الحمل واجتمع عليه الناس فقال عماد ما هذا؟ قالوا سرجل يقع في عائشة فقال له حنظل أسكت مقبوحاً مقبوحاً ألقه في جبينة رسول الله صلى الله عليه وسلم أنها لزوجته في الجنة۔

حمید بن غریب سے روایت ہے اس نے کہا کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بکواس کیا اور لوگ اس پر اکٹھے ہو گئے تو عمار نے کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک آدمی ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بد گوئی کرتا ہے عمار نے کہا ادھر سے آدمی دلیل خاموش ہو جا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ کے متعلق تو بکواس کرتا ہے بے شک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں زوجہ ہیں۔

کیوں بھئی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت پائے کے اصحابی ہیں جن کا فیصلہ جنگ جمل کے متعلق دیکھا گیا ہے اب تسلیم کرنا تمہارے اختیار ہے۔

”علی رضا“ عائشہ کو تم کہتے ہو حضور کی سب سے پیاری بیوی تھی جلا نکول نے لہری نہ تھی دیکھو شہید کے متعلق حضور کو جھوٹ کہا کہ آپ کے منہ سے بول آتی ہے تو آپ نے قسم کھالی کیا یہ محبت کی علامت ہے یا کھوٹے ہونے کی۔

”محمد عمر“ جواب پہلا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کام اچھا نہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دیتے کیونکہ ارشاد الہی موجود ہے۔

التحریم ۲۱۱ عَسَىٰ رَبُّهُ أَنْ طَلَفْتُمْ أَنْ تُبَدِّلَهُ أَوْ جَاخِبُوا



مَشْكُونٌ۔

اگر آپ تمہیں طلاق دے دیں شاید اس کا رب تم سے بہتر بیویاں آپ کو بدل دے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا پر ہی بات چھوڑی کہ اگر آپ چھوڑیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے بہتر بدل دے لیکن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق دی جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے از روئے محبت طلاق دینا گوارا نہیں فرمایا تو رب کریم نے بھی اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا امتحان لینا ہی اور محفونی کو خصوصاً مخالفین کو ظاہر کرنا تھا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رضا کے طالب پہلے بھی ان کی رضا پر قسم کھال اور اب میں نے اختیار طلاق دیا تو محبت کی بنا پر چھوڑتے نہیں تو میں قانون محبت اپنی طرف سے آپ کی تمام ازواج مطہرات کے متعلق لکھ دیتا ہوں۔

الا حزاب ۲۲ { لَا يَحِلُّ لَكَ الْبَنَاءُ مِنَ الْبَعْدِ وَلَا اَنْ تَبْدَلَ  
۴ { اَرْبَعًا مِنْ اَزْوَاجٍ وَكَوْنِ عَجَبِكَ حُسْنُهُنَّ

موجودہ عورتوں کے بعد آپ کے لئے اور عورتیں حلال نہیں اور نہ ہی آپ ان کے بدلے میں بیویاں بدل سکتے ہیں اگرچہ اوروں کا حسن آپ کو پسند آئے۔

اس آیت خداوندی سے ثابت ہوا کہ موجودہ ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں اور آپ ان کی رضا مندی پسند فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو آپ کی پسند شدہ پسند ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ قانون جاری کر دیا کہ آپ موجودہ ازواج مطہرات کو طلاق بھی نہیں دے سکتے اور ان کی جگہ اور کسی سے نکاح بھی نہیں کر سکتے یہ نشان ہے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کا جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ

آپ نے ازواج سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کی رضا پسند فرمائی اور تین بی بی مسرُحات اَزْوَاجِ کے حامل ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی رضا پسند فرماتے ہیں جن کی رضا میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمادیں اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں لکھ دے کوئی دنیا کا آدمی نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی جن کی سب سے بڑی تحریر فرمادے تین بی بی مسرُحات اَزْوَاجِ کے حامل کوئی ایسا ذرا معرض نہیں ہو سکتا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات پر بوجھ نہ کیا لیکن ازواج مطہرات کی رضا میں فرق نہیں آنے دیا اور اگر خدا نخواستہ خداوند کریم ازواج مطہرات کی یہ حرکت پسند نہ کرتی تو ان کو سزا کا حکم سنا خداوند کریم کو کس کا ڈر ہے سب کریم نے بھی اپنے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا پسند فرمائی۔

التحریم ۲۸ { فَذَكَرَ مِنَ اللَّهِ الْحَبْلَ اَيُّهَا نِكْمُ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ  
۱ { الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۵

خداوند فرمادیا اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کو کھولنا کفار سے اور اللہ تعالیٰ

وہاں دوست ہے اور وہی بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

درا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی بوجھ ڈالا اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جس بات پر آپ نے قسم کھائی تھی اس کو بھی ظاہر فرمادیا تاکہ کوئی کج طبع کوئی اور بات نہ بنا دے۔

التحریم ۲۸ { وَادْكُرَ الْيَتَّى اِلَى بَعْضِ اَزْوَاجٍ حَكِيْمًا فَلَمَّا  
۱ { بَيَّنَّتْ بِيْهِ وَاظْهَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَضَ بَعْضِهِ  
۱ { اَعْلَوْضَ عَنْ بَعْضِ فَلَئِنْ بَيَّنَّا هَ اَبِهَ تَالَتْ مِنْ اَبْنَاءِ هَ اَبَا



قَالَ نَبِيُّ الْعَالَمِينَ الْخَيْرُ ۝

اور جب پرشیدہ بات فرمائی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اذواج کو توجیب ظاہر کر دیا اس بی بی نے اس بات کو دوسری کے سامنے، اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے ظاہر فرمایا اس راز افشائی کو تو بعض بات کو آپ نے جتایا اور بعض سے اعراض فرمایا پھر جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اس کو اطلاع دیدی اس نے کہا حضور آپ کو اس کی کس نے اطلاع دی اپنے فرمایا کہ مجھے اطلاع دی بڑے جاننے والے بڑے خبردار نے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی بات کو نقل فرمایا  
(۱) كَذٰلِكَ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰی بَعْضِ اَنْرَادِہٖ حَدِیثًا

(۲) فَلَمَّا بَيَّنَّاتُ بِهٖ حُضْرَهُ ضَمَّى اِلَیْهِ لِقَاءَ غَيْبِهَا نَزَلَ اَنْفُسًا مِنْ رُبِّهَا وَرَوَّتْ لِهَا سَرْتَاقًا مِمَّا فِی الْغَايِبِ  
حضرت عائشہ صدیقہ فقیہہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی۔

(۳۱) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رازِ خفا پر کرنے کو اللہ تعالیٰ احسن حصہ اللہ علیہ وسلم پر واضح فرما دیا۔

(۱) عَزَّتْ بَعْضُهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ  
یہ ہے مطلب وَاظْهَرَهُ اللہُ عَلَیْہِ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو اس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو ظاہر فرمایا تھا کچھ بیان فرمایا اور کچھ بہ دباری سے نہ بیان فرمایا۔

بَابُ الْهَائِلِ

سنت حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب آپ نے غیبی خبر فرمادی فلما  
 آیا ہا

خالد بن ولیدؓ نے کہا: اے نبی کریم ﷺ! حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ حضور آپ کو یہ اطلاع کس نے دی۔

اپنے فرمایا قَالَ نَبَأُ فِي الْعَلِيمِ الْحَبِيرِ مجھے بڑے جاننے والے  
بڑے شعردار نے اطلاع دی۔

شغلِ نفس ہے جو عورت مرد سے کر سکتی ہے اور مرد عورت سے کر سکتا ہے اس کو بیکار نہیں بلکہ عورت کا اپنے مرد سے شغلِ نفس کی بات کرنا یہ تکلیف کا باعث

ہر عورت کا مرد سے گفتگو کی بات کرنا یہ بھی سنت ہے اگر یہ بات جائز نہ ہو تو

یہ بہتی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ترک فرما دیتے یا رب کہیم ہی براشت نہ فرماتا  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بیجا انگلی کرے تو رب کہیم انگلی بے جا

اٹھنے دیتا تو اپنے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کیسے بڑا شت کر سکتا  
 ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے وہ رب کریم کا دشمن ہے اور جو رب کریم

ہے رب کریم اس کو کبھی چھوڑ سکتا نہیں باقی رہا مسئلہ طلاق ماریٹہ تو یہ کھانے والے پر منقول ہے کسی کو کھاتے اور کسی کو معرض التزا میں ڈال دے اپنے ماریٹہ کے

اگر قسم کھالی نورب کریم نے حضرت خضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ نہیں فرمایا  
تو صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی قسم کھانے کا ارشاد فرمایا اگر یہ جرم ہوتا تو اس کی

بِکَرِیم دیتا تمہیں ربِ کریم نے مصطفیٰ سے اللہ علیہ وسلم اور ازواجِ مطہرات کا



مصطفیٰ، بقدرِ تہمید فرمایا کہ تو ان خیالِ مجتہد ہو

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خامی معاملات میں تم کو کون ہو فیصل دینے والے تھا  
خامی معاملات میں اور کوئی فیصل نہیں ہو سکتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خامی  
میں کون فیصل ہو سکتا ہے اس معاملے میں جب رب کریم نے فعل نہیں اور نہ کسی پر سختی فرما  
تو اسکی کا کوئی حق نہیں کہ وہ دخل دے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کا فیصلہ  
رب کریم نے فرمایا کہ حضور آپ قسم کھول دیں آپ کی پسندیدہ شئی آپ کے استعمال میں  
آئے ہیں اس کو پسند نہیں کر سکتا اور آپ کے نوادہ ازواج مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ اور  
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا توبہ کریں کیونکہ انہوں نے جو یہ بات کی ہے یہ آپ کے ادب کے  
متوازی نہیں ہے بات ادب سے مائل ہے اس لئے وہ تو دو نوادہ ازواج مطہرات توبہ  
کر لیں اور فرمایا فَتَى صَغَتْ قُلُوبُكُمْ مَا تَبَايَسَ وَلَئِنْ لَمْ يَهَيَّكُمْ لَئِنْ تَبَايَسَ  
کی یہ حرکت شکستہ نفس کے لئے نفی پھر بھی رب کریم نے ادب کا سبق سکھایا اور توبہ کا ارشاد  
فرمایا دُنُوبُكُمْ مَا تَبَايَسَ ان کے فعل پر اعتراض نہیں کیا ان کے فعل پر جب رب  
کریم معترض نہیں تو تم ان کے فعل پر اعتراض کرو تو قرآن کریم کے خلاف ہے اور دل کے  
فعل پر رب کریم نے توبہ کا حکم سنایا اگر گناہ ہو تو گناہ کا ذکر نہ کرنا اور توبہ کی اپیل کرنے کا  
حکم رب کریم فرماتے کہ تم اس کی اپیل فرماؤ تمہاری اپیل میں خود منظور کروں گا حضرت  
اُمّ عبد السلام کو رب کریم نے توبہ کی اپیل کا ارشاد فرمایا تو بعضی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
اپیل منظور فرمائی یہاں جب وسیلہ ہی راضی ہے تو قبول کرنے والے کی ناراضگی کیسے ہو  
سکتی ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن سے بات چیت ہوتی وہ ناراض نہیں ہوئے  
خلافہ کریم ناراض نہیں ہوا تو تمہاری کون سنتا ہے اور اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۸  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَسْتَوِیْ اِلٰی اللّٰهِ فَتَقَدَّصَتْ قُلُوْبُنَا وَبُکْمَاوْ اِنَّ لَطَافَکَ  
 عَلَیْکَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاہُ وَجِبْرِیْلُکَ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ  
 اَلَا مَنَکَ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرُ۔

الترجمہ دونوں نے اللہ کی طرف رجوع کیا تو ضرور تمہارے دل مائل ہوئے اور اگر تم دونوں  
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دوسرے کی امداد کی تو اللہ تعالیٰ اس حضور صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کا رسانہ ہے اور جبریل علیہ السلام اور نیک مومنین اور فرشتے بعد اس کے مددگار ہیں۔  
بقول دشمن چاہیے تو یہ تھا البتہ التَّوْبَةُ عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلَ صَغَتْ قُلُوبُكُمْ  
بت کریم نے جزا مقدم فرما کر توبہ کی منظوری پہلے فرمائی اور فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمْ  
فرمایا کہ تم خدا کی طرف توبہ کرو ورنہ اس لئے کہ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمْ اور



معاذ ہی دوسرا پہلو میں بیان فرمادیا کہ وہ ان تظاہر علیہ کہ اگر تم ایک ایک

کے تعاون سے تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ غالب آنے کی کوشش کرو تو تم غالب نہیں آ سکتی کیونکہ قَاتِلَ اللّٰهُ هُوَ مَوْلَا وَجِبْرِیلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِینَ وَالْمَلَائِکَہُ بَعْدَ ذَٰلِکَ ظَہِیْرٌ اِذَا رَاجَعْتَ مَطَرَاتِ لَیْلٍ نُّورِہُ نہ کی تو تمہارے مقابلے کرنے کے لئے چار موجود ہیں۔

(۱) قَاتِلَ اللّٰهُ هُوَ مَوْلَا بے شک اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہے اللہ تعالیٰ کوئی مدد سے روک نہیں سکتا۔

(۲) وَجِبْرِیْلُ اور جبریل علیہ السلام بھی مددگار ہیں ان کو بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے کوئی نہیں روک سکتا۔

(۳) وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِینَ اور تمام مومنین صاحبین آپ کے امدادی ہیں ان کو بھی کوئی روک نہیں سکتا۔

(۴) وَالْمَلَائِکَہُ بَعْدَ ذَٰلِکَ ظَہِیْرٌ اور اس کے بعد رب کریم کے سب امدادی ہیں جہاں چاروں امدادی ہوں وہ ان تم غالب نہیں آ سکتے۔

قرآن کریم نے جو شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان کیا ہے وہ دنیا کی کسی عورت کا ایسا شان قرآن کریم میں مذکور نہیں کیونکہ رب کریم کو معلوم تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دشمن اور پیدا ہوں گے اس لئے رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شان میں بایں آیتیں نازل فرمادیں جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر کے لئے کافی اور ان کے شان کا نغمہ ہیں جو قیامت کے میدان میں بھی ان کے لئے شہادت ہیں اور

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل قرآن کریم سے

پہلی دلیل

اَلَمْ یَخْلُقْنَا کُمْ اَزْوَاجًا اور ہم نے نہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔

اللہ تعالیٰ نے نبی سے ثابت ہوا کہ رب کریم نے ہمیں جوڑا جوڑا پیدا فرمایا ایسے ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جوڑا پیدا فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے آپ کی شخصیت قرآن کریم کے عام قانون سے امتیاز کی ہے اسلامی زمانہ میں آپ نے جو کچھ پیٹ میں قیام فرمایا اور اسلام پر آپ کی پیدائش ہوئی اور چھ برس کی عمر میں رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بنائی اور نبی کی عمر میں آپ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خانہ آباؤ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں ہی تمام عمر گزاری اور آخر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر میں ہی آپ کا وصال ہوا اور میدان حشر میں بھی بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت میں ہی ہوں گی۔ ایسا دَخْلَقْنَا کُمْ اَزْوَاجًا کا شرف جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رب کریم نے عطا فرمایا یہ اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔

۱- ایں سعادت ہر مرد و عورت

بے مطلب دَخْلَقْنَا کُمْ اَزْوَاجًا کا جس کے مصداق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کی ابتدا و انتہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کی رہی اور



تمہاری مخالفت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی درجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جس کا ذکر قرآن کریم میں مذکور ہوا تم خود سوچو کہ یہ مخالفت بجا ہے یا بیجا۔

**آیت تطہیر عائشہ صدیقہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا**

دوسری دلیل

النساء ۱/۱ { فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ لَوْ كُنْتُمْ تَدْرُونَ }  
 آیتیں نہیں عزتوں سے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم نے پسندیدہ عورتوں سے نکاح کرنے اور شاد فرمایا ہے جو تمہاری پسندیدہ ہوں ان سے نکاح کرو۔

تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسندیدہ اسی لئے آپ نے نکاح فرمایا اور واقعی میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ طہرہ طیبہ بہت پسندیدہ تھیں یہاں تک کہ نماز میں بھی حضرت عائشہ طہرہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے سامنے ہر تین شہادۃ تمہاری پیش کر دی ہو۔ یہ تمہاری مشہور صحاح ہے۔

**تشیعہ حدیث منہاج حضرت عائشہ صدیقہ طہرہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا**

من لا یحضرہ الفقیہ ۱/۵ { روى جميل عن ابی عبد الله عليه السلام انه قال لا بأس لا بأس ان تصلي المرأة بعد الرجل وهو يصلي فان النبي صلى الله عليه وسلم

كان يصلي وعائشة مفضضة بين يديه وهي حائض وكان اذا  
 انما لا تجتنب عن رجله فسرعت رجلها حتى لا تجتنب۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا عورت کے  
 پاؤں نماز پڑھنے کوئی حرج نہیں اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور  
 اپنے سامنے عائشہ لٹھی ہوتی اور جب آپ سجدے کا ارادہ کرتے تو اس کے  
 پاؤں کو ہاتھ لگا دیتے تو عائشہ اپنے دونوں پاؤں اٹھا لیتی حتیٰ کہ سجدہ کر لیتے  
 ان حدیث امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ طہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ اتنی فطرت محبت  
 تھی کہ رات کو اپنی نماز میں بھی اپنے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ طہرہ طیبہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا کو رکھتے۔

دوسرا مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ نماز  
 کی حالت میں بھی اپنا دست پاک بحت سے لگاتے تو حضرت عائشہ صدیقہ طہرہ  
 طیبہ اپنے پاؤں مبارک کو اوپر اٹھا لیتی اور جب آپ قیام نماز کے لئے کھڑے  
 ہوتے تو عائشہ صدیقہ طہرہ طیبہ پھر پاؤں مبارک لیے کر لیتی تمہاری حدیث  
 بیا نشان ثابت ہوا حضرت عائشہ صدیقہ طہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تمام  
 دنیا کے دشمنان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فقیر جلیغ کرتا ہے کہ  
 اگر کوئی شخص کسی حدیث سے دکھائے کہ سوائے حضرت عائشہ صدیقہ طہرہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کوئی اور عورت بھی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 سامنے رتبی ہر تو فقیر اس کو



مبلغات یک صدر و پیبر

نقد انعام پیش کرے گا

اور غار بھی وہ جس کا شان رب کریم نے بیان فرمایا اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ  
هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وَاَخْوَفُ قِيلاً

کیوں بھی ایک شان ہو گا حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ جب میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نَاشِئَةَ اللَّيْلِ پر عمل فرما رہے ہیں اور رب کریم کی طرف سے اِنَّا سَنُلْقِيْكَ قَوْلًا ثَقِيلاً کہ حضور جب آپ رات کی شب بیدار فرما کر قیام فرماتے ہیں نماز تہجد کے لئے تو ہم بڑے بڑے بھاری وزن آپ پر انکار فرماتے ہیں میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم قیام میں ہیں اور قَوْلًا ثَقِيلاً کا بھاری انکار ہو رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ عنہا ہوتی ہیں تو سراسر اچانک دیر اِیْرَقُوْا ثَقِيلاً کا انکار بلا واسطہ اور سراسر اچانک دیر اِیْرَقُوْا ثَقِيلاً حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا پر براہ راست بلا واسطہ پڑتا تو کیوں نہ آپ کو اعلیٰ النساء کا خطاب ہو جو اور کسی دنیا کی عورت کو وہ مقام نصیب نہیں رات کی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے اور قَوْلًا ثَقِيلاً کا انکار بلا واسطہ اور بستر پر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت استراحت فرما رہے ہوں تو قَوْلًا ثَقِيلاً کا بلا واسطہ انکار و تجلیات خداوندی کا فیض جاری ہے تو یہ شان حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہی ایسا ہے مثال ہے جو اور کسی دنیا کی عورت کو نصیب نہیں اسی لئے

رسول کریم نے فرمایا یا یٰ اَیُّہَا النَّبِیُّ کُنْ اَنَّكَ کَانَ مِنَ الْمَسَاءِ ہُوَ فُضِّلَ اَنَّكَ حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کو اور کوئی عورت یا نہیں سکتی اور ان کے لئے حسد رکھنے میں جہاں کوئی نعمت عظمیٰ کسی کے پاس ہو تو جو محدود ہوتا ہے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہاں حضرت عائشہ طیبہ اور طاہرہ ہی تھیں جو نماز میں آپ کے جائے سجدہ پر تشریف رکھتیں۔

کی انصافاً طاہرہ علیہا السلام حضرت سے برابر تھیں اور عائشہ کو خونِ حضرت کی انصافاً حضرت سے حضرت ناطقہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مبرا ہونا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طیبہ طاہرہ ہونے کا کمال ہے لیکن حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہی کمال ہے کہ باوجود حالانکہ ہونے کے طیبہ اور طاہرہ ہیں مگر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواجِ مطہرات کے قریب تشریف لے جاتے ہیں آپ کی جنابت پاک ہوتی مسجد میں بھی تشریف لاتے حالانکہ ہم سے کوئی آدمی عورت کے قریب جاتے تو جہاں داخل نہیں ہو سکتا اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے باوجود لائقِ غسل ہونے کے آپ کی جنابت پاک تھی ایسے ہی حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہی کمال ہے کہ حالانکہ ہونے کے دنوں میں مسجدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں۔ جو آپ کے طیبہ طاہرہ ہونے کی بیحد دلیل ہے جو حضرت ام حبیبہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمائی ہے اب اگر جعفری ہونے کا تمہیں عوی ہے تو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو مسجدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کو امان خدا و کریم اپنی ماں تسلیم کر رہے اور بفرمان حضرت ام حبیبہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طیبہ اور طاہرہ اور مسجدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



علیہ وسلم تسلیم کر لے یہ تو بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے  
امنا اولاً قومنا

جعفری پاشا اگر خدا خواہی

اگر خدا خواہے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کہ تم  
کا اس وقت یا بعد ازاں کسی قسم کا فرق ہو تا تو آپ محبت سے کبھی نکاح نہ کرتے کیونکہ  
قانونِ خداوندی ہے۔

دبیری بیل (البقرہ ۲۲) { دَلَامَةُ مَوَدَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ مَّشْرِكَةٍ }  
دَلَامَةُ مَوَدَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ مَّشْرِكَةٍ

شرعیات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رب کریم نے قرآن کریم میں قانون بیان  
فرمایا کہ مومنہ لڑکی مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں مشرکہ بھلی معلوم ہو۔

(۱) اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا خدا خواستہ ذرا بھر بھی مشکوکہ ہوتیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ان کو گھر نہ رکھتے۔

(۲) اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کسی قسم کی اعمالی کو ردی ہوتی تو رب کریم آپ  
کے متعلق باتیں کرنے والوں کو اتنی اتنی دوسے نہ گوائے جانتے اگر حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخالفین کو خدائی دوسے لگے خدائی لعنت پڑی مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ثابت ہوا کہ قیامت تک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق قیامت تک مخالفت کرنے والوں کو خدائی دوسوں  
کی سزا بھی ملے گی اور خدائی ملعون بھی ہوں گے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اذیت کا عذاب زائد ملے گا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ازواجی تکلیف دی

۱۔ جس کے متعلق نص موجود الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ  
اللہ اولیٰ تکلیف دی جائے تم ہر طرح کی خانگی تکلیف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو پہنچاؤ مجرم نہیں بلکہ یخسبون انہم مہتدؤن کے حامل بنو اور جنہوں نے  
ہم کو رذو جیت میں گزار دی حقیقی بیٹیاں رب کریم نے عطا فرمائیں ان کو تم دشمن  
کہو فاعتبوا یا اولی الابصار۔

اور جب لڑکی مومنہ کو ایمانی نقصیت حاصل ہے تو ایک آزاد مومنہ کا نشان  
بڑا ہے اور خصوصاً ایسی آزاد مومنہ کو زاری جس کی پرورش دامن مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وسلم میں ہو اور رذو جیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو حاصل ہو بھلا اس کا کیا  
کام ہو گا ائمہ عظام کے گھر لڑکیاں تھیں باقی عمر میں ان کے جوئے کے غبار کا مقابلہ

کون کر سکتی تھیں تو بھلا ائمہ عظام کی رذو جیت میں ان کو اگر یہ درجہ حاصل ہے تو مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی رذو جیت میں آزاد اور کو زاری کا نشان کیوں نہ ایسا بڑا ہو کہ اس کا نشان

بہر حال قرآن کریم میں بیان فرمائے اور اس کی تطہیر بھلا کیسے نہ بیان فرمادے اور  
اللہ علیہ وسلم اور گناہ سے بریت رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرمادی اس کے

کو وہ کب پہنچ سکتے ہیں جن کے پاس اپنے ایمان دار ہونے کی کوئی سند موجود نہیں  
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اپنی تطہیر کی خدائی سند موجود اور

خدا کے نشان کی قرآنی آیتیں موجود طاعین اپنے ایمان کا ثبوت ہی قرآن کریم سے  
دے سکتے ہیں۔ ہذا اکبر اللہ۔



## آیت تطہیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روحانی دِل، نور ۱۴/۱ {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُتْبَةُ بْنُ مَتْلَبٍ  
لَا تَحْشَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلَاءٌ مَّا أَتَتْكُم مِّنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَأَن  
عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

جو لوگ تم سے ایک جماعت بہتان لائے تم اس کو بُرا نہ گمان کرو بلکہ وہ تم  
لئے بہتر ہے ہر شخص کو ان سے جو اس نے گناہ کیا اس کا بدلہ ملے گا اور جو شخص ان  
سے بڑھ چڑھ کر روپے ہوا اس کو بہت بڑا عذاب ہے۔

## حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خدائی فیصلہ کہ آپ مطہرہ اور صدیقہ ہیں

یہ آیت مذکور بالا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی  
لفظ اِفْک سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر ثابت ہوئی کیونکہ رب  
نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف باقی بنانے کو صاف  
لفظ اِفْک فرمادیا کہ یہ باتیں کرنے والے جھوٹا الزام لگانے میں خداوند کریم کے  
لفظ اِفْک فرمانے سے جھوٹا الزام لگانے والے نہایت الزامی میں گنہگار ہو گئے  
اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر ثابت ہو گئی جب الزام لگانے والے خدائی  
شہادت سے کا ذہن ثابت ہو گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدیقہ  
ثابت ہو گئیں۔

## مذاہم الزام لگانے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان و بالا ہوتی

لَا تَحْشَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلَاءٌ مَّا أَتَتْكُم مِّنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَأَن  
عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

بہاؤدوں کے اتہام سے آپ مغموم نہ ہونا یہ آپ کے حق میں بُرائی نہیں ہے بلکہ  
جلالی ہے کیونکہ بعد میں آنے والے کسی آپ کے مخالف ہو جائیں گے تو جب حضرت عائشہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر قرآن کریم میں رب کریم نے بیان فرمادی تو بعد میں بھی بُرائی  
بیان کرنے والے کا منہ بند فرمادیا اور حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
لئے یہی بہتری تھی کیونکہ رب کریم عالم الغیب کو علم تھا کہ بعد میں بھی ان کے مخالفین پیدا  
ہو گئے اس لئے رب کریم نے بَلَاءٌ مَّا أَتَتْكُم لَکُم فرمایا تاکہ بعد میں حضرت عائشہ  
مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف اگر کوئی بکواس کرے گا تو اُمرت مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے ان کی تطہیر و تصدیق بیان کر کے ان کو قرآنی جواب دے گا  
اور ان سے سوچا کہ میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلاف بہتان  
بکواس کروں گا۔ تو شان رسالت میں فریق آئے گا لیکن جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوڑا  
وہ شان رسالت کو بکب مکہ ہونے دیتا ہے رب کریم اپنے کلام سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا کی بریت اور تطہیر ثابت فرمائی جس سے وہ صدیقہ کہلانے کی حقدار ہو گئیں یہ  
اللہ ربی بَلَاءٌ مَّا أَتَتْكُم لَکُم کا مطلب۔

لَا تَحْشَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلَاءٌ مَّا أَتَتْكُم مِّنَ الْإِثْمِ سے ثابت فرمادیا کہ جو شخص  
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بد گوئی کرتا ہے وہ گنہگار  
ہے اور اس گناہ کا بدلہ اسی کو رب کریم ضرور دے گا۔



(۴) وَالَّذِي كَذَّبَ عَنْ رَبِّكَ رُبَّمَا كَثُرَ مَا كَرِهَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بدگئی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا گناہ  
کبیرہ کا سزاوار ہے اب جس کا جی چاہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بدگئی کر کے گناہ کبیرہ کا مرتکب بن جائے اور سزا آگے  
سنائی فرمایا۔

(۵) لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ رَبِّكَ كَرِيمٌ کی طرف سے ایسے شخص کو بہت بڑا عذاب ہوگا۔  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق اب بھی  
قیامت تک اگر کوئی بدگئی یا مرتکب ہوگا تو وہ رب کریم کے وَلَدٌ عَذَابُ  
الْإِيمَانِ کا مستحق ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بدگئی اور بدگئی  
کر کے جس کا دل چاہے عذاب عظیم کو خرید لے۔

آگے اللہ تعالیٰ نے ان مومنین کو ڈانٹا جنہوں نے اذکار میں حصہ نہ نہیں لیا  
لیکن حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خوش گوئی سے امداد نہیں فرمائی بلکہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کو طلاق دینے کا مشورہ دیا حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ میرے  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجرب تھیں اس لئے اپنے ایسے مشیروں کی ایک نہ تھیں لیکن جب رب کریم  
نے عاملین انک کو اسی اسی دروں کا حکم دیا تو ساتھ ہی طلاق دینے کے مشیروں کو بھی ڈانٹا۔

## مذکورہ آیت کے معنی تفسیر سے

مجمع البیان ۱۳۱ { لَا تَحْبَبُوهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ هَذَا  
اِخْتَابَ لِعَائِشَةَ وَصَفَوْنَ اَنْ لَا تَهْمَا قَصِدَا

اَلَا ذَلِكَ وَلَمَّا اَعْتَرَبَ لِبَبِّكَ ذَالِكَ وَخِطَابَ كُلِّ مَنْ يُوْحَىٰ اَبْنِ  
میں آئے کہ تم کو اذکار الا ذلک شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لَاقَ  
اللہ تعالیٰ یُبْرِئِ عَائِشَةَ وَيَا جَرَهَا بِصَبْرٍ هَا وَ اِخْتَابَهَا۔

مذکورہ دو فقرہ ہی بناوٹ کا ارادہ کئے گئے اور ہر اس شخص کے لئے بھی خطاب ہے جس پر  
ایک ننگائی جائے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اذکار کے حکم کو  
اپنے لئے بڑا اذکار سمجھ کر وہ تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ اس آیت مذکورہ سے اللہ تعالیٰ  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بری کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
اور اس کے صبر اور ضبط کا ثواب دے گا۔

کیوں جناب اب تو تمہارے مذہب کی تفسیر میں تمہارے علماء مطہری کو بھی تسلیم کرنا  
پڑا کہ واقعی یہ آیت مذکورہ بالا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رب کریم نے  
خطاب فرمایا ہے اور حکم ضمیر جمع سے خطاب فرمایا جو ادب ازواج مطہرات کو واضح کرتا ہے  
جس کا ادب رب کریم کو ملحوظ ہو اس کو بندہ کہلانے والا اگر اس کا ادب نہ کرے تو عاقبت  
رب کریم سے شان نزول اور خطاب حاضر ہوتا ہے لیکن حکم عام ہوتا ہے اس واقعہ اذکار  
کی جڑی بہتری یہ ہے کہ رب کریم نے اپنے قرآن کریم میں شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی عیب سے بریت اور ان کی ظاہر و باطن طہارت بیان  
فرما کر قیامت تک آنے والے دشمنوں کے لئے بھی کافی ضرب شد بدگائی ہے۔



حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غیر مومنین

مومنین کو ڈانٹ خداوندی

(پانچویں دلیل) نور ۱۸ ﴿كُلُّ لَا يَسْمَعُ لَهُمْ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ  
بِأَلْسِنِهِمْ خَيْرٌ أَوْ قَالُوا هَذَا إِلَهُ قَبِيلِنَا  
جب نام نے اذکار کی بات کو مومنین اور مومنات نے اپنے دلوں میں کیوں نہیں  
اچھا خیال کیا اور کیوں نہیں انہوں نے کہا کہ یہ صراحتاً بتہان ہے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شان میں نازل ہوئی  
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ان ایماندار مرد و عورتوں کو ڈانٹا کہ بتہان بنانے  
والوں نے جب حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بتہان گھڑا تو کہا ہے  
دلوں میں عزت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق کیوں نہ بہتر بات کا خیال آیا۔

(۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کے متعلق مومن کے دل میں بھی خیال اچھا ہونا چاہیے اگر صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کے متعلق دل میں بھی ان کے خلاف خیال کھٹکے تو ایمان جتنا رہتا ہے بلکہ ہر مومن  
کے دل میں ان کے متعلق صفائی اور شان کا عقیدہ ہونا ضروری ہے جو اس آیت  
سے واضح ہوا اور اگر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق  
دل میں اچھا عقیدہ نہ رکھے تو بھی گنہگار ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موافقت میں بات

نہ کرنے والوں کو دوسری خداوندی ڈانٹ

(۱۲) اور قاتلوا ہذا ایلم متبیین سے واضح ہو گیا جو اللہ پاک نے فرمایا کہ اے  
ایماندار تمہیں اذکار کے متعلق زبانی بھی یہ اعلان کرنا چاہیے تھا خدا ایلم متبیین  
کہ یہ صحیحی بہتان اور رب کریم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفائی میں یہ  
علم ہذا ایلم متبیین نہ کہنے والوں کو ڈانٹا کہ جو ایماندار خاتون ہے یا صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رد گرائی کا مشورہ دیتا ہے انہوں نے کیوں نہیں یہ کہا کہ  
یہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صاف بتہان ہے اللہ تعالیٰ ام المومنین  
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موافقت نہ کرنے والے ایمانداروں کو  
دوسری ڈانٹ خداوندی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کے خلاف کہو اس کر کے ایماندار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کیا کوئی ایسا شخص ہے جو  
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف دکھائے ایسے شخص کو فقیر

نفت

پانچ روپے انعام

پیش کرے گا کہ ان کفر تفعّلوا اذ لن تفعّلوا اذ انفقوا انار اس



مُصْطَفٰی صَ لَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کے متعلق و گردانی کے مشیرین یمنین کو تیسری خداوندی ڈانٹ

رِجْشِی رِیْل، نوہ ۱۹ { وَ كَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ فَلَتَمَّوْا یَكُوْنُ لَنَا اَنْ كُنَّا  
بِمَعْلَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ

اور جب تم نے اس بہتان کو سنا تو تم نے کیوں نہیں کہا ہمارے لیے یہ لائق نہیں  
کہ ہم یہ بات اپنے منہ سے نکالیں اور تم نے کیوں نہیں کہا کہ یا اللہ تو پاک ذات یہ حضرت  
عائشہ صدیقہ پر بہت بڑا بہتان ہے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اظہارِ شان کے لیے  
نازل ہوئی۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان مسلمانوں کو ڈانٹا جنہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ حضور آپ کو اس عورت کے علاوہ اچھی اچھی کنواری عورتیں مل سکتی ہیں  
آپ اس کی پروا نہ کریں چونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا سے زیادہ محبت تھی سات برس کی عمر میں ہی آپ نے نکاح کیا تھا اور نو برس کی عمر میں آباد  
فرمایا اور اپنے پاس ہی رکھا تو آپ نے ان کو اس بات کا جواب برسرِ منبر فرمایا۔

بَخَارِی مِنْ یَعْقُوبَیْنِ مِنْ رَجُلٍ فَلَمَّا بَلَغَتْ عَشْرًا اَذَاہَا فِیْ اَهْلِیْہَا وَ اللّٰہُ  
مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ الْاٰخِرِ اَوْ لَقَدْ ذُکِّرْتُ اَوْ رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَیْہِ  
الْاٰخِرِ اَوْ عَابِدٌ خَلُّ عَلٰی اَهْلِیْ الْاَمْعٰی

بخاری شریف کو نہ شخص ہے جو ایسے آدمی کے متعلق مجھ سے غدر کرے جس سے مجھے میرے  
اپنے بیٹے کی قسم میں اپنے اہل پر سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں جانتا اور جس آدمی  
کو خدا ان بن معطل کے متعلق انہوں نے ذکر کیا ہے اس کے متعلق بھی سوائے نیکی کے میں  
کچھ نہیں جانتا۔

میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْاَوَّلٰی  
و تیسری وحی الہی کے کبھی ارشاد نہیں فرمایا لیکن حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا کے متعلق قبل از وحی الہی منبر پر چڑھ کر صفائی پیش فرمائی تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ حضرت  
صدیقہ مطہرہ کے متعلق آپ کو کسی قسم کا شک تھا جیسا کہ ہر یہ زینب بنت جحش نے  
آپ کے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نیکی کی صفائی پیش فرمائی ایسے ہی  
آپ کے اروج مطہرات سے حضرت زینب بنت جحش سے جو بڑی عابدہ صالحہ مشہور تھیں  
نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کے متعلق نیکی کی صفائی پیش فرمائی اور جو مخالف  
اور اعدائے مشورہ دیا۔ تیسرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور حضرت  
عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے حلیہ بیان دے کر صفائی بیان  
کی۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیان سے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا کی صفائی کے گواہ پیش ہو رہے ہیں۔

جنہوں نے آپ کی زوجہ مطہرہ کے متعلق بہتان عظیم کا ارتکاب کیا اور خلاف باتیں  
کہیں یا جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت کو پس پشت ال  
کر اور عورتوں کا مشورہ دیتے تھے۔ ان سب سے میرے پیارے رحمۃ اللعالمین  
صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف پہنچی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی بات ہے۔



ذریعہ سعادت ہیں خود ہیں ساری مخلوق کے واحد حاکم خود ہیں لیکن اپنے گھر کی بات کا بھی خود بخود نہیں فرما دیا حالانکہ ارشاد خداوندی موجود ہے۔ **فَلَا وَدَّيْنَا لَا يُوْمِنُوْنَ** حَتّٰى يُخْرِجُوْكَ مِنْهَا يُخْرِجُ رَبِّيْهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ مَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ حضور قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہو سکتے یہاں تک کہ آپ کو واحد حاکم نہ تسلیم کر لیں اس چیز میں جو آپ نے ان کو دیا فیصلہ فرمایا پھر وہ سن کر اپنے دلوں میں گھٹکا بھی نہ پائیں جو آپ نے فیصلہ فرما دیا اور تسلیم کر لیں جیسا کہ حق ہے تسلیم کرنے کا۔

**تاریخ کامل ۲/۴۰** قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا بَالُ رِجَالٍ يُؤْذُوْنَ سُبْحٰنَیْ فِیْ اَهْلِیْ یَقُوْلُوْنَ عَلَیْھِمْ اَهْلٌ بَنِیْتُ عَلَیْھِمْ الْحَقَّ۔

خدا کی فیصل خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن گھروالی مطہرہ کا مقدمہ سامنے آتا ہے تو آپ بطور گواہ صفائی حلفیہ بیان دے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے غیبتیں ہوتے ہیں عورتوں سے حضرت زینب اور ہریرہ کو آپ نے بلایا۔

**تاریخ کامل ۲/۴۰** فَقَامَ إِلَیْھَا عَلٰی فَصَّرَ بَھَا ضَرْبًا شَدِیْدًا وَھُوَ یَقُوْلُ اَصِدِّقِیْ رَسُوْلَ اللّٰھِ فَقَالَتْ وَاللّٰھِ مَا اَعْلَمُکُمْ اِلَّا خَبِیْرًا۔

تاج اہل بیت سے بری کا معاملہ ہے خود حاضر و ناظر کی طاقت رکھتے ہیں لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے اکیلے اپنی صفائی کی گواہی پر اکتفا نہیں فرماتے اور ان سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صفائی کے گواہ کے طور پر گواہی دلاتے ہیں تاکہ آج اگر شرعی فیصلے میں نے اپنے اکیلے کی شہادت

کی بھی توکل پیش کی معاملے میں بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکیلے کی گواہی مسلم کر لی گئی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حلفیہ بیان کے ساتھ اور ان کی گواہی بھی فرما دوائے جا ہے یہی تاکہ شرعی اصول میں فرق نہ آئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکیلے کی گواہی کیے منظور ہو سکتی تھی۔

**ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدائی امتحان اور ان کا پابن مونا**

**۲۱** يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِیْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ الْحَیْوةَ الدُّنْیَا **۳۱** **الاحزاب** وَذِیْنَتْھَا فَتَعَالٰی لَیْنٌ اُمتَّعْتُكُمْ وَاَسْرَحْتُكُمْ سَوَآحًا مِّثْلًا ۝

اے ہر وقت کے خبردار فرما دیجئے اپنے ازواج کو اگر تم دنیا کی زندگی کی زینت کا ارادہ کرتے ہو تو آؤ تمہیں مینوی سامان ویدیں اور میں تمہیں رخصت کر دوں اچھا رخصت کرنا۔

اس آیت کریمہ میں بھی شان ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے۔

مذکورہ آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ اپنے ازواج

مطہرات کو فرما دیجئے کہ اگر تمہیں صرف دنیاوی زینت کی ضرورت ہے تو ارادہ ظاہر کر دو اور

جو آپ کے ازواج مطہرات سے دنیاوی مال کی خواہشمند ہو اس کو کچھ دنیاوی مال دے کر

ذرا رخصت فرما دیجئے وہ آپ کے قابل نہیں۔

اس فرمان خداوندی سے ثابت ہوا کہ طالب دنیا عورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وجہیت میں نہیں رہ سکتی اور اگر کوئی طالب ہر تین تو اس فرمان خداوندی سے ظاہر ہو جائی

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بفرمان خداوندی ضرورتیں طلاق دے کر گھر سے نکال دیتے



## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات دنیا کی عورتوں سے بالا ہیں

(شریف بیل)

۲۲ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنَّ النِّسَاءَ  
الْأَحْزَابَ ۚ ۳ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ

مِرْطٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات باقی عورتوں سے تم کسی کی مثل نہیں ہو گے  
میں غیب پر پھر تم آواز کو آہستہ مت کرو تو جس کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کرے گا اور تم  
کو سیدھی کہو۔

اس آیت کریمہ سے کئی مطالب ثابت ہوئے۔

۱) يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو رب کریم ملاو اسط  
خطاب فرماتا ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں جو داخل ہے اس خطاب  
خداوندی نے ہزوت کی طرف نسبت اضافی کر کے ازواج مطہرات کے شان کو بالا فرما دیا۔  
۲) لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ فرمان خداوندی نے خلق کی تمام عورتوں سے مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو جسے میں ممتاز بنا دیا کیونکہ قرآن کریم میں اور کسی عورت  
میں متعلق رب کریم نے ایسا نہیں فرمایا کہ منہاری مثل دنیا کی کوئی عورت شان میں  
ہم سہی نہیں کر سکتی یہ تمغہ شان صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات  
کو ہی حاصل ہے علی غم الف عدد میدان حشر میں اس آیت کریمہ کا محکمہ تعلیم ازواج  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جھرتا نظر آئے گا۔ اور عدوین ازواج مطہرات

آپ کے ازواج مطہرات سے دربار رسالت میں اس بات کا کسی نے نہ ارادہ ظاہر کیا  
نہ ہی بعد از وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ازواج مطہرات سے کسی نے مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ طلب کیا اس سے صاف واضح ہے کہ ازواج مطہرات مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم خاب مال دنیاوی نہ تھیں اور کوئی عورت اگر دنیا کے مال کی طالبہ ہو تو  
نروہ ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے مرتبہ کو عند اللہ کو  
نہیں پہنچ سکتی نہ دنیا میں نہ عقبی میں کیونکہ مذکور بالا فرمان خداوندی کے ارشاد پر کسی نے  
دنیاوی مال پر لیک نہیں کہا اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جنت کو  
پسند فرمایا اور دنیاوی مال طلب نہیں کیا اور ثواب آخرت کی ہی طلب کا رہیں تو اللہ تعالیٰ  
نے پھر اور ارشاد فرمایا۔

۲۱ فَإِنْ كُنْتُمْ تَشْرُدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَلَا لَهُ الْآخِرَةُ  
الْأَحْزَابَ ۚ ۳ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْوَىٰ عَنِ عَظِيمًا ۝

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے گھر کا ارادہ  
کھتی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے نیکی کرنے والوں کے لئے بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے  
جب ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رضا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور  
خداوند کریم کی رضا کو دنیاوی مال پر مقدم سمجھا تو ارشاد الہی ہوتا ہے کہ تم اگر اللہ اور اس  
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے ثواب کی طالبہ ہو تو تمہارے لئے خداوند کریم  
کے نزدیک اجر عظیم ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ازواج مطہرات سے کسی کو طلاق  
دے کر نہ چھوڑنا یہ ازواج مطہرات کے ارادہ جنت اور غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بین  
دلیل ہے تو ارشاد الہی ہوتا ہے۔



مصدقہ سے اللہ علیہ وسلم یَوْمَ یَعْصُ النَّاسُ عَلٰی سَیِّئِهِ کے عامل ہوں گے۔

(۳) فَلَا تَخْضَعْنَ بِالنُّؤْلِ مِنْ رَبِّكُمْ فِي زَوَاجٍ مُطَهَّرَاتٍ مِصْطَفَى صِلَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ  
وسلم کو گھر بیٹھے گرج کر فیصلہ کرنے کا ارشاد فرمایا تاکہ ان کا دشمن غیب جسے اور ان  
کا شان قرآن کریم میں پڑھ کر یَضْرِبُونَ وَجُوهُهُمْ سے اپنی حسرت نکال لے

(۴) وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ سے رب کریم نے ازواجِ مطہراتِ مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے قول حقہ کی تعریف فرمادی کہ

جن کا کلام **يَا مُسْرُوْدُ** یا **اَلْمُعْرُوْدُ** کے خلاف نہ ہو اور جن کے کلام سے  
عالمین کی حکمرانی کا ظہور ہو اور جن کے قلوب متقی ہوں اور جن کے وجود کی مماثلت مشا  
ہ میں مفقود ہو بھلا ایسی سنٹیوں پر اگر کوئی حسد نہ کرے تو حسد کا اور کونسا مقام ہو سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف آواز کسنا  
خداوند کریم کے نزدیک یہ معمولی بات نہیں

(نویں ویل)

تور ۱۸ { اِذْ تَلَقَوْاْهُ بِالْحِزْبِ الَّذِي يَخْلُفُكُمْ وَلَقَدْ تَوَلَّوْاْ مِنْهُ كَآفًا وَلَٰكِنْ لَّكُمْ فِيهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُوْنَهُ هِیْئًا وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ  
جب زبانِ باقی باتیں چلانے لگے تھے اور اپنے منہوں سے تم وہ بات کہتے تھے جس کا  
تمہیں علم نہیں اور حضرت عائشہؓ کے خلاف کہنے کو تم آسان بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے  
نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے۔

ایک مذکورہ بالا بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ کے شان بیان کرنے کے واسطے

- 8.

وہ لوگ جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بہتان کو بھیتر بھیت آگے آگے بائیں کرتے تھے ان کو رب کی قسم نے ڈانٹا کہ خبردار میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلات کوئی بات نہ کرے تمہارے منہ اس قابل نہیں کہ آپ کے گھر کی بات فہم کرو جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلات بات کہے گا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔

ہر خلافت بات کہنے والے میں وہ بے علمی سے باتیں بناتے ہیں۔

تم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کی مخالفت کو معمولی سمجھا ہے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔

تحت

اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کے خلاف اس زمانہ میں کمانوں کو شک نہیں دیتا اور فرمایا کہ تم نے شانِ عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معمولی سمجھا ہے یہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مشیت میں دنیا کی عورتیں نہیں ہو سکیں شان میں رت کومرے قرآن کی آیتیں نازل فرمائیں جو قامت تک قرآن میں سچ رہیں گی۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخالفین باتیں سنانے والے  
خداوند کریم کے نزدیک کاؤ بین ہیں :

(دشویں ویل)



نور ۱۸ { کَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَدْبَعَةٍ شَهَادَةٍ خَاذِلْمِي تُوَابَا الشَّاهِدَ  
فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَافِرُونَ }

کیوں نہیں لائے وہ چار گواہ توجب وہ گواہ نہیں لائے تو یہ اللہ کے نزدیک  
بھڑے ہیں۔

کیا شان ہے حضرت صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ جس کے مقدمے کا سرکاری  
وکیل رب کریم ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عہدہ صحت کے مقدمے میں سرکاری وکیل  
رب کریم خود ہی فیصل اور خود ہی سرکاری وکیل جو باوجود سمیع و بصیر ہونے کے بنا  
سے گواہ طلب فرماتا ہے تاکہ ثابت ہو جائے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا کی وکالت بھی خود فرما رہا ہے جب وہ گواہان نہ پیش کر سکے۔ تو رب کریم نے  
فیصلہ فرمادیا کہ یہ لوگ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف بکنے والے فَاُولَئِكَ  
عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَافِرُونَ۔ یہ خدائی فیصلہ تاقیامت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں رہیگا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صداقت  
اور صفائی کے گواہ بن کر منبر پر چڑھ کر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت پیش  
فرمائی اور ازلی فیصل نے فَاُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَافِرُونَ کا فیصلہ بھی لیا  
حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شاہد یا مخالفین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ جب  
عند اللہ ہم انکا ذیون ثابت ہو گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ کا صدیقہ پوتا رب کریم نے  
ثابت فرمادیا زوجہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کی زوجہ کی تطہیر اور صداقت  
کا مقدمہ پیش کرنے والا رب کریم ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی

اور میں اس نئے کا عکس قرآن کریم میں چڑھ رہا ہو تو آج ہی ان کو کوئی مخالف تیرا بازی  
سے نولے بقانون خداوندی عند اللہ عظیم کو ہاتھ میں لیا اور جو منہ سے کر رہا ہے۔ وہ  
میں لکھ رہا ہے علم کا حال ہے اور بات خلاف کہہ کر مایا کوئی لکھا ان شک  
کا انکار نہیں رہا ہے اور لکھن کا حدیقہ النساء کے شان میں گستاخی کر رہا  
ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے حق میں فیصلہ نہ رہا ہے اُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ  
الْكَافِرُونَ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا کے خلاف حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ کے حق میں رب کریم نے کیوں نہ فیصلہ دیا  
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیان کے خلاف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا کو کیوں فضیلت دی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت  
علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ سے کیوں مقدم سمجھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ  
ہوں وقت اگر فیصلہ افضلیت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں ہوتا تو  
اس وقت تک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زوجیت اور جنت میں بھی زوجیت  
عائشہ صدیقہ مطہرہ قائم ہے تو فضیلت بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا کی مقدم رہیگی اور کوئی آپ سے مقدم ہو سکتا نہیں کیونکہ بفرمان خداوندی۔

مطلقاً صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات منوں کی مائیں ہیں

ابا ربوبی دلیل

۲۱ { اَللّٰہِیْ اَدْخِلْہِ الْاَوْفَیِّیْنَ مِنَ الْاَنْفُسِہُمْ وَادْخُلْہِ  
الْاَعْرَابَ } اَمَّا تَتْمَحُّ اَوْ لَوْ اَلْاَرْضَ حَاہِرَ لَعَصَہُمْ اَوْ لَوْ



بَعْضُنَّ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت اقرب ہیں مومنین کے لئے ان کی جانوں سے اور آپ کے ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور کشتہ دار بعض ان کے اقرب ہیں بعض سے۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے پہلا درجہ مومنین کے لیے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا۔ بعد ازاں آپ کے ازواج مطہرات کا اور یہ بھی فرمایا کہ آپ کے ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور تیسرے درجے پر باقی آپ کے رشتہ داروں کا ذکر فرمایا۔ اس آیت کریمہ سے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شان ثابت ہوئے۔

۱) مومنین کے واسطے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا درجہ آپ کے ازواج مطہرات کا ہے اور آپ کے ازواج مطہرات مومنوں کے لئے ایمانی مائیں ہیں جو ایمانی ماں کا منکر ہے۔ اپنے ایمان کا دشمن ہے اور ایمان سے خالی ہے کیونکہ جیسا کہ نبی ماں کے بغیر بیٹے کا پیدا ہونا محال بٹیا بٹیا ہی تب کہلا سکتا ہے اگر اس کی ماں ہو اگر ماں نہیں تو بیٹیا بٹیا کہلانے کا حقدار نہیں ایسے ہی ایمانی ماں کے بغیر ایماندار کہلانے محال کیونکہ رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو مومنین کی مائیں مقرر کر دی ہیں نبی نہیں نہیں کیونکہ فرمان خداوندی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ نَبِيًّا مِّن قَبْلِهِ سے دیکھتے ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے نبی باپ ہی نہیں تو آپ کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی مائیں کیسے کہلا سکتی ہیں۔ بہر صورت جب اللہ تعالیٰ نے بفرمان خود وَاَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ سے مومنین کی مائیں آپ کے ازواج مطہرات کو فرمایا تو ثابت ہوا کہ مومنین کا ذکر فرما کر پھر

ماؤں کا ذکر کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات مومنین کی ایمانی مائیں ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کے ایمانی باپ ہیں اگر نبی ماں باپ کے عاق کو ایمان کا حقدار کیسے رہنے دیتا ہے۔ نبی ماں باپ کا عاق نبی رشتہ سے محروم اور ایمان کے مای باپ کا عاق ایمان سے محروم تو اس آیت مذکورہ سے ثابت ہوا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے درجے پر آپ کے ازواج مطہرات ہیں اور باقی اولوالارحام تیسرے درجے پر ہیں۔

دوسری دلیل ازواج مطہرات کے اولاد سے رتبہ میں مقدم ہونے کی،

۲۲ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ

۱۲۱ الاحزاب ۸

اے ہر وقت ہر فردے فردے کے غیر خدا فرما دیجئے اپنے ازواج مطہرات کو اور اپنی بیٹیوں کو۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے دو حکم ارشاد فرمائے۔

۱) فرمادیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج مطہرات کو اور بنات کو ازواج کے بعد بیان فرمایا جس سے ثابت فرمایا کہ بنات کا درجہ ازواج کے بعد ہے اگر بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ مقدم ہوتا تو رب کریم بھی اپنے بیان میں ازواج مطہرات سے بنات کو مقدم فرماتا حالانکہ دونوں کی نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے لیکن جن کو رب کریم نے مقدم فرمایا ہم بھی ان کا درجہ مقدم سمجھتے ہیں اور جن کا درجہ رب کریم نے مؤخر رکھا ہم ان کو مؤخر سمجھتے ہیں۔ بہر صورت افضلیت میں فرق ہے شان میں تقابلیں۔ ۲) رب کریم نے بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع سے ذکر فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے



کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں دو سے زائد ہیں کیونکہ مجمع عربی میں کم از کم تین پر استغالیٰ ہوتا ہے تو جو لوگ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی ہی کہتے ہیں ان کا رب کریم نے رو فرما دیا کہ آپ کی بیٹی سے زائد بیٹیاں ہیں صرف ایک ہی بیٹی نہیں جو ایک ہی بیٹی کے قائل ہیں اور باقی کا انکار کرتے ہیں وہ قرآن کریم کے منکر ہیں۔

### تمام رسولوں کی بیٹیاں اولاد پر مقدم ہیں

(۳) الرعد ۱۳ {وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ  
اٰمْرًا وَّاجِبًا وَذُرِّيَّةً

اور ضرور ہم نے آپ کے پہلے تمام رسولوں کو بھیجا اور ان کے لئے بیویاں اور اولاد بھی بنائی۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب کریم نے اَزْدَاجًا کو ذُرِّيَّةً پر مقدم فرمایا۔

جس سے ثابت ہوا تمام انبیاء علیہم السلام کی بیویاں جب اولاد پر مقدم ہیں۔ تو باوجود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج مطہرات بھی ذریعہ پر افرمان خداوندی مقدم ہوئے۔

### دخول جنت وقت بھی بیویاں اولاد سے پہلے داخل ہوں گی

(۴) الرعد ۱۳ {جَنَّتْ عَدْنٌ يَّيْدُ خُلُوْنَهَا وَمِنْ صُلْحٍ مِّنْ اٰبَاعِهَا  
وَاَزْدًا اِحْمَرًا وَذُرِّيَّتُهُمُ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ

میں کُلِّ بَاب۔

مؤمنین جنت عدن میں داخل ہوں گے اور جو ان کے ماں باپ سے نیک لوگ ہوں گے ان کی بیویوں سے اور ان کی اولاد سے اور ان پر ہر دروازے سے فرشتے داخل ہوں گے۔

### رب کریم نے دعائیں بھی بیوی کو اولاد پر مقدم رکھا

الفرقان ۱۹ {وَالَّذِيْنَ يَقُولُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْدٍ اٰجِنًا وَذُرِّيَّةً  
اٰمَةً اَعْيُنُوْا جَعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے انکھوں کا عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنا۔

### حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقدم ہونا شیعہ کتب حدیث

الاسناد ۱۸۵ {هَلُمَّ طَعَامًا يَا قَا طِمَّةُ فَقَدِمَتْ الْبُرْمَةُ  
وَالْقُرْمُ فَقَعَى الْقُرْمُ وَقَالَ اَلَيْسَ بَارِكًا

اَلطَّعَامُ ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِيْ لِعَائِشَةَ فَغَرَفَتْ ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِيْ لِمُسْلِمَةَ فَغَرَفَتْ فَمَا زَالَتْ تَغْرِفُ حَتَّى وَجَّهَتْ اِلَى نِسَاءِ  
بَنِي قُرْمَةَ فَغَرَفَتْ وَمِنْهَا لَمْ يَقَالَ اَغْرِفِيْ لِابْنِكَ وَبَعْلِكَ  
وَالْاَغْرِفِيْ وَكُنِيْ وَاهْدِيْ لِحَاوَرَا اَتَلِيْ فَعَلَّتْ ۝

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اپنا کھانا لاؤ تو عائشہ رضی اللہ عنہا پھر کی بیٹی اور روٹی لائی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



نے روٹی کو ڈھانپ دیا اور فرمایا اے اللہ ہمارے کھانے میں برکت فرما پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا توڑ تو میں نے ایک ٹکڑا توڑا پھر میں نے فرمایا ام سلمہ کے لئے ایک ٹکڑا توڑ تو میں نے ایک ٹکڑا توڑا تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روٹی کے ٹکڑے کر کے تقسیم فرمائی رہی حتیٰ کہ آپ کے تمام لواحقین کی طرف منسوب ہو کر ایک ایک ٹکڑا روٹی کا اور سالن کو تقسیم کیا پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹے اور اپنے خاوند کو بھی ایک ایک ٹکڑا دے دو پھر آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا توڑ لے اور کھلے اور اپنی پٹنوں کو دے دے تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایسا ہی کیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا تقسیم کرنے والے سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور تقسیم کرنے والے رحمۃ العالمین نذیر العالمین محمد بن عبد اللہ تقسیم میں پہلا شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المؤمنین کو دلوایا بعد میں تمام اہل اولاد مطہرات کو دلوایا اور دوسری بات یہ ثابت ہوتی کہ بیٹی کو زوجہ مطہرہ پر منحصر رکھا۔

**حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجمع صفات خیرہ ہیں**

(ابا رھوین میل) الاحزاب ۲۲ ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنِينَ وَالْقَنَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّامِينَ وَالصَّامَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ﴾

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنِينَ وَالْقَنَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّامِينَ وَالصَّامَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ﴾

اس آیت کریمہ رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شان مع زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے۔

جانتے ہر حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟  
زوجہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو سب مخلوق سے پہلے مسلمان امیرت اُن اُن کو اُن اول من استسلم ہیں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
إِنَّ الْمُسْلِمِينَ كَلَّ  
مصدق ہیں۔

جانتے ہر حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
وَالْمُؤْمِنِينَ كَلَّ  
مصدق ہیں

تو د المؤمنات حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ ہیں جن کو د المؤمنات کا خطاب رب کریم کی طرف سے عطا ہوا یعنی صدیقہ کا ایمان رب کریم نے منظور و مقبول فرما کر زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل فرمایا۔



جانتے ہو حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ

تعالے عنہا کون ہیں ؟

(۳) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالْقَبِيلَتَيْنِ هُنَّ -

زوجہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو قَوْمُوا

لِللَّهِ قَاتِلَتَيْنِ کے پیشوا اور پہلے علمدار ہیں

تو ان کی زوجیت کے لئے حضرت عائشہ

مطہرہ رضی اللہ عنہا وَاَمِنْ لَقِيتُ مَكَانَ

شرط کے لئے فرو و احدہ ہیں جس کا اثباتی

اقرار الفت سے فرمایا اور جن کا انکار

بھی ایسا کہ رب کریم نے لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ

مَنْ التَّسَاءُ کا خطاب فرمایا۔

زوجہ مطہرہ اللہ فی جَاءَ بِالصَّدِيقِ

ہیں صدق قرآن کریم ہے لانے والے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہیں۔

اور معیت زوجیت وَالصَّدِيقِ قَاتِلَتَيْنِ

رب کریم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کو خطاب فرما رہا ہے۔

الصابرین کے اول صابر جنہوں نے

پتھر کھا کر اور وائنت مبارک شہید کیا کہ

بد دعا نہیں فرمائی ان کی زوجہ مطہرہ ہیں۔

تو آپ کی زوجہ عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کو خداوند کریم کی طرف سے آپ

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ

مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

(۴) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا فی

قرآن کے مطابق وَالصَّالِحِينَ

کے متعلق ہیں۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

(۵) الصابرین خطاب خداوندی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے

کے مائتھی الصَّابِرَاتِ کا خطاب

خداوندی ملتا ہے۔

وَالْحُشْعَيْنِ کے مصداق ہُمُ فِي

صَلَاتِهِمْ حُشْعُونَ کے اُتار دین

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اہلیہ ہیں۔

تَوَدَّ الْحَاشِعَيْنِ کا خطاب خاص حضرت

عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر والی ہیں

جَوَدَ الْمُتَّصِدِ قَاتِ کا اصل ہیں۔

تَوَدَّ الْمُتَّصِدِ قَاتِ کی صفت حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زوجہ

مطہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے

سے ہے جو شاہی خزانہ گھر کے دروازے

کے اندر نہ آنے دیں اور باہر ہی خبرات

کر دیں خزانہ بعد صدف فرماتی ہیں۔

وَالْمُتَّصِدِ قَاتِ کا خطاب خداوندی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت

کے توازن درست رکھنے کے لئے پہلے تو

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

(۶) وَالْحَاشِعَيْنِ کا خطاب خداوندی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں ؟

وَالْمُتَّصِدِ قَاتِ کا اصل خطاب

خداوندی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کو ہے۔



جانتے ہر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

اس ذات مطہرہ کی اہلیہ بی بی جن کا کلمہ  
يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي ہے  
کھلائے پلائے اور صائم الدہر ہر سال  
میں فرق نہ آئے۔

(۸) وَالصَّامِيْنَ کے بانی مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تَوَدَّ الصَّامِيَّاتِ کی مخاطبہ کا  
نصوم الدہر حضرت عائشہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی اہلیہ بی بی  
کے سوا صائم الدہر اور کوئی از ادای  
مطہرات سے تھا ہی نہیں۔

جانتے ہر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

محبوب خداوند صلی اللہ علیہ وسلم  
نبی اللہ کی زوجہ مطہرہ بی بی جن کی شریعت  
الْجَنَّةِ لِلْجَنَّةِيِّنَ وَالْجَنَّةِ لِلْجَنَّةِيِّنَ  
وَالْجَنَّةِ لِلْجَنَّةِيِّنَ  
وَالْجَنَّةِ لِلْجَنَّةِيِّنَ کا علم  
کر سابقہ قانونی ختم کر دیا۔

(۹) وَالْحَافِظِيْنَ فَرْوَجَهُمْ  
فرمانِ خداوندی حضرت مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ہے۔

تَوَدَّ الْحَافِظَاتِ خطابِ مطہرہ  
ساتھ ہی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ  
اللہ تعالیٰ عنہا کو خداوند کریم کی طرف  
ہو رہا ہے حضرت عائشہ مطہرہ رضی

تعلیٰ عنہا کے دشمن بہتان عظیم سے آپ  
کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت سے  
علیحدہ کرنا چاہتے ہیں اور رب کریم کے آپ  
کو وَالْحَافِظَاتِ کا خطاب فرما کر  
وَالْحَافِظِيْنَ فَرْوَجَهُمْ کے ساتھ  
ایسا تعلق مضبوط بنا دیا جو ساری دنیا بھی  
مخالف ہو جائے آپ کی زندگی کو مٹوٹ  
نہیں کر سکتا۔

نوکر رسول کی گھروالی ہیں —  
سنبھل کر زبان بھلانا۔

جانتے ہر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟  
حضرت رحمة العالمین محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے  
دنیا عقبی میں لَوَاءُ الْحَمْدِ  
بیدی دست پاک میں عطا فرما  
کر دَالَا كِرِيْمِيْنَ اللّٰهُ كَثِيْرًا  
کا نعت فرمایا۔

تَوَدَّ الْكَافِرَاتِ کا غورہ مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بنا  
دیا۔

یہ دس مطہرہ صفات کی مجموعہ آیت قرآنی رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی اہلیہ حضرت عائشہ المسلمۃ الموقرۃ والقانتۃ الصدیقۃ  
الصّابرة الخاشعة المتصدقة الصّائمة الحافظة الذاکرة



رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم والمومن القانت  
الصادق والصابر الخاشع المتصدق الصائم الحافظ الذی  
اللہ کثیر کی معیت میں بیان فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جس کو حضرت  
عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسلمہ ہونے میں شک ہو ایسے شخص  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہونے میں شک ہے۔

جس کو حضرت عائشہ کے مومن۔۔۔ ایسے شخص کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مومن ہونے

..... قانت ..... قانت

..... صدیق ..... صدیق

..... صابر ..... صابر

..... خاشع ..... خاشع

..... متصدق ..... متصدق

..... صائم ..... صائم

..... حافظ ..... حافظ

..... ذاکر ..... ذاکر

..... ذاکر ..... ذاکر

..... ذاکر ..... ذاکر

..... ذاکر ..... ذاکر

..... ذاکر ..... ذاکر

..... ذاکر ..... ذاکر

..... ذاکر ..... ذاکر

..... ذاکر ..... ذاکر

ذاتی قانون ہے کہ شان نزول خاص ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ حکم عام بیان فرماتا  
ہے اور شان نزول خاص بیان کرنے سے مابذل لے یا لہذا کی خصوصیت  
میں فرق نہیں آتا جیسا کہ عبد اللہ بن ابی کے حق میں جو آیت نازل ہوئی رہی شان  
نزل خاص تھا لیکن حکم عام ہے۔

ایسے ہی کئی آیتیں ابھل کے حق میں نازل ہوئی لیکن حکم ان کا سب کفار پر ہے

ابھل اس آیت کی زد سے نہیں بچ سکتا ایسے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آیت جو کہ

میں جو آیتیں نازل ہوئی وہ بھی لفظ جمع سے بیان کی گئیں مثلاً وَطِيعُ حُجْرٍ الطَّاهِرِ

جس کا لفظ جمع ہے حکم عام ہے لیکن شان نزول خاص ہے تو علی رضی اللہ عنہ

کو اس آیت میں نازل ہوئی آپ اس آیت کی شان سے بری نہیں ہو سکتے خواہ

کہہ جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

الَّذِينَ يُفْقَهُونَ اسْوَالِ الْمَرْبِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الْجَمْعِ

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ دنیا کے مومنین سے بہتر ہیں

الاحزاب ۲۲ اَوَامِرٌ مِّنْهُ اِنْ رَّهَبْتَ نَفْسًا لِلنَّبِيِّ

اَوَامِرٌ مِّنْهُ اِنْ رَّهَبْتَ نَفْسًا لِلنَّبِيِّ

اور عورت مومنہ اگر اس نے اپنے نفس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صبر کر دیا تو نبی

صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمادیں خواہ آپ کے لئے عذر

ہو مومن کے۔

.....

.....

تلك عشرة كاملة

وَمِنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمِنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ

”علی رضا“ اس آیت خداوندی میں تمام الفاظ جمع کئے ہیں اور ہم نے

ایک عائشہ پر ہی چسپاں کر دیے یہ تمہاری بناوٹ ہے۔

”محمد عمر“ سبحان اللہ علی رضا صاحب تم بچاؤ فرماؤ خداوند کو کیا جانو

.....

.....



حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخالفین بناوٹ والے جھوٹی باتیں گھڑنے والوں کا ایک جسم ذریعہ تھا کہ وہ . . . میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر حملہ آور ہوئے . . . دوسرا یہ کہ ایک مومنہ کے خلاف کبواں کر کے اس کو اذیت پہنچائی تو رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اذیت کا احساس فرماتے ہوئے ان کی اس ناجائز اذیت کی سزا بھی سنائی فرمایا۔

**حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خلاف ورزیوں کا مجرم**

(چودھویں دلیل، الاحزاب ۲۲) ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيًا ظَاهِرًا اَكْتَسَبُوا خُفْرًا اَمْ حَتَّىٰ اُتُوا بِالْحَقِّ﴾ اور وہ لوگ جو مومنین اور مومنات کو بغیر حرم کے تکلیف دیتے ہیں تو ضرور بہتان اور ظاہر گناہ کے حامل ہیں۔

یہ آیت کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی کہ جن لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بہتان گھڑا اس نے ایمان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر حملہ کیا اور جو کسی ایماندار پر بھروسہ کسی فعل کے عدل کے حملہ آور ہو تو وہ شخص خداوند کریم کے نزدیک بہتان کا متحمل ہے اور ظاہر گناہ کیہ کا فاعل ہے دوسرا مجرم ہے اور پھر آگے فرمایا کہ جو شخص حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میں ان پر بہتان گھڑنے سے نہیں باز آیا اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ذات خداوند کریم تکلیف پہنچا

جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کبواں کر کے تکلیف پہنچائی اس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی اور جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی وہ عاقلین میں ملعون ہوا اور جو عاقلین میں ملعون ہوا عاقلانہ مہینا میں گیا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

(چودھویں دلیل، الاحزاب ۲۲) ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكُوْذُبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَالْاَلَمُ لَشَدِيْدٌ﴾

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں لعنت کرے گا۔ اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کرنے والا تیار کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اگر اعمال صالحہ کریں تو ساری دنیا ان کو اب ان کی ایک نیکی کاٹنے کا عمر کی نیکیوں کا تو حساب ہی نہیں اور اگر ان کے خلاف کوئی بات کر دی تو اس کے جرائم بھی ساری دنیا سے چار گنے زیادہ ہوں گے۔ (اللہ عزوجل) مومنہ کے خلاف کہنا۔

عائشہ جو ہر عیب سے بے خبر ہیں ان کی طرف عیب منسوب کرنا۔ جس کی نظیر ظاہری باطنی رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرمائی اس کی مخالفت کرنا۔ عاقلین کے حکم کی زوجہ مطہرہ کی زوجیت پر حملہ آور ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کہنے سے ذات خداوندی کی ایذا کا بوجھ اٹھانا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کہہ کر حرمت اعلیٰ میں کو ایذا



پہنچا رہا۔

- ۷۔ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچا کر عالمین میں ملعون ہونا۔  
۸۔ عذاب مہین کا سزا یافتہ ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کہہ کر آٹھ جرائم کا مستحق ہیں  
آٹھویں جہنم کے طبقے لہذا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مخالف دوزخ کے  
آٹھوں دروازوں سے پکارا جائے گا اور آٹھوں کا ہی عذاب کھینکا۔ فافہم وقل ما  
مَنَعَتْ اَنْ اسْتَطَعَتْ۔

”علی رضا“ قرآن کریم میں رب کریم نے یَا نِسَاءَ الْبَتِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ  
النِّسَاءِ اِنَّ الْقَيِّمَاتِ اللہ تعالیٰ نے نبی کی پیلیوں کو کہا کہ تم باقی عورتوں کی مثل نہیں  
ہو اگر تم منقبیہ پر ثابت ہو کر نبی کی بیوی ہونا کوئی فضیلت نہیں اتقار شرط ہے اگر متقبیہ  
ہے تو اجر ہا مرتبہ ہے ورنہ نہیں۔

”محمد عمر“ شان ازدواج مطہرات وہ بیان ہو چکیں جو دنیا کی کسی دوسری عورت کے لئے  
ممكن نہیں رسولائے ازدواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دنیا کی کسی  
عورت کی تعریف رب کریم نے قرآن میں اتنی نہیں فرمائی جتنی کہ حضرت عائشہ  
صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باقی رہ نہاں کہنا کہ اِنَّ الْقَيِّمَاتِ اگر تم  
منقبیہ ہو تو نہیں دنیا کی عورتوں سے دگنا ثواب ہے اِنَّ الْقَيِّمَاتِ سے جو  
نے کمزوری سمجھی ہے یہ نہاں غلط فہمی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الْقَيِّمَاتِ اذلی  
مطہرات کے حق میں نازل فرما کر ازدواج مطہرات رضی اللہ علیہن جمعین کے شان کو  
دو بالا کر دیا تاکہ دگنے ثواب میں سے کو با دلائل بیان کیا جائے اور دگنے ثواب دینے

کی دلیل پیش فرمائی کہ ایک فضیلت ازدواج مطہرات رضوان اللہ علیہن جمعین کی  
زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس سے وہ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ  
کے خطاب کی حقدا میں جس میں دنیا کی کوئی عورت ازدواج مطہرات رضوان اللہ  
علیہن جمعین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثانی ہو سکتی ہی نہیں۔

دوسری فضیلت اتقار ہے جس کو رب کریم نے اِنَّ الْقَيِّمَاتِ سے  
الفضیلت کا اظہار فرمایا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج مطہرات کا شان  
وفضیلت صرف زوجیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نہیں بلکہ اتقار میں بھی  
بے مثل ہیں اس لئے اِنَّ الْقَيِّمَاتِ کی قید بڑھائی تاکہ نَوْتِهَا اَجْوَدُ هَا  
مَسْرُتِہن سب مخالفین کو معلوم ہو جائے۔

پھر کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ یقین اور خداداد کریم نے بھی تمام ازدواج مطہرات  
کی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شان مطہرہ اور صدیقہ خاتمہ صائمہ  
الطہارہ اور فائزہ ثابت فرمادیا تو تیسرا جواب یہ ہے کہ اِنَّ الْقَيِّمَاتِ میں اگر شرط  
ہے۔ تو قیادت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفت انفرادی  
ہے جو قبل ازیں آپ کی دس صفات میں یہ صفت تفصیل مذکور ہو چکی۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف لب کشائی کرنے سے  
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینا  
اور اڑھیں سے جائے گا جہاں البرجیل البرہب وغیرہ کا ٹھکانا ہے۔

”علی رضا“ ہماری بعض کتابوں میں لکھا ہے۔ عائشہ نے ماریہ قبطیہ پر تہتان



لگایا تھا یہ آئیں اس کے متعلق ہیں۔

”محمد عمر“ شیخان اللہ ایسا جھوٹ ورے کن کو لگے اگر حضرت عائشہ کے متعلق نازل ہوئی تو اسی ورے بغول منہا سے ان کو لگنے چاہیے تھے۔ حالانکہ عبداللہ بن ابی وغیرہ کو لگے۔

تاريخ کامل ۲ { ثُمَّ أَمَرَ بِسُلَيْمِ بْنِ إِثْثَةَ وَهَانَ بْنِ ثَابِتٍ  
وَهَبَةَ بِنْتِ حُجَيْنٍ وَكَانُوا مِنْ أَصْحَابِ  
بِالْفَاحِشَةِ فَضُرِبُوا أَحَدًا هُمُ.

پھر سبط بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حنظلہ بن جحش اور وہ ان لوگوں سے تھے جنہوں نے بہتان کی افشاکی کی۔۔۔ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام کو اسی اسی کوڑے لگوائے۔

آیت تخصیص میں حضرت عائشہ صیدہ لقیۃ محسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بناوٹ  
بنانے والے اللہ کے نزدیک ملعون ہیں

(سورہ یٰسین، النور ۱۸) { اِنَّ الَّذِيْنَ يَزِيْهُوْنَ الْمُحْصٰتِ الْعُقُلٰتِ  
الْمُؤْمِنٰتِ لَعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ -

بے شک جو لوگ پاکدامن عورتوں کو چومائی سے بے خبر ہیں ایمان والیاں ہیں  
تہمت لگاتے ہیں دنیا و آخرت میں تہمت لگانے والے ملعون ہیں اور ان کو ہرٹ بڑا عذاب

اس آیت کریمہ سے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا پاکدامنہ ہونا ثابت ہوا جس کے دامن کو رب کریم اپنے کلام سے پاک فرمائے اس کو کوئی دنیا کی طاقت ملوث نہیں کر سکتی دنیا کا بڑا عہدے دار کسی کو سرکا خان کا بہادر کاتاہ کا خطاب دے دے تو اس کی گستاخی کرنی سرکاری مجرم ہے اور دگنی سزا کا مستوجب ہوتا ہے تو حضرت مصطفیٰ نورِ معین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس کی پاکدامنی کی صفت رب کریم نے محصنت سے فرمائی اب قیامت تک ان کی گستاخی کرنے والا خدا کی مجرم ہے کیونکہ انعامی خطاب کی حد انعام و عہدہ کی سلطنت تک ہے اور سزا بھی اسی حد تک رہتی ہے۔ تو رب کریم کی سلطنت بھی ابدالاباد تک ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکدامنی محصنت کا خطاب بھی خداوندی ہے اس لئے ابدالاباد تک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا محصنہ ہونا برقرار اور ان کی پاکدامنی کے خلاف آوازہ کسنے والا ابدالاباد تک خداوندی مجرم ہے اور قابل سزا ہے اَلَا مَنِ تَابَ ۔

اس آیتہ کریمہ میں رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفات غافلہ فرمائی یعنی عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صفائی کے گواہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفائی پیش فرمائی کہ دشمن عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو ان پر بہتان کی بناوٹ گھڑتے ہیں حالانکہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر عیب سے بے خبر ہیں اللہ تعالیٰ کیوں نہ آپ کی صفائی پیش فرماتا اور عیب ان سے کیسے ممکن تھا جن کو چھ برس کی عمر میں رب کریم نے خود



اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں رہے دیا جن کی بچپن سے لے کر سولہ لڑکی تجلیات کے کدورت پر نظر ہی نہ پڑی ہو بھلا ان کو عیبات سے غافل نہ رکھا جائے تو اور کون ہو سکتا ہے اور دعا علیہا ساکت ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اولاد سے خود دشمنوں کا منہ بند فرما دیا اور محضت اور غفلت سے نوازا ہے یہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محسنہ خاندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قسیری صفت رب کریم نے فرمائی۔

(۳) المومنات کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان دار پاکدامن ہیں ایمان دار ایسی ہیں کہ مرعیب سے بے خبر ہیں۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر کی جہتی صفت ہے محضت اور غفلت ظاہری عیب مبرا کرنے والی ہیں اور اس ایک آیت میں رب کریم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برت کی تین صفات فرمائی ہیں جس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکدامنی ظاہری باطنی ارشاد فرمادی۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محسنہ خاندہ مومنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلات آپ کو محسنہ نہ سمجھے مومنہ مطہرہ نہ سمجھے اس پر رب کریم کا فتویٰ ثبت ہوا لَعِنُوا فِي السُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخالفوں پر دو فتوے جڑے۔

لَعِنُوا فِي السُّنْيَا وَالْآخِرَةِ دنیا و آخرت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مخالف ملعون ہے۔

(ب) وَلَكُمُ عَذَابٌ عَظِيمٌ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دشمنوں

کو رب کریم کا عذاب عظیم ہے۔

جب رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دشمنوں کو دنیا میں لعنت کی عورت خیری سنائی اور عذاب الیم کی سزا سنائی تو پھر بھی منافقین اٹھیں یہ نہ تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں بڑی تکلیف تھی۔ دنیا میں لعنت خداوندی کے علاوہ دشمنان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رب کریم نے ظاہری و باطنی تکلیف کی سزا بھی سنا دی۔

آیت تجلیہ بعد عائشہ صدیقہ محسنہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

لَعَنَ دَلِیْمٌ کُلَّ طَرَفٍ مِّنْهُ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہَا وَعَنِ اِبْنِہَا وَامْرِئِہَا بِرَبِّہَا  
بنانے والوں کو اسی کوڑوں کی سزا

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِدَلِيلٍ  
شَہَدَ اَوْ فَاخْلَدَ وَهُمَا مَنَیْنِ جَلَدًا وَلَا  
اَتَمَّ شَہَادَةً اَبَدًا وَاُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا  
وَصَلَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اور وہ لوگ جو پاکدامن عورتوں کو بہتان لگانے میں چہر چار گراہوں کو نہیں لاسکے اور اسی کوڑے لگا دیا اور ان کی شہادہ ہمیشہ قبول نہ کرے اور یہی وہ فاسق ہیں مگر جن کو اللہ نے توبہ کی اور انہوں نے اصلاح کر لی تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔



(۱) اس آیت کریمہ سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاکیزہ منہ ہوا  
 رب کریم نے ثابت فرمایا کیا بلند پاکدامنی ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا کی جس کو روایت خداوندی نے پرہیزگاری سے ہونے کا فتویٰ دیا ہے  
 جس کے دامن پر رب کریم نے محض ہونے کی سند لکھ دی اور منظور فرمائی  
 کی عیب جوئی کرنے والے کی خود بینائی میں فرق ہے حضرت خولہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا کو رب کریم نے منظور فرمایا جو بعض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب  
 ہیں کوئی اعتراض نہیں کر سکتا چہ جائیکہ ام المؤمنین زوجہ مطہرہ مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ان پر بدظنی کرنے والے پر خداوند کریم بدظن ہے ملاحظہ ہو وہ انہیں  
 حَتَّالَةَ الْحَطَلِ ابواب کی بیوی اردی جس کا لقب ام حیل تھا ایک آدمی  
 سے کافی بھی سختی رب کریم نے اس کو ایمان سے کٹھم فرمادیا اس کو سوائے کافر  
 کے کوئی اچھا سمجھ سکتا ہی نہیں جو خداوند کریم کے نزدیک مردود ہے وہ مالوں کے  
 نزدیک بھی مردود ہے اور جس کو رب کریم نے منظور فرمایا اور اس کو محض ہونے  
 کا عہدہ خداوندی مل گیا اس سے کسی شخص کا ایمان متضرر ہو سکتا ہی نہیں اور جس کا ایمان  
 متضرر ہوا اس کو رب کریم نے ایمان سے متنفر فرمادیا۔

(۲) جو لوگ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجد حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 بغیر علم کے خلاف منافقین نقیبہ بازوں کے کہنے بکواس کرنا شروع کر دے ان کو رب  
 کریم نے بدی سزا کا حکم جاری فرمایا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی اسی  
 لگوائے اس معصوم ہذا کہ حضرت عائشہ مطہرہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 خلافت زبان ورازی کرنے والا رب کریم کا بھی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی

مجرم ہے اور خداوندی سزا کے لائق ہے اور عبد اللہ بن ابی کے زمرے میں شامل  
 ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوا وَاصْلَحُوا وَبَيَّنُوا۔

## شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

النورین، النور ۱۵۔ اَلَّذِیْنَ تَابُوا وَاصْلَحُوا وَبَيَّنُوا اَلَّذِیْنَ تَابُوا وَاصْلَحُوا وَبَيَّنُوا  
 اَلَّذِیْنَ تَابُوا وَاصْلَحُوا وَبَيَّنُوا اَلَّذِیْنَ تَابُوا وَاصْلَحُوا وَبَيَّنُوا۔

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت دنیا و آخرت میں نہ ہوتی تو جس میں تم چلے تہیں ضرور اس  
 میں عذاب بہت بڑا پہنچتا۔

اس آیت کریمہ سے بھی شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثابت ہوا  
 میں رب کریم نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ان کی شان  
 خلافت بہتان باندھنا اور ان کی طرف بُرائی کو نسبت کرنا ایسا جرم عظیم ہے کہ جس کی  
 عتاب ممکن نہ تھی اور اس کی سزا عذاب عظیم ہے اور اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہو کہ  
 اہل کفر کے تابعین کا جرم قابل معافی نہیں تھا لیکن رب کریم نے فرمایا کہ اسی اسی دوسرے  
 لوگوں میں ہی ان کو معاف کر دینا یہ بھی اللہ کریم کی رحمت ہے اور اس کا فضل ہے اگر  
 اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل نہ ہوتا تو جو جرم تم نے زبانی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا کے خلاف بکا ہے۔ اس میں تمہیں بہت بڑا عذاب ہوتا تھا۔ بخود ہی سزا میں نہیں اس جرم کو  
 معاف کر دینا یہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا باعث ہے اور پھر آگے فرمایا کہ یاد  
 رکھو اگر تم ایماندار ہو تو کبھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ زوجہ محبوبہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی زبان پر نہ لانا چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔



۱۸ { النور } لَیُعْطِکُمْ اَنْ تَعُوْذُوْا لِمِثْلِہٖ اَبَدًا وَّ اَنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم ایماندار ہو تو پھر ایسی بات کہیں نہ کرو اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ایمانداروں کو نصیحت فرمائی ہے کہ خبردار تمہیں خدا کی نصیحت ہے کہ اگر تم ایماندار ہو تو جس کا کلمہ پڑھتے ہو اس کے ازواج مطہرات پر جن شان میں رب کریم نے آیت تطہیر نازل فرمائی آیت تحصین نازل فرمائی ان کے ظاہری پاکیزگی رب کریم نے بیان فرمائی خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس کے متعلق رب کریم نے خصوصاً ظاہر و باطن ہر عیب سے مبرا ہونے کی آیات قرآن کریم میں نازل فرمائیں اور ان پر بناوٹی بہتان گھڑنے والوں کو اٹھٹک کر اس کوڑے بدست حضور رب کریم نے لگوائے اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ و محصنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کہنے والوں کو رب کریم نے لعنتی فرمایا اور قیامت تک ان کی زبان میں ورازی کرنے والوں کو لعنت خداوندی کا حامل بنا دیا۔ لہذا اب تمہیں خداوندی ہوتی ہے اور نصیحت خداوندی ہے کہ تم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ و محصنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کبھی زبان ورازی نہ کرنا ورنہ ایمان سے بھی خارج ہو جاؤ اور خدا باری تعالیٰ میں بھی ہمیشہ سزا یافتہ رہو گے۔

آیت تطہیر عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۸ { النور } اَلْجَنَّةُ لِلْخَیْثِیْنِ وَالْجَنَّةُ لِلْجَنَّةِیْنَ وَالْطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُونَ لِلطَّیِّبَاتِ

اَلْجَنَّةُ لِلْجَنَّةِیْنَ وَالْجَنَّةُ لِلْجَنَّةِیْنَ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُونَ لِلطَّیِّبَاتِ ۝

جنت عورتیں جنت مردوں کے لئے اور جنت مرد و جنت عورتوں کے لئے ہیں۔ عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے یہ طہیت و طہیین عورتوں کا لئے اللہ تعالیٰ عنہا و صفوان بن العطل، پاک ہیں اس چیز سے جو وہ جنت ان کے لئے بخشش ہے اور رزق ہے اچھا۔

ال آیت کریمہ مذکورہ میں رب کریم نے جنت عورتوں کو جنت مردوں کے لئے لازم فرمایا اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی طرف کسی دشمن کا خیال نہ کرنے کیلئے اگر جنت کا خیال بجانب تائیت جانے لگے تو مذکر کی طرف سے اس کو طلبا پھر رسید ہوتا ہے اور جواب ملتا ہے کہ الجنتیون کے لئے الجنتیون نہیں الجنتیون کے لئے الطیبون ممکن نہیں طیبون کے لئے رب کریم جنت میں الطہیت فرمایا ہے رب العزت نے جب جنت سے حضرت صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قانوناً مبرا فرمایا تو آگے ان کی تطہیر کا حکم نہ دیا فرمایا والیقیناً جنت میں طہیت عورتیں طہیین مردوں کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طہیت نہ ہوتیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم طہیب کی زوجہ نہیں ب ہوتیں نہ آئے دیتا اور جب طہیب کی زوجیت میں رب کریم نے منظور فرمائی تو

۱۸ { النور } اَلْجَنَّةُ لِلْجَنَّةِیْنَ وَالْجَنَّةُ لِلْجَنَّةِیْنَ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُونَ لِلطَّیِّبَاتِ ۝



اعمال صالحہ کرو اور زوج بھی میرے معطفے 'معطفے' صلی اللہ علیہ وسلم کے مطہر  
میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
جس کی تطہیر ذاتی و عملی کے واسطے رب کریم کے کلام مطہر کے بتائیں و لاکن  
فرمائے پاک ذات کی پاک زوجہ کی پاکیزگی اپنے پاک کلام سے بیان فرما کر  
کے دشمنوں کو قیامت تک دلا یا اور سرچایا اور ہمیشہ کا اصول ہے کہ وہاں  
اور اچھی مل جائے تو دشمن اپنے سر کو پٹینا ہے کہ ہائے یہ کیا غضب جو اللہ تعالیٰ  
میرے معطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو سات سالہ طیبہ زوجہ مطہرہ و عطفہ  
نے عین پیشہ نذیر کے گھر میں عیالین کی سرداری منائی اور دشمن کے حسد سے  
لئے رب کریم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ یا رسول  
اللہ علیہ وسلم یہ سورہ پڑھ دیا کریں یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اگر کہہ  
تو اپنا سر ہی کھوئیں گے سورۃ یہ ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ  
اِذَا ذُكِبَ وَمِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَفِيٍّ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ  
(۳) آگے رب کریم نے فرمایا۔ اُولَئِكَ مَبَسَّوْنَ مِمَّا لَقَوْا لَوْ  
حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاک اس بہتان سے جو  
نے لگا یا اور صفوان بن معطل بھی پاک ہے اس بہتان سے جو اس کے متعلق کہا  
عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفائی کا گواہ جب رب کریم جو اس  
کے خلاف چہرے کی کیا پرواہ ہے۔

آیت کریمہ کی مصدقہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تفسیر

مجمع البیان ۱۳۵ (۱) اُولَئِكَ مَبَسَّوْنَ مِمَّا لَقَوْا لَوْ  
مَنْ يُجَاهِدُ قَالَ الْفَرَاءُ يَعْنِي بِهِ عَائِشَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ  
الْمُطَّحِلِ۔

یہ بری ہیں اس بات سے جو دشمن کہتے ہیں یعنی پاک ہیں بری کئے ہیں یعنی  
مجمع البیان سے منترہ ہیں مجاہد سے روایت ہے فرار نے کہا اللہ تعالیٰ امر اولیٰا ہے  
اس کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان بن معطل کو۔

کیوں یعنی اب تو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مطہر ہونے  
اور ان کریم کے ساتھ شیعہ مفسر نے بھی اقرار کر لیا اور اقرار بھی اس مفسر نے کیا جس کو  
ہمارے مذہب میں نوری ہونے کا خطاب حاصل ہے فقیر نے آیات فرقانہ سے اور  
ایک فرقانہ کی تفسیر شیعہ تفسیر سے دکھا دی اب بھی تمہاری نسلی نہ ہو تو اس امر کو  
مِلْنَا الْبَلَاءَ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ کے قانون کے سپرد کرتا ہوں۔

آیت تطہیر ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُمْ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَ  
الْبِرِّ اِلٰی الْاَحْزَابِ (۳) لَعَمْرُكَ مَا لِحَا فَوْتَهَا اَجْرَهَا مَتَّانٍ  
اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لَسْتَنْ كَاَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ



۱۹۷ میں اصول فرمائے ہیں۔

وَمَنْ لَقِنْتُ مِنْكُمْ لَيْلًا وَرَسُولِي وَلَعَلَّ صَاحِبًا لَوْ تَمَّ أَجْرُهَا  
مَسْرُتَيْنِ۔

اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ہم نے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اچھی روزی تیار کی ہے۔

يَا بَنَاءَ النَّبِيِّ كُنْتُمْ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنَّ الْأَقْيِسَيْنِ۔

اے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم عورتوں سے بے مثل ہرگز متقی ہو۔  
فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرْحٌ۔

وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا۔

وَقُرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ اے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم اپنے گھروں میں باوقار رہو۔

وَلَا تَبْرَحْنَ سَبْرَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى اور اے ازواج مطہرات  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم بناؤ سنگار نہ کرو پہلی جاہلیت کے بناؤ سنگار کی طرح۔

وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ اور تم نماز قائم رکھو۔

وَابْتِئِنَّ الزَّكَاةَ اور زکوٰۃ دو

وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

وَأَذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝

الْقَيِّمَيْنِ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرْحٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا وَقُرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمُ تَطْهِيرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝

اور یوم ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کر بیگی اور اچھے اعمال کرے گی۔ اس کا ثواب ہم دو دیگے اور ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم نے بہت اچھا رزق تیار کیا ہے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیو تم دوسری عورتوں کی مثل نہیں ہو اگر متقی ہو جاؤ تو کسی غیر سے بات کرنے میں آہستہ بات نہ کرو کیونکہ جس کے دل میں یہاں ہے اور بات اچھی کہو اور اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات تم اپنے گھروں میں باوقار رہو اور پہلی جاہلیت کے بناؤ سنگار کی حرز کا بناؤ سنگار نہ کرو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو اور کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ ارادہ رکھتا ہے تاکہ تم گھروں والوں سے الودگی نہ رکھو اور تمہیں پاکیزگی عطا کرے ہے پاک رکھنے کا اور اے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور حکمت پڑھے جانتے ہیں کہ وہ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا لطف کرنے والا بڑا خبردار ہے ان تین آیات کو مطہرہ میں رب کریم نے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا کہ ان کی



اور اسے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا ذکرہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور حکمت جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ہر لطف والا بڑا خبردار ہے۔

اللہ تعالیٰ جس جہان نے مذکور بالا آیات فرمائی ہیں

ازواج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تطہیر کے لیے وارد بہترین امورات ارشاد فرمائے اور ان کی بارہ عمل کرنے کا نتیجہ بھی فرمادیا کہ میرا ارادہ نہیں شک رکھنے کا نہیں سزا ایسے نہیں شاید کوئی دشمن کرے کہ ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم کے ہزارویں جو یہ بات کہے وہ جھوٹ بولتا ہے اور وہی امورات افضیلت بیان فرمانے کے بعد نتیجہ بیان فرمایا اور گیارہواں امور فضیلت کے نتیجے کے بعد ان امورات افضلیت کی غرض وغایت فرمائی کہ اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا اے ان امورات سے اور کوئی بات نہیں صرف اس لئے میں نے گیارہ امورات ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مخصوص فرمائے ہیں اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ اللَّهُ تَعَالَى ارادہ رکھتا ہے تاکہ تم اہل بیت سے ہر قسم کی آلودگی دور رکھے جب تم اسے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان میرے مقررہ گیارہ اصولوں کی پابندیوں کی تو آلودگی تمہارے قریب نہیں جتنا کہ سکتی اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ان امورات پر عمل کر کے تم بالکل پاک رہو اس تمام رکوع میں رب کریم نے سوائے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کسی کا ذکر فرمایا ہی نہیں صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے افضل ہونے کے لیے جو بات اور نتیجہ بیان فرمایا لیکن افسوس ہے ان عربی دانوں پر جو بعد اِنَّمَا

اللہ تعالیٰ آیت میں اُجھٹے ہیں اور اہل بیت پر اُجھٹے ہیں اور بڑے زور سے ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل بیت سے خارج کرتے ہیں۔ سبحان اللہ ع

پہلے اس بیاید گریست اصول و امور ازواج مطہرات کے رب کریم بیان فرمائے اسے کا ذکر فرمائے کہ جس کا اس نہم رکوع میں ذکر نہ ہو یہ تمہاری ہی عربی دانی ہے اور تم کو بعض ایسے بھی بیاد ہوں گے اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یہ بیان فرمایا ہے کہ نہم رکوع میں ہوتا ہے لیکن بت

اللہ تعالیٰ اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یہ بیان فرمایا ہے کہ نہم رکوع میں ہوتا ہے لیکن بت



ہے ملاحظہ ہو۔

## شان ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲ { لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِكَ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَتَّخَذْتَ حَسَنَةً إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۚ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبٌ ۝

”علی رضا“ مولوی صاحب یہ آیت اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّيسَ الْأَثَمَ وَيُكَفِّرَ عَنْ سَيِّئَاتِكُمْ يَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اہل بیت کے حق میں نازل ہوئی اور اہل بیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے اور زنا طہ اور حسن و حسین علیہ السلام پر چاور تان کر یہ آیت پڑھی ثابت ہوا کہ یہ آیت چاروں کے حق میں نازل ہوئی تم نے حضور کی بیویوں کے لئے ہی آیت تطہیر بنا دیا ظلم ہے۔

”فخر عمر“ پہلی بات تو یہ ہے کہ کلام خداوندی میں کسی کو مجال انکار نہیں اس رکوع میں حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا اکرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت ام حسین رضوان علیہم اجمعین نہ اشارت کنا یہ ذکر ہے ہی نہیں اگر کوئی شخص قرآن کریم کے اس چاروں سے ایک کا بھی ذکر ثابت کر دے تو فقیر اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے تیار ہے اور

پچاس روپے نقد  
العام

اور دینے کے لئے تیار ہے ان تمام آیات ثلثہ مذکورہ بالا میں بلکہ ان تمام رکوع میں چاروں سے ایک کا بھی ذکر نہیں ثابت ہوا کہ قرآن کریم میں رب کریم نے اہل بیت ازواج مطہرات کو فرمایا ہے تم تو بائرد و اصطلاح سے بھی ناواقف ہو اس سے اور زیادہ کی کیا ہوگی لوگ کسی سے دریافت کیا کرتے ہیں کیا تمہاری گھر والی ہے تو عجیب کہہ بیٹھی ہے تو وہ مجھ نے گا کہ اس کی گھر والی نہیں ہے ہو بیٹی کا نام لیتا ہے اور اگر جواب میں کہے ہاں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بیوی منکوحہ ہے کوئی بیوقوف سے بیوقوف بھی گھر والی سے مراد بیٹی لے یا تو اسے یا داماد نہیں سمجھے گا اور اگر کوئی سوال کرے کہ گھر والے میں تو اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ بیوی ہے یا زیادہ سے زیادہ چھوٹے بچوں پر اطلاق ہوگا لیکن نو اسے اور داماد اور صاحبزادی شادی شدہ تو کوئی بھی نہیں کر سکتا اور کوئی گھر والی کے علاوہ سوال کرے تو دریافت کرے گا کہ کوئی لڑکی لڑکے بھی ہیں اگر وہ شادی شدہ ہوں تو عجیب کہہ گا کہ جی ہاں شاد اللہ اپنے اپنے گھروں والے ہیں شادی شدہ میں معلوم ہوا کہ شادی شدہ اپنے اپنے گھر والے ہو جاتے ہیں اگر کسی کا داماد گھر تو اس کا گھر داماد کہا جائے گا۔ اہل بیت میں شامل نہیں ہوگا۔ باقی رہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاور تان کر فرمایا اِنَّكُمْ هُوَ لَا يَدْ اَهْلُ بَيْتِي تو یہ خاصہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مختار کل میں جس کو چاہیں کسی چیز کو کسی چیز میں داخل فرما دیں ہاں اس طرح کر دیں۔

میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ چاروں کو اہل بیت میں داخل فرمایا اگرچہ ہی داخل ہوتے تو آپ کو داخل فرمانے کی کیا ضرورت تھی یہ آپ کا ان چاروں کو داخل فرمانا ثابت کرتا ہے کہ واقعی یہ اہل بیت سے تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت



میں داخل فرمایا امانا بعد قضا و انقیاد چاروں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت  
 زکریا اور ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین اہل بیت میں داخل ہو گئے  
 ہم نے تسلیم کر لیا باقی تم کہو کہ قرآن کریم بابت خداوندی اہل بیت میں داخل ہیں یہ غلط ہے  
 عبارت قرآنی میں صرف ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اور اہل بیت  
 صرف ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی رب کریم نے استعمال فرمایا جو بیانی  
 مطابق آیت قرآنی اور لغت عربی سے یہی ثابت ہے لیکن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اپنی صاحبزادی اور دونوں اسوں اور داماد کو اہل بیت میں شامل فرمایا بسر و چشم منظور  
 لیکن اگر کوئی شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو اہل بیت نہ سمجھے تو  
 وہ خداوند کریم اور قرآن کریم کا دشمن ہے اور جو حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ  
 عنہما اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت میں داخل نہ سمجھے  
 وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان  
 مٰنا اهل البيت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کفار و منافقین آپ  
 کے سخت مخالف تھے لیکن آپ کے ازواج مطہرات اور جناب کی صاحبزادیوں پر کوئی  
 حملہ آور نہیں ہوا اور نہ ہی کسی کافر و منافق نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج  
 مطہرات سے یا نبات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق زبان و رازی کی ایک دانہ  
 صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق ذرا سا ہوا جس کو رب کریم  
 عند اللہ عظیم بہر بہتان اور اخلاص میں سے تعبیر فرمایا اور اللہ تعالیٰ  
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں بائیس آیتیں تطہیر میں سورہ نور و  
 اعزاب میں بیان فرمائی کہ چونکہ اس عالم الغیب کو علم تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تہوں کے خلاف بہتان گھڑائے تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس کی تطہیر کی آیتیں  
 ان کا شان قرآنی تحریر میں راجع فرما دیا جو ہر وقت ہر مسلمان اپنی نمازوں میں ان کی  
 خدمت کا ذکر پڑھتا ہے اور جنہوں نے اس وقت انتہام کی کوششیں کی رب کریم نے  
 ان کو کڑے گولے مارے تاکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق زبان و رازی  
 نہ ہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق اگر زبان و رازی  
 نہ ہو کہ رب کریم کی طرف سے بھی ایسا شخص مزاوار ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 اہل بیت کی تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ اس وقت ہوئی جیسا کہ مذکور ہو چکا اب تم مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج سمجھ رہے ہو کیا قرآن پر تنہا ہی  
 ہے کہ جو چاہو کرو اور کہو کہ قرآن کریم میں ممکن نہیں اور عربی زبان میں دو بدل  
 کی نہیں نیلے قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں - امنوا! ولا تؤمنوا -

قرآن کریم میں صرف اہل بھی رب کریم نے استعمال فرمایا جتنے معنی سے رب کریم  
 استعمال فرمایا فقیر اپنی طاقت کے موافق اتنے معنی سے بیان کرتا ہے اور اہل  
 کی تحقیق بھی عرض کرتا ہے اور اہل جو قرآن کریم میں اہل بیت کے معنی سے استعمال  
 ہوئی عرض کرے گا اس کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

## اہل کی تحقیق قرآن کریم سے

خط اہل اگر مکان پر اطلاقی ہو تو وہاں اس کی حدود اربعہ کے لیکن مراد ہوں  
 عربی ہو یا مروی ہوں یا سچے جب وہ مکان منتقل کر لیں تو وہ سابقہ مکان  
 میں نہیں کہلا سکتے۔



## اہل مکین پر

(۱) البقرہ ۱۵۱ ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الشَّجَرَاتِ﴾

اور جب فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب اس شہر کو امن بنا دے اور مکے کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے۔

تو اس آیت کریمہ میں اہل مکہ سے مراد مکے کے مکین ہیں۔

۲۔ النسا ۵۷ ﴿يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ الْأَعْدَاءُ لَنَا﴾

کہتے ہیں وہ اے ہمارے رب اس بستی سے ہمیں نکال دے جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔

تو اس آیت کریمہ میں بھی اہل مکہ سے مراد قریب کے مکین ہیں۔

۳۔ الانعام ۸۶ ﴿ذَلِكَ أَنْ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ﴾

یہ ہے تیرا رب کسی شہر کو ظلم سے ہلاک نہیں کرنے والا اس حال میں کہ اس کے رہنے والے غافل ہوں۔

۴۔ الاعراف ۱۲ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضُرَّغَوْا

کسی شہر میں ہم نے نبی نہیں بھیجا مگر اس کے رہنے والوں کو ہم نے ڈراؤر تکلیف پہنچا کر کہ وہ عاجز ہو جائیں۔

۹ ﴿وَكُودًا أَهْلَ الْقُرَىٰ الْأَمَنُوا وَالْأَفْئُتَا﴾

۱۲ ﴿وَأَمِنْ أَهْلَ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا﴾

۱۲ ﴿صُنًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ﴾

۱۲ ﴿أَقَامِنَ أَهْلَ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ﴾

۱۲ ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ﴾

۱۲ ﴿أَمْضِحُونَ﴾

۱۲ ﴿فَأُطْلِقَتْ حَتَّىٰ إِذَا آتَىٰ أَهْلَ قَرْيَةٍ

۱۲ ﴿إِنْ اسْتَطَعْنَا أَهْلَهَا﴾

۲۰ ﴿وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ﴾

۲۰ ﴿وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ﴾







تو ہے آپ اے موسیٰ علیہ السلام مدین کے باشندوں میں کئی سال۔

۲۲۔ النقص ۲۸ ﴿وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينٍ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا﴾ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب شہر کے رہنے والے غفلت میں تھے (یعنی سو رہے تھے)

۲۳۔ النقص ۲۹ ﴿وَمَا كُنْتَ تَادِيًا لِأَهْلِ مَدْيَنَ تَلُوًا عَلَيْهِمْ﴾

۲۴۔ الاحزاب ۲۱ ﴿وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا﴾ اور جب ان سے ایک گروہ نے کہا اے مدینے کے رہنے والے تمہارے لئے شہر نے کی کوئی جگہ نہیں تم واپس چلے جاؤ۔

۲۵۔ البقرہ ۲۳۴ ﴿ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرًا﴾

۲۶۔ البقرہ ۲۳۵ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ یہ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے گھر والے مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں اور مکہ کے رہنے والوں کو مکہ سے نکالنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔

۲۷۔ الکہف ۱۵ ﴿حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ أَخَرْتُنَا﴾

۲۸۔ البقرہ ۲۳۶ ﴿لِتُعْرِضَ عَنْهَا﴾ یہاں تک جب دو کشتی میں اسوار ہوئے تھیں حضرت علیہ السلام نے کشتی کو توڑ دیا پھر

۲۰۹۔ النقص ۲۸ ﴿وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينٍ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا﴾ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب شہر کے رہنے والے غفلت میں تھے (یعنی سو رہے تھے)

۲۱۔ الاحزاب ۲۱ ﴿وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا﴾ اور جب ان سے ایک گروہ نے کہا اے مدینے کے رہنے والے تمہارے لئے شہر نے کی کوئی جگہ نہیں تم واپس چلے جاؤ۔

۲۲۔ البقرہ ۲۳۴ ﴿ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرًا﴾

۲۳۔ البقرہ ۲۳۵ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ یہ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے گھر والے مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں اور مکہ کے رہنے والوں کو مکہ سے نکالنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔

۲۴۔ البقرہ ۲۳۶ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾

۲۵۔ البقرہ ۲۳۷ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾

۲۶۔ البقرہ ۲۳۸ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾

۲۷۔ البقرہ ۲۳۹ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾

## اہل کے معنی متبعین

۱۲۔ النقص ۱۲ ﴿وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينٍ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا﴾ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب شہر کے رہنے والے غفلت میں تھے (یعنی سو رہے تھے)

۱۳۔ الاحزاب ۲۱ ﴿وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا﴾ اور جب ان سے ایک گروہ نے کہا اے مدینے کے رہنے والے تمہارے لئے شہر نے کی کوئی جگہ نہیں تم واپس چلے جاؤ۔

۱۴۔ البقرہ ۲۳۴ ﴿ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرًا﴾

۱۵۔ البقرہ ۲۳۵ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ یہ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے گھر والے مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں اور مکہ کے رہنے والوں کو مکہ سے نکالنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔

۱۶۔ البقرہ ۲۳۶ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾

۱۷۔ البقرہ ۲۳۷ ﴿وَأَخْرَاجُ أَهْلَهُ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ﴾



۱۹ ﴿رَبِّ اجْنُبْنِي وَهَلْجِي قَوْمًا يُفْسِدُونَ﴾

۳۰۔ الشعراء ۱۹ ﴿اے میرے رب مجھے اور میرے متبعین کو اس چیز سے بچا دے جو وہ عمل کرتے ہیں۔﴾

۱۹ ﴿فَنَجِّنَا وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ إِلَّا نَجْمُ زَا فِي الْمَعَادِ﴾

۳۱۔ الشعراء ۱۹ ﴿تو ہم نے ہود علیہ السلام کو اور ان کے متبعین کو بچا دیا۔﴾

۱۹ ﴿قَالُوا اتَّقُوا اللَّهَ سَمَوَاتِهَا أَرْضُهَا﴾

۳۲۔ النمل ۱۹ ﴿اے قوم! اللہ کی نجات دہندگی اور اس کی آفات سے ڈرو۔﴾

انہوں نے کہا آپ ہیں اللہ کی قسم کا اور ضرور ہم صالح علیہ السلام اور اس کے متبعین کو بخون مارینگے پھر ان کے وارثوں کو ہم ضرور کہیں گے کہ صالح علیہ السلام کے متبعین کی ہلاکت کے وقت ہم موجود نہ تھے اور ہم بے شک ضرور بچے ہیں۔

۱۹ ﴿فَنَجِّنَا وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ تَرْجُوهُنَّ﴾

۳۳۔ النمل ۱۹ ﴿تو ہم نے ان کے متبعین کو بچا دیا سوائے اس کی عورت کے۔﴾

۲۰ ﴿إِنْ فَرِغْتُمْ مِنْ عَذَابِ الْأَرْضِ وَجَعَلْ أَهْلَهَا شَعْبًا﴾

۳۴۔ القصص ۲۰ ﴿اے ملک فرعون زمین مصر میں بیت منکبر بنا اور اس کے اپنے متبعین کو شیعہ بنی شیعہ بنا دیا۔﴾

۲۳ ﴿قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلَهُمْ﴾

۳۵۔ الزمر ۲۳ ﴿یَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا ذَٰلِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ الْمُنِیُّنَ﴾

۲۵ ﴿وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا﴾

۳۵۔ الشوریٰ ۲۵ ﴿انفسہم واهلہم یوم القیمۃ﴾

۲۵ ﴿وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا﴾

۳۵۔ الشوریٰ ۲۵ ﴿انفسہم واهلہم یوم القیمۃ﴾

۸ ﴿فَنَجِّنَا وَأَهْلَهُ تَرْجُوهُنَّ﴾

۳۶۔ الاعراف ۸ ﴿اس کے متبعین کو بچا دیا۔﴾

۲۰ ﴿لَنَجْجِيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ﴾

۳۷۔ العنکبوت ۲۰ ﴿مِنَ الْغَايِبِينَ﴾

۲۰ ﴿إِنَّا مُجْتَوِّكُ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ﴾

۳۸۔ العنکبوت ۲۰ ﴿مِنَ الْغَايِبِينَ﴾

۲۳ ﴿وَنَجْجِيَنَّهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ﴾

۳۹۔ الصافات ۲۳ ﴿الْعَظْمِیُّنَ﴾

اہل مالک کے معنی سے استعمال ہوتا ہے

۵ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَوَدُّوا أَلْمَانَاتِ إِلَىٰ﴾

۴۰۔ النساء ۵ ﴿أَهْلَهَا﴾



کہ ان کے مالکوں کے سپرد کرو۔

۴۳۔ الاعراف ۱۳ ﴿أَوَلَمْ يَجِدُوا لِلَّذِينَ يَبِيتُونَ الْأَرْضَ مِنْ قَبْلِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصْبَنَهُم بِذُنُوبِهِمْ﴾  
وَلَقَطَعْنَا عَنْهُمْ آسَافَ مَعْمَرًا لَا يَسْمَعُونَ۔

کیا انہیں ہدایت ہی اس نے ان لوگوں کو جو زمین کے وارث، ہرے میں زمین کے بعد یہ کہ اگرچہ ہم تو ان کے گناہوں کے سبب ہم گرفت کریں۔ اور ان کے دلوں پر ہم دہریں تو وہ نہیں گئے ہیں۔

## اہل کے معنی پرورش کرنے والا

۴۴۔ النسا ۵ ﴿فَأَنكِحُوا هُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾۔  
۴۵۔ النسا ۹ ﴿فَأَنكِحُوا هُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾۔

۴۵۔ النسا ۹ ﴿فَأَنكِحُوا هُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾۔  
۴۶۔ مريم ۱۶ ﴿وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ مَرْبُومًا إِذْ أَنْتَبَذْنَا مِنَ الْأَهْلِ﴾۔

۴۶۔ مريم ۱۶ ﴿وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ مَرْبُومًا إِذْ أَنْتَبَذْنَا مِنَ الْأَهْلِ﴾۔  
۴۷۔ مريم ۱۷ ﴿وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ مَرْبُومًا إِذْ أَنْتَبَذْنَا مِنَ الْأَهْلِ﴾۔

## اہل بمعنی اہل بیت

مکہ کی حدود اور بعد میں مقیم ہونے والے ورثا کو اہل کہا جاتا ہے

۴۸۔ المائدہ ۷ ﴿فَلَقَارْتَهُ أَطْعَامَ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا أَطْعَمُونَهُ﴾۔

۴۸۔ المائدہ ۷ ﴿فَلَقَارْتَهُ أَطْعَامَ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا أَطْعَمُونَهُ﴾۔

۴۹۔ النسا ۵ ﴿فَأَنكِحُوا هُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾۔

۵۰۔ النسا ۹ ﴿فَأَنكِحُوا هُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾۔

۵۱۔ النسا ۱۲ ﴿فَأَنكِحُوا هُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾۔

۵۲۔ النسا ۱۵ ﴿فَأَنكِحُوا هُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾۔

۵۳۔ النسا ۱۸ ﴿فَأَنكِحُوا هُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾۔

۵۴۔ النسا ۲۱ ﴿فَأَنكِحُوا هُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾۔



۵۲ یوسف ۱۲ { قَالَ هِيَ رَاوَدَّتْنِي عَنْ نَفْسِي وَشَهِدَتْ شَاهِدًا مِّنْ أَهْلِهَا -

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اس زلیخا نے اپنے نفس سے پہچایا اور گواہی دلا ایک ملاحظہ کرنے والے نے زلیخا کے گھر والوں سے۔

۵۳ یوسف ۱۳ { إِذَا قُلْتُمُْوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ -

جب واپس جائیں وہ اپنے گھر والوں کی طرف۔  
۵۴ یوسف ۱۴ { هَلْ يَمْنَعُ عَنَّا رَدُّتْ إِلَيْنَا وَنَبِيرُ أَهْلِنَا -

یہ بہادر آسمان ہے جو ہماری طرف واپس کی گئی اور اپنے گھر والوں کے لئے ہم غلہ لائیں گے۔  
۵۵ یوسف ۱۵ { قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسْنَا وَأَهْلُنَا الضُّرُّ -

انہوں نے کہا اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کا تکلیف پہنچی۔  
۵۶ یوسف ۱۶ { وَآتَيْنَا بِأَهْدِكُمْ أَجْمَعِينَ -

اور اپنے تمام گھر والوں کو تم میرے پاس لے آؤ۔  
۵۷ مریم ۱۴ { وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ -

اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے۔  
۵۸ طہ ۱۲ { وَاجْعَلْ لِّي ذُرِّيَّةً مِّنْ أَهْلِي -

اور بنا تو میرے لئے میرے گھر والوں سے ناب۔

طہ ۱۲ { وَآمُرُ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا -

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا ارشاد فرمائیے اور اسی پر خود ثابت کیجیے۔  
۱۸ المؤمنون ۱۸ { مَا سَأَلَ فِيهَا مِنْ كَلِّ ذَوَّجَيْنِ امْنَيْنِ وَ

النفثی میں ہر قسم کے جوڑے کو اسوار کر لیجئے اور اپنے گھر والوں کو۔  
۱۹ النور ۲۴ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَكُمْ

أَحْتَقَاتٍ تَتَنَاثَرُ وَتَكَلِمُوا عَنَّا أَهْلَهَا -

اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا کسی کے گھر میں مت داخل ہو۔ یہاں تک کہ تم داخل نہ ہو اور گھر والوں کو اسلام علیکم کہو۔  
۲۰ البین ۲۳ { فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ

يُورِثُونَ - تَوَصَّيْتُمْ كُنْتُمْ عَلَىٰ طَافٍ رَّكِبِينَ -

وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ سکیں گے۔  
۲۱ الفتح ۲۴ { سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا

وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْنَا عَفْوَرًا -

اور اہل بیعت گھر کے ہمیں ہمارے مالوں نے اور ہمارے گھر والوں نے مشغول کیا۔  
۲۲ الفتح ۲۵ { بَلْ ظَنَنْتُمْ أَن لَّنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ

إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا -

بلکہ تم نے گمان کیا کہ ہرگز واپس نہ جائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور



مومنین اپنے گھر والوں کی طرف ہمیشہ۔

کیوں جناب اس آیت کریمہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مومنین کی بیویاں ہی مراد ہیں۔

۱۹ التحريم ۲۸ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَكُمْ كَذَبٌ وَكُذُّوا }  
۴۵ اسے بیان والو اپنے نفسوں کو اور اپنے گھر والوں کو ان سے بچاؤ۔

۲۰ القیمة ۲۹ { فَلَا صَدَقَیْ وَلَا صَلٰی وَلٰكِنْ كَذَبٌ وَكُذُّوا }  
۴۶ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَمْسُطُ۔

پھر نہ اس نے تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی اور لیکن جھٹلایا اس نے اور پھر لیا پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف اکڑنا ہوا گیا۔

اس آیت کریمہ میں دو باتیں ہیں ایک تو اہل کے معنی گھر والوں کے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ پانچ صفات جو رب کریم نے اس آیت کریمہ میں بیان فرمائی ہیں (۱) فَلَا صَدَقَیْ (۲) وَلَا صَلٰی (۳) وَلٰكِنْ كَذَبٌ (۴) وَكُذُّوا (۵) ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَمْسُطُ۔

یہ پانچ صفات رب کریم نے غیر مسلم کی بیان فرمائی اب بھی جو غیر مسلم ہے وہ پانچوں صفات کا حال ہے سبحان اللہ رب کریم نے غیر مسلم کا نقشہ کھینچ کر رکھا ہے

اہل ہم عقیدہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے

۶۷ الطور ۲۱ { قَانُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ۔

کہیں گے وہ بے شک ہم پہلے دنیا میں، اپنے ہم عقیدہ میں خدا سے ڈرنے والے تھے۔

۶۸ الانشقاق ۳ { وَيُنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا۔ }  
۴۸ اور واپس ہوگا قیامت کے دن اپنے ہم عقیدہ کی طرف خوش ہونے والا۔

۶۹ الانشقاق ۳ { إِنَّكَ كَانَتْ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا }  
۴۹ بے شک وہ دنیا میں، اپنے ہم عقیدہ میں خوش ہونے والا تھا۔

۷۰ المطففين ۳ { إِذَا نُفِثُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انقلبوا قلبهم }  
۷۰ جب وہ اپنے ہم عقیدہ کی طرف لوٹتے دنیا میں ان خوش ہونے والے لوٹتے۔

اہل ہم عقیدہ پر داخل ہوتا ہے کئی جگہ اس کا اہل مراد ہوتا ہے۔

اہل عامل کے معنی میں

۷۱ الانبیاء ۱۴ { فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ }  
۷۱ پھر تم ذکر کرنے والوں سے دریافت کرو اگر تمہیں علم نہ ہو

۷۲ الحجر ۱۴ { فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔ }  
۷۲ ترجمہ گزر چکا ہے

۷۳ الفاطر ۲۲ { وَلَا يَحِثُّ الْمُكُوفُ السَّجَّاءُ إِلَّا بِأَهْلِهِ۔



اور بڑی خفیہ سازش کسی پر نہیں پڑی مگر اس کے کرنے والے پر ۔

۴۴۔ المدثر ۲۹ { هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ } وہ تقویٰ کرنے والا ہے ۔

## اہل لائق کے معنی سے

۴۵۔ المدثر ۲۹ { وَأَهْلُ الْمَعْرِفَةِ } اور بخشش کے لائق ہے ۔

۴۶۔ الفتح ۲۶ { فَانْزَلَ اللَّهُ سَكِينَةً عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَىٰ الْمُؤْمِنِينَ } انزل فرمایا اور ان کو تقویٰ کی بات پر ثابت رکھا اور وہ اتفاق کے

کاٹوا اَحَقَّ بِهَا وَاهْلُهَا ۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی تسکین اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی اور اپنی تسلی مومنین پر نازل فرمائی اور ان کو تقویٰ کی بات پر ثابت رکھا اور وہ اتفاق کے حقدار تھے اور اس کے لائق تھے ۔

## تسلیم کرنے والوں پر اہل کا اطلاق

۴۷۔ آل عمران ۳ { قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ } فرمادیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے کتاب اللہ کو تسلیم کرنے والو ۔

۴۸۔ آل عمران ۴ { قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ } فرمادیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے کتاب اللہ

تسلیم کرنے والوں کیوں کفر کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ ۔

۴۹۔ المائدہ ۶ { وَلِيُخْلِكَمُ أَهْلُ الْأَنْجِيلِ } اور چاہیئے کہ انجیل کو تسلیم کرنے والے جو اللہ تعالیٰ کے اہل فرمایا ہے اس کے ساتھ فیصلہ کریں ۔

## اہل کا استعمال بیرونی پر قرآن کریم میں

۸۱۔ الذاریت ۲۶ { هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ صَيْبِ ابْنِ هِلْمٍ } ہاں آیا ہے کہ آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام نے بزرگ ہمارے کی بات پہنچی جب کہ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے اسلام علیکم عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا یا علیکم السلام اے اجنبیو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی کی طرف سر کے تو موٹا بچھڑا رہنا ہوا ، لائے ۔

اس آیت کریمہ میں بھی لفظ اہل بیرونی کے معنی سے وارد ہوا ہے ۔

۸۱۔ ص ۲۳ { وَإِذْ كُنَّا نُبَدِّلُ الْأَنْبِيَاءَ إِذَا سَأَلَ رِبِّيَ أَفِي مَسْنَى } اشیطن بنصیب و عذاب اُرکض برجلک هذا فکسل بارد و شراب و وهبنا له واهله و مثلهم معهم حجة ساء و کولی لاولی الایاب وخذ بيدک ضغثا فاصرب و لا تخنث ۔



اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بندے اتوب علیہ السلام کے واسطے  
کر یا د فرمائیے جب انہوں نے اپنے رب سے دعا فرمائی کہ یا اللہ بے شک شیطا  
نے مجھے ہاتھ لگایا تکلیف اور عذاب میں مبتلا کرنے کے لئے تو رب کریم نے  
منظور کر کے فرمایا، چپاؤں بائیں پاؤں مارا تو چپٹہ جاری ہو گیا، یہ بے  
غفل کی جگہ اور بیہوشی کی اور ہم نے اس کو اس کے بیروی بچے بھی عطا کر دیے اور  
کے ساتھ ان کی مثل اپنی رحمت سے اور نصیحت سے عقلمندوں کے لئے (اتوب علیہ السلام)  
نے اپنے رب کو عرض کی کہ یا اللہ میں نے قسم کھائی ہر نبی ہے بیروی کے پاس کیے  
ہوئے تو فرمایا، ایک جھاڑو کا ٹھٹھا اپنے ہاتھ میں لے لے پھر اس کو ماروے اور  
قسم نہ ٹوٹے گی دتیرا مارنا پورا ہو جائے گا،

۸۲۔ نمل ۱۹ ﴿ اِذْ قَالَ مُوسٰى لَہٗ اٰہِلِیْہٖ اِنِّیْ اَنْتَ نَارٌ اَجِبْہٗ ۝

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اہل بیروی پر استعمال فرمایا معلوم ہو کہ اہل  
کو بھی شامل ہوتا ہے۔

۸۳۔ الانبیاء ۱۶ ﴿ زَاۤیُوْبُ اِذْ نَادٰٓہٗ اَنِّیْ مُسْنِیْ الضُّرِّ ۝

۱۶۔ الانبیاء ﴿ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَفُتِلَہٗ ۝

۱۷۔ الانبیاء ﴿ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَفُتِلَہٗ ۝

ہم کرنے والا ہے تو ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اس کی تکلیف کو ہٹا دیا  
ہم نے اس کو اس کے گھر والے بھی دے دیے اور ان کی مثل ان کے ساتھ اور  
ہماری طرف سے رحمت تھی اور عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔  
چنانچہ اہل میں بیروی بھی عطا فرمائی جس کا ذکر پہلے کر چکے ہیں کہ رب کریم حضرت  
آپ علیہ السلام کو کُفَّذَ بِیَدِکَ ضِغْثًا فرمایا اور عانت نہ ہونے دیا۔

۸۴۔ آل عمران ۱۳ ﴿ وَاِذْ عِنْدَ ذُوْتِ مِیْنِ اَہْلِکَ تُبٰکُوْا الْمُؤْمِنِیْنَ

اور حضور یا د فرمائیے اس وقت کہ جب آپ اپنی اہلیہ حضرت عائشہ رضی  
لہا عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے جنگ کی جگہ پر مِّنْ اَہْلِکَ یعنی  
اہل بیتؑ تریہاں اہل بیت سے مراد بیروی ہے یعنی اہل سے مراد اہل بیت  
اہل بیت سے مراد بیروی اور بیروی سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
عنا عنہا ہیں۔

## اس کا مطلب شیعہ تفاسیر سے

تفسیر خلاصۃ المنہج ۸۸ ﴿ (وَ اِذْ عِنْدَ ذُوْتِ) دیا دکن اے محمدؐ کہ چوں باداؤ  
بیروں شہری (مِّنْ اَہْلِکَ) از منزل خود کہ عائشہ

۸۸۔ آل عمران ﴿ (وَ اِذْ عِنْدَ ذُوْتِ) دیا دکن اے محمدؐ کہ چوں باداؤ  
بیروں شہری (مِّنْ اَہْلِکَ) از منزل خود کہ عائشہ



نہیں سال ہجرت کے گزر چکے تھے۔

لیکن بھی تنہا ہے مفسر نے کان کو ہاتھ نہ لگایا لیکن سیدھا نہیں لگا یا فرما کر لگا یا اہل سے مراد گھروالی نہیں کہ دیا بلکہ اہل کے معنی گھر کے کیا اور تسلیم کر لیا وہ گھر حضرت عائشہ کا تھا کہ وہ انورہ حیدری . . . یا علی الدوام بیان کر صحیح کروا اب شیعہ مفسر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گھروالی تسلیم کر لیا کہ وہ یا مٹی آٹا خاں خاں عائشہ بود سجان اللہ اللہ کریم سچ کو کبھی دشمن کے منہ سے بولا دیتا ہے۔ اب میں نہیں کہ سکتا کہ سہرا کہہ گئے ہیں۔ یا عمد یا انصافاً اس کو تسلیم کرنا پڑا ہر صورت اھلک حضرت عائشہ کا گھر کبر ثابت کر دیا کہ اہل بیوی پر استعمال ہوتا اور یہاں ہذا آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوتا کہ یا و فرمائیں

حضرت جب آپ صبح کے وقت باہر تشریف لائے اپنی اہلیہ حضرت عائشہ کے گھر سے جنگ کی جگہ پر منانے والا منواتا ہے لیکن حصر اصطفتیم پر بیٹھا نہیں آنے دینا تسلیم ضرور کرتا ہے۔

## تحقیق اہل شیعہ تفسیر

۵۔ طہ ۱۶ ﴿وَمَنْ أَتَىٰ حَدِيثَ مُوسَىٰ إِذْ دَخَلَ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا تَلْعَلِ أَتَيْنَا مِنْهَا بَقْيَسًا أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هَدًى ۝﴾

اور کیا آپ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات پہنچی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ کو دیکھا تو آپ نے اپنی بیوی کو فرمایا تم ٹھہر جاؤ ضرور مجھے آگ معلوم ہوئی ہے

تنہا ہے پاس وہاں سے آگ کا چنگار لاؤں گا یا آگ والے سے راستہ مل جائے گا۔  
تفسیر مجمع البیان ۲/۱۱۱ ﴿وَلَا أَهْلَهُ﴾ ذہبی بنت شعیب کا نذر دیکھا  
تلفظ برستی بسدین۔

۲/۱۱۱ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اہل وہ حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں نکاح کیا تھا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کو نقل فرمایا جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ تشریف لائے تھے ان کو خدا تعالیٰ نور نظر کیا تو آپ نے اپنا بیوی کو فرمایا کہ تم وہاں ٹھہر رہی آگ کے پاس سے ہرگز آنا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآن پاک میں نقل فرمایا اور فرمایا ﴿قَالَ لِأَهْلِهِ﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہل کو کہا تو اللہ تعالیٰ نے اہل کے لفظ کو بیوی پر اطلاق فرمایا تو اس کا اقرار شیعہ تفسیروں سے علامہ طبرسی نے کیا ہے ہذا مشہور مفسر ہے اور کہا کہ اہل سے مراد بیوی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں اس سے نکاح کیا اور وہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی۔ اگر بیٹی پر اہل کا لفظ استعمال ہوا تو اہل شعیب کہا جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی اہل فرمائی جو ان کی بیوی تھی ثابت ہوا کہ بیوی پر اہل کا لفظ استعمال ہوتا ہے نہ کہ بیٹی پر۔

النمل ۱۹ ﴿إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا ۝﴾

تفسیر مجمع البیان ۲/۱۱۱ ﴿إِذْ قَالَ لِأَهْلِهِ﴾ آتے امورتہ وہی بنت شعیب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہل کو فرمایا یعنی عورت کو اور وہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی۔

۸۹۔ القصص ۲۴ ﴿فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَىٰ الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ







إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ كَمَا تَبَيَّرَ اهل سے نہیں اس لئے کہ وہ حضرت علی  
علیہ السلام کا مخالف تھا اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی جس نے اتباع  
اس کو نوح علیہ السلام کے اہل میں شامل فرمایا۔

کیوں بھی اب تو تمہاری مرثیہ سے حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت  
باقر علیہ السلام کی متفقہ حدیث بیان ہو گئی کہ جو نبی اللہ کا متبع ہے وہ اس کے اہل  
و اہل ہے جو منافقان ہے وہ اہل سے خارج ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
اہل بیت سے خارج نہیں فرمایا بلکہ ان کا شان عظمیٰ تیس آیتوں سے بیان فرمایا یا  
ہذا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مطہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اعلیٰ اہل ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا  
زبان میں اہل ہر مذکر و مؤنث پر جو متبع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو استعمال ہوتا ہے  
جس کی طرف اہل منسوب ہو اسی کا اہل ثابت ہو گا یا ہو گی۔

طہ ۱۸ ﴿وَأَمْرٌ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْلُكُوا  
رِدْقًا لَمْ يَنْزَلْهُ فَكُنْ مِنَ الْعَاقِبِينَ لِلتَّقْوَىٰ﴾  
تفسیر قمی ۲۷۱ ﴿وَأَمْرٌ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ﴾ اے اُمّت۔

تفسیر البرہان ۲۷۱ ﴿اور نماز کا حکم فرمایا حضور اپنے اہل کو یعنی اپنی اُمت  
اس شیعہ تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ اہل متبعین کو بھی کہتے ہیں۔

تفسیر الصافی ۹۱ ﴿خَرَجَ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَتَّبِعُونَ مَوَاضِعَ الْقِتَالِ  
قَالَ سَمِعَانَهُ وَادْعُهُمْ مِنْ أَهْلِكَ أَلَا يَتَّبِعُونَ قَتْلَهُ

قرآن کریم میں لفظ اہل بیت بیوی پر استعمال ہوتا ہے

نقص ۲۰ ﴿وَحَرَّمَ عَلَيْنَا الْمُرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ  
أَدْرَاكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَ لَهُ لَكُمْ وَهُمْ  
لَا ضَعْفُونَ﴾

اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پہلے دودھ پلانے والیوں کو حرام کر دیا موسیٰ  
علیہ السلام کی ہمیشہ سے کہا میں تمہیں گھروالی کا پتہ بتاتی ہوں جو اس کی پرورش کریں  
گے۔ لے اور وہ اس کے لئے خیر خواہ ہوں گے۔

اس آیت کریمہ میں اہل بیت سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں جو ان کی  
اپنی والدہ کے پاس ہی لے گئیں ثابت ہوا کہ عربی زبان میں خصوصاً قرآن کریم  
میں عربی کی نصاحت اس کی محتاج ہے اس میں اہل بیت سے مراد بیوی گھر والی لگتی  
وہی لفظ اہل بیت جو الاحزاب کے پارہ ۲۲ میں عَنْكُمْ الرَّحِمِ أَهْلُ الْبَيْتِ  
ہے وہی لفظ اہل بیت اس آیت مذکورہ هَلْ اَدْرَاكُمْ عَلَىٰ اَهْلِ بَيْتٍ میں  
ہے جس سے بیوی مراد ہے۔

۸۹ ﴿يَا وَيْلَتَىٰ يَأْتِيَنَّكَ الْيَدُ وَإِنَّ عُجُوذَ وَهَذَا بَلْعَىٰ شَيْخًا  
إِنَّ هَذَا شَيْخٌ عَجِيبٌ قَالُوا الْعَجِيبُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ  
لَقَدْ بَرَكْنَا عَلَىٰ كُمُوهَا أَلَيْسَ إِنَّهُ حَمِيدٌ عَجِيبٌ﴾

حضرت ابراہیم کی بیوی سارہ نے کہا ہائے کیسے میں جنون کی حالت میں بڑھیا ہوں  
اور خداوند بھی بڑھ چاہے واقعی یہ عجیب بات ہے فرشتوں نے کہا کیا اللہ کے حکم اور



اللہ کی رحمت اور اس کی برکتوں سے تعجب کرتی ہو جو تم گھروالی بیوی پر ضرور دیا گیا بڑی بزرگی والا ہے۔

کیوں بھی اس آیت کریمہ میں تو آسمان کے ملائکہ بھی حضرت ابراہیم کی زوجہ کو علیکم اہل البیت سے خطاب فرما رہے ہیں اور وہی لفظ اہل بیت ص ۱۱۱ النزاع ایتہ لیدھب عنکم الرجس اہل البیت میں مذکور ہے وہی لفظ بیت اس موجودہ آیت ہو جو ۱۲ میں رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْبَيْتِ میں موجود ہے جس میں خدائی فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت سارہ کو اہل بیت سے خطاب فرما رہے ہیں۔

(۱) اگر بقول تمہارے اہل بیت بیوی پر نہ استعمال ہوتا تھا تو کیا ملائکہ عربی زبان ناواقف تھے۔

(۲) کیا معاذ اللہ خداوند کریم کو عربی زبان سے ناواقف تھی جس نے ان کو مخاطب پر اہل بیت سے گھروالی بیوی پر اہل بیت استعمال فرمایا۔

(۳) کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ عربی زبان نہ جانتے تھے آپ ہی فرماتے کہ اہل بیت کا لفظ تم بیوی پر کیوں بول رہے ہو یہ تو بیٹی اور نواسوں اور اس پر استعمال ہوتا ہے۔ مگر اگر ہرگز نہیں سمجھ سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عربی زبان سے ناواقف ہوں۔

(۴) کیا تمام عمر حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت حسین اور حضرت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ کرام نے ان دونوں آیتوں کو نہیں پڑھا وہی غلطی نکال دیتے جب انہوں نے بھی ان دونوں آیتوں میں اہل بیت سے مراد گھروالی بیوی ہی مراد

یہاں ہے تو عجائی تمہاری کون سنتا ہے اور جب اور دو شہادتیں دو آیات قرآنیہ سے فقیر نے نکال کر دکھا دیا کہ اہل بیت گھروالی بیوی پر بولا گیا تو ثابت ہوا کہ ماہد النزاع ایت انما یؤتیکم اللہ لیسڈھب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات مصطفیٰ ص ۱۱۱ سے اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ قرآنی اصطلاح یہی ہے فقیر نے اس آیت قرآنیہ میں اہل بیت سے گھروالی بیوی مراد کی دو آیتیں شہادہ میں پیش کر دیں جس نے یہاں بھی اہل بیت سے ازواج مطہرات ثابت کر دیا ایسے ہی جو تمہارا دعویٰ ہے کہ اہل بیت سے مراد شادی شدہ بیٹی جس کی سکونت اپنے گھر میں ہو اور داماد نواسے مراد ہیں بیویا مراد نہیں تھیں تم بھی کوئی ایک آیت ایسی دکھا دو کہ اہل بیت کا لفظ ہو اور رب کریم نے شادی شدہ بیٹی اور داماد اور نواسے کو اہل بیت سے مراد لیا ہو اور اہل بیت کا لفظ استعمال ہو اور حالک بیت کی بیویاں اہل بیت سے خاص ہوں تو ایسے شخص کو

یک صد روپیہ

الغیم

لفظ دیا جائیگا ورنہ خدا سے ڈرو مرنے والے خداوند کریم کے رب و پروردگار سے اور

دوسری قرآنی دلیل: کہ اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں اس آیت کریمہ کی ابتدا وَ قُلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ سے ہے (قننا سے نہیں وَقُرُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ خطاب ازواج مطہرات کو ہے اور کسی کو نہیں تو جب آیت کا آغاز ازواج مطہرات سے ہے بیٹیا یا نواسوں یا داماد کا ذکر ان آیتوں میں چاروں طرف کہیں ہے ہی نہیں جب سوائے



ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آیت کے شروع میں اور کوئی ذکر بھی نہیں  
 ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کس کو لے سکتے ہی نہیں  
 تیسری قرآنی دلیل: آیت وَ قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ کے ماقبل کی آیت کریمہ کا  
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ازواج مطہرات کو خطاب ہے جس پر مذکورہ آیت وَ قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ کا عطف ہے اور بعد والی آیت میں بھی وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ  
 کا خطاب ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ رفتنا زیدہ آیت کا ماقبل بھی اسی آیت  
 جو خطاب خداوندی ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور بعد والی آیت  
 وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ خطاب بھی ازواج مطہرات کو ہے لہذا آیت کا سابق  
 ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق ہوا اور درمیان کی عبارت سے ذرا  
 داماد اور شاوی شدہ بیٹی مراد لی جائے تو یہ تہاوی عربی وانی گوارہ کرتی ہوگی ورنہ تو  
 مطلب کے مطابق کوئی قرینہ اول و آخر ہونا ضروری ہے جب کوئی قرینہ اول و آخر  
 ہی نہیں بلکہ ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ذکر اول و آخر ہے تو ان کو  
 کر بیٹی اور نواسے اور داماد کو مراد لینا محض قرآن کریم یکہ عربی زبان پر بھی زیادتی ہے  
 چوتھی دلیل: اسی آیت کریمہ میں وَ قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ لَعَلَّ يُخْبِرُكُنَّ بِمَا يَخْفَىٰ عَلَيْكُمْ کی عبارت ازواج  
 مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بُيُوتِكُنَّ اور یہ تو تم لے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں بیت کی نسبت ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف ہے  
 نے فرمائی دوسری آیت کریمہ میں اگے اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ  
 لے ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو تم پر آیتیں پڑھی جاتی ہیں تم اپنے اپنے  
 گھروں میں ہی ذکر کرو اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے بیت

بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ بیعت نساہ النسبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں اسی  
 منہاس کا خطاب رب کریم نے فرمایا رب کریم ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے بیت فرماتے اور تم آپ کے ازواج مطہرات کو گھر والیاں یعنی اہل بیت میں  
 کی نہ ہونے دو تو تمہاری کون سنتا ہے۔

پہلی دلیل: منافقتیں نے اور بعض مسلمانوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا کو لکھا یا اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دشمنوں کو جو بہتان  
 لگائے تھے انتہی انتہی کوڑے گولے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی  
 کھانسی لے لے ان کی نظمیں فرمائی حضرت علی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ الزہراء  
 علیہما السلام نے انہیں اور حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق تو کوئی خلافت بات کہی ہی  
 نہیں تھی اس لیے کہ ان کے لیے یہاں ہی نہیں جس کے خلافت بات ہوئی اس کی تطہیر رب کریم نے

## اہل بیت کی تحقیق شیعہ نقاسیر سے

حصہ ۲۰ { ۱ } اٰہل اٰدٰتکم عٰلیٰ اٰہلِ بَیْتِ  
 کے ماتحت رکھا ہے۔

۴۹۳ { ۱ } گفتند برود اور بیاور کلثوم ماورایا ورو۔

انہوں نے کہا جا اور اپنی اہل بیت کو لا وہ اپنی والدہ ام کلثوم کو لے آئی۔  
 آیت میں ام کلثوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اہل بیت کہا گیا جس سے  
 اہل بیت کی عورت اہل بیت میں شامل ہے۔



ہو و ۱۲ { مَا تَحْتَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ -

فرمان خداوندی جو حضرات ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو خطاب ہوا اس  
ما تَحْتَ شیعہ مفسر فطران ہے۔

## انوکھا انصاف

تفسیر المنہج ۲۷ { در مجمع آوردہ کہ اینکہ سارہ را از اہل بیت ابراہیم  
دلالت نمیکند کہ زوجہ مرد از اہل او باشد چہ سارہ  
ابراہیم بود و بحجت این اورا اہل بیت شمر د۔

مجمع البیان میں مذکور ہے کہ اس آیت قرآنی عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْتِ سے حضرت  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو رب کریم نے اہل بیت سے بیوی مراد لیا ہے  
یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی کی بیوی اس کے اہل سے ہوتی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ  
ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی لڑکی تھی اس لئے اہل بیت سے رب کریم نے شمار کی  
سبحان اللہ شیعہ مفسر اس تفسیر سے اپنے انصاف کا اظہار کر رہا ہے۔ کلام اللہ  
ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اہل بیت سے تعبیر فرما رہا ہے لیکن شیعہ مفسر فطران ہے  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی لڑکی تھی اس لئے اہل بیت کے خطاب سے مراد  
ہوتی لیکن اتنا نہیں سوچا کہ کوئی پڑھنے والا اس کو تعصب سمجھے گا یا انصاف کو چچا  
لڑکی اہل بیت میں شامل ہے اور اپنی بیوی اہل بیت سے خارج ہے۔

سبحان اللہ! حالہ کہ چچا خود اہل بیت میں شامل نہیں اس کی اولاد کیسے اہل  
میں شامل ہو سکتی ہے کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب اور اس کی اولاد

اہل بیت میں شامل ہے؟ بلکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیاں اپنے چچا کے لڑکوں  
اور عیلتہ کو دینِ نوقم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناراض ہو گئے کہ انہوں نے اپنے  
لڑکوں کو اپنی لڑکیاں کیوں نہیں لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو قرآن کریم میں  
اہل بیت سے خطاب ہوا تو میرا بار فوراً اٹھا کہ بیوی کی حیثیت سے اہل بیت سے خطاب نہیں  
ہو سکتا چچا کی لڑکی تھی۔

کیوں بھی اب خدا کی بات کرنا جب تمہارے مفسر نے چچا کی اولاد کو اہل بیت میں شامل  
کر دیا ہے تو پہلی اولی اہل بیت میں شامل ہوا تو بقول تمہارے ابولہب اور اس کی اولاد عقبہ و  
حذیفہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی اولاد اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ اور ان کی اولاد بھی اہل بیت میں شامل ہو گئی تمہارے تو یار بیویوں کو خارج کرنے کی  
شش کی لیکن رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے انبیاء علیہم السلام کی بیویوں  
اہل بیت میں شامل فرمایا ہے اور ان کو اہل بیت سے خطاب فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اہل بیت سے خطاب فرمایا لیکن تم  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج سے مخالفت کر کے اپنے خیال میں اہل بیت مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے نکال بیٹھے لیکن تمہارے مفسر نے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم  
جمعین کو خارج کر کے ابولہب اور اس کی اولاد کو اہل بیت میں شمار کر لیا اچھا بھی تم ابولہب  
اور اس کی اولاد کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت یقین کر لو ہم ان کو اہل بیت میں  
لے کر تیار نہیں ہمارے نزدیک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضوان  
اللہ علیہم اجمعین جن کو رب کریم نے اہل بیت میں شامل فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
خبر افرا کر بہترین اہل بیت فرمایا ہم ان کو اہل بیت سمجھتے ہیں یہ تو اپنی اپنی پسند ہے



کسی نے اپنے بڑے کے شامل کردہ چھپا کی اور لاؤ کو تسلیم کر لیا کسی نے خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمار کردہ ازواج مطہرات داخل کر دی حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت حسن و حسین حضرت فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت سمجھ لیا۔  
(۹۰) اِنْبَاءُ يُبَيِّدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلِيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيراً۔

اس کی تفصیل ماقبل گزر چکی ہے۔

یہ نوے دلائل قرآنیہ آپ کے سامنے اہل کی تحقیق میں پیش کئے جا چکے ہیں۔

(۱) مکان کے حدود اربعہ کے مکین پر اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۲) متبعین پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۳) مالک کے معنی سے بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۴) پروردہ منظم پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۵) گھر کے حدود اربعہ مقیم و شمار پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۶) اہل ہم عقیدہ پر بھی اطلاق ہوا۔

(۷) اہل عامل پر بولا گیا۔

(۸) اہل کے معنی لائق بھی استعمال ہوا۔

(۹) تسلیم کرنے والوں کو اہل کہا گیا۔

(۱۰) اہل کا استعمال بیوی پر بھی ہوا۔

(۱۱) اہل کی اضافت جب بیت کی طرف ہو تو بیوی کی خصوصیت مراد لی گئی۔

جب اہل بیت کا استعمال دوسری جگہ پر قرآن کریم میں استعمال ہو تو اللہ تعالیٰ کی خصوصیت

یہی پر اطلاق فرمادے متنازع فیہا آیت کا ماقبل بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل مطہرات کی خصوصیت سے چرچہ ہو اور مابعد آیت کا بھی شان ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کا تسلسل جاری ہے لیکن دشمن اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا متعصب ہے کہ آیت کا ماقبل اور مابعد بھی ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر مذکور ضرور ہے لیکن ربیان کا نہیں سبحان اللہ متنازع فیہا آیت کے علاوہ باقی قرآن کریم سے لفظ اہل بیت کا استعمال بیوی پر دکھا دیا قرآنی آیت کا اہل و سابق بھی ازواج مطہرات کے ذکر کی شہادت ہے رہا ہے پھر بھی جو شخص ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھے اور جس کو خدائی دلائل سے تسلی نہیں ہوئی اہل کی اس انسان کو کیسے کہتا ہے۔ دَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِين۔

## شیعہ تاریخ سے اہل اور آل کی تحقیق

كُفِّ الْعَبَثُ وَقِيلَ اَلْ مُّحَمَّدِي كُلُّ تَقِيٍّ

فَاِنْ قِيلَ مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْاِہْلِ وَالْاَهْلِ

قُلْتُ مِمَّا سَوَّلَانَ الْاَهْلِيَّةُ فِي الْاَمْبِلِ لَهْ

وَالنَّهَاءُ فِي اَمَلٍ ثُمَّ كُنْتُ كَمَا قِيلَ هَيَّاك

وَالْاَهْلُ وَالْفِرْعَوْنُ مَنْ كَانَ عَلَى دِينِهِ وَمَدَّ هَبَهُ قَالَ لَعَالِي

وَالْفِرْعَوْنُ الْاَهْلُ فَيُرْعَوْنَ

اور بعض نے کہا ہے کہ ہر تقی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

پھر اگر کہا جائے ال اور اہل کا فرق کیا ہے میں کہتا ہوں وہ دونوں همزوال ہیں







اسلام کے بیٹے کو حرف استثنائے سے نکال دیا۔

بحر من استثنائے نکالنا ثابت کرتا ہے کہ وہ اہل بیت میں داخل تھے جس کی دوسری دلیل آیت بھی دلیل ہے لیکن رب کریم نے نکال دیا ایسے ہی میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت میں شامل فرمایا۔ اس لئے آپ جس کو چاہیں اہل بیت میں شامل فرمادیں۔ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو اپنے علیہ السلام کے تھے لیکن میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شامل فرمایا اب جیسا کہ آپ کے ازدواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین اہل بیت تھے ویسے ہی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ویسے ہی اہل بیت میں شامل ہیں کیونکہ میرے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شامل فرمایا ہے چنانچہ ہم تمام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج مطہرات اور آپ کی تمام صاحبزادوں کو اور حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اور حضرت حسن و حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت سمجھتے ہیں اور تھے اور رہیں گے جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بدری ہیں حالانکہ میں تشریف نہیں لے گئے لیکن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار سے ان کو بدریوں میں داخل فرمایا بلکہ ان کو حصہ بھی بدریوں میں عطا فرمایا۔ ان کو تو پھر بھی گھر سے بلا کر اہل بیت میں شامل فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے میں تھے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بمعیتہ رضوان میں مشغول تھے آپ نے اپنے دائرہ امت میں داخل کرنا کمال کر فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے اور دائیں کو اوپر رکھ کر فرمایا کہ یہ ہاتھ میرا ہے اور اہل بیت لیتا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمعیتہ رضوان میں موجود نہیں لیکن

تھا کہ اہل بیت برکات برکات کو مستثنیٰ کیا جائے لیکن حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کو مستثنیٰ کیا گیا کہ لَيْسَ مِنَّا اَهْلًا فَرَاكَ اَهْلًا میں شریعت کا شائبہ ہی نہیں رہنے دیا وہ اہل بیت میں شامل ہے۔ اہل بیت میں شامل ہونے کا عمل غیر صالح ثابت ہوا کہ گھروالوں سے جو بھی ہوا وہ اہل بیت میں شامل ہے۔ اہل بیت میں گھر کی بیویاں بچے جو بھی بیت کی چار دیواری میں بالخصوص مقیم ہوں وہ اہل بیت میں شامل ہیں اور جو متبعین ہوں وہ اپنے مطاع کے اہل بیت میں گیارہ مذکورہ معنوں سے جو بھی معنی اہل کے لئے جائیں نہ بیوی خارج ہو سکتی ہے نہ اولاد نہ گھر والا ہی اہل سے خارج ہو سکتا ہے ہاں جو گھر سے علیحدہ ہو کر اپنا علیحدہ مکان مستقل تیار کر لیں جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ رحمہم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کرنے کے بعد اپنے مستقل مکان میں سکونت اختیار کر لی جیسا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ سے تشریف لائے تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

اور یہ آیت اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَكْثَرُ الْكُنُوتِ نازل ہوئی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکان سے یہ آیت پڑھ کر گزرتے تھے ہوا کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور علی المرتضیٰ رحمہم اللہ وجہہ کا مکان شادی کے بعد علیحدہ ہو چکا تھا اور وہ اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل نہ ہو سکتے تھے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار کی سے داخل فرمائے اور ان کو اپنے گھر سے بلا کر اہل بیت میں شامل فرمایا۔ اہل بیت میں شامل فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے میں تھے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بمعیتہ رضوان میں مشغول تھے آپ نے اپنے دائرہ امت میں داخل کرنا کمال کر فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے اور دائیں کو اوپر رکھ کر فرمایا کہ یہ ہاتھ میرا ہے اور اہل بیت لیتا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمعیتہ رضوان میں موجود نہیں لیکن



میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت منظور فرمائی۔ ملاحظہ ہو بخاری ۱۰۳۳ ج ۱ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شمولیت کو غزوہ بدر اور بیعت الرضوان کی شمولیت سے آج تک کوئی خارج نہیں کر سکا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ الزہراء اور حضرت حسین و حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کوئی اہل بیت سے خارج نہیں کر سکتا۔

نیلہ جواب: حضرت عائشہ مطہرہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت میں نبی کریم نے تیس آیتیں نازل فرمائی اگر تمہارے نزدیک وہ اہل بیت میں داخل نہیں جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی تو تم کوئی ایک ایسی آیت دکھا دو جس میں رب کریم نے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کی فضیلت میں آیتیں یا ایک آیت فضیلت موجود ہو۔ وَإِنْ لَمْ تَلْعَنُوا أُولَئِكَ تَفْضَلُوا فَافْتَنُوا النَّاسَ۔

”علی رضا“ تم کہتے ہو کہ عائشہ کا بہت بڑا شان ہے لیکن حضور جس وقت محبت میں آتے تو حمیرا سے خطاب فرماتے یہ کوئی عزت کا خطاب نہیں ہے معلوم ہوا کہ حضور کے نزدیک عائشہ کا کوئی قدر نہ تھا۔

”محمد عمر“ افسوس! محبت بڑا نواسہ ہوئی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ جو آپ کا محبت کا بڑا نواسہ تھا وہ بیان ہو چکا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ محبت زیادہ کئی تو ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شان و فضیلت میں تیس آیتیں نازل فرمائی اگر دوسری عورتوں جیسا شان ہوتا تو رب کریم تو ایسا شان بیان کرنے کی ضرورت کیا مانتی۔

دوسرا جواب: یہ حمیرا والی دو تین حدیثیں ہیں یہ سب دشمنوں کی گھڑی ہوئی ہیں۔

کُلُّ حَدِيثٍ فِيهِ يَأْخُذُ بِأَحْمَدٍ أَوْ قَهُوْهُ مَوْضُوعٌ { ۲۴۲ } كَمَا ذَكَرَهُ الثَّقَاتُ

یہ حدیث جس میں یا حمیرا کا خطاب ہے وہ موضوع ہے جیسا کہ اس کو ثقات بیان فرمایا ہے۔

محدثین نے اس حدیث کے رجال کو تصحیح کر کے ثابت کر دیا کہ یہ ایسی تمام حدیثیں موضوع ہیں مخالفین کی گھڑی ہوئی ہیں مرفوع نہیں بلکہ مرسل ہیں جو قرآنی شان کے حاملے میں حجت نہیں۔

## اہل بیت شیعہ احادیث سے

سَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ { ۲۴۳ } بِمَا تَرَاهُ رَجُلًا { ۲۴۴ } مَصْطَفَى صَلى اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت سے ایک آدمی ہے۔

اصول کافی ۲۵۴ { ۲۵۵ } عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآلِهِ إِذَا صَارَ سَلَمَانٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ أَمْرٌ غَمِيًّا أَهْلَ الْبَيْتِ مُحَضَّرَاتُ أَمِّهِمْ صَادِقِ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور کوئی بات نہیں سلمان علما سے بن کیا کیونکہ ہمارے اہل بیت سے ایک آدمی ہے۔

ثابت ہوا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیت میں شامل فرمایا یہ آپ کے نجات ملنے کے ثبوت ہے کہ جس کو چاہیں اپنے اہل بیت میں شامل فرمائیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہی فتویٰ دیا۔



## اہل بیوی پر

کتاب العسل والشرائع ۱۴۳ { فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا آتَى أَهْلَهُ يَغْلِبُ

مُضْطَرِبٌ اسْتَكْنَتْ تِلْكَ النُّطْفَةُ فِي تِلْكَ الرَّحِمِ -

تو بے شک آدمی جب اپنے اہل یعنی بیوی کے پاس سکون قلب سے آئے

پچھے درست ہوں اور بدن یہاں اضطراب نہ ہو یہ نطفہ اس رحم میں مٹھ جائے گا۔

من لا یحضرہ الفقیہ ۴۶۱ { روى المفضل بن عمر عن ثاب

الذی عنہا قالت سمعت مولای اُمَیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَقُولُ اَنَا اَهْلُ

الْبَيْتِ لَا نَشْرَبُ الْمُسْکَرَ -

حیاة رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سنا اپنے مولیٰ امیر

عبید السلام سے فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت نشے والی چیز نہیں پیتے۔

تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے یہاں اہل بیت سے مراد تمام مرد و عورت

تحقیق اہل بیت ترجمہ قرآن مجسم شیعہ سے

مارقہ قطبیہ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت فرمایا

۲۴۸ { خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت سے بدی اور

بہتری علیٰ ابی تو تبارے معزز شیعہ مفسر نے تسلیم کر لیا ہے کہ اہل بیت بیوی پر

میں ہوتا ہے اب تمہاری مرضی تسلیم کر دیا نہ۔

۲۴۹ { اہل بیت نے خدا کی آیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے لکھ دیا کہ اہل بیت

میں ہوتا ہے اب تمہاری مرضی تسلیم کر دیا نہ۔

۲۵۰ { اہل بیت نے خدا کی آیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے لکھ دیا کہ اہل بیت

میں ہوتا ہے اب تمہاری مرضی تسلیم کر دیا نہ۔

۲۵۱ { اہل بیت نے خدا کی آیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے لکھ دیا کہ اہل بیت

میں ہوتا ہے اب تمہاری مرضی تسلیم کر دیا نہ۔



کی دلیل ہے کیونکہ اہل بیوی داخل مطلق تو ہی خارج کیا یعنی جو داخل ہو اس کو بیوی  
 کیا جاتا ہے جو پہلے ہی خارج ہو اس کو خارج کرنا تحصیل حاصل لازم آتی ہے ہر قسم  
 داخل مطلق تو ہی خارج فرمایا یہ بھی بیوی کے اہل میں داخل ہونے کی دلیل ہے اب  
 قانون عرض کرتا ہوں اشنتی متصل کا تعلق ہے کہ متشئی متشئی مسئلہ کا جزو ہیں  
 لیکن متشئی کو متشئی منہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے جیسا کہ جاء فی القصور الا زید  
 قوم آئی سوائے زید کے زید قوم میں داخل ہے اسی لئے متشئی نے تمام قوم کے کہنے کا  
 کیا لیکن قوم کے ایک فرد کا انکار کیا زید قوم سے ہے لیکن میرے پاس آیا نہیں ہے  
 تعالیٰ نے فرمایا کہ لوط علیہ السلام کو اور اس کے اہل کو یعنی گھر والوں کو بھی مع اولاد  
 اس کی بیوی کے اس کے تمام اہل یعنی تمام متبعین کو بچا لیا لیکن بیوی چونکہ ماننے والوں  
 نہ تھی اس لئے اس کو نہ بچایا تو یہاں بھی اہل میں بیوی داخل تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے  
 خارج کر دی۔

”علی رضا اہل کے معنی قوم کرتے ہو ماننے والے تو بیوی چونکہ ماننے والوں میں نہ تھی اس  
 اہل سے خارج کر دیا ایسے ہی جو بیوی ماننے والوں میں نہ ہو وہ اہل سے خارج ہوتی ہے  
 محمد عترت نے بجا فرمایا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے جیسا کہ دو بھتیجیوں کو  
 نکاح میں رکھا جائے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں حرام ہو گیا۔ ایسے ہی مصطفیٰ  
 اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کا قانون یہی تھا کہ مومن کا غیر مومن سے نکاح  
 تھا جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی لوط علیہ السلام کی مومنہ نہ تھی لیکن ان کی اہلیہ مطلق اور بیوی  
 تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو لوط علیہ السلام کے سامنے ہلاک کر دیا اور لوط علیہ السلام نے  
 کا ہاتھ نہ پکڑا یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر مومنہ اہلیہ بھی جو تو نبی اللہ اس کا ہاتھ نہیں پکڑتا لیکن مصطفیٰ

سب یہ خدائی قانون غریب ہو گیا کہ غیث آدمی غیثہ عورت کے لئے اور غیث عورت  
 کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد و پاک عورتوں کے لئے  
 اللہ تعالیٰ نے امت کے لئے قانون شریعت بھی یہ مقرر فرماتا ہے اور جس کی امت میں وہ  
 لکھا کہ لکھو فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بواسطہ  
 کے نمونہ ہیں ان کو یعنی طیب کر اللہ تعالیٰ نے معاذا اللہ ۱۰۰۰ عورت عطا فرمائی  
 اللہ تعالیٰ قانون کو جھوٹا کہ دو اور بایہ کہہ دو کہ رب کریم نے جس رسول اللہ صلی اللہ  
 وسلم کا نمونہ پیش فرمایا وہ نمونہ ہی غلط پیش فرمایا ہرگز نہیں ہرگز نہیں! یہ کبھی ممکن ہی  
 نہیں بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ وہ حورن ذات ہے اور مطہرہ ذات  
 اللہ کوئی غیث سے غیث بھی میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ سے  
 اس لئے کہ وہ بھی طاہرین جاتا ہے اور قانون خداوندی بھی سچا کہ حضرت عائشہ رضی  
 اللہ عنہا مطلقہ تھی اور طیبہ تھیں تو طیب کو عطا ہوئی اگر طیبہ نہ ہوتی  
 طیب اور رب کریم کبھی عطا ہی فرماتا آدم پر مطلب ثابت ہوا کہ اہل میں بیوی داخل  
 ہی ذوال البیت کا خطاب رب کریم نے فرمایا اہل میں داخل تھیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے نکاح میں آئیں اہل میں داخل تھیں تو بیوی نہ تھیں فرمایا گیا اہل میں داخل تھیں تو ہی ان  
 میں ہیں تنیس آیتیں نظیر و تطیب کی رب کریم نے نازل فرمائیں یہ اختیار رب کریم



کو ہے کہ جس کو چاہے اہل سے خارج کر دے جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی کو خارج کر دیا اور اگر چاہے تو اہل کو اہل سے خارج کر دے یہ بھی اختیار اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ رب کریم نے بکے بیٹے کو اہل سے خارج کر دیا سنئے۔

۱۲ ﴿وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنِّي أَهْلِي وَآلِي﴾  
۱۳ ﴿وَعَدَكَ الْخُبَىٰ وَأَنْتَ أَحْكُمُ الْغَائِبِينَ﴾ قَالَ يَا نُوحُ  
إِنَّكَ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝

اور نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا تو کہا اے میرے پروردگار میرا بیٹا جو اہل سے ہے اور بے شک نیز وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حکم دہا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے نوح علیک السلام بے شک وہ تیرے گھروالوں میں سے ہے بے شک اس کے عمل اچھے نہیں۔

نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کو اللہ تعالیٰ نے گھروالوں سے نکال دیا اب کہہ دو کہ بیٹا بھی اہل یعنی گھروالوں سے نہیں ہے ہرگز نہیں بیٹا کنعان میں داخل ہے لیکن رب کریم جس کو چاہے گھروالوں سے نکال دے بیٹا اگر نبی اللہ کا قانع نہیں تو وہ بیٹا اہل بیت سے نکال دیا جاتا ہے بیوی اگر نبی اللہ کی منبت ہے تو اس کو بھی اہل سے نکال دیا جاتا ہے لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ و عقبہ نہ ہوتیں تو رب کریم کو کس کا ذکر تھا فوراً اہل بیت سے خارج کر دیتا لیکن خارج کرنے کے رب کریم نے میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ معظمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کے شان میں بن کی بریت میں لطیف و ظہیر میں رب کریم نے تیس قرآنی آیتیں نازل فرمادیں متعصب اپنے تعصب

۱ سے دن رات کہ رہا ہے ایمان کی مان کو کفر سمجھ رہا ہے۔ جہانوں کے نذیر کی اہلیہ یعنی اللہ تعالیٰ نے عنہا کو اپنی بیوی سے بھی کمتر سمجھ رہا ہے یہ سراسر قرآن کریم کا انکار ہے خدا سے دشمنی مول لیتا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یُوذُّونَ اللہَ دُوسُولَهُ کے ارشاد خداوندی کے موافق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا ہے اور اپنا جہنم بنا رہا ہے قرآن کریم سے جب مفصل ثابت ہو گیا کہ ازواج مطہرات صلی علیہم وسلم آپ اہل بیت میں تو بتمہاری اصول کافی کا اصل عرض کرتا ہوں۔

## حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فیصلہ

۱ ﴿فَقَالَ ابْنُ الْحَنَنِ الْأَوَّلُ مَنِ شَرَكَ أَهْلَكَ بَيْتَ نَبِيِّهِ﴾  
۳۲ ﴿أَهْلَكَ وَمَنِ شَرَكَ كِتَابَ اللہِ وَقَوْلَ نَبِيِّهِ﴾ كَفَرًا۔  
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل بیت کو ترک کیا گمراہ ہوا اور جس شخص نے قرآن کریم کتاب اللہ کو اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو ترک کیا کافر ہو گیا۔

۲ وازوہ اماموں سے حضرت امام کاظم علیہ السلام کا فتویٰ تھا کہ ہمارے سامنے ہے اہل بیت اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی تمہارے سامنے ہے ہمارے جیسے مرضی ہو نہ وہی تعصب پر اڑے رہو یا ان فیصلوں کو تسلیم کر لو حساب ہم نے ضرور لینا ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہے۔

عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَيْنُنَا الْحِسَابُ



## تحقیق ال از قرآن شریف

(۱) بقرہ ۱ { وَإِذْ يَخِينُكُمْ مِنَ الْإِلٰهِ فِرْعَوْنٌ يُسْأَلُ أَتُؤْمِنُونَ لِيْ سَوْغَ الْعَذَابِ بَلْأَنْتُمْ كَاذِبُونَ } اور جب ہم نے تمہیں فرعون کے ماننے والوں سے بھیا یا وہ تمہیں عذاب پہنچاتے تھے۔

(۲) بقرہ ۳۲ { وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّالُوتُ فِيهِ سَبْكُنَّ فَمِنْ تَحْتِهِ ذُكِّيْتُمْ وَلَكِنَّ الْغَايَةَ إِنَّ مَوْسَىٰ وَآلَ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ } اور کہا ان کو ان کے نبی نے بے شک اس کی بادشاہی کی علامت یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک تابوت آئے گا تمہارے رب کی طرف سے اس میں تسی ہوگی۔ اور موسیٰ علیہ السلام اور ہرون علیہ السلام کے ماننے والوں نے جو چھوڑا اس کا بقیہ ہوگا اس کو ملا گئے اٹھایا ہوگا۔

(۳) آل عمران ۳۳ { إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ } اور کہا ان کو ان کے نبی نے بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کو چنا اور ال ابراہیم علیہ السلام اور ال عمران کو تمام جہان والوں پر برگزیدہ فرمایا۔

(۴) نساء ۵ { فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ } اور فرمایا کہ ہم نے ال ابراہیم علیہ السلام کو کتاب اور حکمت دی۔

(۵) انفال ۱۶ { وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ فَتُحْمَلَ عَنْ ظَهْرِكُمُ الْعَوْنُ } اور کہا کہ تم اللہ سے تمکین کرو اور تمہاری پشتوں پر بوجھ ہل جائے گا۔

اور ہم نے ال فرعون کو غرق کیا اور سب کے سب وہ ظالم تھے۔

۱۲ { وَيُتِمَّرُ نِعْمَتُهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ } اور ال یعقوب پر وہ اپنی نعمت کو پورا کرے گا۔

۱۳ { قَالَ كَمَا خَطَبَكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَيْكُمْ فَقَوْمٌ مِّنْكُمْ يَأْمُرُونَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ } اور کہا کہ تمہیں بھیجے گئے ہیں۔ رسول ال لوط علیہ السلام کے ساتھ ہیں جو تمہارا حکم دیتے ہیں۔

۱۹ { فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُو آلَ لُوطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أَنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ } اور فرمایا کہ تمہاری قوم نے کہا کہ انہوں نے نکال دو۔

۲۲ { وَقَالَ رَبُّهُمُ اجْعَلُوا لَنَا آيَةً } اور فرمایا کہ تمہاری قوم نے کہا کہ انہوں نے نکال دو۔

۲۳ { وَقَالَ رَبُّهُمُ اجْعَلُوا لَنَا آيَةً } اور فرمایا کہ تمہاری قوم نے کہا کہ انہوں نے نکال دو۔

۲۴ { وَقَالَ رَبُّهُمُ اجْعَلُوا لَنَا آيَةً } اور فرمایا کہ تمہاری قوم نے کہا کہ انہوں نے نکال دو۔

۲۵ { وَقَالَ رَبُّهُمُ اجْعَلُوا لَنَا آيَةً } اور فرمایا کہ تمہاری قوم نے کہا کہ انہوں نے نکال دو۔



دالوں کو عذاب میں داخل کرو۔

مختصر آیہ وی آتین قرآن کریم سے ذکر کی گئی ہیں جن میں لفظ ال معنی متبعین ہے۔

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

تحقیق ال شیعہ احادیث سے

بصائر الدرجات ۳ { قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عِنْدَنَا مُحَمَّدٌ نَادٍ  
مِنَ الْبَابِ وَهُوَ مِنْهُ أَنَّ الْعُلَمَاءَ  
هُمْ آلُ مُحَمَّدٍ -

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ال محمد ہمارے نزدیک درالہ  
ہے اور اسی سے ہے کہ علماء وہی آل محمد ہیں۔

اب توفیقہ تم پر ہے حدیث تمہاری حضرت امام باقر علیہ السلام کا فیصلہ  
کہ علماء دین بھی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہیں۔

کتاب الامالی للطوسی ۲۹۱ { بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
يَعْقُوبُ بْنُ اسْحَقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ  
خَلِيلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَى عَزِيزِ اِلٍ نَزَعُون -

حضرت یعقوب علیہ السلام عزیز ال فرعون کی طرٹ خطر روانہ فرماتے ہیں۔

الاعراف ۸ { يٰبَنِي اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَازِي  
۲ اَسْوَاتَكُمْ وَرِثًا وَلِبَاسَ الشَّقَاوَةِ ذٰلِكَ خَلْقُ

الانعام ۸۰ { يٰمَرْيَا قَدْ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ لَفْسَانِ اِيْمَانُهَا  
۲۰ لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كُنْتَ فِي اِيْمَانٍهَا خَيْرًا قَدْ  
مَنْظُورًا اِنَّا مَخْطُورُونَ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال اور تاریخ اور نماز جنازہ

طبقات ابن سعد ۸ { اخبرنا محمد بن عمر عن عبيد الله بن عروة عن  
عشكان بن عروة عن ابيه قال قُوِّفَتْ عَائِشَةُ  
عَلَى الثَّلَاثَةِ لَشَيْعٍ عَشْرَةَ خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَعَةً ثَمَانِ  
الْحُسَيْنِ وَصَلَّى عَلَيْهَا أَبُو هُرَيْرَةَ -

حضرت عروہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کا وصال بروز منگل کی رات انیسویں رمضان شریف کی ۵۸ ہجری اور حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا۔

طبقات ابن سعد ۸ { اخبرنا محمد بن عمر عن عبيد الله بن عروة  
عن عيسى بن محسن عن عباد بن عبد الله بن  
سیر قال مَدَدَ نَاعِي قَبْرِ عَائِشَةَ قُوْبًا وَحَلْنَا جَرِيدًا فَبَيْدَ  
كَ وَدَفَنَّا هَاكِيْلًا بَعْدَ الْيَوْمِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ -

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہم نے  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر کچرا بچھایا اور قبر پر چھوٹے پھول  
بھی رکھے اور رات کو انہیں ہم نے دفن کیا ورنہ کس بعد رمضان



تشریف میں۔

## ذکر ماریہ زوجہ مطہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

**طبقات ابن سعد** ۱۳ { قال اخبرنا محمد بن عمرو بن واقد الاسدي اخبرنا عبد الحميد بن جعفر عن ابيه قال لما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحديبية في ذي القعدة سنة ستة من الهجرة بعث حاطب بن ابي بلتعجة الى المقوقس القبطي صاحب الاسكندرية وكتب معه اليه كتابا يدعوه فيه الى الاسلام فلما قرع الكتاب قال خير او اخذ الكتاب فكان محمولا فجعله في حق من عاج وختم عليه ودفعه الى جارية له وكتب الى النبي صلى الله عليه وسلم جو اب كتابه ولم يسلموا بها الى النبي صلى الله عليه وسلم مارية القبطية واختها في دمنارة يعقود وبعثته دمل فكانت بضياء ولما في الحرب يوم ذي غيرها.

جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے ذوالقعدة سنہ ۶ میں مکہ تشریف لائے اپنے حاطب بن ابی بلتعجہ کو مقوقس قبطی اسکندریہ کے بادشاہ کی طرف بھیجا اور اس کی طرف ایک بند چٹھی لکھی جس میں اسلام کی دعوت دی تو جب مقوقس نے آپ کی چٹھی کو پڑھا تو اس نے کہا بہت اچھا تو اس نے بھی ایک اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کی چٹھی کے جواب میں ایک جوابی چٹھی لکھی اور ایک اپنی لڑکی بھی

بھیجی اور سلمان نہ پڑا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ماریہ القبطیہ اس کی ہمیشہ سیرین اور اپنے گدھے یعفور اور اپنی نچر و لدل سفید کہ جو اس وقت تک میں سفید نچر اس کے سوا نایاب تھی تحفہ بھیجا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے دو کی بحث ہمیں ہوگی خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق اعتراضات نے واقعہ طول کر دیا اور سنت خداوندی ہے کیونکہ رب کریم نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شان قرآن کریم میں زیادہ بیان فرمایا ہے اس لئے فقیر نے اسی کو زیادہ قرآن کریم سے بیان کر دیا تاکہ اہل بصیرت کے لئے کافی ہو جائے اور دل میں غم نہ رہے ہائے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر مختصراً عن کرنا ہوں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے تھے قبل انہما نبوة حضرت فاطمہ پیدا ہوئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی صاحبزادیاں چار تھیں حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم حضرت عائشہ الزہراء رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اور دو صاحبزادے طیب اور طاہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی سوائے ابراہیم کے اور ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور ابراہیم کی کنیت تھا اسم تھی اسی کنیت پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم تھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سموا اسی ولا تکتوا ابکینی میرے نام سے نام رکھ لا یعنی محمد یا احمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میری کنیت ابو القاسم یہ کنیت میری امت سے کوئی نہ رکھے۔



## حقیقی اولاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل

ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان اور ان کا ذکر خیر خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا شان قرآن کریم و احادیث صحیحہ اور تواریخ سے ملتی کیا گیا اور ان کے فضائل ضروریہ اور تاریخیہ پیش اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح اور ان کی تاریخ ازابتاد تا انتہا مختصراً بیان ہو چکی۔ اب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا ذکر مختصراً عرض کرتا ہوں کیونکہ ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد درجہ آپ کی اولاد پاک کا ہے اس لئے اب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا ذکر خیر قرآن کریم و احادیث صحیحہ اہل سنت و جماعت و کتب تواریخ اسلامیہ بھی عرض کرتا ہوں تاکہ فقیر کے عمال نامہ میں بھی اولاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان درج ہو جائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ

## ذکر اولاد پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا مختصر فکر اسلامی تواریخ و احادیث

(۱) الاستیعاب ۴۲۱ اَمَّا وَكَذَلِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ خَدِيجَةَ إِلَّا اِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُنَّ مَا فِي الْقُبُطِيَّةِ وَدُلْدٍ مِنْ خَدِيجَةَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ لِاخْلَافٍ فِي ذَالِكَ هُنَّ زَيْنَبُ بِلَا خِلَافٍ وَبَعْدَهَا اُحْمَرُ كُلُّوْمٌ وَقَيْلُ رُقِيَّةُ وَهِيَ الْاُولَى لِاَنَّ رُقِيَّةَ تَزَوَّجَهَا عَشَانُ قَبْلُ وَمَعَهَا مَا جَرَّ ابْنُ الْاَمْرِ الْمَجْبُشَةُ ثُمَّ تَزَوَّجَ بَعْدَهَا وَبَعْدَ وَقَعَةٍ بَدْرٍ اُحْمَرُ كُلُّوْمٌ وَالصَّحِيحُ اِنَّ اَصْغَرَ هُنَّ فَا حِلَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْ جَمِيعِهِنَّ

لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد تو وہ سب کی سب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے اس لئے کہ وہ مادیہ قطیہ سے تھا اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت مصی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہوئیں اس میں اختلاف نہیں ان کی بڑی زینب ہے بغیر اختلاف کے اور اس کے بعد ام کلثوم بعض نے کہا اس کے بعد رقیہ ہے اور وہ پہلی ہے رقیہ بنت ثبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا پہلے اور اس کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی واقعہ بدر کے وقت حضرت رقیہ کے مرنے کے بعد ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تمام سے چھوٹی تھیں۔

لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد تو وہ سب کی سب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے اس لئے کہ وہ مادیہ قطیہ سے تھا اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت مصی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہوئیں اس میں اختلاف نہیں ان کی بڑی زینب ہے بغیر اختلاف کے اور اس کے بعد ام کلثوم بعض نے کہا اس کے بعد رقیہ ہے اور وہ پہلی ہے رقیہ بنت ثبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا پہلے اور اس کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی واقعہ بدر کے وقت حضرت رقیہ کے مرنے کے بعد ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تمام سے چھوٹی تھیں۔

۲۔ الاستیعاب ۴۲۹ اَمَّا وَكَذَلِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ خَدِيجَةَ إِلَّا اِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُنَّ مَا فِي الْقُبُطِيَّةِ وَدُلْدٍ مِنْ خَدِيجَةَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ لِاخْلَافٍ فِي ذَالِكَ هُنَّ زَيْنَبُ بِلَا خِلَافٍ وَبَعْدَهَا اُحْمَرُ كُلُّوْمٌ وَقَيْلُ رُقِيَّةُ وَهِيَ الْاُولَى لِاَنَّ رُقِيَّةَ تَزَوَّجَهَا عَشَانُ قَبْلُ وَمَعَهَا مَا جَرَّ ابْنُ الْاَمْرِ الْمَجْبُشَةُ ثُمَّ تَزَوَّجَ بَعْدَهَا وَبَعْدَ وَقَعَةٍ بَدْرٍ اُحْمَرُ كُلُّوْمٌ وَالصَّحِيحُ اِنَّ اَصْغَرَ هُنَّ فَا حِلَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْ جَمِيعِهِنَّ

الاولی ثَمَّ الثَّانِيَةُ رُقِيَّةُ ثَمَّ الثَّالِثَةُ اُحْمَرُ كُلُّوْمٌ ثَمَّ الرَّابِعَةُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ وَاللَّهُ اَعْلَمُ۔

ان اوقات احادیث سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادیوں کے متعلق یہ حدیث زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اول صاحبزادی ہیں اور ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور آپ کی تیسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوتھی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

۲۔ الاستیعاب ۴۱۸ وَكَانَتْ زَيْنَبُ اكْبَرُ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَسَادَةُ دُلْدٌ لَكَ خَدِيجَةُ مَا فِي ذَالِكَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ الْقَاسِمُ وَبِهِ كَانَ يَكْنَى وَعَاشَ حَتَّى مَشَى لَكَ اللَّهُ مَاتَ صَغِيرًا وَهِيَ النَّاسُ فَا طِمَةُ وَزَيْنَبُ وَرُقِيَّةُ وَاحْمَرُ كُلُّوْمٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ۔

ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے بڑی بیٹی زینب تھی اور قسادی نے کہا کہ وہ چھوٹی تھی اور اس کے بعد ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں اور چار صاحبزادیاں تھیں تاہم اسی صاحبزادی کے نام سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پکارا جاتا تھا۔ زینب کا زمانہ رہا اور عبد اللہ چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گیا اور حضرت فاطمہ اور حضرت زینب اور حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضوان اللہ علیہنَّ اجمعین تھیں۔

بیرۃ ابن هشام ۳۰۴ اَوَّلَاذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



حضرت عثمان بن عفان ہجرت کو نکلے اور آپ کی عورت رقیہ بنتی کریم صلی اللہ  
سلم کی لڑکی۔

طبقات ابن سعد ۱۳۳ { قال اخبرنا هشام بن محمد بن اساب  
الكلبي عن ابيه عن ابي صالح عن ابن

قَالَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ وُلِدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَبْلَ النَّبِيِّ الْفَاسِمُ وَبِهِ كَانَ يُكْنَى ثُمَّ وُلِدَ لَهُ زَيْنَبُ ثُمَّ  
عَمَّةُ ثُمَّ أُمُّ كُلثُومَ ثُمَّ وُلِدَ لَهُ فِي الْأَيْلَةِ مَرْعَبُدُ اللَّهِ ثُمَّ  
عَلِيٌّ وَالطَّاهِرُ وَأُمُّهُمْ جَبِيئَةُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ  
الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ -

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پہلے لڑکا جو مکہ میں شہرہ سے پہلے پیدا ہوا تھا فاسم ہے اور اسی سے آپ کے ابو القاسم  
 کا نام تھا پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں جو سچے پیدا ہوا وہ زینب بنتی پھر رفیعہ  
 پھر ام کلثوم پھر اسماء میں جو پیدا ہوا عبد اللہ تھا اس کا نام طیب رکھا گیا اور طاهر  
 ان تمام کی ماں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی اسد کی اسد بیٹا عبد العزیز بیٹا قصی کا

البداية والنهاية ٢  
٢٩٧ قال ابن السكيت فولدت لرسول الله  
صلى الله عليه وسلم ولدت كلهم  
ابراهيم القاسم وكان به يكتفد الطيب والطاهر وزينب  
فاته وأم كلثوم وفاطمة.

ابن سحمتی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ

خَدِيجَةٌ ، قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ قَوْلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأَلَدُهُ كُلُّهُمْ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ - الْقَاسِمَ وَبِهِ يَكْنَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالطَّاهِرُ وَالطَّيِّبُ وَرَبِيبٌ وَرَقِيقٌ وَأَمْرٌ  
وَفَاطِمَةٌ عَلَيْهِنَ السَّلَامُ -

ابن اسحاق نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد تمام حضرت نہ  
اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے پہلا صاحبزادہ آپ کا قاسم  
سابقہ آپ کی کنیت جوئی اور طاہر اور طیب اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم  
فاطمہ علیہم السلام۔

٥ - تاريخ كامل  
 لابن اشير ٢  
 تاريخ الطبري ٣

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھر ان سے نکاح کیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اولاد پیدا ہوئی سوائے ابراہیم کے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زینب ہے اور رقیہ اور ام کلثوم اور قاسم اور اشی کے ساتھ آپ کی کنیت ہے اور عبد اللہ اور طاہر اور طیب

٤ - بقیہ تاریخ ابن خلدون ۲ { وَخَرَجَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رُقَيْةُ بِنْتِ السَّيِّحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ }



لغائے عنہا کے بطن سے ہے سوائے ابراہیم و اسمٰعیل کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس  
ابراہیم کہا جاتا تھا اور طیب اور طاهر اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ  
اللہ علیہم اجمعین۔

۱۰۔ البیاری والشمایہ ۲/۴۹ { اَکْبَرُ وَلَدِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَآلُ  
الْقَاسِمِ ثُمَّ زَيْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللَّهِ  
كُلُّهُمْ ثُمَّ فَاطِمَةُ ثُمَّ رُقِيَّةٌ -

بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اولاد و قاسم ہے پھر زینب پھر عبد اللہ پھر  
پھر فاطمہ پھر رقیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۱۔ البیاری والشمایہ ۳/۴ { لَاخِلَافَ أَنْ جَمِيعُ أَوْلَادِهِ مِنْ خَاتَمِ  
بَنَاتِ خَوِيلِدٍ سَوَى ابْنِ اِهْيَمِ

ماریہ بنت شمعون القبطیہ قال محمد بن سعد اُمّاتِ هَاشِمٍ  
الْكَلْبِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَكْبَرُ وَلَدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمُ ثُمَّ زَيْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللَّهِ  
أَمْرُ كُلُّهُمْ ثُمَّ فَاطِمَةُ ثُمَّ رُقِيَّةٌ ثُمَّ الْقَاسِمُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ  
بَدَأَ بِمَكَّةَ ثُمَّ مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ الْعَاصِمُ بْنُ وَائِلٍ اسْمُهُ  
قَدْ لَقِطَعُ نَسْلُهُ فَهُوَ أَبَتُهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دَانَا مَكَّةَ  
الْكُوفَةَ فَصَدَّقَ لِرَبِّكَ وَانْحَرَانِ شَانِكَ هُوَ الْأَبْتَرُ قَالَ ثُمَّ وَلَدَ  
لَهُ مَارِيَّةٌ بِالسَّيِّدِ ابْنِ اِهْيَمِ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ ثَمَانٍ  
الْهَجْرَةِ فَمَاتَتْ اِثْنِ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ شَهْرًا

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
۱۱۔ ذناہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پھر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر  
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر عاص بن وائل سہمی نے کہا کہ دعاؤ اللہ ایہ ابتر  
کی نسل منقطع ہو چکی تو اللہ تعالیٰ نے اِنَّا اعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ لوری سورۃ  
الانعام فرمایا حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مہینے میں حضرت ابراہیم  
۱۲۔ شہر میں پیدا ہوئے پھر اٹھارہ ماہ کے بعد فوت ہو گئے۔

۱۲۔ البیاری والشمایہ ۳/۵ { وَقَدْ وَلِدَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمَ وَهُوَ أَكْبَرُ

لَدِهِ وَبِهِ كَانَ يَكْنَى ثَمْرُ زَيْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ يَقَالُ لِلْأَطْيَبِ  
قَالَ لَهُ الطَّاهِرُ وَلَدَ لَعَدِ الثَّبُورَةِ فَمَاتَ صَغِيرًا ثُمَّ ابْنَتُهُ  
الْكَلْبِيُّ ثُمَّ فَاطِمَةُ ثُمَّ رُقِيَّةٌ هَكَذَا الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ ثُمَّ مَاتَ  
عَاصِمُ بِمَكَّةَ وَهُوَ أَوَّلُ مَيِّتٍ مِنْ وَلَدِهِ ثُمَّ مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ  
مَاتَتْ لَهُ مَارِيَّةٌ بِنْتُ شَمْعُونِ ابْنِ اِهْيَمٍ وَهِيَ الْقَبْطِيَّةُ  
الَّتِي أَهْدَاهَا الْمُتَوَفَّسُ صَاحِبُ اسْكَنْدَرِيَّةٍ وَاهْدَى مَعَهَا أُخْتَهَا  
مَارِيَّةَ وَخَصَّيَا يَقَالُ لَهُ مَا بُوْدَ فَوَهَبَ شَيْئَيْنِ لِحَسَنَ بْنِ تَابِتٍ  
مَاتَتْ لَهُ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ انْقَرَضَ نَسْلُ حَسَنِ  
الْكَوْثَرِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قاسم  
کی اولاد آپ کی اولاد سے بڑا لڑکا تھا اور اسی کے ساتھ آپ کی کنیت تھی پھر



حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے  
وطا پر کہا جاتا تھا نبوت کے بعد پیدا ہوا اور کچھ عرصہ میں ہی فوت ہو گیا پھر آپ کی  
حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی طرح اول پھر حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ  
کے ہیں فوت ہو گئے اور یہ آپ کی اولاد سے پہلی میت ہے۔ پھر حضرت عبداللہ  
اللہ تعالیٰ فوت ہو گئے پھر مادیت بنت شمعون سے ابراہیم پیدا ہوا  
وہ قبیلہ مکی جس کو اسکندریہ کے بادشاہ مقتوقس نے ہدیہ بھیجا تھا اور اس کے  
اس کی ہمیشہ شیریں کوشیریں آپ نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
فرمادی تو شیریں سے حسان بن ثابت کی اولاد ایک بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا اور  
حسان کی نسل منقطع ہو گئی۔

۱۳۔ البدلیۃ والنہایہ ۵ { فَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قَالَ لِي غَيْرُ وَاحِدٍ كَانَتْ زَيْنَبُ  
أَكْبَرُ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ أَصْغَرُ  
هُنَّ وَاجْتُمَعْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَ زَيْنَبُ  
أَبُو الْعَاصِ بْنِ السَّرِيعِ فَوُلِدَتْ مِنْهُ عَلِيًّا وَآمَةَ وَهِيَ الَّتِي كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهَا فِي الصَّلَاةِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا  
وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَلَعَلَّ ذَلِكَ كَانَ بَعْدَ مَوْتِ أُمِّهَا سَنَةً ثَنَانٍ مِّنَ  
الْهَجْرَةِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ الْوَلَدُ قَدْ عَاوَنَةً وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
بَنِي حَرْمٍ وَغَيْرُهُمْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ صَغِيرَةً نَّالَ اللَّهُ أَهْلَهُ

وفاة زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي سَنَةِ ثَمَانٍ -

عبدالرزاق نے ابن جریر سے روایت کی ہے اس نے کہا سوائے ایک کے کہ  
زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی تھیں  
فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے چھوٹی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وہ دنیا و محبوبہ تھیں اور آپ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ابوالعاص  
سے کیا تو اس سے ایک لڑکا علی پیدا ہوا اور ایک لڑکی امامتہ رضی اللہ  
عنها ہو گئی اور امامتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ آپ کی نواسی ہے جس کو آپ نماز میں  
پہننے لگتے تھے پھر جب مسجد فرماتے تو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رکھ دیتے اور جب  
فرماتے اس کو اٹھا لیتے اور شاید یہ اس کی والدہ کے وصال کے بعد کا واقعہ ہے  
یہ لڑکا جیسا کہ واقعی اور قنویہ اور عبداللہ بن ابی بکر بن حرم وغیرہم نے بیان  
کیا کہ وہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چھوٹی بچی تھیں پھر اللہ بہتر جانتا ہے اور ضرور  
امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد نکاح کر لیا اور حضرت زینب رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات شہر میں ہوئی۔

۱۴۔ طبقات ابن سعد ۸ { ثُمَّ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُؤْمِدُ ابْنَ حَنْسٍ وَ  
عَلِيٌّ سَنَةً وَخَدِيجَةُ ابْنَةُ أَدْبَعَيْنِ سَنَةً فَوُلِدَتْ لَهُ الْقَاسِمُ  
الطَّاهِرُ وَهُوَ الْمَطْهُرُ فَمَاتَا قَبْلَ النَّبِيِّ وَوُلِدَتْ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ



زَيْنَبُ النَّبِيِّ كَانَتْ تَحْتِ ابْنِ الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ أَكْبَرُ مَا  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفِيقَةُ تَزَوَّجَهَا عُبَيْدُ بْنُ  
 لَهَبٍ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ  
 النَّبِيُّ ثُمَّ وَلِدَتْ أُمُّ كَلْثُومٍ فَتَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ بَعْدَ رَجْعِ  
 ثُمَّ وَلِدَتْ فَاطِمَةُ فَتَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَخَوَّفِي خَدَمَهُ  
 بِعَشْرِ خَلُوفٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ مِنَ النَّبِيِّ  
 قَبْلَ الْهَجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ وَبِحِثِّ ثَمَنٍ وَسِتِّينَ سَنَةً  
 پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا  
 آپ کی عمر اس وقت پچیس برس تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس برس  
 کی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قاسم  
 اور طاہر بنوۃ کے اظہار سے پہلے ہی فوت ہو گئے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جوڑ کیا یا پیدا ہوئی زینب رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا جو سب بڑی تھی اس سے ابی العاص بن ربیع نے نکاح کیا پھر رقیہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا ان سے عتبہ بن ابی لہب نے نکاح کیا پھر اس نے طلحہ سے وی پھر اس سے  
 حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد نبوۃ نکاح کیا پھر ام کلثوم پیدا ہوئی  
 پھر رقیہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا پیدا ہوئی ان سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا  
 اور دس رمضان المبارک نبوۃ کے سترہویں تین برس ہجرت کے پہلے حضرت خدیجہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا۔ اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بیسٹھ

الطِّبَاتِ ابْنِ سَعْدٍ ۱۴  
 فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَرْجِعُهُ مِنَ الشَّامِ وَهُوَ ابْنُ خَنَسٍ وَعِشْرِينَ  
 لَدَتْ الْقَاسِمُ وَعُقَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ الطَّاهِرُ وَابْنُ لَطِيبٍ سُمِّيَ بِأَبِي لَئِنَّ  
 الْأَسْلَامِ وَزَيْنَبُ وَرَفِيقَةُ وَأُمُّ كَلْثُومٍ وَفَاطِمَةُ

میرے محبوب طائفہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام سے واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا سے نکاح کیا آپ کی عمر اس وقت پچیس برس تھی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت قاسم اور عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو لڑکے  
 ہوئے اور وہی طیب ہیں یہ اسلام میں پیدا ہوئے اس لئے ان کا یہ نام رکھا گیا اور مصطفیٰ  
 اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت زینب حضرت  
 ام کلثوم حضرت فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پیدا ہوئیں۔

ابن عساکر ۲۶۲  
 كَانَ أَكْبَرُ أَوْلَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمُ وَكَانَتْ وَلَدَتْهُ قَبْلَ النَّبِيِّ وَكَانَ  
 زَيْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ أُمُّ كَلْثُومٍ ثُمَّ فَاطِمَةُ ثُمَّ رَفِيقَةُ  
 ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے ابن عباس رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی اولاد حضرت قاسم رضی اللہ  
 عنہ اور ان کی ولادت اظہار نبوۃ سے پہلے ہوئی اور اسی کے ساتھ ہی مصطفیٰ  
 اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم تھی پھر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر حضرت



عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیرام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر حضرت فاطمہ الزہراء پھر رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۴ تاریخ ابن عساکر ۲۹۲ م {وکان اول من مات ولده الفاسم له مات عبد الله بمكة ثم ولدت له مارية بالمدينة ابو ابيهم في ذي الحجة سنة ثمان من الهجرة فمات ابن ثمانية عشر شهرا قال هشام بن الكلبي قد تزوج زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن شمس بن عبد مناف فولدت له عیسیا واما مئة وفوت سنة ثمان من الهجرة واما رقیة فقد تزوجها عتبة بن ابي لهب وتزوج امر كلثوم عتبة بن ابي لهب فلم یبتئیا بهما حتی بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما انزل الله تعالى نبت ابی لهب قال لهما ابوهما راسی من راسكما حرام ان تطلقا ابنتیه ففارقاهما ولم یكوتا دخلا بهما فتزوج عثمان بن عفان رقیة فولدت له عبد الله الذي تكنتی بها وبلغت سنین ففتره دیک علی عیسی فمات وفوت رقیة رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد فتره رید بن حارثة المدینه بشیر بها لعم الله علی بکیت بددر فجار حین سوی الکرا ب علی رقیة وکانت بددر حبیبة یوم الجمعة لیبع عشرة لیلة مضت من شهر رمضان من السنة الثانیة من الهجرة ثم تزوج عثمان امر كلثوم فمات

فی شعبان سنة تسع من الهجرة ولدت له شیئا فقال رسول الله عليه وسلم لو كانت عندی ثلثة لزوجهما عثمان وخرج علی بن ابی طالب فطمة لثلاث بقین من شهر رمضان من السنة الثانیة من الهجرة فولدت له الحسن والحسین وامر كلثوم واب وکوفیت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیستأشهر وکان عبد بن عروفة هذا اثبت الاقاویل عندنا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے پہلا جو فوت ہوا وہ حضرت فاطمہ تھیں پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکہ میں وصال ہوا پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں مارید سے حضرت ابراہیم مدنیہ طیبہ میں ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے پھر ۱۰ھ کی عمر میں فوت ہو گئے هشام بن کلبی نے کہا ضرور حضرت زینب بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن شمس بن عبد مناف سے نکاح کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابو العاص کے ہاں ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی ہوتی اور حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہ میں سال ہو گیا اور لیکن حضرت رقیہ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس نے عتیقہ بن ابی لہب سے نکاح کیا اور حضرت ام کلثوم بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عتیقہ بن ابی لہب نے نکاح کیا دونو ابھی دونو صاحبزادیوں کے قریب نہیں گئے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار ربوۃ فرمایا تو جب اللہ تعالیٰ نے نبت پیدا کی تو نازل فرمائی ان دونو کو ان کے باپ ابی لہب نے کہا کہ میری سرداری کی سجدہ کرنے سے لے کر عوام ہر گز اگر تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دونو صاحبزادیوں کو حضرت







ورقہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

## بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مفصل ذکر احادیث صحیحہ تواریخ اسلام

ذکر حضرت زینب الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۰۔ الاستیعاب ۳۲ { زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد بن اسحاق السراج سمعتُ عبدَ اللَّهِ بنَ محمد بنِ سُلَيم بنِ الهاشم

يَقُولُ وَلِدَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ثَلَاثِينَ مِنْ مَرَّكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَتْ فِي سَكَنٍ

ثَمَانٍ مِنْ أَلْهَجَرَةِ -

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب صاحبزادیوں سے بڑی تھی محمد بن اسحاق

نے کہا میں نے عبد اللہ بن محمد بن سلیمان ہاشمی سے سنا فرماتے تھے حضرت زینب

رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی ولادت ہوئی رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تیس برس کی تھی اور ساٹھ ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا۔

۲۱۔ الاستیعاب ۳۲ { قَالَ أَبُو عَمْرٍَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِبًّا فِيهَا سَلَمَتْ وَهِيَ

عَنْ أَبِي ذَوْجَهَا أَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ زَيْنَبَ وَلِدَتْ مِنْ أَبِي

الْعَاصِ غُلَامًا يَقَالُ لَهُ عَلِيُّ وَجَارِيَةً اسْمُهَا أُمَامَةُ -

ابو عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

بہت محبت فرماتے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان ہو گئیں اور جب ان کے

نواسہ ابو العاص بن ربیع نے اسلام سے انکار کیا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

محبت کی ابو العاص سے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک

بچہ پیدا ہوا اس کو علی کہا جاتا تھا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام امامہ تھا۔

۲۲۔ الاستیعاب ۳۲ { وَكَوَفِيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنَةً ثَمَانٍ مِنْ أَلْهَجَرَةِ -

اور زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی حیات مبارکہ میں شہید ہوئی۔

۲۳۔ الاصابہ ۹ { عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ الْفَرَسِيُّ شَبِيهُ الْهَاشِمِيِّ

وَمِنْ أَكْبَرِ بَنَاتِهِ وَأَوَّلُ مَنْ تَزَوَّجَ مِنْهُنَّ وَلِدَتْ قَبْلَ الْبُعْثَةِ لَبْلَةً

فَلَهَا اثْنَا عَشَرَ سَنَةً وَتَزَوَّجَهَا ابْنُ خَالَتِهَا أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ

وَكَانَتْ زَيْنَبُ وَلِدَتْ مِنْ أَبِي الْعَاصِ عَلِيًّا مَاتَ وَمَاتَ فِي حَيَاتِهِ

وَأُمَامَةُ غَاثَتْ حَتَّى تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بَعْدَ فَاطِمَةَ -

زینب بنت سیدہ ام کلثوم علیہا السلام بن عبد اللہ بن عبد المطلب کی بیٹی تھی



الشفی قال سمعت عبید اللہ بن محمد بن سبیان ابیہا شعی یقول ولدت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنۃ شاذلین من مؤل  
رسول اللہ علیہ وسلم سنۃ ذی القعدة سنۃ ذی القعدة  
عبید اللہ بن محمد بن سبیان ابیہا شعی فرماتے تھے کہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ولادت ہوئی اس وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تیس برس کی تھی  
یعنی میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت ہوئی اور سنہ صریح آپ

صالح بن ابیہا

المستدرک ۴/۳۳ { کَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ  
أَفْضَلُ بَنَاتِي أُصِيبَتْ فِيَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ زینب میری سب بیٹیوں سے  
میرے لئے اس کو بہت تکلیف دی گئی۔

المستدرک ۴/۳۴ { قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَسْرٍ وَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَلْبِيُّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رسول اللہ عنہا قَالَ اسْتَقْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ لَمْ يَنْبِ فَتَزَوَّجَ زَيْنَبَ ابْنَةَ الْعَاصِ بْنِ رَبِيعٍ فَوَلِدَتْ لَهُ  
ابنہا

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے سب سے بڑے حضرت ناسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پھر حضرت زینب رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابوالعاص بن ربیع نے نکاح کیا

قولینہ ہا مشبہ تھی اور حضرت زینب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں  
بڑی صاحبزادی تھی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں سے پہلے  
زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کیا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت  
انہما ربوۃ سے کچھ عرصہ پہلے ہوئی بعض نے کہا ہے دس سال پہلے ولادت ہوئی۔  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ان کے خاں  
ابوالعاص بن ربیع سے کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابوالعاص کا  
بیٹا پیدا ہوا جس کا نام علی تھا وہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا اور ابوالعاص کی  
حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اما صد وہ زندہ رہی حضرت علی المرتضیٰ کو  
وجہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد حضرت اما صد  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

۲۴ طبقات ابن سعد ۴/۳۳ { وَ رَجَعَ أَبُو الْعَاصِ إِلَى مَكَّةَ فَأَدَّى إِلَى  
كُلِّ ذِي حَقِّ حَقَّهُ ثُمَّ اسْتَلَمَ  
وَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا مَجَاجِرًا فِي الْمُحَرَّمِ  
سَنَةِ سَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ فَزَوَّجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
زَيْنَبَ بِنْتَ الْإِسْكَاحِ الْأَوَّلِ ابْنَةِ الْعَاصِ بْنِ رَبِيعٍ كَيْ تَوَاطَعَ  
حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ بَعْرُودُ السَّامِيُّ لَأَيُّامُ مِصْرَ مِصْرَ مِصْرَ مِصْرَ  
زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ابْنَتِي صَاحِبِ زَادِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي  
مے دی۔

۲۵ المستدرک ۴/۳۴ { أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ ابْنُ أَبِي



تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت علی اور امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۲۸ طبقات ابن سعد ۳ اَوْ امَّهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ  
 بن عبد العزى بن قصي وَكَانَتْ اَكْبَرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 وسلم تَزَوَّجَهَا ابْنُ خَالَتِهَا ابُو الْعَاصِ بْنُ التَّرْبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنُ عُبَّادٍ الشَّخْصِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ بنِ قُصَيِّ قَبْلَ النَّبُوَّةِ وَكَانَتْ اَوَّلَ  
 نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ وَاقْرَأَ فِي الْعَاصِ كَمَا  
 بَنَتْ خُوَيْلِدُ بْنُ اَسَدٍ بنِ عَبْدِ الْعَزَى بنِ قُصَيِّ خَالَتِ زَيْنَبُ بِنْتُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلَدَتْ زَيْنَبَ لَاحِ الْعَاصِ عَلِيًّا وَامَامًا  
 امْرَأَةً فَتَوَفَّى عَلِيٌّ وَهُوَ صَغِيرٌ وَلَقِيَتْ اَمَامَةً فَتَزَوَّجَهَا عَلِيٌّ  
 ابْنُ طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی  
 تھیں اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خویلد کی بیٹی خویلد بن اسد  
 بن عبد العزى بن قصي اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کی بیٹیوں سے بڑی صاحبزادی تھیں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 ان کے خالہ زاد ابو العاص بن ربیع بن عبد العزى بن عبد شمس بن عبد مناف  
 قصی نے نبوت کے پہلے نکاح کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی صاحبزادی ہیں جن کا اپنے پہلے نکاح کیا اور ابو العاص کی  
 خالہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزى بن قصي حضرت زینب

صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھیں اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی  
 والدہ ام حسان بن ربیع سے ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی امامہ تھیں علی بچپن میں  
 لاپتا ہوا اور امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندہ رہیں تو حضرت فاطمہ الزہراء  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت  
 زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نکاح کیا۔

المشترک ۳۴ حدیثی محمد بن القاسم العتقی ثنا الفضل بن محمد  
 الشعرائی ثنا ابو صالح حدیثی البیث عن عقیل  
 بن شہاب قال اکبر نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب  
 بنت خیلجہ۔

ابن شہاب سے یہ روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے  
 سے بڑی بیٹی زینب بنت خدیجہ تھیں۔

بخاری شریف ۳۴۱ حدیثنا عبد اللہ بن یوسف قال ان  
 مالک عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر  
 عن سیر بن سلیم الذرقی عن ابی قتادة الانصاری ان رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کان یصلی وهو حامل امامة بنت زینب بنت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزال العاص بن ربیع یبصر بن عبد شمس فاذا  
 وضعها وادقها وحملها۔

ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے  
 تھے کہ ان کی حالت میں ہی آپ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



اپنی نواسی کو جو ابو العاص بن ربیعہ سے نکلی اٹھائے ہوئے توجیب پہن کر وہاں اس کو رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوئے اٹھا لیتے۔

۳۱۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۳ { اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ بن ابی قحافة عن

بن ابی بکر بن محمد بن عمر بن حرم قال قال توفیق زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اول سنۃ ثمان من الهجرة عمر بن حرم نے کہا زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھری کی ابتداء میں ہوا۔

۳۲۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۴ { عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع عن

عن جدہ قال کانٹ امرأین من غنم زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سودة بنت زمعة و امر سودة فزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے دادا سے روایت کی فرمایا ام ایمن اور سودة بنت زمعة اور ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم اجمعین نے زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر میں نازل ہوئے۔

۳۳۔ المتدرک ۲/۴۲ { حدثنا ابو عبد اللہ بن الحسن الاصمعی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن حفص ثنا اسحاق بن ابراہیم بن شاذان عن عبد بن الصلت ثنا الامامش عن ابی سقیان عن انس بن مالک رضی اللہ عنہما توفیق زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خراجها وخرجها معه فمرأیاء کینب حرمنا فلما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرها خرج ملبع اللون وسانا عن فقال لئها کانت امرعکأ مستقامه فذکرت شدۃ الموت المتبرفد عوت اللہ ان یخفف عنها۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا وصال ہوا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے سانفہ خود شریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے تو ہم نے آپ کو نکال دیا تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لڑکی زینب کی قبر میں داخل ہوئے تو آپ کا رنگ مبارک زرد چمکیا تھا اور اس کے متعلق ہم نے آپ سے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ میری لڑکی کمزور عورت تھی، تو اس نے موت کی سختی کو تکلیف کا ذکر کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ اس سے رحمت فرما۔

ذکر حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۴۔ الاستیعاب ۲/۴۲ { رقیة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھا خذیجة رضی اللہ تعالیٰ







وَأَنزَلَ اللَّهُ بُكَّتٌ يَدَا أَبِي لَهَبٍ قَالَ لَهُ أَبُو لَهَبٍ رَأْسِي مِنْ رَأْسِي  
حَرَامٌ لَمْ تَطْلُقْ بِنْتَهُ فَخَاسَ نَهَاوَا لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بَيْهَا وَأَسْلَمَ  
حِينَ أَسْلَمَتْ أَقْبَاهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَيَا لَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ وَأَخَوْتُهَا حِينَ يَأْتِيَنَّاهُ الْبَاءُ وَشَرُّ وَجْهِ  
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَهَاجَرَتْ -

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ  
تعالیٰ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصىٰ حضرت رفیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا سے غلبہ بن ابی لہب بن عبد المطلب نے نبوت کے پہلے نکاح کیا تو جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے نبوت  
ابی لہب نازل فرمائی تو غلبہ کو اس کے باپ ابولہب نے کہا میری سزا کی  
جانشینی تیرے لئے حرام ہے اگر تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی کو طلاق نہ دی  
تو غلبہ نے رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر آدو کے چھوڑا  
اور حضرت رفیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان ہوئیں جب ان کی والدہ ماجدہ حضرت  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان ہوئیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بیٹیوں  
ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی جب اور عورتوں نے بیعت کی اور حضرت  
عنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رفیقہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا  
اور ہجرت کی -

۳۸۔ البدایۃ والنہایۃ ۵/۳۰۸  
أَوَّلًا ابْنُ عَمَّتِهَا عُثْمَانُ بْنُ

فَمَا تَزُوْجُ أَخْتَهَا أَمْرًا كَثُورًا أَخُوهُ عُمَيْيَةُ بْنُ أَبِي لَهَبٍ فَخَطَطَ قَدَمًا  
الْمُحَلِّ بِهَا لِعُصْفَةٍ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ  
بُكَّتٌ يَدَا أَبِي لَهَبٍ (۱) فَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ رَقِيَّةً وَهَاجَرَتْ مَعَهُ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَقَالَ أَنَّهُ أَوَّلُ مَا هَاجَرَ  
وَلَمْ يَجْعَلْ إِلَى مَكَّةَ كَمَا قَدِمْنَا وَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَوُلِدَتْ  
عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَبَلَغَ سِتِّ سِنِينَ فَتَقَرَّرَ دِيكَ فِي عَيْنَيْهِ كَمَا  
كَانَ يَكُونُ أَوَّلًا لَمْ يَكُنْ بِأَبْنَيْهِ عَمْرُوَةً وَتَزَوَّجَتْ وَقَدْ انْقَسَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرِ يَوْمَ الْفَتْحِ يَوْمَ الْقَيْ  
عَمَّانَ وَنَاسًا أَنْ جَاءَ الْبُشَيْرُ بِالْغَنَصِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ  
فَلَمْ يَسْرُقْ سَدُّوا إِلَى قَبْرِهَا التَّزَابُ وَكَانَ عُثْمَانُ قَدْ أَقَارَ  
عَمْرُوَةً بِسَرِّهَا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتِرَ  
بِاسْتِمْهَاءٍ وَآخِرِهِ وَنَاسًا رَجَعَ زَوْجُهُ بِأَخْتِهَا أَمْرًا كَثُورًا أَيْضًا  
لَمْ يَكُنْ يَقَالُ لَهُ دَوَالِثُورِينَ ثُمَّ مَاتَتْ عِنْدَهُ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ  
عَمْرُوَةً لَمْ يَلِدْ شَيْئًا وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَتْ عِنْدِي ثَلَاثَةُ لَزَوْجَتِهَا عُثْمَانُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْ عَشْرُ أَلَزَوْجَتُهُنَّ عُثْمَانُ -

۳۹۔ بخاری شریف ۵/۵۴۴  
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلْفَةُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِنْتُهُ وَخَسِرَ لَهُ لِسَانُهُ -







جو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے صاحبزادے عبد اللہ کے ہم سے تھا  
کینٹ اور ابو عبد اللہ تھی۔

۴۴۔ المتدرک ۴۴ { قَالَ ابْنُ اسْمَعِيلَ وَيُقَالُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُثْمَانَ  
أَرَى جَنَادِي الْأَوَّلَى سَنَةَ أَرْبَعٍ وَهَوَانٍ }  
سینین۔

ابن اسمعیل نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا حال  
جمادی الاولیٰ ۴۴ میں تھا اس وقت حضرت عبد اللہ بن حضرت عثمان رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کی عمر شریف چھ برس کی تھی۔

۴۴۔ المتدرک ۴۴ { حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ شَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ  
الْمَدِينَةِ شَنَا يُونُسَ بْنَ مُحَمَّدٍ شَنَا فُلَيْحَ عَنْ هَلَالِ بْنِ  
عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَكَلَّ شَهِدَتْ وَلَدُ  
رَبْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جَالِسٌ عَلَى الْبَيْتِ وَرَأَيْتُ  
عَيْنَيْهِ تَلَدَّ مَعَانٍ }  
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ جب رقیہ بنت رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کا وقت تھا تو میں اس وقت حاضر تھا مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر تشریف فرما تھے اور  
میں نے دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

۴۵۔ المتدرک ۴۵ { أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي نَصْرٍ وَابْنُ أَبِي  
حَكِيمٍ الْمُرُوزِيُّانَ بِمَرْوٍ قَالَا: أَبَا عَبْدِ اللَّهِ

عبد اللہ ان نبی عبد اللہ اخبر فی یونس بن یزید قال وقال ابن شہاب  
عننا والله أعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم يوم  
العثمان شهيد وكان قد خلف على امره رقية بنت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم واصابها حصبة فجاء زيد بن حارثة بئير  
المنجوع ومعه بئير من عثمان على قبر رقية رضي الله عنها يدفنها  
ابن شهاب زهري نے کہا خدا بہتر جانتا ہے مجھے یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدر کے دن حصہ عطا فرمایا حالانکہ حضرت  
عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بیوی کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چھوڑ گئے اور حضرت رقیہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چوک لگی تھی پھر زید بن حارثہ فتح کی خوش خبری لے کر آیا اس کے  
باب اونٹ کا بچہ تھا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رقیہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر ان کو دفن کر رہے تھے۔

۴۵۔ الاستیعاب ۲۴ { وَأَمَّا ذَاةُ رُقِيَّةَ فَالصَّحِيحُ فِي ذَلِكَ أَنَّ  
عُثْمَانَ تَخَلَّفَ عَلَيْهَا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مَرِيضَةٌ فِي حَيْثُ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ وَتَوَفِّيَتْ يَوْمَ وَقَعَتْ بَدْرٌ وَذُفِنَتْ  
وَجَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِشَيْبٍ أَيْمَانَةٍ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بَدْرٌ }  
اور لیکن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال تو اس میں صحیح یہ ہے کہ نکلتے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ بدر کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور لیکن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال تو اس میں صحیح یہ ہے کہ نکلتے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ بدر کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پیچھے ہے اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار تھیں اور بدر کے جنگ دن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا اور جس دن زید بن حارثہ بدر کی فتح کی مبارک لے کر آیا اس دن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دفن کیا گیا۔

۴۷۸ - الاستیعاب ۲ { قال ابو عیسا لا خلاف بین اهل البیروا  
عُثْمَانَ بْنِ عَمَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهَا  
تَخَلَّفَتْ عَنْ بَدْرِ عَلَى رُكْبَةٍ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنَّ هَرْبَ لَهْ بِسْمِهِمْ وَأَجْرِهِمْ وَكَانَتْ بَدْرُ فِي  
رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ -

ابو عمر نے کہا کہ تاریخ والوں کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ حضرت عثمان بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی عورت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے غزوہ بدر سے پیچھے ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حصہ اور تنخواہ ان کو دی گئی اور غزوہ بدر رمضان شریف ۲ھ میں واقع ہوا تھا۔

۴۷۸ - طبقات ابن سعد ۸ { رقیة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وامها خديجة بنت خويلد بن اسد  
بن عبد العزی بن قصى كان شرد جها عتبة بن ابي لهب حين  
عبد المطلب قبل النبوة فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم  
واشول الله ثبتت يد ابي لهب قال له ابو لهب واسني من انا

لَا تَزَالُ لِقَائِي إِسْرَءَتْهُ ففارقها ولم يكن دخل بها وأسلمت  
أسلمت أمها خديجة بنت خويلد وباعته رسول الله صلى  
عليه وسلم هي وأخوها جنيثا ببيعة النساء وشرد جها عتبات  
سنان وهاجرت معه إلى أرض الحبشة الهجرتين جميعا قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم إنهما لأول من هاجر إلى الله تعالى  
في طي وكانت في الهجرة الأولى قد سقطت من عتبات سقطا  
لقد كنت له بعد ذلك ابنة فسماه عبد الله وكان عثمان يكنى  
في الإسلام وولع سنة سنتين ففتره ذيك في وجهه  
فمات ولم تلد له شيئا بعد ذلك فتوفيت  
رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر رمضان على رأس سبعة عشر  
شهر من مهاجرة رسول الله صلى الله عليه وسلم -

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی تھیں اور  
ابو اللہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خیلہ ابن اسد بن عبد العزی بن قصى  
حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عتبہ بن ابی لہب بن عبد المطلب  
کے گھرانے کے پہلے نکاح کیا تو جب صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں نبوت فرمایا  
تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عتبہ بن ابی لہب نے اپنے لڑکے کو کہا  
اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لڑکی کو طلاق نہ دی تو میری بھانجی تیرے  
گھر سے ام ہے تو عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بغیر آباء کے چھوڑ دیا  
حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان ہوئیں جب ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی











رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے کیونکہ اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ  
حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنے کا ذکر فرماتے تھے۔ جب یہ بات  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا میں عثمان کو اس سے بہتر  
بتاؤں اور حفصہ کو عثمان سے بہتر آدمی کا مشرورہ و بیوہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کیا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کے پاس ہی ہوا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کوئی اولاد  
ہوئی اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ربیع الاول سنہ ۱۱  
اور جمادی الاول میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آباد ہوئے اور حضرت  
ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
خود پڑھایا اور ۱۱ میں حضرت ام کلثوم کا وصال ہوا اور حضرت ام کلثوم رضی  
تعالیٰ عنہا کی قبر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت فضل اور اسامہ رضی  
رضی اللہ عنہما آئے اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت اسماء بنت  
اور عقیقہ بنت عبد المطلب نے غسل دیا۔

۵۱۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۴ أخر كلثوم بنت رسول الله صلى الله عليه  
ابن أسد بن عبد العزى بن قصي تزوجها حبيب بن أبي لهب  
بن عبد المطلب قبل النبوة فلما بعث رسول الله صلى الله عليه

وَأَسْرَلَ اللَّهُ بَنَاتِ بَيْدَا ابْنِي لَهَبٍ قَالَ لَهُ ابْنُ لَهَبٍ  
وَأَسْرَلَ خَرَامًا لَمْ يَطْلُقْ ابْنَتَهُ فَمَاتَتْهَا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ  
بَعْدَ نَزْلِ بَيْكَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْرَمَتْ  
مَعَ ابْنِ بَيْكَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِ بَيْكَةِ  
النِّسَاءِ وَهِيَ جَرَتْ إِلَى الْمَدِينَةِ حِينَ هَاجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَتْ مَعَ عِيَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْمَدِينَةِ فَلَمْ تَزَلْ يَهْأَلُهَا قَوِيَّةً رَقِيَّةً بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتْ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلَى أُخْرُكَلْثُومِ بِنْتِ رَسُولِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ بِكْرًا وَذَلِكَ فِي شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ  
ثَلَاثَ مِائَةِ ثَلَاثِينَ وَادْخَلَتْ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ السَّنَةِ فِي جَمَادِي  
أَخْرَجَتْ كُلَّ سَنَةٍ إِلَى أَنْ مَاتَتْ وَكُمْتُ لَهَا شَيْئًا  
فِي شَعْبَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ فَتَمَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عَشْرُ أَلْفٍ وَخَمْسُونَ عُمَةً.

حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی  
ہیں اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی  
کی بیٹی تھیں حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقیقہ بن ابی لہب بن عبد المطلب  
نے نکاح کیا اور انہوں نے نکاح کیا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رنہ فرمایا  
تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر بتایا ابی لہب نازل فرما فی ترجمہ کے باب ابی لہب  
اپنے لڑکے عقیقہ کو کہا کہ اگر تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو نہ طلاق دی



نہ میری سرداری کی جانشینی تیرے لئے حرام ہوگی تو عقبہ نے آپ کی صحت  
 ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جدا کر دیا اور عقبہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 نہیں کیا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیشہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 میں رہیں جب آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام  
 حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی مسلمان ہو گئی اور جب دوسری عہدہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی  
 کے ساتھ اپنے والد حقیقی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور جب  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رسول اللہ صلی  
 وسلم کے تمام اہل و عیال کے ساتھ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
 کی اور آپ کے اہل و عیال میں زندگی بسر فرمائی پھر جب حضرت رقیہ بنت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر ہوا تو  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی  
 ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ناری کا ہی نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے کر دیا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حنفی بیٹی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ریح الاولیاء میں ہوا اور جمادی الاخر ۳۳ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
 عہد کے گھر حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہوئیں اور آخر موت تک حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عثمان  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر زندگی گزار لی اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور حضرت ام کلثوم

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وصال شعبان ۳۵ھ میں ہوا اور میرے  
 محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس دس لڑکیاں  
 ہیں میں ان کو بچے بعد ویکہ سے میں حضرت عثمان کے ہی نکاح میں دے دیتا۔

۵۲۔ المتندرک ۴۴۹ اخبار فی الحسین بن الحسن بن ابوب ثناء البجائی  
 الرازی ثنا عبد اللہ بن صالح المصری ثنا  
 ابی لہیعۃ حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شہاب الزہری عن  
 عبد بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ مَغْمُورٌ فَقَالَ  
 يَا عُثْمَانُ قَالَ بَا فَاَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاقْبَلْ هَذَا دَخَلَ  
 عَلٰی اَحَدَیْنِ النَّاسِ مَا دَخَلَ عَلٰی قُوَيْتٍ بِذَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَمَلَهَا اللّٰهُ وَانْقَطَعَ الصَّهْرُ فَبَيْنَمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ  
 الْاٰخِرِ الْاَبَدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَوْلُ  
 يَا عُثْمَانُ وَهَذَا اَحْبَبُ رِیْلِ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 اِسْرٰی عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَدَّ اِنَّ اَنْ تَجَلَ اَخْتَهَا اَمْرٌ كَلْتُوْهُ عَلٰی  
 مِثْلِ صَدَاقِہَا وَ عَلٰی مِثْلِ عِدَّتِہَا فَزَوَّجَہُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَیَّہَا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عہد مخوم حالت میں ملاقات کی تو مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان نیز کیا حال ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا



میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو گیا لوگوں پر ایسی مصیبت آئی جو مجھے پہنچی اللہ تعالیٰ  
رسول کی صاحبزادی رحمت اللہ تعالیٰ کا وصال ہو گیا جو دامادی رشتہ میرے  
کے درمیان تھا وہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو گیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اے عثمان تو یہ کیا بات کر رہا ہے حالانکہ یہ جبریل تیرے پاس ہی اللہ تعالیٰ کے  
سے مجھے کر رہا ہے کہ میں تجھے رقیہ کی ہمیشہ اپنی بیٹی ام کلثوم کا اسی کے حق میں  
کی عہد پر تجھ سے نکاح کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔

۵۳۔ المتدرک ۴/۳۹ { حدیثنا ابو العباس اسماعیل بن عبد اللہ بن

الحافظ عبد ان حدیثنا ابوب بن محمد الزوان ثنا الولید بن ابی  
ثنا عبد الرحمن بن ثوبان عن بکر بن عبد اللہ عن ابیہ عن ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما عن ام کلثوم بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوْجِي خَيْرٌ اَوْ زَوْجُ فَاطِمَةَ قَالَتْ فَكُنْتَ  
صَلَّى اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ زَوْجَكَ مِنْ يَحِبُّ اللہ وَرَسُولُ  
وَيَحِبُّهُ اللہ وَرَسُولُهُ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا هَاتِي مَا دَاخَلَتْ قَالَتْ  
زَوْجِي مِنْ يَحِبُّ اللہ وَرَسُولُهُ وَيَحِبُّهُ اللہ وَرَسُولُهُ قَالَ لَعَنَ  
اَزِيدُكَ دَخَلْتَ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتَ مَنْزِلَهُ وَلَكِنَّ اَمْرًا اَحَدًا مِنْ  
اَصْحَابِي يَعْزِلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ام کلثوم بنت النبی صلی

انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاوند عثمان بن  
رضی اللہ عنہ کا خاوند علی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضور  
بات سن کر خاموش ہو گئے پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام  
عثمان خاوند عثمان وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا  
حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ پھیر لیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
نے فرمایا او طہرائیں نے کیا کہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ  
فرمایا ہے کہ میرا خاوند وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم عثمان  
سے محبت کرتے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور میں نہیں اور زیادہ  
جو میں جنت میں گیا تو میں نے عثمان کی جگہ دیکھی اپنے اصحاب سے میں نے  
میں نے مرتبے پر کسی کو بلند ہوتے نہیں دیکھا۔

۵۴۔ المتدرک ۴/۳۹ { حدیثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد

بن عیوب اللہ النادی ثنا داؤد بن محمد ثنا  
سراج بن فرقد عن ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
عَنْ اُمِّ مَاتٍ رُقِيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَمْرُو  
عُثْمَانُ وَقَالَ هَذَا لَكَ فِي حَقِّكَ بِنْتُ عُمَرَ قَالَتْ فَاَتَمَّ مَرَدُ عَلِيٍّ شَيْئًا  
عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاخْبَرَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللہ  
صَلَّى اللہ علیہ وسلم لَعَلَّ اللہ تَعَالَى يَا عَمْرُو اَنْ يَأْتِيَكَ لِصَاحِبِهِ  
عَمْرُو لَكَ مِنْ عُثْمَانَ فَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بِبَنَتِهِ



عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ أَمَرَ كُلُّهُمْ مِنْ عَشَائِهِ  
قَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ خَطَبَهَا أَبُو بَكْرٍ وَخَطَبَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا فَلَمْ يُزِدْ جُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَيْرُ الشَّفِيعِ لِعُثْمَانَ مَا أَنَا أَرْوَجُ بِنَاقِيٍّ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَزِيدُ  
النَّاسَ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُونَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَے روایت ہے فرمایا جب رفیقہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ  
عنہ کے قریب سے گزرے اور کہا کہ میری بیٹی حفصہ کے نکاح کے متعلق تیرا کیا  
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی جواب نہیں دیا تو حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو خبر دی تو رسول اللہ صلی  
وسلم نے فرمایا اے عمر شاید اللہ تعالیٰ تجھے بہتر داماؤ لادے جو عثمان سے تیرے لئے  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سے نکاح کیا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا اور پہلے اس کے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
نے بھی شادی کا پیغام بھیجا تو آپ نے ان سے نکاح نہیں کیا پھر رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے فرمایا بہتر سفارشی میں نہیں ہوں کہ میں اپنی بیٹیوں کا نکاح کروں  
اللہ تعالیٰ ان خود حضرت عثمان سے میری لڑکیوں کا نکاح کرتا ہے ۔



اور دونوں نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔

۵۷ طبقات ابن سعد ۸/۳۸ { أخبرنا محمد بن عبد الله بن سفيان عن عبيد بن عمر بن عبد الله العنبري المطلب بن عبد الله بن حنطب عن فاطمة الخراعية عن اسماء بنت عميس قالت انا عسلت امرئك لثوم بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وصفيته بنت عبد المطلب وجعلت عليه لعنا امرئك بحرايد وطبة فواريتها -

اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے خود ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور صفیہ بنت عبد المطلب نے بھی ام کلثوم کے حکم کے موافق ان کا گہوارہ بھی بنایا کیا۔

۵۸ طبقات ابن سعد ۸/۳۹ { وَ سَوَّلَ فِي حَضْرَتِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَ أَسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر میں علی بن ابی طالب اور فضل بن عباس اور اسماء بن زید اترے اور انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حجر بن زکریا نسا الدنیا والاخرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں رکھی۔

۵۹ الاستیعاب ۴/۴۹ { قال ابن سراج سمعت عبد الله محمد بن سفيان بن جعفر الهاشمي يقول وُلِدَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَنَةَ إِحْدَى وَ الثَّانِيَيْنِ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

وَسَلَّمَ وَ أَنْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ بَعْدَ قَتْلِ أَخِي -

یہاں ابن جعفر ہاشمی فرماتے تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو لیں برس کے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا حضرت علی بن ابی طالب غزوہ احد کے بعد اُور کَانَ سَنَها يَوْمَ تَزَوَّجَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ وَ نِصْفًا وَ سَنَ عَلِيٍّ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً وَ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ -

اور نکاح کے دن حضرت فاطمہ الزہراء سیدنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا پندرہ برس اور ساڑھے پانچ ماہ کی تھیں اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا پندرہ برس اور ساڑھے پانچ ماہ کی تھیں۔

۶۰ الاستیعاب ۴/۵۰ { وَقِيلَ إِنَّ عَلِيًّا رَوَّحَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَ أَنَّهَا عَلَى أَرْبَعِ مَائَةٍ وَ ثَمَانِينَ - اور بعض نے کہا ہے کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا چار سو اسی حق جبریل۔

۶۱ طبقات ابن سعد ۸/۴۹ { فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْهًا حَدِيْجَةً بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ابْنِ عَبْدِ بْنِ عَبَّاسٍ الْعَمَرِيِّ بْنِ قُصَيٍّ وَ لَدَتْهَا وَ قَرَأَتْ بِبَيْتِ الْبَيْتِ الْكَبِيرِ الشُّبُوحِ بِخَمْسِ سِنِينَ -







حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے گھر میں لے کر آئے اور ان کو اپنے گھر میں رکھا۔

۲۔ الاستیعاب ۴۹۹ { وقال ابو عمر فولدت له الحسن والحسين  
وام كلثم وزينب ولعريت زوج علي عليها

روايات رضى الله تعالى عنها وعنهما جميعا -

۳۔ ۳۴۱ { وَاُسَيْدَ الْحِجَابِ بْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا كَبُرَتْ الْمَلَائِكَةُ  
أَعْلَى أَدَمَ أَرْبَعًا وَكَبُرَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى نَاطِقَةٍ أَرْبَعًا  
مُسْتَبِيبٌ عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا -

۴۔ طبقات ابن سعد ۸ { اخبرنا محمد بن عمر وهو أثبت عندنا  
وَتُوْفِيَتْ لَيْلَةُ السَّلَاةِ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا  
شَهْرًا مَضَانِ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ  
الْحَيَّهَا -

۵۔ ۳۴۱ { اخبرنا محمد بن عمر وهو أثبت عندنا  
وَتُوْفِيَتْ لَيْلَةُ السَّلَاةِ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا  
شَهْرًا مَضَانِ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ  
الْحَيَّهَا -

۶۔ ۳۴۱ { اخبرنا محمد بن عمر وهو أثبت عندنا  
وَتُوْفِيَتْ لَيْلَةُ السَّلَاةِ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا  
شَهْرًا مَضَانِ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ  
الْحَيَّهَا -

۷۔ ۳۴۱ { اخبرنا محمد بن عمر وهو أثبت عندنا  
وَتُوْفِيَتْ لَيْلَةُ السَّلَاةِ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا  
شَهْرًا مَضَانِ سَنَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ  
الْحَيَّهَا -

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی

حضرت سیدنا العباسؓ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی

۴۵۔ الاستیعاب ۵۵۱ { قال حدثنا محمد بن الصباح قال حدثنا  
ابن عمر عن إسرائيل عن ميسرة بن حبيب

عن المنهال بن عمر وعن عائشة أم المؤمنين رضي الله تعالى عنها  
قَالَتْ مَا دَأْبُيْتُ أَحَدًا كَانَ امْتِسَابَهُ كَلَامًا وَحَدِيثًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيَّهَا فَقَبَّلَهَا  
بِهَا كَمَا كَانَتْ تَصْنَعُ هِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کلام کرتے ہوئے حضرت فاطمہ الزہراء کے سامنے  
نے اور کسی کو نہیں دیکھا اور جب حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں  
حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے کھڑے ہو جانے اور اس کے







بنت کی تشریح فرماتے ہیں،

## بنت کی تشریح فرماتے ہیں،

بنت ہر اس عورت کو کہا جاتا ہے جس کی نسب ولادۃ کے ساتھ ہو۔  
رجوع کسے منٹ کے ایک درجے سے یا گنتی درجوں سے اس کی نسب تیری طرف  
رجوع کسے یا پرتی وہ بھی بیٹی ہے۔

علامہ نوری طبرسی نے جو اہم اصطلاحات شیعہ ہے اس نے فیصلہ کر دیا کہ  
جو اپنی عورت سے اپنی نسب پیدا ہو وہی بیٹی کہلاتی ہے جس بیٹی کی نسب  
کی طرف نہ ہو وہ اس آدمی کی بیٹی نہیں کہلا سکتی۔

## قرآنی فیصلہ بنت کے متعلق

۴۔ اور جو شخص بنات سے سوتیلی بیٹی مراد لیتا ہے وہ بیچارہ علم عربی سے ناواقف  
کیونکہ عربی زبان میں سوتیلی بیٹی یعنی بیوی کی پھلی رک کی کورعبیہ کہا جاتا ہے  
کا لفظ اس پر دوسرے خاندان کے لئے استعمال ہوتا ہے نہیں جیسا کہ قرآن مجید میں  
النساء ۴۴ { وَرَبَّاءُكُمْ الَّتِي فِيْ مَجْمُوعِكُمْ مِنَ نِّسَاءِ كُفَرٍ }  
ایہی۔

جن عورتوں سے تم نے دخول کیا ان کی گودیوں میں جو تمہاری سوتیلی بیٹیاں  
اور بیچارے منکر بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علم عربی سے ایسے کو سے ہیں ان کا  
علم بھی نہیں کہ بنات کا لفظ سوتیلی بیٹی پر استعمال نہیں ہوتا اگر کوئی قرآنی اصطلاح  
کے لفظ کو سوتیلی بیٹی میں شامل دکھا دے تو اس کو مینغات پانچ روپے نقد انعام دے

بنت کی تشریح فرماتے ہیں،  
( وَرَبَّاءُكُمْ الَّتِي فِيْ مَجْمُوعِكُمْ )  
۲۲۵ { اور گڑھین تمہاری جو کہ بیچ گودیوں تمہارے کی  
مجموعہ ان کی پرورش کئے ہو اور بایں جمع ربیبہ کی ہے اور ربیبہ اس کو اس  
اصطلاح کہتے ہیں کہ اس کی ماں کا دوسرا شوہر اس کی پرورش کرتا ہے یعنی تمہاری  
ماں کی بیٹیاں جو کہ دوسرے شوہروں سے ہیں۔



شیعہ عادیث میں اربعہ بنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ آپ کی حقیقی بنی اربعہ میں سے

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیری ماں کی کوئی ہم پر فضیلت تھی اور کوئی نقصیت  
 ہم پر تھی ہمارے بعض کی مثل تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان  
 کو مٹا تو جب حضرت فاطمہؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا  
 کیا تو اپنے فرمایا ہے بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں کس نے رلایا فرمایا اس  
 ہی والدہ کا ذکر کیا تو اس کی تعقیص کی تو میں رو پڑی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتے آگیا پھر فرمایا چھوڑے حمیرا ضرور اللہ تعالیٰ نے اچھی اولاد میں برکت مائی  
 بیشک خدیجہ نے میری پشت سے دو بیٹے جنے طاہرین کا نام عبد اللہ ہے اور  
 علی ہے اور میری پشت سے فاطمہ بنتا اور فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم اور زینب کو اور  
 ان کے والدین سے ہے جس کے رحم کو اللہ تعالیٰ نے بانجھ بنایا تو نے کچھ جانا نہیں  
 کیوں بھی اب توشیحہ مذہب کی مستند کتاب ہے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ  
 وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 منہ مبارک سے آپ کی چار بیٹیاں حقیقی منسی ثابت ہو گئیں اور جو چاروں کا منکر ہے  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔

سائل مولوی صاحب یہ حدیث منقطع ہے اس لئے حجت نہیں ہے۔  
 علامہ عمرؓ یہ ہمارے مذہب کی بات سنائے ہوں یہ مذہب تبعہ کی حدیث ہے اس لئے  
 اس حدیث شیعہ و یکھو یہ حدیث تمہارے نزدیک منقطع نہیں ہے سنی حدیث بھی  
 حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت شدہ ہے اور آپ کی  
 ہادی اصول حدیث سنئے۔



## قانون

حدیث امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا کا فرمان ہے

اصول کافی ۲۹ { علی بن محمد عن سهل بن زیاد عن احمد بن محمد عن  
عبد العزیز عن هشام بن سالم وحماد بن عثمان  
وغیرہ قالوا سمعنا ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول حدیثی حدیثی  
ابی وحدیث ابی حدیث جدی وحدیث جدی حدیث الحسین وحدیث  
الحسین حدیث الحسن وحدیث الحسن حدیث امیر المؤمنین وحدیث  
امیر المؤمنین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وحدیث رسول  
اللہ قول اللہ عز وجل -

حماد بن عثمان وغیرہ نے کہا کہ ہم نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے  
فرمائے تھے میرے باپ محمد باقر علیہ السلام کی حدیث ہے اور  
میرے باپ محمد باقر علیہ السلام کی میرے دادا حضرت علی زین العابدین  
کی ہے اور حدیث زین العابدین حدیث حضرت حسین کی ہے اور حدیث حضرت  
حسین کی حدیث حضرت حسن کی ہے اور حدیث حضرت حسن کی حدیث امیر المؤمنین  
حضرت علی المرتضیٰ کی ہے اور حدیث امیر المؤمنین کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ کی ہے اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان خداوندی ہے  
کیوں جی! جعفری صاحب تم تو یاہر جعفری ہونے کا دعوے رکھتے ہو اور

جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری حدیث اللہ کا فرمان ہے۔

شیعہ دوستو! حضرت کا لغو لگا کر ایمان درست کر لو اگر جعفری بننا ہے تو  
اسی اصول شیعہ کی اور وضاحت تمہاری ہی شرح سے عرض کر دیتا ہوں سن لیجئے  
مفسر اجماع۔

الصافی شرح اصول کافی ۱ { مراد ایت کہ حدیث مراد ازہم کہ اعم کہ خواہی  
الصلیٰ نقل معینا کی کر دو احتیاج بذکر واسطہ  
است ہر حدیث یا محض نقل است و خود راوی در اس نیست۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح تمہارے ملا خلیل شیعہ فرماتے ہیں  
امام جعفر صادق فرمایا کہ میری حدیث جہاں سے چاہو نقل کر لو واسطہ کے ذکر کی  
حاجت نہیں ہے کیونکہ حدیث ہماری محض نقل ہی ہے اور اس میں خود راوی نہیں ہے  
جعفری باکسش گھر خدا خواہی

ورنہ درحسہ طریق گمراہی

کیوں جناب۔ اب تو حضرت جعفر صادق کی حدیث بلا واسطہ کو بھی واسطہ  
مطلب نہیں کر سکتے کیونکہ پھر تم جعفری نہیں رہو گے بلکہ اعتراض واسطہ کرنے سے  
خدا کی کہلاؤ گے شیعہ نہیں کہلا سکتے۔

مفسر اجماع یہ ہے کہ شیعہ مذہب میں بارہ ائمہ معصومین ہیں۔ اس لئے ان  
معلیٰ تمہارے مذہب میں ممکن ہی نہیں اس لئے جو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور اہل بیت سے بلا واسطہ بھی ہوگی وہ حدیث متصل کا درجہ رکھے گی ورنہ ائمہ معصومین  
میں سے کوئی لازم آتا ہے۔



بولو لغو حیدری یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ  
جو فرمان الہی کا درجہ رکھتا ہے جعفر کی زبانی چار بیٹیاں پڑھ کر سن کر آپ کی چار  
صاحبزادیوں رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ایمان لاکر مومن بن جاؤ ورنہ پابندی  
دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور مجھے جاؤ گے۔ وَذَكِّرْنَا  
الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۔

## حضرت امام جعفر صادقؑ امام محمد باقر علیہما السلام کا عقیدہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کے متعلق

(۲) اقرب الاسماء قال وحديثي مستعدة بن صدقة قال

حدثني جعفر بن محمد (ع) عن ابيه (ع)

قال ولي رسول الله (ص) من خدام

القاسم والطاهر واهل كلثوم ورقية

فاطمة وزينب فزوج علي (ع) من فاطمة (ع) وشزوج ابوالاعمال

بن ربيعة وهو من بني امية زينبا وشزوج عثمان بن عفان

اقر كلثوم ولهم يدخل بها حتى هلكت وزوجها رسول الله (ص)

مكناها رقية۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

سے روایت فرماتے ہیں محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پیدا ہوئی۔ تم ستم اور طاہر رضی اللہ تعالیٰ  
عہا اور ام کلثوم اور رقیہ اور فاطمہ اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہن پھر نکاح کیا علی  
بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور نکاح کیا ابو اہل ص بن ربیعہ نے جو بنی امیہ  
کی اہم سے تھا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نکاح کیا حضرت عثمان بن عفان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دخول نہیں کیا تو وہ فوت  
ہو گئیں اور نکاح کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
سلم نے ام کلثوم کی جگہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

کیوں بھی جعفری ہونے کا دعویٰ کرنے والا اگر صحیح جعفری ہو تو معتبر کتاب حدیث  
میں فقہار سے مذہب کی اور حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں کا صحیح فیصلہ فرما دیا اور آپ کے والد ماجد  
محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہی فیصلہ سنا دیا۔

ثابت ہوا کہ جعفری اور باقری حقیقتہً وہ ہیں جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی چاروں صاحبزادیوں کو تسلیم کرنے میں متکثرین بنات حقیقی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ  
سلم جعفری ہیں نہ باقری۔

ورنہ در ہر طریقی گمراہی

۲۔ وعنه عن حماد بن عيسى قال سمعت ربا عبد الله عليه السلام  
يقول ما زوج رسول الله (ص) بشي من بناته ولا تزوج امرأة  
منه على اقل من عشرة اوقية وينش۔

حماد بن عيسى فرماتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے







یہ بید بن غلیغہ نے کہا کہ میں حضرت جعفر صادق کے پاس تھا تو ایک آدمی آپ سے سوال کیا کہ یا ابا عبد اللہ کیا عورتیں نماز جنازہ پڑھ سکتی ہیں کہا راوی نے جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کے خونی خلائع ہونے کی بات فرما ہے تھے اور آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی بلا شک و شبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی اور یقینی ہے کہ حضرت علیہا السلام اپنی عورتوں میں نکلے تو آپ نے اپنی عیشت حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازہ پڑھائی۔

وَمَا تَعْبُدُ إِلَّا إِلَهًا مُطَهَّرًا وَالشَّيْءُ خَوْفُهُمْ سِتْرُكَ  
خَدِيجَةٌ وَهِيَ ابْنُ بَضْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً قَوْلُهَا  
مِنْهَا قَبْلَ مَبْعُوثِهِ الْقَاسِمُ وَرُقِيَّةُ وَرُقِيَّةُ  
أُمُّ كَلْبُورٍ وَوَلَدُهَا بَعْدَ الْمُبْعُوثِ الطَّيِّبُ وَاللَّهُ  
وَالْقَاسِمَةُ عَلَيْهَا أَسْلَمُوا وَرَوَى أَيْضًا أَنَّهُ لَمْ يَلِدْ

٤- اصول کافی  
کتاب الحجة  
طبع در کتبخانی  
۲۴۸  
طبع ایران ۱۱۶

لَهُ بَعْدَ الْمُبْعَثِ إِلَّا قُلُومًا ۚ إِنَّ الطَّيِّبَ وَالظَّاهِرَ وَلَدٌ قَبْلَ مَبْعَثِهِ  
اور عبدالمطلب فوت ہوئے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریباً ۱۸  
کے تھے اور آپ نے حضرت خدیجہ کے ساتھ نکاح کیا اس وقت تقریباً ۲۲ یا ۲۳ برس  
موصوفے صلی اللہ علیہ وسلم انظار نبوت سے پہلے حضرت خدیجہ الکبریٰؓ سے فاسم اور بقیہ  
رینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور انظار نبوت کے بعد طیب اور ظاہر اور فاطمہؓ پیدا ہوئے

كتاب الامالى  
للشيخ الطوسي ٢٠  
م روى ان امير المؤمنين عليه السلام دخل  
يفاطمة عليها السلام بعد وفات اختها  
رقية عثمان ستة عشر يوما

وایت کیا گیا ہے کہ تحقیق میرا المؤمنین علیہ السلام حضرت فاطمہؑ کے قریب آپ  
علیہ السلام کے وہاں کے دس دن بعد گئے

٢٨٣  
 ١  
 ٢٨٣

اللہ صلوة بھیج اپنے نبی کی بیٹی رقیہ پر اور لعنت بھیج اس شخص کو جس نے تیرے  
 کے متعلق تکلیف دی اے اللہ صلوة بھیج اپنے نبی کی بیٹی ام کلثوم پر اور لعنت  
 بھیج اس شخص پر جس نے ام کلثوم کے متعلق تیرے نبی کو تکلیف دی۔

من المحضره الفقيه  
روى محمد بن احمد الاستعري عن  
السدي بن محمد عن اونس بن عقوب

سَمِعْتُ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَمَامَهُ يَدْنِي الْعَدِي وَأَمَّا زَيْنَبُ يَدْنِي  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَحْتَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ وَفَاتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَخَلَفَ عَلَيْهَا بَعْدَ عَلِيِّ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ الْمُعْتَصِمُ بْنُ نُوفَلٍ -

بے شک امامہ بنت عاص اور جس کی والدہ زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے نکاح میں تھیں حضرت فاطمہؑ کے بعد حضرت علی المرتضیٰؑ کے بعد مغیر بن نوفل نے امامہ بنت عاص سے نکاح کیا۔  
یہاں جی شیعہ صاحب آپ کے مذہب کی مستند مثنیٰ اربعہ کی حدیث سے ثابت  
امامہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اسی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم







جو قہاری عقل نے صحیح کر دیا وہ صحیح اور جو قہاری عقل غلط کر دے وہ غلط  
نظر اسارین کو بھی عقل دے دو تو تم کبھی غلط راستے پر نہ جاؤ گے  
تک اپنے دعویٰ نبوت کا اظہار یا اعلان نہیں فرمایا تب تک کوئی  
مکلف نہیں ہو سکتا پہلے جب اپنے دعویٰ نبوت کا اعلان نہیں فرمایا  
کفر کیسے لگا سکتے ہو اور جب فتویٰ کفر نہیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
قریش خاندان میں نہ کرتے تو اور کہاں کہنے جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
اعلان نبوت فرمایا۔ تم مکلف ہوتا ہے۔

ابن شہر اشوب ۱۱۵ { خرب ابو العاص بن ربیع زوج بنت النبی  
فی البصار و سئل بئزل المہروی الحسین بن  
اخبار رقم ۸۵ { بنات رسول اللہ فقال اربع

جلد عاشق بکار میں یہ قول نکھا ہے کہ بزل ہروی نے حسین بن علی  
و خیر ان رسول خدا گفتی پیدا ہوئیں جواب دیا کہ چار بنات مصطفیٰ تھیں  
افضل فقال فاطمة قال و لکم صارت افضل ۱۱۶

## در بیان احوال اولاد امجاد آنحضرت است

۱۱۱ حیات القلوب ۲ { در قرب الانشا و معتبر از حضرت

متولد شد و ظاہر قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و زینب فاطمہ آنحضرت  
تزوج نمود و تزویج کرد با ابو العاص ابن ربیع کہ از بنی امیہ بود زینب

۱۱۲ کلثوم را پیش از آنکہ بخانہ آن برادر رحمت الہی واصل شد و بعد از حضرت زینب را  
اور تزویج نمود

۱۱۳ حیات القلوب ۲ { و ابن بابویہ بلند معتبر آنحضرت روایت کردہ است کہ از برائے  
حضرت رسول متولد شد از خدیجہ قاسم و ظاہر و نام ظاہر  
عبداللہ بود و ام کلثوم و زینب و فاطمہ و حضرت امیر المؤمنین فاطمہ را تزویج نمود  
تزوج نمود زینب را ابو العاص بن ربیع و او مرے بود از بنی امیہ و عثمان بن عفان  
ام کلثوم را تزویج نمود پیش از آنکہ بخانہ او برادر رحمت الہی واصل شد پس چون جنگ  
بد رفتند حضرت رسول زینب را با تزویج نمود و مشہور است کہ دختر آنحضرت چہار برادر  
و بہد از حضرت خدیجہ بود و آمدند اول زینب و حضرت پیش از بعثت و عہد امت و دختر  
بکافران و اذن اورا یالی العاص بن ربیع تزویج نمود و امامہ دختر ابی العاص از دو برادر  
آمد و حضرت امیر المؤمنین بعد از حضرت فاطمہ بمقتضائے معیت آنحضرت امامہ را نکاح  
خود و آورد و بعد از شہادت آنحضرت مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اورا بحالہ  
خود و آورد و ابن بابویہ بلند معتبر روایت کردہ است کہ امامہ بنت ابو العاص کہ دختر  
زینب بود بعد از وفات حضرت فاطمہ حضرت امیر المؤمنین اورا تزویج نمود۔

۱۱۴ حیات القلوب ۲ { زینب مدینہ در سال ہفتم ہجرت و بروایتے در سال

۱۱۵ { ہفتم ہجرت از دی واصل شد۔ دوم زینب گوید کہ اورا  
پسیر ابوہب تزویج نمود و کہ پیش از دخول اورا طلاق گفت و در مدینہ عثمان اورا  
تزوج نمود و عبداللہ از وجود آمد و در کودکی مرد و زینب و در مدینہ ہجرت از دی واصل  
شد و جنگ کے کہ جنگ بد و دور۔







۱۸۔ تاریخ التواریخ ۲/۴۳۴ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف نسب ابوہریرہ رسول خدا سے در عبد مناف پر پڑنے شذو کینیت ابو عبد اللہ بوجہ پسر سے کہ ازرقیہ و خضر رسول خدا داشت نامش عبد اللہ بود۔

۱۹۔ منقی لال مال در قرب الانسا و از حضرت صادق علیہ السلام روایت شد است کہ از برائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ از خدیجہ منولہ شدہ طاہرہ موکنتہ شیخ عباس قمی وقاسم وفا طہ دام کلثوم ورقیہ وزینب و نزدیکہ نمودہ طاہرہ را بخت امیر المومنین علیہ السلام وزینب را بابی العاص بن ربیع کہ از بنی امیہ بود و ام کلثوم را عثمان بن عفان و پیش از آنکہ سجادہ عثمان بر دو برکت الہی واصل شدہ بعد از حضرت رقیہ را با نزدیک نمود پس از برائے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و مدینہ ابراہیم منولہ شدہ از ماریہ قبطیہ کہ بہدیر فرستادہ بود از برائے آنحضرت اورا پادشاہ اسکندریہ با شتر اشجی و بعضی از صدایائے دیگرہ فحیر گوید کہ پنچ مشہور است و مورخین نوشتہ اند نزدیک ام کلثوم عثمان بعد از وفات رقیہ است ورقیہ در سال دوم ہجری در جنگ مے کہ جنگ بدر بود وفات کرد و شیخ طبری و ابن شہر آشوب روایت کردہ اند کہ اولاد امجاد آنحضرت از غیر خدیجہ ہم رسیدہ بنگاہ اہم کہ از ماریہ بوجود آمد۔

قرب الانسا وین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی اولاد حضرت سے پیدا ہوئی طاہرہ وفا طہ دام کلثوم ورقیہ و زینب اور حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المومنین سے ہوا اور زینب کا ابو العاص بن ربیع سے نکاح ہوا جو خاندان بنی امیہ سے تھا اور ام کلثوم کا نکاح عثمان بن عفان سے ہوا

۱۸۔ تاریخ التواریخ ۲/۴۳۴ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف نسب ابوہریرہ رسول خدا سے در عبد مناف پر پڑنے شذو کینیت ابو عبد اللہ بوجہ پسر سے کہ ازرقیہ و خضر رسول خدا داشت نامش عبد اللہ بود۔

۱۹۔ منقی لال مال در قرب الانسا و از حضرت صادق علیہ السلام روایت شد است کہ از برائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ از خدیجہ منولہ شدہ طاہرہ موکنتہ شیخ عباس قمی وقاسم وفا طہ دام کلثوم ورقیہ وزینب و نزدیکہ نمودہ طاہرہ را بخت امیر المومنین علیہ السلام وزینب را بابی العاص بن ربیع کہ از بنی امیہ بود و ام کلثوم را عثمان بن عفان و پیش از آنکہ سجادہ عثمان بر دو برکت الہی واصل شدہ بعد از حضرت رقیہ را با نزدیک نمود پس از برائے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و مدینہ ابراہیم منولہ شدہ از ماریہ قبطیہ کہ بہدیر فرستادہ بود از برائے آنحضرت اورا پادشاہ اسکندریہ با شتر اشجی و بعضی از صدایائے دیگرہ فحیر گوید کہ پنچ مشہور است و مورخین نوشتہ اند نزدیک ام کلثوم عثمان بعد از وفات رقیہ است ورقیہ در سال دوم ہجری در جنگ مے کہ جنگ بدر بود وفات کرد و شیخ طبری و ابن شہر آشوب روایت کردہ اند کہ اولاد امجاد آنحضرت از غیر خدیجہ ہم رسیدہ بنگاہ اہم کہ از ماریہ بوجود آمد۔



داصل شد منہ رحمۃ اللہ علیہ ۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ابوالعاص کے ساتھ انہما پہلے اور کافروں کے لئے مومنہ دختر کے ساتھ نکاح حرام ہونے سے پہلے ہوا۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے وصال کے بعد مقتضایہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے نکاح کیا اور بقول ہے کہ ابوالعاص جنگ بدر میں قیدی ہوا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہرجان کو ان کے لئے دیا تھا ابوالعاص کے فدیہ کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ارسال کیا جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پاک ہار پر پڑی حضرت خدیجہؓ کو یاد اور رو پڑے اور اصحاب سے مطالبہ کیا کہ ابوالعاص کا فدیہ معاف کرو اور ابوالعاص کو بغیر فدیہ کے بری کرو و صحابہ کرام نے ایسے ہی کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص سے بیٹھ کر جب مکے واپس جائے تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دے ابوالعاص نے شکر ادا کرتے ہوئے حضرت زینب کو بھیج دیا بعد ازاں غزوہ مدینہ پہنچ کر مسلمان ہو گیا حضرت

کا مدینہ طیبہ میں شہرہ پاشہ وصال ہو گیا۔

شیخ عباس قمی مصنف منہجی الامان بتسم خود

اہل سنت و جماعت اور شیعہ مذہب کی کتب احادیث صحیحہ و تفاسیر و تواتر یک ثابت ہو چکا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی چار صاحبزادیاں تھیں ان میں کسی کو انہما نہیں اور اگر کوئی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمہ چار حقیقی صاحبزادیوں کا شک

## یک صدر و پیہ انعام

اس شخص کو دیا جائیگا جو ایک حدیث ایسی دکھائے کہ جس میں یہ مذکور ہو کہ حضرت زینب اور حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضوان علیہم اجمعین آپ کی ربائب تھیں کیونکہ عربی میں پھیلا لڑکی کو اربیبہ کہا جاتا ہے اور ربیبہ کی جمع ربائب تمام ایک حدیث صحیح ایسی دکھا دو کہ یہ تینوں آپ کی ربائب تھیں یا قرآن کریم سے جیسا کہ فقیر نے بنائیک کا خطاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کر کے حقیقی بنات کا دکھایا ہے و ربائبہ ان سے ہیں کہ آن ہے دکھا دو تو بھی یک صدر و پیہ نقد انعام کو ورنہ مخالفین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و دشمنان اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اپنے ایمانوں کو ضائع نہ کرے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواریاں اور اسلحہ کے اسما

مشترک ۲/۴۰۸ { حدیث شاہ احمد بن یحییٰ المفسری بالکوفہ شاعبد اللہ بن غنم ثنا ابراہیم بن اسحق الجعفی ثنا جان بن علی بن ادریس الاودعی عن المحکم بن یحییٰ بن الجزار عن علی قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یقال له المر تجزؤ ناقته القصوی وبلغتہ دلدل وحمارة عفیر ودرعه القصو



وَسَيُفْعَلُ ذُو الْفَقَارِ -

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کا نام مَرْجَز تھا اور اپنی اونٹنی کا نام قُصْوٰی اور آپ کی غجر کا نام حُلْدَل تھا اور آپ کے گدھے کا نام عَفِیْر تھا اور آپ کی ذرع کا نام فُصْل تھا اور آپ کی تنوار کا نام ذُو الْفَقَار تھا۔

پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر پاک آپ کے ازواج مطہرات کا ذکر خیر بعد ازاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اولاد پاک کا ذکر مختصر عرض کیا گیا اور پھر مختصراً مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاقبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات عرض کئے گئے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حج عمرہ اور جن احباب نے شریعت فرمائی ان کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ وَفَدَتْ جَرَّتْ عَادَةُ الْحَدَثَيْنِ وَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَ اصْطَلَحُوا  
۳۸۰ غَالِبٌ أَنْ يَسْتَوْا كُلَّ عَشْرَيْنِ حَضْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
بِنَفْسِهِ الْكَرْبَيْنَةَ عَزُورَةً وَمَا لَمْ يَحْضُرْهُ بَلَدٌ أَسَلَّ لَبْعَتَا  
إِلَى الْعَدُوِّ سَرِيَّةً وَ لَبْعَتَا -

میں اور مورخین کی عادت ہے اور ان کی اکثر اصطلاح ہے کہ جس فوجی لشکر میں اللہ علیہ وسلم خود تشریف فرما ہوں اس کو غزوہ کہتے ہیں اور جس میں آپ نہ جاتے جاتے بلکہ دشمن کے مقابلہ میں اپنے بعض اصحاب کو بھیج دیں اس کو سریہ اور

۱۔ وَكَانَ عَلَمًا دَنِيَّةً عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّتِي خَرَجَ فِيهَا  
۳۸۰ بِنَفْسِهِ سَبْعًا وَعَشْرِينَ وَكَانَتْ سَرَايَاهُ الَّتِي لَبَعَتْ  
بِهَا دَارَ الْبَعَيْنِ سَرِيَّةً -

جگہوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ستائیس میں اور جن کے اپنے اصحاب کو بھیجا وہ سینا لیس میں جن کا نام سریہ رکھا گیا۔

۲۔ وَكَانَ عَدُوُّ مُغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي  
بِهَا سَبْعًا ۳۸۰ عَدَا بِنَفْسِهِ سَبْعًا وَعَشْرِينَ عَزُورَةً وَكَانَتْ سَرَايَاهُ

بِهَا سَبْعًا دَارَ الْبَعَيْنِ سَرِيَّةً وَكَانَ مَا قَاتَلَ فِيهِ مِنَ الْمُغَازِي تَبِعَ  
بِهَا الْقِتَالِ وَاحِدًا وَالْمَرْبِيعَ وَالْخَنْدَقَ وَتَرْقِيطَةَ وَخَيْبَرَ وَفَتْحَ



وَحَيْنَ وَالطَّائِفَ فَهَذَا أَمَّا اجْتَمَعَ لَنَا عَلَيْهِ -

جن غزوات میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود شرکت فرمائی گئے تھے ان میں سے دو تھے  
وہی لشکروں کو کفار کے مقابلے میں بھیجا اور ترجمانوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
فرمائی غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ مریض غزوہ خندق غزوہ قرظہ غزوہ خیبر غزوہ فسطاط  
غزوہ حنین غزوہ طائفت -

ہم غزوات مصطفیٰ تاریخ تعداد صحابہ کرام جھنڈا جھکوا جھکا با مقابل فتح بادام  
می شہید رہے  
۱۔ غزوہ بدر ۱۲۰۰ سوار ۱۰۰۰ پیادہ ۱۰۰۰ اونٹ ۱۰۰۰ چاروں طرف سے  
مقام ابراہیم میں فیہم انصاری سفید جھنڈا موجود علی الطیب با مقابل  
تیم مرہ جبرین

۲۔ غزوہ بدر ۱۲۰۰ سوار ۱۰۰۰ پیادہ ۱۰۰۰ اونٹ ۱۰۰۰ چاروں طرف سے  
مقام ابراہیم میں فیہم انصاری سفید جھنڈا موجود علی الطیب با مقابل  
تیم مرہ جبرین

جہاد بانی  
فتح

سید  
خبر النہدی  
تسعائے  
و غنیمت

سید  
مدینہ  
بدرین  
خبر النہدی  
و غنیمت

سید  
الاناب  
مردین  
خبر النہدی

سید  
میدینہ  
بدرین  
خبر النہدی

سید  
بدرین  
خبر النہدی

سید  
بدرین  
خبر النہدی

سید  
بدرین  
خبر النہدی

میدینہ  
بدرین  
خبر النہدی

میدینہ  
بدرین  
خبر النہدی

میدینہ  
بدرین  
خبر النہدی

میدینہ  
بدرین  
خبر النہدی







کثیفیت

تختی و پاشی  
لنگار کله  
کریه کوریا

با شالی  
نخله الا فایه  
نخله الا فایه

بچه ها  
عبدالله

سکولها  
نخله الا فایه

بجای

بجای

قاری فرزند

قاری فرزند

اسرار

کسی که چویدا

جس کو

بجست

جای

قاری فرزند

قاری فرزند

ابن ام کلثوم

عبدالله

المهاجرین اهل بنی طالب

قاری فرزند

قاری فرزند

قاری فرزند

قاری فرزند

قاری فرزند

قاری فرزند

عقود و امور - قادیان - روضه حیات  
طیحه بن ابی طلحه و قادیان - روضه حیات  
نرس و کات معتمدان و خدایان - روضه حیات  
و کات عباد بن بشر علی حدیث رسول الله  
صلی الله علیه و سلم مع غیره من الانصار  
بجست و کل لسلطه

ابن ام کلثوم

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

و کات عباد بن بشر علی حدیث رسول الله  
صلی الله علیه و سلم مع غیره من الانصار  
بجست و کل لسلطه

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

عبدالله

و کات عباد بن بشر علی حدیث رسول الله  
صلی الله علیه و سلم مع غیره من الانصار  
بجست و کل لسلطه

و کات عباد بن بشر علی حدیث رسول الله  
صلی الله علیه و سلم مع غیره من الانصار  
بجست و کل لسلطه

و کات عباد بن بشر علی حدیث رسول الله  
صلی الله علیه و سلم مع غیره من الانصار  
بجست و کل لسلطه

و کات عباد بن بشر علی حدیث رسول الله  
صلی الله علیه و سلم مع غیره من الانصار  
بجست و کل لسلطه











حضرت جواد علیہ السلام نے عزاوہ ذی العشر فرمایا  
 آپ کا بھٹا حمزہ بن عبد المطلب نے اٹھایا اور حضرت اسفید تھا اور اپنے مدینہ طیبہ  
 کے لیے چھپے ابوسمہ کو خلیفہ مقرر فرمایا اور تقریباً دو سو غازی جنگ کے لئے  
 گئے اور کسی کو زبردستی نہیں بلایا گیا تیس اونٹ تھے جو ان کا تعاقب  
 تھے کفار قریش کے اونٹ شہم کی طرف جا سوسی کہ جاسیے تھے تو ذی العشر  
 ان کا تعاقب کیا گیا اور اسی جنگ میں علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام  
 اب رکھا گیا جب حضرت علی المرتضیٰ بو غار میں تھے بدن سو رہے تھے تو آپ  
 فرمایا اٹھ ابتراب ۔

عَنْ رَأْسِ ثَلَاثَةِ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ مَهَا جِرَةٍ وَحَمَلَ لِيَا أَعْلَى بْنِ أَبِي  
 وَكَانَ لِيَا أَعْلَى أَبْيَضٌ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ  
 كُزَيْبُ بْنُ جَابِرٍ قَدْ اغَارَ عَلَى سَرَجِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَأْنَفَهُ وَقَاتَلَهُ  
 جَابِرٌ فَجَرَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ  
 پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ کر زبن جابر فرمی کی تلاش کے لئے  
 بیچ الاول میں ہوا اور اس نے حضرت اعلیٰ بن ابی طالب کے ہاتھ میں تھا اور حضرت  
 تھا اور زید بن حارثہ کو آپ مدینہ طیبہ میں خلیفہ چھوڑ گئے ۔

## ۴۔ تفصیل غزوہ ذی العشر

طبقات ابن سعد ۱۰  
 ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِثْنَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنَ الْمَهَا جِرَةِ حَمَلَ لِيَا أَعْلَى حَزْرَةَ بَنِي عَبْدِ  
 وَكَانَ لِيَا أَعْلَى أَبْيَضٌ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الْأَسَدِ  
 الْخَزْرَجِيُّ وَخَرَجَ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةً وَيُقَالُ فِي مَائَتَيْنِ مِنَ الْمَهَا جِرَةِ  
 مِنْ أَشَدِّ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ عَلَى الْخُرُوجِ وَخَرَجُوا عَلَى ثَلَاثِينَ أَوْ  
 يُعْتَقَبُونَ كَمَا خَرَجَ لِعَبْرَةِ قُرَيْشٍ حِينَ ابْدَأَتْ إِلَى اللَّهِ  
 وَبَذَى الْعَشِيرَةَ كُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي  
 ابْنِ طَالِبٍ أَبَا شَرَابٍ وَذَلِكَ أَنَّهُ رَأَى نَارًا مِنْهَا مُمْتَرِعًا فِي الْبُغَا  
 فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَبَا شَرَابٍ ۔



## تفصیل غزوہ بدر اکبری

**طبقات ابن سعد ۲** أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ ثَلَاثَةَ عَشَرَ أَلْفًا مَدِينَةً يَوْمَ سَبْتٍ لَمْ تَنْتَهِ عَشْرَةٌ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَلَى رَأْسِ سِتْعَةِ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ مَهَاةٍ وَخَرَجَ مَنْ خَرَجَ مَعَهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَخَرَجَتْ مَعَهُ الْأَنْصَارُ هَذِهِ الْعُرَاةُ وَلَمْ يَكُنْ عَزَا بِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةً وَسَبْعِينَ رَجُلًا وَسَائِرُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْأَبْلُ سَبْعِينَ كَعِيدًا يُعَاقِبُ النَّظَرَ الْبَعِيدَ وَكَانَتْ الْجَيْلُ فَوْقَ تَوْرَسُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتِ كَيْلِ رَمَضَانَ شَرِيفِي كِي بَارَةِ تَارِيخِ مِي غَزْوَةِ بَدْرِ كَيْلِ تَشْرِيفِ كَيْلِ أَوْرَاسِ جَنْغِ مِي آيَكِي سَا تَو مَهَاجِرِي آوِي تَحْتِي أَوْرَبَاقِي قَامِ أَنْصَارِ تَحْتِي أَوْرَشَرَاوْثِ تَحْتِي جَوَانِ كِي سِيچِي تَحْتِي أَوْرَاسِ دَوْگُھُورِي تَحْتِي۔

**طبقات ابن سعد ۲** كَانَ عِدَّةُ أَهْلِ بَدْرٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثَةً عَشَرَ سَبْعُونَ وَمِائَتَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَبَقِيَّتُهُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

غزوہ بدر والے مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی دو سو ستر انصار کے تھے تمام عوام سے۔

**طبقات ابن سعد ۲** عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَدْرٍ

ثَلَاثَةً وَثَلَاثَةً عَشَرَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ سِتَّةً وَسَبْعِينَ سِتْرَتِ عِبَاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے رَوَايَتِ ہِے اصْحَابِ بَدْرِ تِینِ سَوْتِیرِ تَحْتِ ہِے چَترِ مَہَاجِرِ تَحْتِ۔

**طبقات ابن سعد ۲** أَخْبَرَنَا عَفَانُ بْنُ مَسْلَمٍ وَسَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَمُوعَةَ الْبَدْرِيِّ قَالَ كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ يَوْمَ الْأَشْيَيْنِ لِسَبْعَةٍ مِنَ رَمَضَانَ۔

غزوہ بدر مہفتے کے دن ستر رمضان شریف کو ہوا۔

**طبقات ابن سعد ۲** أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ خَدَّاشٍ أَخْبَرَنَا حَافِظُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ بَدْرٌ لِسَبْعِ عَشْرَةٍ مِنْ رَمَضَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

جنگ بدر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے

**طبقات ابن سعد ۲** وَعَقَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ الْأُتْرُوبِيَّةَ وَكَانَ لِوَأَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ الْأَعْظَمُ لِوَأَرْسُولِ الْمُحَاجِرِينَ مَعَ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَلِوَأَرْسُولِ الْخَزَرَجِ مَعَ الْحُبَابِ بْنِ الْمُنْذَرِ وَلِوَأَرْسُولِ الْأُدُسِ مَعَ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ۔



بدر کے دن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی جھنڈے تیار فرمائے اس دن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام کے جھنڈوں سے بہت بڑا تھا ہاجرین کا جھنڈا مصعب بن عمیر کے پاس تھا اور غزوہ کا جھنڈا احباب بن منذر کے پاس تھا اور اس کا جھنڈا سعد بن معاذ کے پاس تھا۔

## جنگ بدر میں مشرکین کے جھنڈے

طبقات ابن سعد ۲ { وَكَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثَلَاثَةُ أَوْيَافٍ لَوَاءٌ مَعَ أَبِي عُرَيْظٍ بَنِ عُمَيْرٍ وَلَوَاءٌ مَعَ النَّصْرِيِّ الْحَارِثِ وَلَوَاءٌ مَعَ طَلْحَةَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَكُلُّهُمْ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْفَى بَدْرٍ عِشَاءً لَيْلَةً جُمُعَةٍ لِسَبْعِ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ -

بدر میں مشرکین کے جھنڈے تین تھے ایک جھنڈا عزی بن عمیر کے پاس تھا اور دوسرا جھنڈا نصر بن حارث کے پاس تھا اور تیسرا جھنڈا طلحہ بن ابی طلحہ کے پاس تھا اور تینوں بنی عبد الدار کی طرف تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قریب جمعہ کی رات کو عشاء کے وقت ستر رمضان شریف کو آن ڈیرا لگا دیا۔

## جنگ بدر میں مقابلین گفتار کی تعداد

طبقات ابن سعد ۲ { فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ الْأَلْفِ وَالْثَمَنِ كَانُوا اسْمَعَاءَ

سَلِيلِ الْإِنْسَانِ وَكَانَتْ خِيَلُهُمْ مِائَةً فَرَسٍ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفار کی قوم تقریباً ایک ہزار نو سو کے برابر ہے اور وہ تقریباً نو سو تھے اور ان کے گھوڑے سو تھے۔

## جنگ بدر میں شان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

طبقات ابن سعد ۲ { وَبَنِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ مِنْ جَرِيْدٍ فَدَخَلَهُ النَّبِيُّ وَابْنُ بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ وَثَامِرُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ عَلَى بَابِ الْغُرَشِ مَثَوِ شَحَابٍ السَّيْفِ فَلَمَّا سَلِمَ صَفَّ أَصْحَابَهُ قَبْلَهُ أَنْ تَنْزَلَ قُرَيْشٌ وَطَلَعَتْ قُرَيْشٌ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُفُ أَصْحَابَهُ وَاعِدَ لَهُمْ كَأَنَّمَا لَبَّاهُمْ بِهِمْ أَفْطَحَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ قَدْحٌ يُشِيرُ بِهِ إِلَى هَذَا أَفْطَحَ إِلَى هَذَا تَأَخَّرَ حَتَّى اسْتَوْدَا وَجَاءَتْ رِيْحٌ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهَا سِدَّةً لَمْ تَذْهَبْ فَجَاءَتْ رِيْحٌ أُخْرَى تَمَزَّجَتْ فَجَاءَتْ رِيْحٌ أُخْرَى فَكَانَتْ الْأُولَى جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّانِيَةُ مِيكَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مِيعَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّلَاثَةُ إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مِيسِرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ سَيِّمَاءُ الْمَلَائِكَةِ عَمَّا لَبَّاهُ قَدْ أَرْخَوْهَا بَيْنَ أَكْنَا فِيهِمْ خَضِرٌ وَصَفَرٌ وَحُمْرٌ مِنْ نَوْرٍ -



طَبَقَاتُ ابْنِ سَعْدٍ ۲  
وَحَدَّثَ فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا وَخَمْسَةً لَفْرَاطًا  
الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ وَسَبْعِينَ رَجُلًا  
وَسَائِرُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ وَثَمَانِيَةٌ تَخَلَّفُوا لِإِثْلَاقِ حَرْبِ لَهْمٍ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا مِنْهُمْ وَأَجْرًا هُمْ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَلَفَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَمْرِ  
رُقِيَّةَ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَاقَامَ  
عَلَيْهَا حَتَّى مَاتَتْ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بَعَثَهُمَا  
يَتَحَكَّمَنَّ خَبْرَ الْعِيْرِ وَخَمْسَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
خَلَفَهُ عَلَى الْمَدِينَةِ وَعَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ الْعَجَلَانِيُّ خَلَفَهُ عَلَى  
الْعَالِيَةِ وَالْحَارِثُ بْنُ الْحَاطِبِ الْعُسَيْي رَدَّهُ مِنَ الرِّوْحَاءِ إِلَى بَيْتِ  
عَلِيٍّ وَبَنِي عَوْفٍ لَشَيْءٍ بَلَغَهُ عَنْهُمْ وَالْحَارِثُ بْنُ الصَّخْتَمِيِّ كُسَيْرُ بَالِ  
وَحَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ كُسَيْرُ الْيَمَامَةِ هَذَا لِمَنْ ثَمَانِيَةٌ لَا اخْتِلَافَ فِيهَا  
عِنْدَنَا وَكُلُّهُمْ مُسْتَوْجِبٌ -

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پانچ صحابہ کی جماعت میں بدر کو روانہ ہوئے وہاں  
چوبیس آدمی تھے۔ باقی تمام انصار تھے اور آٹھ بیماری کی وجہ سے پیچھے رہے تھے  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رخصت کر دیا اور ان کو اجر بھی دے کر پیچھے رہنے والوں  
سے تین مہاجرین سے عثمان بن عفان اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
بیٹی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری کی  
سے پیچھے چھوڑ کر رسول اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ

عنہا کے پاس ہی رہے حتیٰ کہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غزوہ بدر کے  
میں ہی مدینہ طیبہ میں وصال ہو گیا اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید رضی اللہ  
عنہما کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے اونٹوں کا پتہ لگانے کے لئے  
اپنے انصار سے پانچ کو اپنے مدینہ طیبہ میں بھیجے چھوڑا ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
مدینہ طیبہ کے لئے پیچھے چھوڑا اور عاصم بن عدی کو گرد و نواح کے محلوں کے لئے  
اور حارث بن حاطب کو نبی عمر بن عوف کی طرف کسی کام کے لئے بھیجا جو ان  
مقامات سے پیغام آیا تھا اور حارث بن صمدہ کو علیحدہ کیا گیا روحابہ سے اور عوف  
میں بھی کوئی کام نہیں تھا یہاں سے نزدیک ان میں اختلاف نہیں اور سب حقدار تھے۔

## بدر کے شہداء مسلمان

طَبَقَاتُ ابْنِ سَعْدٍ ۲  
وَأُسْتُشْهِدَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَرْبَعَةٌ  
عَشَرَ رَجُلًا سِتَّةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَثَمَانِيَةٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ  
وَأَبِي وَقَّاصٍ وَعَاقِدَةُ بْنُ أَبِي الْبَكَّيْرِ مَسِيحُ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
وَأَبِي بَيْضَاءُ وَسَعْدُ بْنُ حَبِثَةَ وَبَشِيرُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْدَرِ  
وَبَنِي سُرَّاقَةَ وَعَوْدَةُ وَمَعْوُذُ ابْنِ عَصْرَاءَ وَعُمَيْرُ بْنُ  
عَامِرٍ وَرَافِعُ بْنُ مَحْلٍ وَبِزْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ فَسَّكَرٍ -

بدر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے چودہ شہید ہوئے چھ  
میں سے اور آٹھ انصار سے عبیدہ بن حارث عمیر بن ابی وقاص عاتل بن



غزوہ بدر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی

۲ { قَالَ وَقَالَ عُمَرُ لَمَّا سَأَلْتُ سَيِّهَزْمَ الْجَنْجَمِ وَ  
يُوتُونَ الدُّبُرَ قَالَ قُلْتُ وَاحِدٌ جَلَحَ يَهْزَمُ

وَقُلْتُ ذَلْنَاكَ يَوْمَ مَرَبَدٍ لَطَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَبْدُ الْكَرْبِ وَنَبَأٌ وَهُوَ يَقُولُ سَيِّهَزْمُ الْجَنْجَمِ وَيُوتُونَ الدُّبُرَ  
قُلْتُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيِّهَزْمُ مَهْمَرٍ -

محمد بن سعد نے کہا اور کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جب سَيِّهَزْمُ  
الْجَنْجَمِ دُیُوتُونَ الدُّبُرَ نازل ہوئی میں نے کہا کونسی جماعت شکست کھا یگی اور مغلوب  
ہو گی تو بدر کے دن میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اچھلتے نچتے خوب اچھٹا اور  
آپ پڑھتے نچتے سَيِّهَزْمُ الْجَنْجَمِ دُیُوتُونَ الدُّبُرَ جلد جماعت شکست کھا یگی  
اور پیٹھ پر لگے تو آپ کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کفار کو جلد شکست کا

غزوہ بدر کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی

۲ { عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَرَبَدٍ  
قَاتَلْتُ شَيْئًا مِنْ قِتَالٍ ثُمَّ رَجَعْتُ مُسْرِعًا

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَفَ مَا فَعَلَ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ  
يَا حَسْبِيَ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى الْقِتَالِ  
ثُمَّ رَجَعْتُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ ذَا لِكَ ثُمَّ ذَهَبَتْ إِلَى الْقِتَالِ ثُمَّ رَجَعْتُ

ابن ابی بکر صحیح عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام صفوان بن برخیا رضی اللہ  
عنہ مشرک بن عبد المذکر حارث بن سراقہ عوف معوذ ابنا عفران عمیر بن حاتم رضی اللہ  
عنہ یزید بن حارث -

مشرکین کے مقتولین اور سیروں کی تعداد

طبقات ابن سعد ۲ { وَقُتِلَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ سَبْعُونَ  
أَسِيرٌ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا وَكَانَ فِي مَنَاسِكِهِمْ

مِنْهُمْ سَبْعَةُ وَعَشْرَةُ أَبْنَاءُ بَيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الشَّمْسِ وَالْأُولِيَاءُ  
عُثْبَةُ وَالْعَاصُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْعَاصُ وَابُو جَهْلٍ وَهَشَامُ وَابُو  
وَحْظَلَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ وَالْحَارِثُ بْنُ عَامِرٍ وَنُفْلُ بْنُ عَبْدِ مَنَاوٍ  
وَطَعْبَةُ بْنُ عَدِيٍّ وَزَمْعَةُ بْنُ الْأَسَدِ وَابْنُ الْمُطَلِّبِ وَنُفْلُ بْنُ خُرَيْمٍ  
هُوَ ابْنُ عَدُوِيَّةَ وَالنَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ قَتَلَهُ صَبْرًا ابْنُ الْأَشْثِيلِ وَعَلِيٌّ  
بْنُ أَبِي مَعْيطٍ قَتَلَهُ صَبْرًا ابْنُ الصَّفْرَاءِ وَالْعَاصُ بْنُ هِشَامٍ وَابْنُ الْغَدِ  
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَعَلِيٌّ بْنُ أُمَيَّةَ بْنِ  
وَمَنْبَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَمَعْبُدُ بْنُ وَهَبٍ -

جنگ بدر میں مشرکین سے جرحہ لڑنے والوں نے قتل کئے ستر آدمی تھے اور ستر ہی کی  
لائے گئے۔ ان سے چند کے عوام نام اور پرورج ہیں۔



وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ ذَاكَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ -

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا جب کچھ جنگ میں حصہ لیا پھر میں دوڑتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ کر آپ کی گریبے میں تو اس وقت آپ سجدے میں یا سہی یا قیوہر یا سہی یا قیوہر تھے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں فرماتے تھے پھر میں جنگ کی طرف چلا آیا تو آپ سجدے میں یا سہی یا قیوہر ہی پڑھ رہے ہیں پھر میں جنگ کی طرف چلا آیا تو آپ سجدے میں ہی پڑھ رہے ہیں حتیٰ کہ اسی پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا

غزوہ بدر اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی

طبقات ابن سعد ۲ { أخبرنا سعيد بن منصور وأخبرنا عبد الوہاب بن زید بن عبد اللہ بن الزناد عن أبيه عن عبيد اللہ بن عبد اللہ بن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذوا الفقار یوہر سجدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ذوا الفقار کو بدر کے دن دندائے پڑ گئے تھے۔

تاریخ کامل ۲ { وَنَزَلَ فِي الْعُرْلَيْشِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَدْعُو أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبِدُوا فِي الْأَرْضِ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامیانے میں پڑا اس وقت آپ دعا فرما رہے تھے کہ اے اللہ اگر مسلمانوں سے اس چھوٹی سی جنگ میں ہلاک کرو یا تو تو زمین میں عبادت نہ کیا جائے گا۔

مسلمان تائیلین کا نام

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عبیدہ بن الحارث نے زخمی کیا

اد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قتل کر دیا

عبد بن جابر بن العاص

عبد بن ہشام

عبد بن جری

عبد بن ابی سفیان بن حرب

عبد بن عامر بن نوف بن عبد مناف

عبد بن عدی

عبد بن الاسود بن المطلب

عبد بن حریز

عبد بن الحارث

عبد بن ابی معیط



عاص بن هشام بن المغیرہ خال امیر المومنین عمر بن الخطاب

امیہ بن خلف

علی بن امیہ بن خلف

منبہ بن الحجاج

معبد بن وہب

عقیل بن ابی طالب

ابو العاص بن ربیع

عدی بن الحیار

ابو عزییر بن عسیر

ولید بن ولید بن مغیرہ

عبد اللہ بن ابی بن خلف

ابو عوفہ عمرو بن عبد اللہ الجمہی الشاعر

وہب بن عسیر بن وہب الجمہی

ابو داعہ بن ضبیرہ السہمی

سہیل بن عمرو العامری

## تفصیل غزوہ احد

ابو سعید بن سعدؓ نے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی پہنچ

## کو عمامتہ اور لباس پہنایا

۳۸ ۲ ۱ ﴿ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْتَةً وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُتْرُ فَعْتُمَا وَكِبَاءُ وَمَفْذُؤَةُ ابْنُ تَطْرُوقٍ خَرُّوا جَلًّا فَقَالَ لَهُمْ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ وَاسَيْدُ بْنُ سَعْدٍ اسْتَكَرْهُ ثُمَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُرُوجِ فَنَزَلَ عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ فَرْدٌ وَالْأَمْرَ إِلَيْهِ -

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ پر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے تو اپنے ان دونوں کو عمامہ پہنایا اور ان کو لباس پہنایا اور لوگ صف باندھ کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا انتظار کر رہے تھے تو سعد بن عبادہ اور السید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لوگوں کو کہا کہ کیا تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبردستی بلانا چاہتے ہو حالانکہ آپ پر آسمان سے حکم نازل ہوتا ہے کہ ان کو بھی آپ کے پیرو کر دو۔

۳۸ ۲ ۱ ﴿فَبَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْعِيَاةٍ وَمَعَهُ فَرَسُهُ وَفَرَسُ لَإِي



سُرَّةَ بَنِي نَازِرٍ وَأَقْبَلَ يُصِيفُ امْتَحَابَهُ وَيَتَوَرَّى الصُّغُرَ وَالْجَلِيدَ وَجَعَلَ مَيْمَنَةً وَمِيسِرَةً وَعَلَيْهِ كَدُّ عَانٍ وَمِغْطَرٌ كَسَا وَجَعَلَ أَحَدًا خَلْفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ الْمُدَّيْنَةَ وَجَعَلَ عَيْنَيْهِ بِقَسَاةٍ عَنْ يَسَارِهِ وَجَعَلَ عَلَيْهِ خَمْسِينَ مِنَ الرَّمَاةِ وَاسْتَعْلَى عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَوْعَزَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَوْمُوا عَلَى مَضَائِلِكُمْ هَذِهِ فَأَحْمُوا أَظْهُرَنَا فَإِنْ رَأَيْتُمْ مَوْنًا قَدْ غَنَمْتَ فَلَا تُشْرِكُوا إِن رَأَيْتُمْ مَوْنًا نَقُتْ فَلَا تَنْصَرُوا نَا وَأَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ صَفَّ صُفُوفَهُمْ وَكَانُوا اجِاسَةً رَاوِدَةً فَعَمَّ اللَّوَاءُ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُ أَبِي طَلْحَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِزِيِّ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُصَيٍّ وَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُحِبُّ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ عَبْدُ الدَّارِ قَالَ لَحْنٌ أَحَقُّ بِالنَّوَارِ مِنْهُمْ مَرَّيْنِ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيْرٍ قَالَ هَاسِدًا قَالَ خُذْ اللَّوَاءَ فَأَخَذَهَا مُصْعَبُ بْنُ عَمِيْرٍ فَتَقَدَّمَ مَرِيَيْنَ بِيَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شہداء احد سے بعض کے اسماء

تاتلین مشرکین سے

وحشی غلام جبر بن مطعم  
ابن قیسۃ اللیشی

شہداء احد

حضرہ بن عبدالمطلب  
عبد اللہ بن جحش  
عبد اللہ بن حمیر

عبد اللہ بن عثمان

عبد اللہ بن معاذ بن النعمان

عبد اللہ بن اسد بن رافع

عبد اللہ بن زید

عبد اللہ بن ثابت

عبد اللہ بن ثابت

عبد اللہ بن وقش

عبد اللہ بن جابر ابو حذیفہ

عبد اللہ بن قیس

عبد اللہ بن قیس

عبد اللہ بن سہل

عبد اللہ بن اوس بن معاذ

عبد اللہ بن اوس

عبد اللہ بن ایتھان

عبد اللہ بن یزید بن یثیم

یزید بن حاطب

ابوسفیان ابن الحرث

حنظلہ بن ابی عامر

قیس بن زید



ابن مسعود

عمر بن عوف

عبد اللہ بن جبیر  
حیثمہ

غزوہ احد کے چند مقتولین کفار و قاتلین مسلمانوں کے اسماء

مقتولین جماعت کفار و غزوہ احد میں

طلحہ بن ابی طلحہ

عثمان بن ابی طلحہ ابو شیبہ

ابو سعد بن ابی طلحہ

مسلم بن ابی طلحہ

حاتم بن طلحہ بن ابی طلحہ

کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ

جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ

اروطہ بن شرحبیل

شریح بن قارظ

صواب

جماعت مسلمین قاتلین غزوہ احد میں

علی المرتضیٰ

حمزہ بن عبد المطلب

سعد بن ابی وقاص

عاصم بن ثابت بن ابی لہب

عاصم بن ثابت

زبیر بن العوام

طلحہ بن عبید اللہ

علی بن ابی طالب

قاتل کا علم نہیں

سعد بن ابی وقاص

تفصیل غزوہ خندق میں مقابلہ

طبقات ابن سعد ۲ { فجعل عمرو بن عبد ودید عوالی ابرار

ابن مسعود سے روایت ہے کہ مہاجرین و انصار کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے وقت سر دی میں خندق کھودتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنا شروع کر دیا اے اللہ بے شک نیکی آخرت کی نیکی ہے اے اللہ تو ان انصار و مہاجرین کو ان کے گناہ معاف فرما دے تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہم نے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر جہاد کے لئے بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ ہیں۔

مہاجرین و انصار کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

طبقات ابن سعد ۲ { اخبرنا عبد الوہاب بن عطاء قال اخبرنا حمید الطویل عن انس بن مالک قال قال خراج المهاجرين والانساء يحفرون الخندق في عذارة بادية فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم ارحم الخبيثين الذين بايعوا محمداً على الجهاد ما اقبلنا أبداً۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین و انصار کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکلے اور وہ صبح کے وقت سر دی میں خندق کھودتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنا شروع کر دیا اے اللہ بے شک نیکی آخرت کی نیکی ہے اے اللہ تو ان انصار و مہاجرین کو ان کے گناہ معاف فرما دے تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہم نے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر جہاد کے لئے بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ ہیں۔



سورة الخوف۔

غزوہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوفیوں کو دعا دی تھی۔

طبقات ابن سعد ۲ { ۹۶ } فَأَرْسَلَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ إِذْ هَبَّ الْحَبْلُ  
فَرَّ يَشِي فَاخْبِرْهُمْ إِنَّا لَمُرَاتٍ لِقِتَالِ  
أَحَدٍ وَإِنَّا جُنَّاسٌ وَإِسْرَءَالِيَهُمْ لَبَيَّتْ۔

طبقات ابن سعد ۲ { ۹۷ } وَبَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ قُتِلَ فَذَلِكَ حَيْثُ دَعَا الْمُسْلِمِينَ  
إِلَى بَيْعَةِ الرِّمَّةِ فَبَايَعَهُمْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَبَايَعَ لِعُمَانِ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ فَخُذُوا بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ لِعُمَانِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِنَّهُ ذَهَبَ  
فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ۔

غزوہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طرف سے دعا دی تھی کہ ان کو بتائیں کہ ہم کسی کے ساتھ جنگ کے لئے نہیں آئے ہم صرف بیٹا اللہ کی زیارت کو آئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے اطلاع دی کہ حضرت عثمان شہید کر دیے گئے ہیں تو اس طلوع صبح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بیعت الرضوان کی دعوت دی تو آپ نے ان سے ایک دست کے نیچے بیعت لی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں دست پاک پر دایاں دست پاک رکھ کر فرمایا کہ میں نے عثمان سے بیعت لے لی ہے۔

طبقات ابن سعد ۲ { ۹۸ } أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِطَاءٍ أَخْبَرَنَا

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يُقَالُ  
مَعَنَا الشُّرَابُ وَقَدْ وَارَدَ الشُّرَابُ بَيَاضُ بَطْنِهِ وَيَقُولُ لَا هَذَا  
أَنْتُمْ مَا أَهْتَدِ بِنَاءً وَلَا تَهْتَدُ قَنَا وَلَا صَلِينًا۔ فَأَسْرُولُ سَكِينَةً عَلَيْهِ  
وَبُيَّتَ الْأَمْرُ أَنْ لَا قَيْدًا۔

إِنَّ الْأَوَّلَى لَقَدْ بَغَوُا عَلَيْنَا۔ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبْنَاءُ أَبْنَاءِ  
بِهَاصُوتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## غزوہ خندق میں محاصرہ کے دن

طبقات ابن سعد ۲ { ۹۹ } أَخْبَرَنَا عَادِمُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ  
الْمُسَيْبِ حَاصِرًا لِقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْرُكُونَ فِي الْخَنْدَقِ  
أَرْبَاعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً۔

سعيد بن مسيب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
غزوہ خندق میں مشرکوں نے چوبیس راتیں محاصرہ کیا۔

## غزوہ مدینہ کے واقعات

طبقات ابن سعد ۲ { ۱۰۰ } وَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ



ان عمرو کو مع چند آدمیوں کے صلح کے لئے بھیجا تو اس نے اس تحریر پر صلح کی اور  
اساتق رائے یہ تحریر لکھی۔

## تحریر صلح حدیبیہ

طبقات ابن سعد ۲/۹۰ { فَأَجْعَلُوا عَلَى الصَّلَاحِ وَالْمَوَادِعَةِ فَبَعَثُوا  
بْنِ عُمَرَ وَفِي عِدَّةٍ مِّنْ رِّجَالِهِمْ فَمَاحَ  
عَلَى ذَٰلِكَ وَكَتَبُوا بَيْنَهُمْ هَٰذَا مَا صَاحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ وَاصْطَلَحَ عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سَنِينَ يَأْمَنُ فِيهَا النَّاسُ  
يَكْفُتُ بَعْضُهُمْ عَنْ تَعْصِيٍّ عَلَىٰ أَنَّهُ لَا اسْتِلَالٌ وَلَا اِغْلَالٌ وَإِنْ بَيْنَهُمَا  
مُلْكٌ فَهُوَ ذَائِبٌ فَإِنْ أَحْبَبَ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَهْدٍ مُّحَمَّدٍ وَعَقْدَةٍ فَعَلَّ وَإِنْ  
مَنْ أَحْبَبَ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَهْدٍ قُرَيْشٍ وَعَقْدَةٍ فَعَلَّ وَآتَهُ مِنْ أَقْ  
مُحَمَّدٍ مِنْهُمْ لِحَاظٍ إِذْ كَانَ لَيْسَ بِهِ رَدُّهُ إِلَيْهِ وَآتَهُ مِنْ أَقْ قُرَيْشٍ  
مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَرُدُّهُ وَإِنْ مُحَمَّدٌ أَيْرَجَعَ عَنْهَا مَهْلًا  
بِأَصْحَابِهِ عَلَيْهِمْ قَابِلًا فِي أَصْحَابِهِ فَيَقْبِضُ بِهَا ثَلَاثًا لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ  
بِسِلَاحٍ إِلَّا سِلَاحُ الْمُسَافِرِ الْيَوْمَ فِي الْقَرَبِ شَهِدَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي  
قُحَافَةَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي  
وَقَّاصٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ  
وَحُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزَّزِ وَمِكْرُزُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ لَاحِيفٍ وَكَتَبَ  
عَلَى هَذِهِ الْكِتَابِ فَكَانَ هَٰذَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَتْ سُخَّةٌ عِنْدَ سَهْلِ بْنِ عَسَاوٍ

مسلمان اور کفار نے صلح اور ایک دوسرے کی امانت پر اجماع کیا کفار نے یہیں

## مضمون تحریر

اس تحریر پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو کے  
باہن مصالحت ہوئی۔

۱۔ دس برس تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے مصالحت سے رہیں گے  
اور فریقین کے لوگ امن سے زندگی بسر کریں گے۔

۲۔ ایک دوسرے پر فریقین سے کوئی چڑھائی نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی قسم کی اندوہی  
کچ رو دی کرے گا۔

۳۔ جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے میں داخل ہونا چاہے اور معاہدہ  
کرے تو بے شک کہے فریق ثانی کسی قسم کی مداخلت نہ کرے گا اور اگر کوئی شخص  
کفار قریش کے معاہدے میں داخل ہونا چاہے اور معاہدہ کرے تو بے شک کہے  
مسلمان اس میں مداخلت نہ کریں گے۔

۴۔ اور جو شخص کفار قریش سے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس آجائے تو وہ اس کو لٹا دیں گے اور جو شخص کفار قریش کے پاس  
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگ کر آجائے تو وہ اس کو نہیں لٹا دیں گے۔

۵۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال اپنے اصحاب کو ساتھ لے کر واپس تشریف لے  
جائیں گے۔ بیت اللہ کی طرف نہیں جائیں گے۔



۶۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ سال میں اپنے اصحاب کے بیت اللہ میں داخل ہو سکتے ہیں اور تین دن قیام کر سکتے ہیں۔  
 ۷۔ آئندہ سال کتبے میں تشریف لاتے وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اودان کے اصحاب جنگ کا اہل نہیں لائے سکتے سوائے سامان سفر کے اور تلواریں ہم میں ہوں تو انہیں کتبے کی حدود میں نہیں نکال سکتے۔

### گواہان تحریر

شہادۃ ابوبکر بن ابی قحافہ شہادۃ عمر بن خطاب شہادۃ عبدالرحمن بن عوف  
 شہادۃ سعید بن ابی وقاص شہادۃ عثمان بن عفان شہادۃ البر عبیدہ بن جراح  
 شہادۃ محمد بن مسلمہ شہادۃ عریب بن عبد العزی شہادۃ یکر بن حفص اور شریع  
 تحریر میں سرخی بھی تھی کہ یہ تحریر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیگی۔ اور اس کی نقل سہیل بن عمرو کے پاس ہوگی۔

### (۱) سریہ حضرت بن عبد المطلب

رقم	سرایا	رقم	سرایا
۱۔	سریہ جبریل	۱۔	سریہ جبریل
۲۔	سریہ جبریل	۲۔	سریہ جبریل
۳۔	سریہ جبریل	۳۔	سریہ جبریل
۴۔	سریہ جبریل	۴۔	سریہ جبریل
۵۔	سریہ جبریل	۵۔	سریہ جبریل
۶۔	سریہ جبریل	۶۔	سریہ جبریل
۷۔	سریہ جبریل	۷۔	سریہ جبریل
۸۔	سریہ جبریل	۸۔	سریہ جبریل
۹۔	سریہ جبریل	۹۔	سریہ جبریل
۱۰۔	سریہ جبریل	۱۰۔	سریہ جبریل
۱۱۔	سریہ جبریل	۱۱۔	سریہ جبریل
۱۲۔	سریہ جبریل	۱۲۔	سریہ جبریل
۱۳۔	سریہ جبریل	۱۳۔	سریہ جبریل
۱۴۔	سریہ جبریل	۱۴۔	سریہ جبریل
۱۵۔	سریہ جبریل	۱۵۔	سریہ جبریل
۱۶۔	سریہ جبریل	۱۶۔	سریہ جبریل
۱۷۔	سریہ جبریل	۱۷۔	سریہ جبریل
۱۸۔	سریہ جبریل	۱۸۔	سریہ جبریل
۱۹۔	سریہ جبریل	۱۹۔	سریہ جبریل
۲۰۔	سریہ جبریل	۲۰۔	سریہ جبریل
۲۱۔	سریہ جبریل	۲۱۔	سریہ جبریل
۲۲۔	سریہ جبریل	۲۲۔	سریہ جبریل
۲۳۔	سریہ جبریل	۲۳۔	سریہ جبریل
۲۴۔	سریہ جبریل	۲۴۔	سریہ جبریل
۲۵۔	سریہ جبریل	۲۵۔	سریہ جبریل
۲۶۔	سریہ جبریل	۲۶۔	سریہ جبریل
۲۷۔	سریہ جبریل	۲۷۔	سریہ جبریل
۲۸۔	سریہ جبریل	۲۸۔	سریہ جبریل
۲۹۔	سریہ جبریل	۲۹۔	سریہ جبریل
۳۰۔	سریہ جبریل	۳۰۔	سریہ جبریل
۳۱۔	سریہ جبریل	۳۱۔	سریہ جبریل
۳۲۔	سریہ جبریل	۳۲۔	سریہ جبریل
۳۳۔	سریہ جبریل	۳۳۔	سریہ جبریل
۳۴۔	سریہ جبریل	۳۴۔	سریہ جبریل
۳۵۔	سریہ جبریل	۳۵۔	سریہ جبریل
۳۶۔	سریہ جبریل	۳۶۔	سریہ جبریل
۳۷۔	سریہ جبریل	۳۷۔	سریہ جبریل
۳۸۔	سریہ جبریل	۳۸۔	سریہ جبریل
۳۹۔	سریہ جبریل	۳۹۔	سریہ جبریل
۴۰۔	سریہ جبریل	۴۰۔	سریہ جبریل
۴۱۔	سریہ جبریل	۴۱۔	سریہ جبریل
۴۲۔	سریہ جبریل	۴۲۔	سریہ جبریل
۴۳۔	سریہ جبریل	۴۳۔	سریہ جبریل
۴۴۔	سریہ جبریل	۴۴۔	سریہ جبریل
۴۵۔	سریہ جبریل	۴۵۔	سریہ جبریل
۴۶۔	سریہ جبریل	۴۶۔	سریہ جبریل
۴۷۔	سریہ جبریل	۴۷۔	سریہ جبریل
۴۸۔	سریہ جبریل	۴۸۔	سریہ جبریل
۴۹۔	سریہ جبریل	۴۹۔	سریہ جبریل
۵۰۔	سریہ جبریل	۵۰۔	سریہ جبریل
۵۱۔	سریہ جبریل	۵۱۔	سریہ جبریل
۵۲۔	سریہ جبریل	۵۲۔	سریہ جبریل
۵۳۔	سریہ جبریل	۵۳۔	سریہ جبریل
۵۴۔	سریہ جبریل	۵۴۔	سریہ جبریل
۵۵۔	سریہ جبریل	۵۵۔	سریہ جبریل
۵۶۔	سریہ جبریل	۵۶۔	سریہ جبریل
۵۷۔	سریہ جبریل	۵۷۔	سریہ جبریل
۵۸۔	سریہ جبریل	۵۸۔	سریہ جبریل
۵۹۔	سریہ جبریل	۵۹۔	سریہ جبریل
۶۰۔	سریہ جبریل	۶۰۔	سریہ جبریل
۶۱۔	سریہ جبریل	۶۱۔	سریہ جبریل
۶۲۔	سریہ جبریل	۶۲۔	سریہ جبریل
۶۳۔	سریہ جبریل	۶۳۔	سریہ جبریل
۶۴۔	سریہ جبریل	۶۴۔	سریہ جبریل
۶۵۔	سریہ جبریل	۶۵۔	سریہ جبریل
۶۶۔	سریہ جبریل	۶۶۔	سریہ جبریل
۶۷۔	سریہ جبریل	۶۷۔	سریہ جبریل
۶۸۔	سریہ جبریل	۶۸۔	سریہ جبریل
۶۹۔	سریہ جبریل	۶۹۔	سریہ جبریل
۷۰۔	سریہ جبریل	۷۰۔	سریہ جبریل
۷۱۔	سریہ جبریل	۷۱۔	سریہ جبریل
۷۲۔	سریہ جبریل	۷۲۔	سریہ جبریل
۷۳۔	سریہ جبریل	۷۳۔	سریہ جبریل
۷۴۔	سریہ جبریل	۷۴۔	سریہ جبریل
۷۵۔	سریہ جبریل	۷۵۔	سریہ جبریل
۷۶۔	سریہ جبریل	۷۶۔	سریہ جبریل
۷۷۔	سریہ جبریل	۷۷۔	سریہ جبریل
۷۸۔	سریہ جبریل	۷۸۔	سریہ جبریل
۷۹۔	سریہ جبریل	۷۹۔	سریہ جبریل
۸۰۔	سریہ جبریل	۸۰۔	سریہ جبریل
۸۱۔	سریہ جبریل	۸۱۔	سریہ جبریل
۸۲۔	سریہ جبریل	۸۲۔	سریہ جبریل
۸۳۔	سریہ جبریل	۸۳۔	سریہ جبریل
۸۴۔	سریہ جبریل	۸۴۔	سریہ جبریل
۸۵۔	سریہ جبریل	۸۵۔	سریہ جبریل
۸۶۔	سریہ جبریل	۸۶۔	سریہ جبریل
۸۷۔	سریہ جبریل	۸۷۔	سریہ جبریل
۸۸۔	سریہ جبریل	۸۸۔	سریہ جبریل
۸۹۔	سریہ جبریل	۸۹۔	سریہ جبریل
۹۰۔	سریہ جبریل	۹۰۔	سریہ جبریل
۹۱۔	سریہ جبریل	۹۱۔	سریہ جبریل
۹۲۔	سریہ جبریل	۹۲۔	سریہ جبریل
۹۳۔	سریہ جبریل	۹۳۔	سریہ جبریل
۹۴۔	سریہ جبریل	۹۴۔	سریہ جبریل
۹۵۔	سریہ جبریل	۹۵۔	سریہ جبریل
۹۶۔	سریہ جبریل	۹۶۔	سریہ جبریل
۹۷۔	سریہ جبریل	۹۷۔	سریہ جبریل
۹۸۔	سریہ جبریل	۹۸۔	سریہ جبریل
۹۹۔	سریہ جبریل	۹۹۔	سریہ جبریل
۱۰۰۔	سریہ جبریل	۱۰۰۔	سریہ جبریل



اول سیرت در دنیا ز سید  
استیلا  
بجمله رسول الله صلی الله علیه و سلم

ما شفا  
راکب سوار

زید بن  
حارثه

۱۰- در بیع الاول حصه و عشرين  
سفره من مهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

۸- سیرت زید بن

سبعین و عیون  
انفا بر ستر افتاد

۱۱- در بیع حارثه و ثلثه شرف  
من مهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم  
صدقه حارثه و ثلثه شرف  
من مهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

۹- سیرت عبد الله  
بن مسعود

بجمله فای ثلثه شرف را کتب  
الحق العترة

تعلقه و تحسین شما  
من مهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

۱۲- در بیع حارثه و ثلثه شرف

۱۱- سیرت زید بن  
ابن مسعود

ابو جری راجل  
جاریس آدمی

در بیع الاول سترت من  
للمهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

۱۳- در بیع حارثه و ثلثه شرف

بن مسعود الاسدی

در بیع حارثه و ثلثه شرف

من المهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

۱۴- در بیع حارثه و ثلثه شرف

۱۵- سیرت ابی جری بن الحارث

سبعین و ثلثه را کتب

راکب سوار

ثلثه عشر و ثلثه شرف

بجمله فای ثلثه شرف را کتب  
الحق العترة

سترت در بیع الاول سترت من  
للمهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

۱۶- در بیع حارثه و ثلثه شرف

۱۷- سیرت زید بن حارثه

الحق العترة

ابو جری سوار

تعلقه و تحسین شما  
من المهاجر رسول الله صلی الله علیه و سلم

۱۸- در بیع حارثه و ثلثه شرف

۱۹- سیرت زید بن حارثه

الحق العترة



ابو اسید بن خدری

ابو العاص بن سنان

ابو ابی سفيان بن حرب

ابو بکر بن عبد اللہ

سلاخ بن رطل

وہی وہی تھا تھا تھا تھا

یہی یہی یہی

ابو بنی سلیم

ابو اسید بن خدری

ماہی بن رطل و دروہی

شہداء حضرت عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

۱۰۹ - سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

۱۱۰ - سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

۱۱۱ - سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

۱۱۲ - سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

۱۱۳ - سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

۱۱۴ - سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

۱۱۵ - سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

۱۱۶ - سید عثمان غنی و سید

۱۱۷ - سید عثمان غنی و سید

۱۱۸ - سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

سید عثمان غنی و سید

موت کے ضروری نوٹ

ناخذ اللواۓ زید بن حارثہ قَاتَلَ وَقَاتَلَ الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ  
عَلَى صُفْرٍ فِيهِمْ حَتَّى قَتَلَ طَعْنًا بِالسَّيْفِ رَحِمَهُ اللَّهُ  
عَنْهُ اللَّهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَزَلَّ عَنْ قُرْبٍ لَهُ شَقْرَاءُ فَمِنْهَا  
الْوَلَدُ ذُو سَعْدٍ قُتِبَ فِي الْأَسْلَافِ وَقَاتَلَ حَتَّى قَتَلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
الْعَبْدُ مِنَ التَّوَمِ نَقَطَةً بِصُفْرٍ فَوُجِدَ فِي أَخْدٍ لَصْفِيَّةٍ بَصْعَةً  
لَدُنْ جُرْعَةٍ وَوُجِدَ فِيهَا قَبْلُ مِنْ بَدَنِ جَعْفَرِ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ  
سَنَةً لَيْفٌ وَطَعْنَهُ بِسَيْفٍ ثُمَّ أَخَذَ اللّٰهُ عَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ  
حَتَّى قَتَلَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَاصْطَلَمَ إِيَّاهُ عَلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَاخَذَ  
الرُّقْعَةَ الْأَرْضَ لِيَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرَ إِلَى  
مَسْرُوكِ الْفَرَسِ فَلَمَّا أَخَذَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ حَيُّ الْوَكِيلُ

موت کے ضروری نوٹ

سید عثمان غنی و سید



ابن ابی نعیم نے ایک روایت میں کہا کہ آپ کے دو بھائی تھے ایک سے بڑھ کر دوسرے کو نہیں جانتے تھے اور حضرت جعفر کے ہاں پر تواریک بہتر فریق تھے اور یہ تھے یحییٰ بن عیسیٰ بن ابی نعیم نے روایت کیا کہ جب آپ نے جندناپا تو جنگ کیا حتیٰ کہ عبد اللہ شہید کئے گئے تو ان کی

خالد بن ولید کی طرف ہوئی تو خالد نے جندناپا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نام پیش کیا کہ میں جنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نکلا ہوں اب جب خالد بن ولید نے

جندناپا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میدان گرم ہے اب اب دشمنوں کے

سعد اور بخاری ۱۱۰ میں ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت کے جنگ میں ہوئی

۳۹۔ سیرۃ ابن عباس ذات اللیل جباری الثقیف کان ثلاثاً تین سوادی نو آہیں سیاحت

۴۰۔ سیرۃ الخط رجب ثمان سن ثلاثاً تین سوادی

۴۱۔ سیرۃ ابن قتادہ الخضر سن ثمان خستہ عشر رجلا

بن ربیع شعبان پندرہ آدمی

۴۲۔ سیرۃ ابن قتادہ الی بطن رمضان ثمانیۃ لخم

بن ربیع اصم سن ثمان آٹھ آدمی

۴۳۔ سیرۃ خالد بن ابی العزیز سن ثمان خمس ثلاثین فارسا

الولید لیال بقین من تین اسوار

شہر رمضان

کیفیت: بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین فتح مکہ خالد بن الولید ان لیہد لیہد مها فہد مها۔

۴۴۔ سیرۃ عمر بن العاص الی سواع شہر رمضان ثمان

بن سفیان الکلابی کلاب فی ربیع الاول

۴۵۔ سیرۃ علقم بن ابی الحنفہ سن ثمان ربیع الاول تین سوادی

المجنذ لللدجی

۴۶۔ سیرۃ علی بن ابی القیس سن ثمان ربیع الاول تین سوادی

بنم بنی طی



طالب

ربیع الآخر رجل علی مائة لجر

وخمین خرسا

۵۳۔ سریرہ عکاشہ الی الجذاب فی شهر ربیع الآخر

بن محسن الاسدی ارض عنده سنہ تم

وبلی

۵۴۔ حجتہ ابی بکر ذی الحج سنہ ثلث مائة رجل

سفری نوٹ حج ابو بکر

اِسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرَ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَلَى الْحَجِّ فَخَرَجَ فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنَ الْمَدِينَةِ دَلَّعَتْ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ بَدَنَةً فَلَدَهَا دَأَشَعْرَهَا سَيْدُهُ عَلَيْهِمَا نَجِيَّةُ بْنُ حَنْدَلٍ  
الْأَسْلَمِيُّ وَنَافِقُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ بَدَنَاتٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْعَرَجِ عَقَبَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي  
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى نَافِقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْقُصُورَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ اِسْتَعْمَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجِّ  
قَالَ لَا لَكِنْ لِنَشْئِي أَقْرَبَ سَرَاةً عَلَى النَّاسِ وَانْتَبَسَّ إِلَى كُلِّ ذِي عَهْدٍ  
عَهْدَهُ فَخَضِيَ أَبُو بَكْرٍ لِحُجِّهِ يَا نَافِقُ قَرَّ عَيْنِي بِكَ يَا طَالِبُ سَرَاةً عَلَى النَّاسِ  
يَوْمَ الْخُرُوجِ عِنْدَ الْحَبِيَّةِ وَبَدَأَ إِلَى كُلِّ ذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ وَذَكَرَ لِأَبِي  
بَكْرٍ الْعَمْرُوسِيَّ وَلَا يَلُكُوفَ بِالْبَيْتِ عُمَرِيَّانِ ثُمَّ رَجَعَا قَاتِلَتَيْنِ  
إِلَى الْمَدِينَةِ طَبَقَاتِ ابْنِ سَعْدٍ ۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام امیر حج مقرر فرما کر فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حج کے لئے مدینہ طیبہ کے تین سو  
لوگوں کا امیر حج بنا کر بھیجا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اپنی طرک میں اونٹ تلامہ ہاتھ  
سال فرمائے اور ناجیہ بن حذافہ ان کو شاریک اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ اونٹ  
ہوئے جب مقام عرج پہنچے تو ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بھیج دیئے اور امیر صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ساتھ سواری پر اسرار ہو کر آئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے علی کیا تمہیں  
سال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر حج بنا کر بھیجا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
ہاں میں مجھے بھیجا ہے کہ میں مسلمانوں کے دربر و سوار ہر امت پر رسولوں اور ہر انفس کے عہدے کا  
سالوں کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہنچ کر مسلمانوں کو حج پڑھایا اور قربانی  
ان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منی میں حمرے کے قریب مسلمانوں کے سامنے  
برائے پڑھی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر انفس کا عہدہ بیان فرمایا اور فرمایا اس سال  
اللہ کو کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اور کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا پھر دو  
طبقات بن کر مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ طبقات ابن سعد ۲

۵۵۔ سریرہ خالد بن ابی بنی عبد شہور ربیع الاول

الولید المدان بجحان سنہ عشر

۵۶۔ سریرہ علی بن ابی الی الجین ثلث مائة

طالب رحمۃ اللہ فارس تین سو اسوار

لغت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی الی الجین وعقده لواء



وَعَمَّتْهُ يَسِيدٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ -

۵۴- سریتہ اسامہ بن ابی اہل النبی اربعہ یال یغین

زید بن حارثہ من سفرستہ

احدی عشر

### کیفیت سریتہ اسامہ

مَنْ كَلَّمَ قَوْمًا وَكَانُوا يُسْعَلُونَ هَذَا لَعَلَّ مَرْءًا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ إِذْ لَمْ  
يَصْعَدِ الْمُنْبَرُ مُحَمَّدٌ اللَّهُ وَاشْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ أَيُّهَا  
فَمَا مَقَالَةٌ بَلَّغْتَنِي عَنْ بَعْضِكُمْ فِي تَأْمِينِي أَسَامَةَ ذَلِيلًا  
فِي إِمَادَتِي أَسَامَةَ لَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَادَتِي أَبَا ذَرٍّ مِنْ قَبْلِهِ  
أَيُّمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لِلْإِمَادَةِ لَخَلْقٌ وَإِنْ أَبَدْتُ مِنْ بَعْدِهِ لَخَلْقٌ  
وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَانْهَمَا لَخَلْقٌ لِكُلِّ خَيْرٍ وَاسْتَبْرَأَ  
خَيْرًا فَأَيُّهُ مِنْ خِيَاكُمْ ثُمَّ سَرَّلَ فَدَخَلَ بَيْتَهُ - ابن سعد

### اسامہ کی شکر کشی کی کیفیت

بعض لوگوں نے یہ میگوریاں کہیں کہ اولیں ہاجرین پر اس بچے کو میرے منہ سے  
ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ مشیر پر تشریف فرما ہوئے  
پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا پڑھی پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے اے لوگو! کیا بات  
ہے۔ اسامہ کو میرے مقرر کرنے کے متعلق جو تمہارے بعض کی طرف سے مجھے  
ہے اگر اسامہ کو میرے مقرر کرنے پر تم نے اعتراض کیا ہے تو پہلے تم نے اسامہ

آپ زید کے امیر مقرر کرنے پر بھی اعتراض کیا خدا کی قسم اسامہ کا باپ زید بھی  
نے لائی تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی امارۃ کے لائق ہے اور اسامہ میرے  
تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے اور دونوں کا ہر ارادہ آپ کا ہوتا ہے اور وہ  
میرے ہی تبلیغ کرتے ہیں ضرور اسامہ تمہارے اچھے آدمیوں سے ہے  
ابن سعد صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اپنے دو لکڑے میں تشریف  
لے گئے ابن سعد ۲۹

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریبات تائیس غزوات کے بعض میں خود بھی  
لیٹے گئے اور بعض میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہی اختیار کیا اور  
اسان شکر کشی فرمائی بعض میں غزوہ نہ نہیں ہوا بغیر جنگ ہی کامیابیاں حاصل ہوئی  
میں سے ثابت ہوتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر و نفاق کے مٹانے کے  
لئے ہر طرح کوشش فرمائی اور رب کریم نے بھی فرمایا وَمَا رَهَيْتُ إِذْ رَهَيْتُ وَلَكِنَّ  
اللَّهِ دَعَىٰ حَضْرَتِ اسامہ کے کفار کی طرف کنگریاں پھینک کر جو ان کو جماعت مؤمنین سے  
ایک بنا دیا یہ آپ کے دست پاک سے کنگریاں نہ تھیں بلکہ خدائی ہاتھ تھا اور حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر دست صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان  
الَّذِينَ يَبِيعُونَكَ فَأَتَيْنَا بِنَا يُعَوِّنُونَ اللہ تو صحابہ کا ہاتھ خداوند کریم کے ہاتھ  
میں ثابت ہوا اگر خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی قسم کی تشبیہ کی ضرورت  
ہوتی تو دست مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خداوندی ہاتھ دونوں ہی معاذ اللہ  
مرد و ثابت ہوں گے۔ رب کریم وحلہ لا شریک معاذ اللہ لا شریک ثابت  
ہو سکے گا اور معاذ اللہ حامی کفر و نفاق ثابت ہو گا جس سے ذوالفقہ الملتین کا



انکار لازم ہے تو ذوات خداوندی کے متعلق ایسا کہنے والا خود ایمان سے خارج ہے اور یہ عقیدہ ذات خداوندی کے متعلق کسی بھی گمراہی اور غبی کی طرح ہے اللہ کے کئی غزوات اور لاتعداد لشکریاں معاذ اللہ محض حصول سلطنت کے لئے کفر و نفاق کے مٹانے کے لئے نہ تھیں حالانکہ اپنے ابو جہل کی اولاد و مال کی خاطر کے باوجود جہالت کو مٹا دیا ابو لہب کے کفار کی رعب کو ملیا میٹ کر دیا غنیمت وغیرہ کے وفار کا نام نہ رہنے دیا زندہ در گور کرنے والی اجد قوم کا مقابلہ کرنا و خیر پرور اور ذوالمتصد قسین و المتصد قسین کا حال بنا دیا کفر سے کو پاکستان بنا دیا ایسا پاکستان کہ تاقیامت کفر مستط ہو سکتا ہی نہیں بیت اللہ تین سو ساٹھ نبیوں سے ایسا پاک فرمایا کہ قیامت تک ہاں بت بھٹک نہیں سکتا اللہ رسول و نبی عالمین کی فرج کے مالک دست خداوندی کے حامل نے کافر ملک کو وسطا بنا دیا بنت خانے کو بیت اللہ بنا دیا لیکن دشمن ایسا خندی و حاسد ہے کہ میں اعلان کرنا پھر تا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر و نفاق کی بنیاد اسلام میں ڈال دی اب جس کا ایمان گوارہ کرے وہ ایسے خدو میری فائستوی و قوسین کے مرتبہ پر نالغ کے متعلق ایسی بدظنی رکھے اور جس کا دل چاہے غزوات اور سرایا سے آپ کو قاطع کفر و نفاق قاطع بدعت حامی اسلام و ایمان یقین کرے اور آپ کے امتی کا تو اس بات پر ایمان ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بغیر غزوے اور لشکر کشی کے مسلمان و مومن بنا کر ظاہر و باطن بنا کر تمام مومنین کے لئے آپ نے ایسے جانشین مقرر فرمادیے کہ خلفاء اربعہ کے یہودیت و نصاریت بت پرستوں اور آئین پرستوں کے بغیر مومن بن کر لڑا لڑا

اللہ جل جلالہ کا ایمان کی بنیادیں قائم فرمادیں جو ان سے ایمان رکھنے والے کی انہی کی قوت سے سرشار ہیں اور معاندین چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی مرنے نہیں تو اے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اور مایہ ناز خلفاء اربعہ کے شان خلافت محمدیہ اور اسلام میں رخنہ اندازی اور دھڑے بندی نہ ڈالو آج چودھویں صدی میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت کہہ کر لکھ کر تم ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ان کے لئے لڑوہ دور خلافت کو تم دوبارہ لوٹا نہیں سکتے نہ وہ دور آئے اور نہ تم عقل و دماغ اس کے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سعی بلیغ غزوات و سرایا و خلق خداوند کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا انکار کرنے پر اور طاقت خداوندی و رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمینی حدیں ایک رخنہ اندازی کرے یہ قرآن مجید کی آیات صریحہ دوبارہ خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے قرآن بن کر خداوند کریم سے مفاد کرنا ہے اور کچھ نہیں پھر وہ دنیا و عقبیٰ میں خوار و عاجز نہ ہو دنیا والے بھی مشاہدہ کرتے ہیں اور عقبیٰ میں بھی اور برزخ میں بھی صحابہ کرام ان اللہ علیہم اجمعین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دولت کو ملا حظ فرمادیجئے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ قُلُوبِكُمْ قَدْ غَابَ عَنْكُمْ

وَعَلَيْتُنَا إِلَّا إِلَٰهَ الْمُبِينِ -



اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ذرا دیر کے لیے

## الف

سے سوچ کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصدقائے صدیقین خلفاء اربعہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو تمام عمر یا بعد ازاں جو جو خدمات دین اسلام کیں یا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیں یا تمام عمر جو جو نمازیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں ادا کیں اور جو جو غزوات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار و منافقین سے لڑے اور اپنے مال و اولاد کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو قربان کرنا کرین وطن ہجرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں اپنی خاص برادری لڑ کر فرمائی اور باقی جو جو اعمال صالحہ خداوند کریم کی رضا کے لئے کرنے سے ہے اور ان کو رب کریم نے اپنے پیارے محبوب رحمة اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرمائی اور رب کریم نے خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمالی صالحہ کو قرآن مجید میں درج فرما کر ان کے شان کو خلق کے روبرو بشرف فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زہم اعمال صالحہ کو جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں انہوں نے زہم عمر کئے ان کے کرامات و ان کے اعمال نامے میں اس وقت درج کر چکے کیا آج ان کے خلافت آوازیں گنا یا گنا ہیں گھنٹا ان کے اعمال نامے میں رد و بدل کر سکتا ہے؟ یا اس وقت کی ان کی معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی جہان کھرا سکتا ہے؟ یا ان کا شان قرآن

ان کے محفوظ میں درج شدہ نکال سکتا ہے؟ نہیں! آج تک نہ کوئی نکال سکتا ہے نہ ہی انتشار اللہ نکال سکتا ہے تو خدائی و رسولی جماعت سے ٹکریا سوائے اللہ تعالیٰ الا الفستھم کے اور کچھ ہاتھ نہیں آسکتا۔ فانہم ولا سواہم اور اسے سمانہ سابقین اولین مومنین کے خلافت کہہ کر لکھ کر اپنے حوالے کیوں کیا کرتے ہو۔ یہی وقت ہے اپنی قیمتی عمر عبادت خداوندی کے لئے ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف کرنا کہ تمہارے اعمال صالحہ کا حوالہ صحیح ہو۔



## وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَا كَانَ مَوْتُهُ يَوْمَكَ الْأَتْبَيْنِ لَشَيْئِي عَشْرَةَ لَيْلَةٍ  
 ۱۲۳۳ اَخْتَتِ مِنْ رَبِّهِمُ الْأَوَّلِ وَدُفِنَ مِنَ الْغَدِ نِصْفَ النَّهَارِ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پیر کے دن بارہویں ربیع الاول کی ہوا  
 سے دن نصف نہا کے دن آپ کو دفن کیا گیا۔

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تم کی ممانعت

حضرت مولانا ابی توبہ بلالؓ کے سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ کا وصال ہوا تو غلام علیہ السلام

لوگوں نے نوحہ یا تم بہت کیا ہو گا کیونکہ آپ کا تشریف جانا کوئی معمولی بات نہیں۔

مگر نبیؐ سے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرتوں سے بیعت لی اور قرآن

کریم کی آیت پڑھ کر منع فرمایا کہ مجھ پر تم سے کوئی نوحہ نہ کرے اور بال نوچے اور پنا منہ نہ بیٹھے

اور تم اپنی کتابِ احادیث سے بھی دکھا دو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے نوحہ یا

عین کوئی یا اپنے منہ کو پیشا یا بال نوچے ہوں تو تمہیں فقیر انا اللہ العزیز

پانچ روپے

نقد انعام

کا اور تم سے پہلے فقیر آیا تم کہنے کو تیار ہے۔

اب فقیر تمہاری تسلی کے لئے تمہارے مذہب کی کتبِ تفاسیر و احادیث سے تم

کوئی اور اپنے منہ کو پیٹنے کی ممانعت دکھاتا ہے۔

## وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت نوحہ متعلق

قرآن کریم شریعت کی ممانعت اور قرآن کریم کی تفسیر شیعہ حادیت

۱- فروع کافی ۲/۲۸۸ { حدیثنا محمد بن یحییٰ عن سلمۃ بن الخطاب عن

ابن ساعدۃ الخزاز عن علی بن اسماعیل عن ابن ابی المقدام قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول یتذکرہ فی قولہ تعالیٰ وَلَا یُعْصِیْکَ فِی مَعْرُوفٍ قُلْتُ لَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ قال لِفَا طِمَۃ عَلَیْہَا السَّلَامُ اِذَا اَنَا مِتُّ وَلَا عَلَیَّ وَجْہَا وَلَا شَرْحَیَّ عَلَیَّ شَعْرًا وَلَا تَنَاصِیْ بِالْاَوَّلِ وَلَا لِیَقْبِیْ مَا تَابِعْتَنَہُ قَالَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

عمر بن ابی المقدام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت باقر علیہ السلام سے سنا فرماتے ہیں کہ جلتے ہو اللہ تعالیٰ کے فرمان کو کہ لَا یُعْصِیْکَ فِی مَعْرُوفٍ کہ عورتیں ایک میں کی نافرمانی نہ کریں میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے نہیں سنا حضرت باقر علیہ السلام کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو وصیت فرمائی کہ جب میں ہو جائے تو تم مجھ پر اپنے منہ کو نہ چڑھاؤ اور مجھ پر اپنے بالوں کو نہ کھولنا اور مجھ پر ہاتھ نہ رکھ کر نہ پکارنا اور مجھ پر نوحہ کرنے والی نہ کھڑے ہونا حضرت اہم ہاؤم السلام نے فرمایا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو فرمایا کہ مطلب ہے معروف کا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا یُعْصِیْکَ فِی مَعْرُوفٍ

۲- تفسیر قمی ۲/۳۳۵ { قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُحْسِنِ اِنَّهُ الْخَارِجُ مِنْ عَبْدِ الْمُطْلِبِ فَقَالَ

اِنَّ لَا تُعْصِیْکَ فِیْہِ فَقَالَ اَنْ لَا تُحِیْثَ وَجْہَا وَلَا تُطْلِمَنَّ خَدَّیْ وَلَا تُفْشِرَنَّ شَعْرًا وَلَا تُکْشِرَنَّ جَبِیْہَا وَلَا تُسَوِّدَنَّ قُرْبًا وَلَا تَطْلَعَنَّ الْاَوَّلَ وَالْاَوَّلَ وَلَا تُقْبِیْ عِنْدَ کِبْرِیْآ لِعَهْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ علی ہذا الشرط -

ام حکیم بنت عاص بن عبد المطلب کھڑی ہوئی تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں معروف کے متعلق یہ کیا حکم فرمایا ہے کہ ہم اس معروف میں آپ کی نافرمانی نہ کریں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوندی فرمان معروف کے معنی یہ ہیں کہ تم اپنے مونہوں کو نہ نوحہ اور اپنے رخساروں کو نہ چھو نہ ماراؤ اور اپنے بالوں کو بھی نہ نوحہ اور اپنے کتوں کو نہ کھڑے کھڑے کرو اور اپنے کپڑے سیاہ نہ بناؤ اور ہاتھ نہ رکھو اور ہلاکت نہ پکارو اور قبر کے پاس نہ کھڑی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شروط پر عورتوں سے بیعت فرمائی۔

۳- تفسیر مجمع البیان ۲/۲۶۶ { وَلَا یُعْصِیْکَ فِی مَعْرُوفٍ } عَنِی بِالْمَعْرُوفِ الشَّعْرَ وَشَقَّ الْجَبِیْہِ وَتَحْمِشَ الْوُجْہَ وَالْاَوَّلَ وَالْاَوَّلَ عَنِ الْمُقَاتِلِیْنَ -

فرمان خداوندی وَلَا یُعْصِیْکَ فِی مَعْرُوفٍ میں معروف سے مراد کیا گیا ہے مجھے سے رکنا اور کپڑے پھاڑنے سے باز رہنا بال اکھاڑنے سے منع رہنا کتے نہ پھارنا اور نہ چھو



سے باز رہنا مقتدرین پر ہائے پکارنا۔

## ۴۴ فرس کاف ۲۲۸

وَقَالَتْ أُمُّ الْخَكِيمِ بَيْنَتِ الْحَارِثَ هَذَا  
أَوْ كَانَتْ عِنْدَ عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْمٍ يَوْمَ  
اللَّهِ مَا ذَاكَ الْمَعْرُوفُ الَّذِي أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ لَا نَعْبُدَ فِيهِ قَالَ  
تَلَطُّمُنْ خَدًّا وَلَا تَحْشِنَ وَجْهًا وَلَا تَشْفَقَنَّ جَبِيًّا  
تَسْوَدْنَ قُوبًا وَلَا تَسْتَدْعِينَ يَوْئِيلَ فَبَا يَعْمُرَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
وَالِيهِ عَلَى هَذَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُبَايِعُكَ قَالَ ابْنِي لَكَ  
أَصَافِحَ النَّسَاءِ نَسَدًا عَالِفَتُدْحٍ مِنْ مَاءٍ فَأَدْخِلْ بِيَدَهُ ثُمَّ اخْرُجْ  
فَقَالَ ادْخُلْنَ أَيْدِيَكُمْ فِي هَذَا الْمَاءِ فِيهِ الْبَيْعُ

ام حکیم بنت حارث بن عثم حکیم عکرمہ بن ابی جہم کے پاس تھیں رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اتجا کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ معروت  
جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ اس آیت کریمہ میں معروت کے  
معنی ہیں جو رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں کی بیعت کے وقت فرمایا  
کہ یہ بیعت کرنے والی عورتیں معروت میں آپ کی نافرمانی نہ کریں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اپنے رخساروں پر گلہ پچھنے نہ دیاں اور اپنے مونہ پر بارہوں کو نہ  
نوریں اور اپنے کرتے نہ پھاڑیں اور اپنے کپڑے سیاہ نہ کریں اور ہائے نہ  
پکاریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم خداوندی پر عورتوں سے بیعت فرمائی  
پھر ام حکیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے کیسے بیعت کریں اپنے  
ارشاد فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں اپنے ایک پانی کا پیالہ منگایا تو اس میں پانی

دیا اور فرمایا اپنے ہاتھوں کو اس پانی میں داخل کرو تو یہ بیعت ہو جائیگی۔  
صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
اس سے چھ امورات پر بیعت کی کہ بفرمان خداوندی تم نے چھ امورات میں  
اس کی نہ کرنا جو میں برکت بیعت کہ دول اس کے خلاف قطعاً نہیں کرنا۔

اسے مومنات خبردار تم اپنے رخساروں کو گلہ پچھنے نہ مارنا  
اور اپنے مونہوں کو بھی نہ نورنا  
اور اپنے بالوں کو بھی نہ نوچنا  
اور اپنے کرتوں کو نہ پھاڑنا  
اور اپنے کپڑے بھی سیاہ نہ کرنا  
اور ہائے نہ پکارنا

ان چھ امورات میں میرے پیالے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت فرمائی کہ میرے  
ہاتھوں کو بھی نہیں اور نہ ہی میرے اس حکم کے خلاف دزدی کننا جس نے اس حکم  
بیعت کیا اس نے میری بیعت کو توڑ دیا یعنی را اپنے رخسارے پیٹے ۲۰ منہ نوچا ۱۰ بال  
کرتا پھاڑا ۱۵ اپنے کپڑے سوگ میں سیاہ کئے ۱۰ ہائے پچھنے پکارا تو ایسا کرنے  
کی اطاعت سے باہر ہے میری اس سے کوئی بیعت نہیں دوست یہ حدیث قرآنی تفسیر  
میں کتاب حدیث بیان کیا گیا ہے اب تہذیبی معنی اپنی ہی شریعت کو تسلیم کر دیا نہ۔

لی رضاء مولوی صاحب میری سمجھ میں بات آنو گئی واقعی ان تمام امورات کا منکر  
صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے لیکن ایک عرض ہے کہ یہ حدیث ہے تو ہمارے پاک  
کی نیکر ضعیف نہ ہو اگر ضعیف ہوئی تو پھر قابل عمل نہیں۔











حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے فرجے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے اسکا جواب فرمایا کہ

۱۳۔ حلیۃ المتقین ۱۸۹ { در رسول خدا بھی فرمود از ظانچ بر روزی و مہیبتہ۔

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت مونہ پر طمانچہ مارنے سے منع فرمایا۔

۱۴۔ من لا یحضرہ الفقیہ ۲ { نہا رسول اللہ عن المراسۃ عینہ مصیبتہ و نہی عن الیاء

و الاستماع الیہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت چلانے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا اور نوحہ سننے کی طرف جانے سے بھی منع فرمایا۔

کیوں بھی یہ حدیث تہا کے سنن اربعہ کی ہے اب تسلیم کرنا تہا کے اختیار ہے

۱۵۔ حلیۃ المتقین ۲۶ { و حضرت رسول فرمود کہ ہر کہ اطاعت زن فرما

یا رسول اللہ ای اطاعت کلام است فرمود کہ از و رخصت طلبید کہ برائے سیر حمام ہائے و عرو سہا و عجبہا و عزا ہا برو و او را رخصت بد و جاہ ہائے ہارک از و طلبید کہ در بروں پیوستہ و برائے او بگید۔

اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کی اطاعت کرتا ہے اس کو سر کے بل اونڈھا کر کے جہنم میں ڈالتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اطاعت کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ عورت خاوند سے حاملوں اور عروسل اور عیدوں اور تعزیموں میں جانے کے لئے رخصت طلب کرتی ہے رفاوند رخصت دے دیتا

خاوند سے ہارک کپڑے پہننے کے لئے طلب کرتی ہے رفاوند اسکا ہارک ہا ہے۔

ما تم میں بھیجئے کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ

۹۲ { حدیث ابو الحسین محمد بن علی انشاء

قال حدثنا ابو حامد احمد بن محمد

عن احمد بن صالح قال حدثنا ابی قال حدثنا انس بن محمد ابو مالک

عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدم عن علی بن ابی طالب

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ائمہ قال فی وصیتہ لہ ی علی

طاع امری تاء الکت اللہ عنی و جوبہ فی الناس فقال علی و ما لک

یہ قال یا ذن لہا فی اللہا ہا الی الحما مات و العرسات و الیہا

البرقانی۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت فرمائی

کہ علی جس شخص نے اپنی عورت کی اطاعت کی اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں مونہ کے

بل اونڈھا کرے گا تو علی علیہ السلام نے عرض کیا حضور عورت کی اطاعت کیا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو حاملوں اور شادیوں اور نوحے کی طرف جانے

کی اور ہارک کپڑے پہننے کی اجازت دینا۔



۱۶۔ من لا یحضرہ الفقیہ ۲/۲۸۸ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَ أَمْرَ مَنَّهُ أَكْبَهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا تِلْكَ الطَّاعَةُ قَالَ يَا ذَنُوبُ لَهَا فِي الذَّهَابِ وَالْأَعْرَاسَاتِ وَالنَّائِحَاتِ وَلَيْسَ لِنَبِيٍّ سِرْقَاتِي -

ابو جعفر قمری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل فرمائی ہے کہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی جس شخص نے اپنی عورت کی اطاعت کی اللہ تعالیٰ اس کو مونہہ کے بل ورنج میں اوندھا لٹکائے گا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کس بات میں عورت کی اطاعت میں یہ سزا ملے گی فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورت کو حاملوں و عرسوں اور نوحے کی طرف جانے کی اجازت دینا اور ہر کچھ پھینے کی اجازت دینا۔

عورتوں کو اتم کی طرف بھیجنے کے متعلق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

۱۸۔ خصال ابن بابویہ ۹۲/۱ حَدَّثَنَا ابْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي هِشَامٍ سَمَاعِيلَ بْنِ حَامَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ غَزْوَانَ

عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رِثْمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ طَاعَ أَمْرَ مَنَّهُ فَإِذَا رُبْعَةُ أَشْيَاءَ كَبَهُ اللَّهُ عَلَى مَخْرَجَتِهِ فِي النَّاسِ قِيلَ وَمَا هِيَ قَالَ فِي النَّبَاتِ وَالْأَعْرَاسَاتِ وَالنَّائِحَاتِ وَفِي الْحَبَاتِ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے چار چیزوں میں اپنی

اطاعت کی اللہ تعالیٰ دوزخ میں اس کو اوندھا لٹکائے گا عرض کیا گیا حضور ﷺ کی اطاعت کیا ہے آپ نے فرمایا باریک لباس پہننے میں حاملوں اور حاملوں اور نوحے کے جانے میں اطاعت کرنا۔

۱۹۔ خصال ابن بابویہ ۱۲۶/۱ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ إِبْلِيسَ أَسْرَعَ بَعْ رَنَاتٍ أَلَيْسَ بِكَوْهٍ لَعْنٍ وَحِينَ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ وَحِينَ لَبِثَ مُحَمَّدٌ عَلَى حَيْنٍ رَقِيَّةً مِّنَ الرُّسُلِ وَحِينَ أُنْزِلَتْ أَهْرَ الْكِتَابِ -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا (سب سے پہلے) جہان نے چار وقتوں میں چٹخیں ماریں جس میں لعنت کیا گیا اس میں اس کی چٹخیں نکلیں دوسری دفعہ جب زمین پر اتارا گیا تو اس کی چٹخیں نکلیں تیسری جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ظاہر کیا گیا چوتھی جب محمد شریف نازل کی گئی تو ابلیس کی چٹخیں نکلیں۔

## نوحے کی ممانعت

۲۰۔ مجمع المعارف ۱۶۲/۱ وَفَرَمُوهُ نَوْحًا كُنْهًا بِأَيِّهِ رُزِقَتِ نَوْحَ كُنَا مَائِدَ الْوَحْدَانِ وَفَرَمُوهُ نَوْحًا قَسْوَنَ زَنَانَتِ -

اور حدیث شریف میں مذکور ہے کہ نوحہ گانا بہشت کے نراق پر ابلیس کا تھا اور فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن نوحہ کرنے والوں کی مائدہ نوحہ کرنے والوں کا اور فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ گانا عورتوں کا طریقہ ہے۔







## ۳۵۔ فیصلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی

وَقَالَ (الصَّادِقُ) عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ الْبَلَاءَ وَالصَّبْرَ لَيَبْتَغَانِ إِلَى

مَا بَيْنَهُمَا الْبَلَاءُ وَهُوَ صَبُورٌ وَإِنَّ الْجَزَعَ وَالْبَلَاءَ لَيَبْتَغِيَانِ

فِي آيَاتِهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ جَزُوعٌ -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تکلیف اور صبر مومن کی طرف

میں اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو مومن صبر کرتا ہے اور داویلا اور تکلیف

میں اس کو صبر کرتا ہے تو وہ اس وقت داویلا کرتا ہے

حدیث میں آپ کے مشہور سنن اربعہ کی ہے اور فیصلہ حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام ہے تو خود گفتہ راہی

وَرَدُّهُ مِنْ طَرِيقٍ لَمْ يَأْتِ

میں نے کہا ہے کہ حضور پر کسی نے داویلا نہیں کیا حالانکہ حضرت فاطمہ علیہ

السلام کا شعر مشہور ہے -

صَبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنًا لَيًّا

میں پر ہم مصائب ڈالے گئے ہیں اگر ان کو دنوں پر ڈال دیا جائے تو دن

ات بن جائیں -

اس سے اور زیادہ کیا مانم ہوتا ہے -

میں اس داویلا کیسے ثابت ہوا اور کن الفاظ سے ثابت ہوا اور یہ بھی کھاؤ

در سبیلے موم سوم آمدن باران را از اوضاع کراکب و استن و اعتقاد  
چہام نوح کون و بدر شیکہ اگر نوح کندہ توبہ نکند پیش از مردن چوں روز قیامت  
جامہ از مس گذاختہ و جامہ از حرب برابہ پوشانند -

ابن بابویہ نے معتبرند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں میری امت  
تک عیشہ پیگی - (۱) اپنے حسب پر فخر کرنا (۲) آدمیوں کے نسبوں پر طعن کرنا (۳)  
بارگشاؤں کے بدلنے سے ہوتی ہے اور علم نجوم پر عقیدہ رکھنا (۴) نوح کرنا (۵)  
ہے کہ نوح کرنے والا تو مرنے سے پہلے اگر توبہ نہ کرے تو جب قیامت کے دن  
گناہ گار ہوئے تانبے کا لباس اس کے بدن پر پہنائیں گے -

## حضرت امیر المومنین کا فتویٰ کہ ہم کرنے والے کی عبادت واجب ہو جاتی

۲۵۔ نہج البلاغۃ ۳  
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَيُنْزَلُ الصَّبْرُ عَلَى  
الْمُصِيبَةِ وَمَنْ صَرَبَ بِهَا عَلَى فُلَانٍ  
عِنْدَ مُصِيبَةٍ حَبَطَ عَمَلُهُ

اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صبر مصیبت  
سے نازل ہوتا ہے اور جس شخص نے مصیبت کے وقت اپنے ہاتھ رانوں پر مارا  
اس کے نیک اعمال مٹا دیے ہو گئے -



اس کے کہ جبریل علیہ السلام نے سارہ کو اسحق علیہ السلام کی خبر سنائی۔

(۳) تفسیر الصافی ۴۶۹ { فَصَكَّتْ وَجْهَهَا قِيلَ فَلَطَمَتْ أَطْرَافَ الْأَصَابِعِ جَبْهَتَهَا فَعَدَلَ الْمُتَجَبِّ وَالْقَبِي ائْتِ غَطَّتْهُ -

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا بعضوں نے کہا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی انگلیوں کے  
سارہ نے اپنے ماتھے پر ماتے تعجب کرتی ہوئی اور قبی نے کہا ہے کہ اس نے  
اپنے منہ کو ڈھانپ لیا و شرم کے ماتے ،

(۴) تفسیر البرہان ۲۳۵ { فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي صَوْرَةٍ ( فِي جَمَاعَةٍ )

(۱) الطبرسی عن الصادق علیہ السلام فی جماعۃ

(۲) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا لَمْ غَطَّتْهُ لِمَا  
بَشَّرَهَا جِبْرِيلُ بِاسْمِهَا -

حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ابراہیم علیہ السلام کی عورت سارہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا جماعت میں آئی علی بن ابراہیم نے کہا ہے فَصَكَّتْ وَجْهَهَا  
یعنی جبریل علیہ السلام نے حضرت اسحق علیہ السلام بیٹے کی خوش خبری دی تو حضرت  
سارہ نے اپنے منہ کو شرم سے ڈھانپ لیا۔

(۴) تفسیر مجمع البیان ۵۱۵ { فَصَكَّتْ وَجْهَهَا ائْتِ جَمَعَتْ أَصَابِعَهَا  
فَصَكَّرَتْ جَبِينَهَا تَعَجَّبًا فَصَكَّتْ وَجْهَهَا

یعنی اپنی انگلیوں کو جمع کر کے اپنے ماتھے پر تعجب سے مارا۔

(۱) اس مذکورہ آیت کا مطلب تمہاری شیعہ تفاسیر سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت

کہ حضرت ناظم علیہا السلام نے منہ پر علم پچھے ماتے ہوں سینہ کو بی کی ہور ان پچھے  
تم یہ ثابت کرو تو انشاء اللہ دس روپے

نقد انعام

پیش کروں گا آگے تم خود سوچ لو یہ افعال و احوال تمام کن الفاظ سے ثابت  
دوسرا جواب یہ کہ شعرا ایک دفعہ ہی پڑھ دیا یا پڑھتے رہے اور نہ کہ  
اور منہ اور سینہ کوٹتے رہے گھٹنے دو گھٹنے چار گھٹنے ایک دفعہ شعر پڑھنے سے  
گھٹنوں کو اوڑھ کر ثابت نہیں اور ردول میں بڑاشت کرنا تو یہ تمام عمر بھی ہے تو کوئی شعر  
"علی رضا" مولانا یہ تو سمجھیں آگیا کہ حضرت کسی نے تم نہیں کیا منہ نہیں بیٹھا سینہ  
کی لیکن قرآن سے منہ بیٹھا ثابت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی نے منہ  
قرآن میں فَصَكَّتْ وَجْهَهَا اپنے منہ پر علم پچھے مارا تم کہتے ہو منہ بیٹھا جائز ہی نہیں مگر  
قرآن سے ثابت ہے۔

"محمد عمر" یہی توجہات ہیں فَصَكَّتْ وَجْهَهَا کے معنی اپنی شیعہ تفاسیر میں  
چاہیے کہ وہ اس کے معنی کیا کرے میں جو اس کے معنی انہوں نے کئے ہوں وہ معنی  
چاہئیں سنئے۔

صکٹ و جہہاؤل کی شیعہ تفسیر

(۱) تفسیر قمی ۳۲۵ { فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي صَوْرَةٍ ائْتِ فِي جَمَاعَةٍ وَفَصَكَّتْ  
وَجْهَهَا ائْتِ غَطَّتْهُ بِمَا بَشَّرَهَا جِبْرِيلُ بِاسْمِهَا

احمد ابراہیم علیہ السلام کی عورت جماعت میں آئی تو اس نے اپنے منہ کو ڈھانپ لیا



ابراہیم علیہ السلام کے گھرانہ کی بیوی سارہ سے اولاد نہ ہوتی تھی یعنی وہ بے اولاد تھیں تو حضرت جبریل علیہ السلام خداوند کریم کی طرف سے لڑکے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خوش خبری کے لئے تشریف لائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خوش خبری سنائی تو ان کی بیوی حضرت سارہ علیہ السلام عورتوں کی جماعت میں تشریف لائیں۔ تو بچے کی خوش خبری سن کر تعجب سے اپنا منہ چھپا لیا اور کہا کہ میں تو بوڑھی عورت اور بانجھ ہوں تو فصَلَتْ وَجْهَهَا کے معنی شیعہ تفسیر سے ثابت ہو گئے کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منہ کے مارے اپنا منہ چھپا لیا۔

(۲) دوسرا مطلب شیعہ مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی جماعت میں تشریف لائیں تو بچے کی خوش خبری سن کر اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو اکٹھا کر کے انگلیوں کے پوسے اپنے ماتھے پر تعجب سے مارے جیسا کہ چائے بھی علاتے میں ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی تعجب کی بات ہو تو عورتیں اپنے انگلیوں کے پوسے اپنے منہ پر تعجب سے رکھتی ہیں تو تمہاری ہی اس مذکورہ تفسیر سے بھی تمہارا مطلب قائم سے منہ پر چلائے مارنا ثابت نہ ہوا۔

”علی رضا“ کو مولیٰ صاحب ہمارے بعض مفسرین نے یہ شبہ لکھا ہے لیکن بعض نے لَطَمَتْ وَجْهَهَا بھی مراد لیا ہے یعنی اپنے منہ پر چلائے مارا ائمہ نے وہ کیوں نہیں بیان کیا یہ مومنین کو دھوکہ دیتے ہو کہ ایک معنی بیان کر دیا اور ایک کو چھپا لیا اپنے منہ پر چلائے مارنا ثابت ہو گیا۔

”محمد عمر“ علی رضا صاحب یہ مطلب نہیں مہنگا پڑے گا اس کا نام نہ لانا ائمہ نے نہ فرمایا

## شیعہ تفسیر سے صَلَّتْ کے معنی لَطَمَتْ

تفسیر جوامع البجامع ۴۴۴ لَا تَلَمَّا وَجَدَتْ حَرَارَةَ الدَّهْرِ فَلَطَمَتْ وَجْهَهَا مِنَ الْحَبَاوَةِ  
علامہ لوری الطبرسی اس لئے کہ اسی وقت خون حیض کی گرمی سے سارہ کو معلوم ہوئی تو حیا سے اس نے اپنے منہ پر چلائے مارا۔

تفسیر المنہج ۴۰۴ (فَصَلَّتْ) پس چلائے زوہر انگشتان و جہا بامارے خود متقابل اور کبھی گفتہ اندک انگشتان جمع کرو و بہر دو جہین خود زو و این عداۃ زناں است در وقت تعجب و گویند این مشرود کہ شنید حرارۃ دم حیض را بر یافت و بجهت حیا طبا نچہ بر روی خود زو۔

پھر انگلیوں کے پوروں سے اپنے منہ پر سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چلائے مارا اور کبھی نے کہا ہے کہ انگلیوں کو اکٹھا کر کے اپنے ماتھے پر مارا اور یہ تعجب کے وقت عورتوں کی عداۃ ہے اور کہتے ہیں کہ یہ خوش خبری جب حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنی تو فوراً خون حیض کی گرمی حضرت سارہ کو اپنی ذات پر محسوس ہوئی اور اس وجہ سے اس نے اپنے منہ پر چلائے مارا۔

کیوں بھی اب تمہارے ہی بعض شیعہ مفسرین نے جو چلائے مارنے کے معنی لئے



ان احادیث و تفاسیر و آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ میت کے لئے منہ پٹینا اور بال لڑنا۔ بال نوچنے کپڑے پھاڑنا اور ہائے گرنے یا شنی و شیعہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ناجائز ہے اور محض روئے کی ممانعت شرعی نہیں ہے۔

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری لمحات فکر کے بعد زلال

اب آپ کے سامنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال سے اور دفن وغیرہ کا حال عرض کرنا ہے۔ اس نے آپ کا جنازہ پڑھا اور کیا پڑھا گیا اور کیسے پڑھا گیا اور کہاں دفن ہوئے۔

## صلوة جنازہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از کتب شیعہ

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ حضرت امام فخر علیہ السلام کی زبانی

۲۸۶ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لَنَا

قُبُورُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلَّاتُ

عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

وَالْحَوَاجُّ قَالَ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ رَفِئَ

عَنْهُ وَسَلَامَتُهُ إِنَّمَا أُشْرِفْتُ هَلِيهِ الْآيَةُ عَلَى فِي الصَّلَاةِ عَلَى لَبَدٍ

عَلَى اللَّهِ يَا إِنْ اللَّهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے آپ نے فرمایا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تو ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جبریل کی مبارک  
فوز آخون جینس جاری ہو گیا اور اس کی حرارت جب حضرت سارہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے منہ پر انگلیاں اکٹھی کر کے مارا  
تو منہ بہ ثابت ہوا کہ بے اولاد بے امید عورت بڑھی کو خون جینس آئے  
بقول منہا سے وہ ایک طمانچہ اپنے منہ پر مارے اب تم خود سوچو کہ تم کس لئے منہ  
طمانچے مارتے ہو اور حضرت سارہ نے کس لئے مارا۔ فقیر نتیجہ نہیں نکالتا تم خود  
نکال لو۔

## نام کے متعلق قرآن کریم کا فیصلہ

۲۴۔ المعارج ۲۹ { إِنَّ الْإِنْسَانَ خَلْقٌ هَلُوعًا إِذْ امْتَنَّهُ الشَّيْطَانُ  
أَجْزُدَعَا إِذْ امْتَنَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا إِلَّا الْإِطْلَاقَ  
الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ كَذَّابُونَ -

بے شک انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے اس  
جزع فرغ کرتا ہے اور جب بہتری پہنچے تو رکنے والا ہے سوائے نمازیوں کے جو  
انہی نمازوں میں ہمیشگی کرتے رہے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ بعض انسان خداوند کریم کے شکر سے بے  
جن کو تکلیف پہنچتی ہے تو جزع فرغ کرنے لگ جاتے ہیں ہاں جو ہمیشہ کے لئے  
نمازی ہوں وہ ایسا نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ بموجب قرآن کریم بے نماز تکلیف کے  
وقت جزع فرغ کرتا ہے







اسی جگہ دفن کروں گا جہاں آپ کا وصال ہوا ہے پھر عنی المرتضیٰ کریم اللہ وجہہ رزا  
ہو گئے تو آپ پر صلوة پڑھی پھر اپنے لوگوں کو ارشاد فرمایا تم لوگ دس دس آدمی  
نقے اور نکلتے بنئے۔

کلینی کی اس حدیث سے صاف واضح ہو گیا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
اصحاب شیعہ سے کسی کو مقرر کرنا چاہتے تھے اور کلینی کی عبارت: اَنَّ يَوْمَهُمْ اَعْلٰى  
مِنْهُمْ سے کلینی اس صحابی کا نام تعصبا چھوڑ گیا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ  
فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں ہمارے اہم ہیں پہلے حالت حیات میں  
ہمارے اہم تھے اور اب بعد از وصال بھی ہمارے اہم ہیں اس لئے آپ کے ساتھ  
کوئی امامت صلوٰۃ کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا تو تمام لوگوں نے دس دس آدمی ہو کر  
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی جس سے اصحاب شیعہ کا اجتماع اور اہل  
اور اپنی طرف سے اہم جائزہ مقرر کرنا ان کے صلوٰۃ پڑھنے کی واضح دلیل ہے چنانچہ  
کی اس عبارت کو شرح اصول کافی میں تخریج فیروزی الصافی میں اس کی شرح متعصب  
یوں تخریر فرماتے ہیں۔

۴- الصافی شرح اصول کافی  
جز دوم حصه دوم ۱۴۲  
یعنی ردائیت از امام جعفر صادق گفت  
بن عبدالمطلب از جانب آنحضرت متابع ایشان  
از امام امیرالمؤمنین پس گفت ای علی بدستگیر  
تحقیق اتفاق کردند بر آنکه دفن کنند رسول الله را در بقیع معلی و بنا بر آنکه پیش نمازی کنند  
نماز برادر بقیع معلی مری از ایشان اشاره بآگست که ایشان بعباس گفته اند برای  
اولوغم رسولی پیش نمازی کن یا اشاره بآگست که امام تعیین کرده اند خیر تو پس هر دو

و مبعین علیہ السلام بستم مرم پس گفت ای مرم بدرستی که رسول پیش نمازا است  
باشند خواه زنده و خواه مرده یعنی احتیاج پیش نمازی این جماعت نیست مرم بهر  
کار گفت و رسول گفته بدرستی که من مدفون میباشم و در موضعی که گرفته شدم از دنیا  
بعده از ان ایستاده بود در حجره مبارکه نماز کرد و بعد از امر کرد مرم راده ده  
میکرد و در بر او و بر پدر و در حجره مبارکه که بعد از ان بیرون میرفتند از حلقه خدائی  
یا ملک نشو و

یعنی حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا عباس بن عبدالمطلب  
اور ان کے اتباع کی طرف آئے تو فرمایا اے علیؑ مسیح ہے کہ آدمیوں نے یقیناً اتفاق  
ہے اس امر پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقیع کے قبرستان میں دفن کریں  
انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جنت البقیع میں مسقطی صلی اللہ علیہ وسلم  
کا جنازہ کے لئے اپنے سے ایک آدمی کو پیش نمازی دامام مقرر کریں اشارہ اس  
ات ہے کہ انہوں نے حضرت عباس کو کہا کہ لو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے تو  
امام بن جائے یا اشارہ اس طرف ہے کہ انہوں نے قیسری، یحیری میں امام جنازہ مقرر کر  
دیا ہے حضرت علی المرتضیٰ باسرا دیوں کی طرف تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اے  
کہ اسی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش نمازی ہیں جو حاضر ہیں زندہ یا مرد یعنی اس  
جنازہ کے لئے پیش نمازی کی ضرورت نہیں بہت آدمی اپنی اپنی نماز ادا کر لیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صحیح بات ہے کہ میں اس جگہ دفن ہوں  
جہاں میرا وصال ہو گا دنیا میں بعد از ان حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے دو ارے  
کھڑے ہو کر نماز ادا کی اس کے بعد لوگوں کو اجازت دی کہ دس آدمی آپ پر



نماز ادا کر لیں۔ بابر بھی حجرہ کے مرنے پر بعد ازاں بابر نکل جائیں۔ غوثی کے

تاکہ جگہ تنگ نہ ہو جائے۔

ملا خلیل قبر دینی کو بھی تسلیم کرنا پڑا اگر ائمہ صدفات سے گھالی نکال کر دی جائے

صورتِ اَصحابِ ثَلَاثَہ کا جنازہ پڑھنا اور نمازِ جنازہ کے لئے اتفاقِ طور پر

یہی افراد کریا گو اپنے تعصب سے کچھ بدلائیں گالی نکال کر ہی اصحابِ ثلاثہ کا

کے لئے اپنا اہم مقرر کرنا تسلیم کر لیا جتنی کہ صاحب اخبار ہنرمیں شیعہ نے لکھا ہے

ہیں اس کا اقرار کیا ملاحظہ ہو۔

۵- اخراج نام ۳۲ } حتی صلی علیہ صغیر و کبیر و هم و

وَأَنْتَ هُمْ وَصَوَّاهِ الْمَدِينَةِ لَعِبْرًا

حقائق کہ ان کے سب چھوٹے اور بڑوں نے اور ان کے مردوں اور

کے اور دینیہ تعلیم کے کرو و نواح نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر شمار جائزہ پڑھی

افسوس تعصب کا سبب یا اس پر اصحابِ حق کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

ہے میں محب العاط میں میرا پھیری سے اقرار کرتے ہیں جس کی

جہاں اسے بے دروغی سے سچوں نے انھیں کو چال کیے صاف صاف اقرار کیا

ملک باقر مجلسی کا صاف اقرار

رحمہ اللہ العزیز

بخدمت حضرت امیر المومنین آمد و گفت مرمم التفانی کرد

بح ایزی دیدم ۴۲ | حضرت رسول را اور بقیع دفن کنند و ابو بکر پیش بالیند

حضرت امیر المومنین دانست که آنمعا فعال اراده فساد دارند.

۲۲ از خانه بیرون آمد و فرمود ایها الناس بدشکیر رسول

حیات العلوب ۲۶۶ } خدا اہم پیشوائے ما است و رجال حیات و بعدا

لای خود فرمود که من دفن میشوم در بقعه که در آنجا قبض روح من میشود و چو این ایشا

و منصب خلافت مطلب خود را عمل آورده بودند در این باب با حضرت مضائقه کردند

اللہ انچھ میانی بکن سپ حضرت پریش ایتا دہ و خود بر او نماز کرد و بعد ازاں شخص

اور صحابہ را کہ وہ وہ نفس و اخل میں نہ واپس آئے پر و جنازہ آنحضرت میں آیتاوند

امیر المؤمنینؑ میاں ایشیاں میں ایتنا دے گا کہ اہل مدینہ و اطراف مدینہ ہمہ براہِ کجاء

ملکات فرستاد و شیخ طبرسی از حضرت اہم با قریروایت کرده است کہ مودہ لفردا حل

میں نے وہ چٹین برائے حضرت نماز میکہ دند ہے اما میں دروز و دوشنبہ و شنبہ

تا صبح روز سه شنبه تا شام تا آنکه مرد بزرگ و مردوزن از این مدینه دال اوراق

اور یہ بھی کہ انہی کے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیے ہیں

اور ندسن کے ساتھ ہی حضرت جعفر صادق علیہ السلام کے روایت سے یہ ہے کہ حضرت عیسا حضرت امیر المؤمنین اکرم خدایت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ آدمیوں نے

انفاق کا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حنت البقیع میں دفن کریں

اور اگر کاما مت کے لئے کھڑا ہوتا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا کریں۔

جب حضرت امیر المومنین نے معلوم کر لیا کہ اصحاب ثلاثہ نے حضور کے جنازہ پڑھنے

کا ارادہ کر لیا ہے گھر سے باہر گئے اور فرمایا اے لوگو صحیح بات یہ ہے کہ رسولِ خدا

صلی اللہ علیہ وسلم حیات و ممات میں ہمارے امام اور پیشوا ہیں اور خود آپ نے فرمایا

1



النَّصَارَ فَيُصَلُّونَ وَيُخْرِجُونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ  
فَصَلَّى عَلَيْهِ -

پھر مہاجرین سے دس اور انصار سے دس داخل ہوئے پھر سولہ پڑھتے رہے اور  
رہے حَتَّى کہ مہاجرین اور انصار سے کوئی شخص بھی باقی نہ رہا جس نے نماز  
پڑھی ہو۔

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ

سولہ اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین علی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۰ | اہلبقات ابن سعد ۲ | اخبرنا محمد بن عمر حدثني موسى بن محمد بن  
ابراهيم بن الحارث البجلي قال وَجَدْتُ  
هَذَا فِي صَحِيْفَةِ بَخْطِ أَبِي فِيْهَا - لَمَّا كُنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَصَنَعَ عَلَى سَرِيرِهِ فَخَلَّ عَلَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا  
الْبَيْتَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ وَمَعَهُمَا أَهْلُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ  
فَلَمَّا لَيْعَ الْبَيْتِ فَسَلَّمُوا كَمَا سَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَصَفُّوا  
سُفُوفًا لَا يُؤْمَهُمْ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا فِي الصَّفِّ  
الْأَوَّلِ حَيَّالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنَّا شَهِدُكَ  
إِنَّ قَدْ سَلَّمَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ وَنَصَحَ لِأَمَّتِهِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
حَتَّى أَعَزَّ اللَّهُ دِينَهُ وَكُنْتُ كَلِمَاتَهُ قَائِمًا بِهِ وَخُدَّاهُ لَأَسْرِيْلَهُ  
فَاجْعَلْنَا يَا إِلَهَنَا مِنْ يَتَابِعِ الْقَوْلَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ وَاجْتَمِعْ

کہ میرا جہاں وصال ہوگا اسی جگہ میں دفن ہوں گا اور چونکہ خلافت کے عہدے  
اپنے مطلب کے لئے کارروائی کرنے والے تھے جنارے کے متعلق انہوں نے مجھے  
اور انہوں نے کہا کہ اے علی جو تجھے معلوم ہے کہ لے تو امیر المؤمنین آگے کھڑے  
اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھائی اور اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ  
اجمعین کو رخصت فرمائی کہ دس دس آدمی داخل ہوں اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے جنازے پر کھڑے ہوئے اور امیر المؤمنین ان کے درمیان کھڑے ہوئے یہی  
کہ دینے والے اور اس کے تمام گرد و نواح والوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
صلوات پڑھی اور شیخ طبری نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ دس دس آدمی  
داخل ہوئے اور ایسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا کی بغیر کسی امام کے  
کے دن اور سہ شنبہ کی رات صبح تک اور سہ شنبہ کے دن رات تک یہاں تک  
چھوڑے بڑے مرد و زن دینے والے اور تمام گرد و نواح والوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ہی نماز ادا کی۔

۸۔ اجتماع طبرسی ۴۴ | فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى نَاقَةٍ تَوَابُكَ وَأَنْتَ  
سَوَارٍ بِكَ صَلَوةُ جَنَارِے كَلِمَاتِ تَشْرِيفٍ لَكَ

۹۔ اجتماع طبرسی ۴۶ | وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَالْمَأْمُورِينَ عَلَيْهِ  
مَنْ تَابَعَ أَبَا بَكْرٍ وَمَنْ لَمْ يَتَابِعْ فِي الْمَسْجِدِ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نے نماز پڑھی اور جس شخص نے حضرت ابوبکر  
کے ہاتھ پر بیعت کی تو انہوں نے صلوات پڑھی اور جس نے بیعت نہ کی اس نے بھی صلوات پڑھی۔

۱۰۔ اجتماع طبرسی ۵۲ | ثُمَّ ادْخَلَ عَشْرَةً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَعَشْرَةً مِنَ



بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ حَتَّى يَخْرُجَنَا وَتَعْرِفَهُ فَإِنَّهُ كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا لَا يَنْتَعِي بِالْإِيمَانِ بَدَلًا وَلَا نَشْرِي بِهِ ثَمَنًا أَبَدًا هَذَا  
النَّاسُ آمِينَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ وَيَدْخُلُ آخَرُونَ حَتَّى صَلَوَ عَلَيْهِ  
ثُمَّ السَّاعَ ثُمَّ الصَّبِيَّانَ -

موسیٰ بن محمد نے کہا کہ میں نے اپنے والد کی بیاض میں کھسا پڑا یا کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دے گئے اور چارپائی پر آپ کو رکھا گیا اور ابو بکر اور عمر و سید بن ابی بکر پھر دوڑنے لگے اسلئے علیہ السلام اِنِّهَا السَّيِّئَةُ وَدَحَسَهُ اللَّهُ وَبَوَّكَ اللَّهُ ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ہاجرین اور انصار کی جماعت کی کہ بہت حضرت عائشہؓ نہیں سما سکتے تھے تو نہام نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صدمہ پڑھا جیسا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پڑھا اور سب نے صفیں کر لیں اور ام سلمہؓ پڑھا پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پڑھا وقت وہ دونوں صف اول میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے تھے اللہ بے شک ہم کو اسی دیتے ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل ہوا ہے نے پہنچا دیا اور اپنی امت کو نصیحت دی اور فی سبیل اللہ جہاد بھی کیا حتیٰ کہ اللہ نے آپ کے دین کو عزت دی اور آپ کے کلمات پورے ہوئے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایمان لائے جس کا کوئی شریک نہیں ہے ہمارے معبود ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنے والا بنا دے جو کچھ بھی آپ پر نازل ہوا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قیامت کے میدان میں اکٹھا حشر ہر ہم آپ کو پہچان لیں اور آپ پہچان لیں اس لئے کہ بے شک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین پر روف و رحیم ہیں

۱۰ کوئی بدل نہیں ہو سکتا اور اس کے ساتھ ہم بھی قیمت لینے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ اپنے تھے آمین آمین پھر وہ نکل جاتے اور آ جاتے یہاں تک کہ مردوں کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھی پھر غور توں نے پھر بچوں نے۔

طبقات ابن سعد ۲ { اخبرنا عبد الوہاب بن عطاء الجلی قال  
۲۸۸ { اخبرنا عوف عن الحسن قال غَسَلُوهُ وَ  
وَحَنَطُوهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ عَلَى سَرِيرِهِ فَأَدْخَلَ  
لَهُ الْمُسْلِمُونَ أَتَوْا حَايِقُومُونَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ وَيَدْخُلُ  
آخَرُونَ حَتَّى صَلَوَ عَلَيْهِ كُلُّهُمْ -

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور آپ کو کفن دیا اور خوشبودار دھوئی اور پھر آپ کو چارپائی پر رکھا گیا اور آپ پر سلمان فوجوں کی فوجیں داخل ہو گئے آپ کے روبرو ہو کر نماز پڑھتے تھے پھر نکلتے تھے اور داخل ہوتے تھے حتیٰ کہ آپ پر تمام نے صلوة ادا کی۔

۲ طبقات ابن سعد ۲ { اخبرنا ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی اوسین  
۲۸۸ { وخاله بن خالد الجلی عن سليمان بن بلال  
عن عبد الرحمن بن حرملة انه سمع سعيد بن المسيب يقول لما قُفِيَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ عَلَى سَرِيرِهِ فَكَانَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ  
عَلَيْهِ رُفْرًا يُصَلُّونَ وَيَخْرُجُونَ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ أَحَدٌ -

سعيد بن مسيب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جب رسول اللہ صلی



اللہ علیہ قَالُوا كَيْفَ تَصَلُّیْ عَلَیْهِ ؟ قَالُوا اَدْخُلُوا مِنْ الْبَابِ  
الْاٰخِرِ فَصَلُّوْا عَلَیْهِ وَادْخُرْجُوا مِنْ الْبَابِ الْاٰخِرِ۔

ابن عسیم سے روایت ہے اس نے یہ گواہی دی فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا انہوں نے کہا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے نماز پڑھی  
جائے گا یا گیا داخل ہوئے دروازے والے ٹھوڑے ٹھوڑے پھر آپ پر صلوٰۃ  
پڑھتے اور دوسرے دروازے سے نکل جاتے۔

۴ طبقات ابن سعد ۲/۳۸۹ { أخبرنا محمد بن عبد الله بن عيسى بن  
سفيان بن سعد الساعدي عن أبيه عن  
عبد الله بن مسعود قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وضع في القبر  
وضعه على سريره فكان الناس يصلون عليه رفقا ولا يؤمونه  
أحدًا دخل الرجال فصلوا عليه ثم انصرفوا۔

حضرت سعد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا آپ کو کفنوں میں رکھا گیا پھر آپ کو چارپائی پر رکھا گیا اور  
آپ پر ٹھوڑے ٹھوڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھتے رہے اور ان کا کوئی امام نہ تھا  
کی پہلے داخل ہوئے صلوٰۃ پڑھی پھر عورتوں نے صلوٰۃ پڑھی۔

۵ طبقات ابن سعد ۲/۳۹۱ { أخبرنا محمد بن عبد الله بن عيسى بن  
سفيان بن سعد بن عبد الله بن علي عن أبيه عن جده  
عبد الله بن مسعود قال لما وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم في القبر  
وضعوا عليه أحدًا لعله يؤمر؟ هو أمة منكم حيًا وميتًا۔

اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا آپ کو چارپائی پر رکھا گیا اور لوگ آپ پر داخل ہوتے تھے  
گروہ گروہ صلوٰۃ پڑھتے تھے اور نکلتے تھے اور کوئی ان کا امام نہ تھا۔

۴ طبقات ابن سعد ۲/۳۸۹ { أخبرنا يعقوب بن ابراهيم بن سعد بن  
عبد الله بن مسعود عن أبيه عن صالح بن كيسان عن ابن  
شهاب قال وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم على سرير  
الموت فخلعوا ثوبًا فجلسوا عليه ويسلمون لا يؤمونه  
أحدًا۔

ابن شہاب سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی پر  
رکھے گئے تو مسلمان گروہ کے گروہ داخل ہوتے تھے پھر آپ پر صلوٰۃ پڑھتے تھے اور  
مسلم پڑھتے تھے اور ان کی کوئی امامت نہ کرنا تھا۔

۵ طبقات ابن سعد ۲/۳۸۹ { أخبرنا الحكم بن موسى أخبرنا  
عبد الوهاب بن عبد الله بن عيسى عن الزهري  
قال بلغنا أن الناس كانوا يَدْخُلُونَ أَقْوَامًا يَصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صلى الله عليه وسلم ولم يؤمهم في الصلوة عليه إمامٌ منهم من يومئذٍ  
هو أن يضعوا عليه ثوبًا فيصنعون عليه صلاة فخرجوا من القبر  
فخرجوا من القبر فخرجوا من القبر فخرجوا من القبر۔

۶ طبقات ابن سعد ۲/۳۸۹ { أخبرنا عفان بن مسلم والاسود بن عامر  
قالا أخبرنا حماد بن سلمة قال أخبرنا  
أبو عيسى أن الجوفى أخبرنا أبو عيسى شهد ذلك قال لما قبض رسول الله  
صلى الله عليه وسلم فخرجوا من القبر فخرجوا من القبر فخرجوا من القبر۔



فَكَانَ يَدْخُلُ النَّاسُ رَسُلًا فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ صِفًا صِفًا لَيْسَ كَهَمِّ امَاةٍ  
وَيُكَبِّرُونَ وَعَلَى قَائِمٍ بِحَالِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُمَّ إِنَّا شَهِدُ  
أَنَّكَ قَدْ بَلَغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ وَلَصَحَّ لِأُمَّتِهِ وَجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
حَقُّهُ أَعَزَّ اللَّهُ دَرِيَّةً وَتَمَّتْ كَلِمَتُهُ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْنَا مِنْ يَشْتَمُ  
مَا أُنْزِلَ اللَّهُ إِلَيْهِ وَتُبُّنَا بَعْدَهُ وَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فِيقْرًا  
النَّاسُ آمِينَ آمِينَ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ الرَّجَالُ ثُمَّ النَّسَاءُ ثُمَّ  
الصِّبْيَانُ -

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی پر رکھے گئے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شخص امامت کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ مردہ کے تھاہے امام ہیں تو لوگ گروہ گردہ داخل ہوئے ہے اور صف بصف ہو کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے رہے ان کا کوئی امام نہیں تھا اور وہ سب تکبیریں پڑھتے تھے اُس وقت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے با مقابل پڑھ رہے تھے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ کا سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں آپ اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ کی طرف جو نازل کیا گیا وہ آپ نے پہنچا دیا اور آپ نے اپنی اُمت کو نصیحت فرمائی اور آپ نے فی سبیل اللہ جہاد بھی کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کو غالب کیا اور اللہ کے کلمت پورے ہو گئے اے اللہ ہمیں قرآن

مقبوعین سے بنا دے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں ثابت قدم رکھو اور آپ کا اور ہمارا احشرا کٹھا ہو تو لوگ آمین امین کہتے تھے حتیٰ کہ آپ پر آدمیوں نے صلوٰۃ کی پھر عزتوں نے پھر لشکروں نے ۔

۹ سنن الدارقطنی ۱۹۱ | حدثنا محمد بن مخلد ثنا محمد بن الوليد الافطاسی ابو جعفر الحضرمی ثنا الهيثم بن جميل ثنا مبارك بن فضاله عن الحسن بن انس كذا قال كبرت الملة بكنتا على آدمي أدبر أربعا وكبر أبو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم أربعا وكبر عمر على أبي بكر رضي الله تعالى عنه أربعا وكبر صهيب على عمر أربعا وكبر الحسن بن علي على علي أربعا وكبر الحسين بن علي على الحسن أربعا محمد بن الوليد هذا ضعيف -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر فرشتوں نے چار تکبیریں پڑھیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار تکبیریں پڑھیں اور حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں ۔

۱۰ - البدایہ والنہایہ ۵۴۵ | قال الواقدي حدثني موسى بن



محمد بن ابراہیم قال وجدت كتاباً بخط أبي فيه أنه لما كان  
 الله صلى الله عليه وسلم وضع على سريرته دخل أبو بكر  
 رضي الله تعالى عنهما ومعهما نفر من المهاجرين والأنصار  
 ما بينهم البتة فقالوا استأمر عليك أيها النبي ورحمة الله  
 وبركاته وسلم المهاجرون والأنصار ما كننا سلم أبو بكر  
 رضي الله عنهما ثم صفوا صفوا نالاً يومئذ أحداً فقال  
 وعمر وهما في الصف الأول حيال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 اللهم إنا نشهد أنه قد بلغ ما أنزل إليه ولصم لإمام  
 وجاهد في سبيل الله حتى أعزاه الله دينه فقلت قلت  
 واذني لى کہا مجھے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے باپ  
 کتاب میں باپ کا دستخط لکھا ہوا دیکھا کہ جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتیں  
 گیا اور چار پانی پر رکھے گئے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور ان دونوں  
 کے ساتھ مهاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی جو بیت حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
 اللہ عنہما میں سما سکتی تھی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 نے کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو اور اس کی رحمت  
 اور اس کی برکتیں اور مهاجرین و انصار نے بھی آپ پر سلام پڑھا جیسا کہ ہاجرین  
 و انصار نے پڑھا پھر انہوں نے بغیر امام کے صفیں باندھیں تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما  
 نے کہا اور وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل صف اول میں تھے  
 اے اللہ بے شک ہم کو اسی جیسے ہیں کہ ضرور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی

فرمائی اور اپنی امت کو نصیحت فرمائی اور فی سبیل اللہ جہاد کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ  
 آپ کے دین کو عزت دی اور اس کے کلمات پڑے ہو گئے۔

وذكر أنه دخل عليه صلى الله عليه وسلم أبو بكر وعمر ومعهما

السيرة الحلبية ۴۷۸  
 من المهاجرين والأنصار ليتدبر ما ليسع البتة فقالوا استأمر عليك  
 النبي ورحمة الله وبركاته وسلم المهاجرون والأنصار ما كننا سلم  
 أبو بكر رضي الله عنهما ثم صفوا صفوا نالاً يومئذ أحداً وكان أبو بكر  
 في الصف الأول الذي حيال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور بیان کیا گیا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما داخل  
 ہوئے اور ان کے ساتھ مهاجرین و انصار کی جماعت بھی تھی جنہ نے کہ بیت حضرت  
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سما سکتے تھے۔ تو دونوں نے کہا اے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور مهاجرین و انصار نے  
 بھی آپ پر سلام پڑھا جیسا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سلام پڑھا پھر ان  
 امام نے بغیر امام کے صف بندی کی اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل صف اول میں تھے۔

السيرة الحلبية ۴۷۹  
 فقد جاء أن أبا بكر رضي الله عنه  
 دخل عليه صلى الله عليه وسلم

فذكر أربع تكبيرات ثم دخل عمر فذكر أربعاً ثم دخل عثمان فذكر  
 أربعاً ثم طلع بن عبيد الله والربيع بن عوف ثم تابع الناس



أَدْسَالًا يُكَبِّرُونَ عَلَيْهِ

ضرور روایات میں مذکور ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں پڑھیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو چار تکبیریں پڑھیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے چار تکبیریں پڑھیں پھر طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے پھر کردہ کردہ بعد ازاں آئے ہے اور آپ پر تکبیریں

۱۳ ابن عساکر ۲  
أَعْلَى أَدْرَأْدَبَعَا وَكَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى فَاطِمَةَ وَكَثَرَتْ عُسَى عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَدْرَبَعَا وَكَثَرَتْ صَهْبٍ عَلَى عَمَّا أَدْرَبَعَا عَنْ ابْنِ عَمَرَ وَلَفْظُهُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ هَيْبٍ وَكَثَرَتْ عَلَيْهِ أَدْرَبَعَا وَصَلَّى عَلَى السَّوْدَاعِ فَكَثَرَتْ عَلَيْهِ أَدْرَبَعَا وَصَلَّى عَلَى الْجَعْفَرِ فَكَثَرَتْ عَلَيْهِ أَدْرَبَعَا وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَكَثَرَتْ أَدْرَبَعَا عَلَيْهِمَا وَصَلَّى عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَكَثَرَتْ عَلَيْهِ أَدْرَبَعَا كَثَرَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَدْرَأْدَبَعَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوع روایت ہے کہ ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام پر جنازے کی چار تکبیریں پڑھیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز جنازہ کی چار تکبیریں پڑھیں اور سودا رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر اپنے نماز جنازہ پڑھیں تو اس پر تکبیریں ہی پڑھیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا تو تکبیریں ہی پڑھیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ پڑھیں تو چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں پڑھیں۔

وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَثَرَتْ أَدْرَبَعَا

اور بے شک ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة پڑھی تو چار تکبیریں پڑھیں۔

مذکورہ بالا چودہ دلائل سے ثابت ہوا کہ شیعیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ خلفائے راشدہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد از وصال صلوة جنازہ ادا کی اور اختلاف انہیں اسلام کا ڈالا ہوا ہے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوة میں بعد از وصال اظہر من الشمس ہے۔



میرے پیارے محبوب مصطفیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کے آخری  
 آل آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول پیدا ہونا محال ہے کیونکہ خداوند کریم  
 نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کو ختم فرما دیا ہے ہر نبی کا منشا  
 خداوندی لوگوں کو راہ راست پر لانا اور خداوند کریم کے ساتھ بندوں کا تعلق رکھنا  
 ہوتا ہے چنانچہ تبلیغی کام میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقوڑے عرصے میں  
 ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں سے کسی نے نہیں کیا ورنہ آپ نے تبلیغ  
 فرما کر مسلمان بنایا اور ان کو کلمہ توحید پڑھایا اور وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت  
 میں رہے ان کو اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے اور مصطفیٰ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے خاص اصحاب جو ہر وقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باڈیگارد رہے  
 ان کے ایمان و اعمال کا نقشہ رب کریم نے قرآن کریم میں کھینچا اور ان کی تعریف  
 قرآن مجید میں مرج فرمائی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو مسلمان متقین  
 و مومنین مصلحین محمدین اولیاء اللہ وغیرہم کے خطابات سے نوازا اور یہی فیصلہ فرمایا  
 کہ یہ متقین اور مومنین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء اربعہ فخر و فوق  
 وغیرہ سے افضل محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم متبررات تھے۔

نوٹ: دشمنان اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء اربعہ کے کفار مکہ معظمہ  
 و مدینہ طیبہ و ماحولہا میں بہت تھے اگر ان میں ایسے ہی عیوب بات ہوتے جیسا کہ آج کل  
 ان کے معاندین انہم لگاتے ہیں تو وہ کفار مکہ و ماحولہا عیب جوئی نہ کرتے جب

## شان اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



اَلْمُؤْمِنُونَ -

کیا بڑے اعمال کرنے والوں نے یقین کر لیا ہے کہ ہم ان کو ایمان دار اور اعمال کرنے والوں کی طرح بنا دیں گے ایسے ایمان دار جن کی حیات و ممات یکساں ہے۔ بڑے آدمیوں کا نیک و بد کو یکساں یقین رکھنا ایسا بہت بڑا ہے جو وہ فیصلہ کرنے میں ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر حضرت عثمان و حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین ابوجہل و ابولہب جیسے نہیں ہو سکتے یہ ہمارا فیصلہ خداوند کریم کے نزدیک بڑا ہے۔

۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کا اسلام خداوند کریم کے نزدیک مسلم ہو ہو سکتا کہہ المسلمین کی سند قرآنی موجود ہو۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے ایمان کا آوازہ رب کریم ثَوَقُّوا اٰمَنَّا کے ربی لاؤ ڈسپیکر سے نکال کر دنیا کے ہر کونے میں پھیلے۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی فلاح یعنی قرآن پاک میں کَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ سے ہو۔

۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی تطہیر یُرِیدُ اللہ لِيُطَهِّرَکُمْ سے تطہیر ربی ہر اور تَطَهِّرْهُمْ و تَزَكِّيْهِمْ بھلا سے تطہیر مصطفوی بھی ثابت ہو۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا تزکیہ بھی مدینہ طیبہ کی کان مزکیہ میں و مَزَكِيَّتِهِمْ سے ہو چکا ہو۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی نورانیت نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کفار مکہ و مدینہ خلفاء اربعہ کی عیب جوئی نہ کر سکے جو ان کے روبرو اپنے دل سے آج ان کی عیب جوئی کرنا اظہار حسد کے سوا اور کچھ نہ سمجھا جاوے گا یا ان کا حجاز خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی وجہ سے ان کے ہاتھ تھے یہ کسی مذہب کی حدیث میں موجود نہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء بھی آپس میں ایک دوسرے کو بڑا سمجھتے تھے تو ارشاد خداوند ہوا کہ مومنین و مومنات یقیناً اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مماثل مجرب ہو سکتے۔

مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور یقیناً خداوند کریم کے نزدیک

یکساں نہیں ہو سکتے

۲۰ اَلَمْ يَجْعَلِ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ

۲۱ اَمْ يَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ

۲۲ اَلَّذِينَ كَانَتْ مُوَعِدًا لَّنْ كَانُوا فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

۲۳ اَلَّذِينَ كَانَتْ مُوَعِدًا لَّنْ كَانُوا فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

۲۴ اَلَّذِينَ كَانَتْ مُوَعِدًا لَّنْ كَانُوا فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ



سے منور ہو اور لُحُوجِ اِنْسَانٍ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اِنْ کَانَ مَسْمُومًا  
قرآنی موجد ہو۔

۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی تعلیم مدرسۂ محمدیہ مدینہ سے ہو اور وہ ان  
نے ان کو وَعَلَّيْكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ کی سند علم قرآنی و مصطفیٰ  
عطا فرمادی ہو۔

۸۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی اسلامی تبلیغ حقہ کی شہادت تَامُّوْنَ  
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کھربوں کی تعداد میں ہر گرجہ  
ہر دوکان ہر ملک میں بحیثیت فاعل موجود ہو۔

۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا رُشْدٌ صَحِيحٌ اَوَّلِيْكَ هُمْ الرَّاٰثِدُونَ  
سے اعلان خداوندی ہو چکا ہو۔

۱۰۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ادائیگی فریضہ نماز کی پابندی کا شاہد  
کریم هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ سے ہو۔

۱۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی نماز کی حقیقت هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ  
خُشِعُونَ سے رب کریم نے امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نادی ہو۔

۱۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے قیام اعلیٰ کا ذکر اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ  
تَقُوْمُ اَدْفٰی مِنْ بَشَرٍ اَلَيْكَ لِصْفَهٗ وَكَلٰتِهٖ وَحٰطٰۤاۤیْفَهٗ مِنَ الَّذِیْنَ  
وَعَلَّیْ سے بیعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رب کریم فخر یہ بیان فرمائے۔

۱۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی زبان سے جو بات نکلے یا جو ان سے اعمال  
صادر ہوں تَوْبَرٰ اُنَّی کی طرف رغبت نہ ہونے کا شان رب کریم هُمْ عَنِ الْمَعْمُوْرِ

مَعْرُضُونَ سے صفائی پیش فرمائے۔

۱۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی زکوٰۃ کی منظوری هُمْ لِلزَّكٰوٰةِ فَاعِلُوْنَ  
سے منظور و قبول ہو۔

۱۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے ایمن ہونے کی اور وعدہ وفا کرنے  
کی تعریف رَبِّ کَرِیْمٍ وَالَّذِیْنَ هُمْ لَا مَانَا تِہِمْ وَعٰہِدِہِمْ رَکْعُونَ  
سے قرآن میں ثبت فرماوے۔

۱۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ہجرت و نصرت ۲۱ خدائی سند میں  
مرصع ہو اِنَّا لَبَقِیُّوْنَ اِلَا وَکُوْنُ اور انھار اللہ کے تمنّے ان کی دردیوں  
پر چپاں ہوں۔

۱۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا اِسْلٰمٌ خَدُوْا اِحْدًا مَّا کُوْنُ سے سرکاری عطیہ ہو  
۱۸۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا راشن رَزَقْنٰہُمْ مِنَ الطَّیِّبَاتِ سے  
سرکاری ٹسٹ شدہ طیب ہو۔

۱۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی پیاس بجھانے کے لئے آب زمزم ہویا  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک کے معجزے کے چشمے کا پانی سبیل  
ہر وقت نیتیر ہو۔

۲۰۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا پلنگ تَنَافِیْ اَنْتَبٰیْنِ ہو۔

۲۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا نگینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ران مبارک ہو۔

۲۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی گوشت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھولا ہو۔

۲۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے کندھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرسی ہو۔



۲۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا تاج نَصْرَتِ اللہِ وَفَتْحِ قَرِیْبِ ہو۔  
 ۲۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے دھڑے میں اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۲۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن پر رب کریم ہمیشہ صلوة پڑھے اور اللہ یٰ اٰیُّہَا یٰ اٰیُّہَا عَلَیْکُمْ کی تحریر عطا فرمائے۔

۲۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی ادا کو ادا اور نبی بالملک کلمۃ یٰہُیْہُ دُلَّہُ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ الْاٰیَاتِ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ موجود ہو۔

۲۸۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر جنگل میں ہوں تو ان کے شان میں وہی آیات الہیہ نازل ہوں اگر شہر میں ہوں تو وہی اگر گھروں میں تو وہی رب کریم ان کا قرآن میں سچ فرمائے۔ لوٹڈیروں کے پاس ہوں تو ان کے شان کی حفاظت بآیات الہیہ رب کریم قرآن پاک میں فرمائے۔

۲۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی آرام گاہ ریاض الجنۃ ہے۔  
 ۳۰۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو جنت الفردوس تحریرِ خداوندی سے لکھا ہو۔  
 ۳۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو ظاہری باطنی انعام اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعْمَہُ ظَہِرَہُ وَبَاطِنَہُ حاصل ہو۔

۳۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا رب کریم نے حکم بَدَّ اللہُ قُتُوْیْ اَبَدٍ یُّیْسِرُہُ سے تھما ہوا ہے۔

۳۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے غلام کے جو تلوں کو جنت بوسہ دے۔  
 ۳۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی نمازیں عالمین کے پیشوا کی اقتدا میں ہوں۔

۳۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی اقتدا میں علمین کے اہم نمازیں ادا فرمائیں۔  
 ۳۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا مقام نماز بیت اللہ اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔  
 ۳۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو فاتح بیت اللہ ہوں۔

۳۸۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا جائے نماز میدان جنگ رہتا ہو۔  
 ۳۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا دیدار جنت کی حوریں جنت کے دروازے کھول کر کریں۔

۴۰۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے گوشہ جگر صاحبزادیاں و امین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ ہوں۔  
 ۴۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی صاحبزادیاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ گاہ کی تربیت ہوں۔

۴۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادگی سے علوار ہوں۔

۴۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اپنے اقربا کو پس پشت ڈال کر اپنی تمام عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گزاری ہو۔

۴۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے تمام اعمال صاحبزادوں و عبادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر نظر مقبولیت کی مہر سے مرصع ہوں۔

ان کو براہی کہہ سکتا ہے جو شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خبر ہو اور ان سے فدا اس کو ہو سکتا ہے جس کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش نہ ہونے کا یقین نہ ہو۔







فَمَنْ يَتَّبِعْ هَذَا يَفْلَحْ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا  
وَكَذَّبُوا آيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔

ہم نے کہا تم جنت سے تمام اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت  
آئے تو جس شخص نے میری ہدایت کی تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم ناک ہوں گے  
اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی ہیں وزخ والے وہ دوزخ میں  
ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو فرمایا کہ تم  
جنت سے نکل جاؤ اگر میری طرف سے ہدایت آئی تو جس شخص نے میری ہدایت کی  
اتباع کی تو ان پر کوئی غم نہیں تو ثابت ہو کہ ہدایت قبولیت خداوندی کا معیار ہے  
خداوندی ہدایت کی اتباع جنت سے نکلے ہوئے کو بھی پھر جنت میں لے جاتی ہے جنت  
آدم علیہ السلام برسوں رہنے کے بعد نہ ہمارے نبی نے توجہ نہ فرمائی جب میرے پیارے  
محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک لے کر التجا کی نورب العزت نے فوراً دعا فرمائی  
فرمائی اور ایسی منظور فرمائی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد جو جنت سے باہر نکلے  
کی پیدا ہوئی انہوں نے بھی اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا تو فوراً ان کو بھی جنت  
مل گیا تو معلوم ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مجسمہ ہدایت ہیں جس نے آپ کا دامن  
ایمان سے تمام لیا اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی تو ہدایت خداوندی کی جس شخص نے  
اتباع کی اس نے فتنہ یتبع ہدای پر عمل کر لیا اور فتنہ یتبع ہدای  
کی صورت یہ ہے کہ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ تو جن صحابہ کرام  
رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ کا قانون خداوندی سن کر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت منظور کر لی اور آپ کی اتباع میں ہی اپنی عمر صرف  
دی گئی نماز ایسی نہیں جس میں ان کا نام آپ کی اقتداء میں دفتر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم  
میں درج نہ ہو کوئی روزہ ایسا نہیں جو دفتر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا نام درج  
نہ ہو کوئی حج ایسا نہیں جس کی ادائیگی دفتر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا نام درج  
نہ ہو کوئی زکوٰۃ کوئی صدقہ کوئی جنگ ایسا نہیں کہ ان کی جنگی کارکردگی دفتر محمدی  
صلی اللہ علیہ وسلم میں درج نہ ہو کیوں نہ ہو جن کی بنیاد میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی  
ہو ان کی تعمیر کیسے غلط ہو سکتی ہے جن کو کلمہ طیبہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا کر  
اسلام میں داخل کیا ہو اور هُوَ سَمِعَكُمْ الْمُسْلِمِينَ کی سند رب کریم نے صحابہ کرام رضوان  
اللہ علیہم اجمعین کو عطا کر دی ہو دنیا کی کوئی طاقت کوئی مذہب کوئی فرقہ کوئی جماعت  
ایسی نہیں جو ان کو اسلام و ایمان سے خارج کر سکے کیونکہ تمام نے اپنا وطیرہ من یطیع  
الرَّسُولَ پر عمل کر کے وہ فتنہ یتبع ہدای کے مصداق بن گئے اور جو شخص فتنہ  
یتبع ہدای کا عامل بنا وہ فَلَاحَوْثٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کا ضرور متقی ہو  
گیا کیونکہ وعدہ خداوندی ہے اور جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ  
جنتی نہ سمجھے تو اس نے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو بھی جنتی نہیں سمجھا  
اور اگر حضرت آدم علیہ السلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف اسم پاک لے کر فتنہ  
یتبع ہدای کے عامل ہو کر جنت میں جا سکتے ہیں تو تیس تیس برس براہ راست  
بالمشافہ حضور کی اتباع کرنے والے جنتی کیوں نہیں ہو سکتے اپنے اعمال کو دیکھو اور  
اپنی زبانوں کے کرب دیکھو کہ تم کیا کر رہے ہو اور کس لائق ہوا انہوں نے کیا کیا اور  
انہیں کیا ملا خافہم۔



## تمام انبیاء علیہم السلام کو رب کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت کی

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 اِنَّكَ جَعَلْتَهُمْ اَنْبِيَاءَ اِهْتَمَّ عَلَىٰ قَوْمِهِمْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ  
 اَمِنْ لِّشَاءِ اِنَّ رَبَّكَ خَلَقَهُمْ عَلَيْهِمْ وَوَهَبْنَا لَهُمُ الْاِنْسَانَ  
 كَلَامًا هَدَيْنَا وَفَوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ  
 اِيُوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوسٰى وَهَارُونَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ وَكَذٰلِكَ  
 نَجْزِي وَعِيسٰى وَآلِيَّاهُ مِنْ الصّٰلِحِيْنَ وَابْرٰهِيْمَ اِيْمًا وَنُوحًا  
 وَكَوْنًا وَكَذٰلِكَ فَضَّلْنَا عَلٰی الْعٰلَمِيْنَ وَمِنْ اَبَآءِهِمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ وَاٰلِهِمْ  
 وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ذٰلِكَ هُدٰى اللّٰهُ  
 بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهِ وَكَوْاْشِرْ كُوْا الْحَبْطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ  
 اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم کے سامنے  
 ہم جس کے چاہنے میں درجہ بلند کرتے ہیں بے شک آپ کا رب بڑا دانا جاننے والا  
 ہے اور ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے آسمانی علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام دے تمام  
 تمام کو ہم نے ہدایت دی اور پہلے نوح علیہ السلام کو ہدایت دی اور اس کی اولاد  
 داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام اور  
 موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں جو نیکی کرنے  
 والوں کو اور زکریا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور ایسا علیہ السلام  
 تمام کے تمام نیکوں سے تھے اور اسماعیل علیہ السلام اور یسوع اور یونس علیہ السلام اور  
 لوط علیہ السلام اور تمام کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی اور ان کے باپ اور

انسان کی اولادوں سے اور ان کے بھائیوں سے اور ہم نے ان کو چاہا اور  
 ہم نے ہدایت دی سیدھے راستے کی یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کو چاہتا  
 ہے ہدایت دیتا ہے اپنے بندوں سے اور اگر انہوں نے شرک کیا جو وہ اعمال  
 میں کرتے تھے ان کے اعمال مٹ جائیں گے۔

اسی آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو رب کریم نے صراط مستقیم کی  
 ہدایت فرمائی اور نبوت عطا فرمائی اگر انبیاء علیہم السلام کو رب کریم نے ہدایت عطا  
 فرمائی تو ان پر صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی وہی تودہ کیسے بدل سکتے ہیں پہلے انبیاء  
 علیہم السلام سے بدلا ہوا تم دکھاؤ تو وہ تم تسلیم کر نیکیے کہ واقعی خدا کی ہدایت کاملہ  
 ہے اور اگر نہیں بدل سکتا بلکہ اگر فراموشی کوتاہی بھی ہو جائے تو اس کو فوراً  
 عافیت دیا گیا ایسے ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اگر کسی مرتدہ پر غلطی  
 ہوئی تو رب کریم نے فوراً معاف فرما دیا۔

## خداوند کریم صراط مستقیم پر ہے

هُود ۱۲ اِنَّ يٰقٰى عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ۝  
 ۱۵ بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔

ایمانداروں کو اللہ تعالیٰ خود صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

الحج ۱۷ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الْاٰدِيَْنَ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ۝



بے شک اللہ تعالیٰ ضرور ہدایت دیتا ہے ایمان داروں کو صراطِ مستقیم کی طرف

۲۔ الانعام ۱۸۱ {مَنْ يَشَاءِ اللَّهُ نُصِِّلْهُ وَمَنْ يَشَاءِ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} جس کو اللہ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے

۳۔ الحج ۱۷ {وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِيَ مَنِ يَشَاءُ} اور بے شک اللہ تعالیٰ جس کو ارادہ فرماتا ہے ہدایت دیتا ہے

۴۔ النور ۱۸ {وَاللَّهُ يَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

۵۔ بنی اسرائیل ۵ {وَمَنْ يَهْدِی اللَّهُ فَهُوَ الْمُسْتَقِيمُ} اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے تو وہ ہدایت

۶۔ الکہف ۱۵ {مَنْ يَهْدِی اللَّهُ فَهُوَ الْمُسْتَقِيمُ وَمَنْ يَضِلْ فَلَنْ يُضِلَّهُ} اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے تو وہ ہدایت پر ہے اور جس شخص کو گمراہ کرتا ہے تو ہرگز نہ پائیدگے آپ اس کے لئے کوئی ولی مرشد

۷۔ النساء ۳۴ {فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِمْ فَسَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ وَنُصِّلْهُمُ فِي دِينِهِمْ وَمَنْ يَضِلْ فَلَنْ يُضِلَّهُ} اور جو لوگ ایمان لائے اور مضبوط ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے رحم فرمائے گا

۸۔ النساء ۳۴ {وَمَنْ يَضِلْ فَلَنْ يُضِلَّهُ} اور جو گمراہ ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جائے گا

۹۔ النساء ۳۴ {وَمَنْ يَضِلْ فَلَنْ يُضِلَّهُ} اور جو گمراہ ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جائے گا

۱۰۔ النساء ۳۴ {وَمَنْ يَضِلْ فَلَنْ يُضِلَّهُ} اور جو گمراہ ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جائے گا

۱۱۔ النساء ۳۴ {وَمَنْ يَضِلْ فَلَنْ يُضِلَّهُ} اور جو گمراہ ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جائے گا

اور ہدایت دے گا ان کو اپنی طرف جو صراطِ مستقیم ہے۔

۱۲۔ البقرہ ۱۲۹ {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِي اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ نَبِيًّا} اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمالِ صالحہ کئے ان کا رب ان کے

۱۳۔ البقرہ ۱۳۰ {وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} سبب ان کو ہدایت دے گا نعمتوں والے جنتوں کی طرف جن کے نیچے نہریں

۱۴۔ البقرہ ۱۳۱ {وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} جاری ہیں گی۔

۱۵۔ البقرہ ۱۳۲ {وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کریم نے صراطِ مستقیم کی ہدایت دی

۱۶۔ البقرہ ۱۳۳ {وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِيفًا وَّلَعَلَّكَ مِنْ

۱۷۔ البقرہ ۱۳۴ {وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} الْمُشْرِكِيْنَ شَاكِرًا لِّلْعَمَلِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ اِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

۱۸۔ البقرہ ۱۳۵ {وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} بے شک ابراہیم علیہ السلام امام تھے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں

۱۹۔ البقرہ ۱۳۶ {وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} سے نہ تھے اللہ کی نعمتوں کا شکر یہ کرنے والا جو چاہا اُسے ان کو اور اس کو ہدایت دی

۲۰۔ البقرہ ۱۳۷ {وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} صراطِ مستقیم کی طرف۔

نوٹ :- جب میرے رب کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہدایت دی تو ان کو

۲۱۔ البقرہ ۱۳۸ {وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} الی طاقت گمراہ نہ کر سکی تو اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب رب کریم نے ہدایت

۲۲۔ البقرہ ۱۳۹ {وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} دی تو ان کو دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکتی۔



حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بھی اللہ کریم نے صراط مستقیم

## کی ہدایت دی

صفت ۲۳ ﴿وَهَدَيْنَاهُمُ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

اللہ تعالیٰ نے دونوں کو صراط مستقیم کی ہدایت دی  
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کو ہدایت دی تو ان کی  
بھی طاقت فرمائی و قارونی گمراہ نہ کر کے ایسے ہی خلفاء و صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی رب کریم نے ہمارے  
بہشتی ان کو طاقت و جہل و بولہبی گمراہ نہ کر کے تو آج چودہ سو سال بعد ان  
کون گمراہ کہہ سکتا ہے۔

رب کریم کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صراط مستقیم کا وعدہ

الفتح ۲۶ ﴿وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ اور اللہ تعالیٰ آپ کو صراط

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ اللہ  
تعالیٰ آپ کو ہر کام ہر بات میں صراط مستقیم کی ہدایت دے گا۔ آگے پھر والہی  
تھا کہ کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غلطی پر چلے یا صراط مستقیم پر تو اللہ تعالیٰ نے  
ارشاد فرمایا کہ آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صراط مستقیم پر تھے اور میں اور میں گے

۲۲ ﴿لِيُنذِرَ لِقَوْمٍ كَذِبٍ أَتَىٰ لََّهُمُ الْكَلِيمُ ۚ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۚ عَلٰی صِرَاطِ

الانعام ۲۳ ﴿مُسْتَقِيمٍ ۚ

قرآن حکیم کی قسم بے شک آپ ضرور رسولوں سے ہیں صراط مستقیم پر ہیں۔  
۲۴ ﴿إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

۲۵ ﴿أَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ اللَّهُ عَلِيمٌ ۚ بے شک آپ صراط مستقیم پر ہیں۔  
۲۶ ﴿إِنَّكَ عَلَىٰ هُدًى مُسْتَقِيمٍ ۚ

۲۷ ﴿بے شک آپ حضور مہدی ہدایت پر ہیں۔  
۲۸ ﴿مُصَافِحُ صَافِحِينَ ۚ

## کی ہدایت دی

۲۹ ﴿قُلْ إِنَّمَا أَدَّبْتُ بِرَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

۳۰ ﴿فَرَأَوْهُ يُخَاطَبُ فَطَبَعُوا عَلَىٰ عُيُنِهِمْ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَسْهُورٌ ۚ

۳۱ ﴿فَرَأَوْهُ مُصَافِحًا ۚ

۳۲ ﴿فَرَأَوْهُ مُصَافِحًا ۚ



اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند نے ہدایت دی

۱۳۴ ﴿فَهَدَىٰ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا أُخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِآيَاتِهِ﴾  
 ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾  
 ۱۳۵ ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ﴾

مومنین کو قرآن بھی ہدایت دیتا ہے

۱۳۶ ﴿ثَلَاثَ آيَاتٍ الْقُرْآنَ وَكِتَابَ مُبِينٍ هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾

۱۳۷ ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشَفَاعَةٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي إِذْنِهِمْ عَذَابٌ﴾

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ایمانداروں کے لئے ہدایت ہے اور شفا ہے اور بے ایمانوں کے کانوں میں بوجھ ہے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو صراط مستقیم

کی ہدایت دی

۱۳۸ ﴿وَأِنَّكَ لَن تَذْعُرُهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾

موجود ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار بھی صراط مستقیم کا ثابت ہوا پھر ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے ساتھی جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا ہے وہ بھی صراط مستقیم پر ہیں ملاحظہ ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو رب کریم نے صراط مستقیم

کی ہدایت دی

۱۳۹ ﴿يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الَّذِي فِيكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُبُلَ الدِّينِ مِنَ قَبْلِكَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾

اللہ تعالیٰ ارادہ رکھتا ہے تاکہ تمہارے لئے بیان فرمائے اور تم کو ان لوگوں کے طریقے کی ہدایت دے جو تم سے پہلے تھے اور ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری طرف توجہ خاص فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

۱۴۰ ﴿وَيَهْدِيكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا﴾  
 اور اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیو! اللہ تعالیٰ تمہیں صراط مستقیم

کی ہدایت دیتا ہے۔

۱۴۱ ﴿وَلِيَهْدِيَنَا هُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا﴾  
 اور ضرور ہم نے ان کو ہدایت دی صراط مستقیم کی طرف



اور بے شک آپ ان کو صراط مستقیم کی دعوت دیتے ہیں۔

الشوریٰ ۲۵ { وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ }

اور ضرور آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہیں صراط مستقیم کی طرف۔

تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے ہدایت عنایت فرمائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہدایت قبول فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی وہی ہدایت پیش فرمائی وہ بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قبول فرمائی اور شاو خداوندی ہوتا ہے۔

طہ ۱۶ { وَاسْتَأْذِنُوا عَلَىٰ مَنِ اثْبَتَ الْهُدَىٰ }

۲ { سلام ہوا اس شخص پر جس نے ہدایت کی تابعداری کی۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب پر رب کریم سلام بھیجتا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا راستہ صراط مستقیم ہے

الانعام ۸ { فَإِنَّ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاسْبِعُوا وَلَا تَشْعُوا }

۹ { السَّبِيلَ فَتَقَرَّرْ يَكْمُرُ عَنْ سَبِيلِهِ }

اور بے شک یہی میرا راستہ سیدھا راستہ ہے تو تم اس کے پیچھے چلو اور نہ پیچھے چلو تم غیر راستوں کے وہ غیر راستہ تمہیں صراط مستقیم سے علیحدہ کر دے گا۔

الانعام ۸ { هَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمٌ } آپ کے رب کا راستہ سیدھا ہے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو اس کا راستہ شیطانی راستہ ہے

۴ { قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَكَ يَصِرَاطُكَ الْمُسْتَقِيمَ }

۵ { اے میں نے کہا میں تم کو گمراہ کر دوں گا کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ضرور میں ان کے صراط مستقیم کے راستے پر بیٹھوں گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی تہذیبوں میں اپنے ساتھیوں

کے لیے صراط مستقیم کی دعا کرنا

۱ { أَحَدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ }

یا اللہ ہدایت دے تو میں صراط مستقیم کی راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا ہے جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہوں کا۔

پانچوں وقت دربار خداوندی میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمادیں۔ اِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یا اللہ ہم سب کو سیدھے راستے کی ہدایت دے اور آپ کے ساتھیوں میں

وہی کہ یا اللہ ہماری دعا بھی منظور و قبول فرما اور اللہ تعالیٰ بھی ہدایت پر لانے کی کوشش

کرائے اور جواب نفی سے نہ دے بلکہ انباتی جواب دے وَيَهْدِيكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا اور

اِنَّ صِرَاطَكَ هُوَ الَّذِي عَلَّمَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا اور اللہ علیہ وسلم خطاب فرمایا وَ لَيَكِدُنَا هُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا کہ اے

اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھیوں نے اور تم نے میرے دربار میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ



اَلْمُسْلِمِيْنَ كِي دَعَائِيْن كِي بِرِي تُو مِيں نے قبول فرمائی وَ لَهْدَيْنَا هُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا  
 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہدایت کی تابعداری کی  
 البقرہ ۲ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ  
 هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ اٰيَاتِنَا كُنُوزًا اللّٰهُ بِالشَّامِ  
 كَرُوْهُنَّ رَحِيْمًا

جس قبے پر آپ تھے ہم نے اس کو ایسے نہیں بنایا مگر تاکہ ہم ظاہر و باطن کی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی کون اتباع کرتا ہے اور کون اپنی دونوں ایڑیوں پر بدلتا ہے  
 یہ کوئی بڑی بات نہیں مگر جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ کو  
 لائق نہیں کہ تمہاری نمازوں کو ضائع کر دے بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا بخشنے والا ہے۔

تو اس آیت کریمہ سے بھی صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی واضح دلیل ہے  
 کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبۃ بنی المفسدین کو بدل کر  
 بیت الحرم کو اسی لئے مقرر فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 میں کون آپ کی اتباع کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے تو خلفاء اربعہ رضوان اللہ  
 علیہم و دیگر صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی اتباع میں قبۃ بدل کر امتحان خداوندی  
 میں پاس ہونا اور خداوند کریم کا ان کو اس میں ایمانی شد عطا فرمانا یہ خلق کے لئے خلفاء  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہونے کا بین ثبوت ہے

اسلم کہو کہ وہ صراط مستقیم پر نہ تھے تو لازم آئے گا کہ معاذ اللہ خدا نے بھی کوشش  
 کی تو کام رہا تو یہ کہنا بھی کفر اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان میں پاس  
 ہونا اور رب کریم کا ان کو نہ عطا فرمانا الوصیت حقیقی پر اتہام ہے اور یہ کہو کہ خداوند کریم  
 نے ہدایت دی لیکن وہ بعد میں بدل گئے تو یہ بھی جھوٹ کیونکہ خدائی وعدہ وعا کا ان اللہ  
 لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ اَلَمْ نَكُنْ اَعْلٰى اَبْصٰرًا لِّمَن يَّرٰى شٰرَہٗ  
 ہونا ممکن ہی نہیں۔

تو ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا مقتدیوں کا بیعت کرنے  
 والے اصحاب کا بعد میں بدن حال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں جنہوں نے آپائی  
 ان کو بدل دیا اور جنہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین برادری کا مقابلہ کیا  
 ال و دولت ملک جہالت کو بدل ڈالا وہ بعد میں کیسے بدل سکتے تھے اور یہ بھی ثابت ہو  
 گیا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صراط مستقیم رب کریم سے طلب کرتے رہے اور  
 اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو صراط مستقیم عطا فرما دیا وہ صراط مستقیم پر خداوند کریم بھی  
 صراط مستقیم پر ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صراط مستقیم پر تمام انبیاء  
 علیہم السلام بھی اسی صراط مستقیم پر اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ  
 علیہم اجمعین بھی صراط مستقیم پر ان کے متعلق تو جو آیت شان آگئی فیصلہ ہو چکا ان کو تو  
 کسی طرح بھی صراط مستقیم سے گئے ہوئے کہنے والا خدائی مجرم ہے اِنَّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ  
 مُتَعَمِدِيْنَ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی ان کے لئے صراط مستقیم کی تھی۔

اور رب کریم نے فرمادیا کہ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا یہی آپ کے رب  
 کا راستہ سیدھا ہے جس کا نام صراط مستقیم ہے تو قرآنی فیصلہ بھی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ



علیہ وسلم کے حق میں سوچا کہ واقعی وہ صراطِ مستقیم پر ہدایت پا چکے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور رب کریم دونوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
اصحاب کو صراطِ مستقیم کی ہدایت دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراطِ مستقیم کو  
صراطِ مستقیم پر چلا دیا اور خداوند کریم نے ان کو صراطِ مستقیم پر پہنچا دیا جہاں رب  
بھی ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام بھی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں

تو بعض صراط مستقیم پر پہنچ گیا اتنی طاقتیں اس کو صراط مستقیم  
کیسے بھٹکنے دیں گی۔ اسی وجہ سے رب کریم نے فرمایا کہ وَمَا كَانَ اللَّهُ بِضَلَّ قَوْلِهِ  
لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ اِنَّ هَذِهِ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ  
لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ کہ ان کو بھڑکرا کر بولنے نہیں دیتا اب بعض مخالفین کہیں جی نہیں چاہتا  
وہ صراط مستقیم سے بھٹک گئے تھے تو ان کی اس بات کو سن کر یہ یقین ہو گا کہ قرآنی  
سننے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود صراط مستقیم پر نہیں اور نہ ہی انہوں نے صراط  
دیکھ ہے اس لئے یہ دوسرے کو بھی بھڑکاتا ہوا سمجھتے ہیں یہ بچپانے معذور ہیں کیونکہ  
مستقیم سے ناواقف ہیں۔ آگے ارشاد فرمایا کہ صراط مستقیم پر چلنے والوں کے دشمن  
والہیں صراط مستقیم کی طرف آنے دیتا ہی نہیں جیسا کہ اس نے کہا لَا تَعْدُكَ لَكُمُ  
صِرَاطُكَ الْمُسْتَقِيمَ اور یہ صراط مستقیم پر چلنے والوں کو گمراہ کہہ رہے ہیں  
کے متعلق نص قرآنی نازل ہو چکی کہ وہ صراط مستقیم پر ہیں ان کو گمراہ کہنے والوں کی  
صراط مستقیم تک ساری نہیں صراط مستقیم سے محروم ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اگر بدل جاتے تو

رب العزت ان کو بدل دیتا

۳۶ ﴿وَإِنْ تَشَاءُوا يُبَدِّلْ قَوْمَانِمْ لَا يَكُونُوا امْتِلَاكُمْ﴾  
اور اگر تم بدل جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے سوا اور قوم کو بدل لائے  
یہ وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔

اس آیت کریمہ کے فیصلہ سے ثابت ہوا کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو نبی کریم نے بعد از وصالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی عزت و علم و عرفان اور شریعتِ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثبات قدم رکھا اور بدلائن نہیں تو یہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق پر ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ اگر وہ بعد میں ہی بدل جاتے تو اللہ جلّٰے ان کو بدل دیتا رب کریم کا ان کو نہ بدلنا یہ ان کے صراطِ مستقیم پر ہونے کا قرآن الہی اور کھنے والوں کے لئے بین ثبوت ہے۔

ایمانوں کو رب کریم کی طرف سے ہدایت نصیب ہی نہیں ہوتی

الْعَمَلُ ۝ ۱۴ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَجِدُ يَحِيْمُ اللّٰهُ وَكَفٰهُمُ  
اَعْدَاۤءُ الْاَلَمِ -

الرعد ١٣  
إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا أَمْرًا أَنفُسِهِمْ  
وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنْ أُمَّةٍ مُّوَدَّةً فَلَا مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُم مِّنْ دُونِهِ



میں ڈالے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی کوئی بدلیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی کی سزا کا ارادہ فرماتا ہو تو اس کو کوئی پشانے والا اور نہ اس کے سوا کوئی مددگار ہے۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ جب کوئی قوم اپنے اعمال کو بدل دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی حالت کو بدل دیتا ہے اور دوسری بات اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوئی کہ اگر کسی قوم کو اللہ تعالیٰ مواخذے کا ارادہ فرمائے تو اس کا کوئی طاقت مند نہیں کر سکتی تو ان دونوں احکام الہی سے یہ نتیجہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً اصحاب اربعہ کی حالت کو تغیر و تبدل نہیں فرمایا تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ انہوں نے اپنے اعمال کو نہیں بدلا اس لئے خداوند کریم نے ان کی حالت کو نہیں بدلا اور اللہ تعالیٰ ان کی حالت کو نہ بدلنے کا ثبوت یہ ہے کہ ان کو مواخذہ نہیں فرمایا کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس آیت کو مفسد کہہ دے ان پر طاقت خداوندی کا مظاہرہ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا گمراہ ہونا ممکن ہی نہیں

توبہ ۱۱ ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ

اور اللہ تعالیٰ کا یہ قانون نہیں کہ اس قوم کو اللہ گمراہ کرے بعد اس کے کہ اس نے ان کو ہدایت دی ہو حسی کہ ظاہر کرے ان کے لئے جو ڈرتے ہیں وہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے کو جاننے والا ہے۔

اس کا نتیجہ واضح ہے کہ خداوند کریم کا وعدہ سچا ہے کہ جس کو ہدایت عطا فرمائے پھر اس کو گمراہ نہیں بنائے دینا اور ان کو متقی بنا دیتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا کہنے والا ان کو ہدایت سے دور نہیں کر سکتا

المائدہ ۴۷ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يهْدِيكُمْ سَبِيلَ

اے ایمان والو! اپنے نفسوں کو بچانا تم پر لازمی ہے کیونکہ جب تم نے ہدایت حاصل کر لی تو گمراہ آدمی تمہارا نقصان نہیں کر سکتا۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے جب ہدایت عطا فرما کر مضبوط کر دیا اور خیراتی سند بھی عطا فرمادی تو ان کو اپنے لئے خود گمراہی جو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بالمشافہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی غلامی کا احضار نہیں ہو سکتا

البقرہ ۱۷۶ ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ



اور اللہ تعالیٰ کو یہ لائق نہیں کہ تمہارے اعمال کو ضائع کر دے بے شک  
تعالیٰ لوگوں پر بڑا رؤف و رحیم ہے۔

اللہ کریم نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ساتھیوں کو مستحق

پر ہونے کی شہادت پیش فرمادی

یوسف ۱۳ { قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ }  
۱۲ { وَمَنْ أَشْبَعُنِي اللَّهُ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ }

فرمایا مجھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف  
ہوں بنیائی پر ہوں میں بھی اور جس نے میری اتباع کی اور اللہ تعالیٰ پاک ہے  
میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
ہیں کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جب اللہ  
طرف دعوت دینے والے بصیرہ پر ہیں یعنی جن کا امام بصیرۃ اور راہ ہدایت ہے  
کے متبعین مقتدی بھی راہ راست اور بصیرۃ پر ہیں امام کو قبول ہو جائے تو مستحق  
لازم ہوتا ہے اور امام کو سجدہ سہو لازم ہوا تو مقتدی کو بطریق اولیٰ سجدہ سہو  
کا رونا نہیں۔

خداوند کریم کے نزدیک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب

محمدی ستارے ہیں

الواقعة ۳۷ { لَا أَقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ إِنَّهُ لَلْقَسَمِ لَوُ  
تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ }

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے ڈوبنے کی جگہ کی اور بیشک  
وہ ضرور قسم ہے اگر تم جانو تو بہت بڑی ہے۔

ستارے ڈوبتے تب میں جب سورج چڑھتا ہے تو اسلامی سامہ پر رب کریم نے  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سزا عجایب فرمایا کہ آپ سورج نور دینے والے  
ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اھتفائی کا النجوم کہ میرے اصحاب  
تاروں کی طرح ہیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تشریح رب کریم نے  
فرمائی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا لَا أَقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ  
اور مواقع النجوم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی کہ میں  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی قسم کھاتا ہوں تو نجوم صحابہ کرام رضوان اللہ  
علیہم اجمعین ثابت ہوئے دوسرے مقام پر رب کریم نے فرمایا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محمدی ستارے یا مذاویر ہیں

الانعام ۱۳۶ { وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ



الْبُكَرَى قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

اور وہ اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے اشارے بنائے تاکہ تم ان سے  
ہدایت پاؤ۔ جسٹس اور سمندر کے اندھیروں میں ہم نے جاننے والی قوم کے لئے آیات  
بیان کیا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ میرے اصحاب تاروں کی طرح  
اور اللہ تعالیٰ نے بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی فرماتے ہوئے کہ اَلْقَوْمِ  
الْبُكَرَى سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نجوم ہی ثابت فرمایا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
کو واقعہ نجوم فرمایا تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت نجوم تمام امت کو  
علیہ وسلم کی ہدایت کے رہبر ثابت ہوئے جو خداوندی فرمان مذکور بالا بحرور  
اندھیروں میں ایمانداروں کے مشعل راہ ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔

انبیاء کرام اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام و انبیاء و انطباق  
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے متعلق خدائی ہدایت کی نص قرآنی وارد ہوئی وہ  
میں خداوند کریم کی دی ہوئی ہدایت کا شکریہ ادا کریں گے۔ وَشَرَّ عَنَّا مَافِي صُدُورِهِمْ  
مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا  
لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنَّ هَدانا اللَّهُ۔

## ہدایت یافتہ کے علامات قرآن کریم سے

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱﴾ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا ذَکَآءُ  
اِیَّی اللّٰہِ لَعَلَّہُمْ اُبْشَرُ فِیْ شَرِیْعٰتِہِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ

وَالَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَ مَا اَدْلٰیكَ الَّذِیْنَ هَدٰی اللّٰہُ وَاولٰئِكَ  
ہُوَ اَوْلٰوْا لْبَابِ۔

اور وہ لوگ جو شیطانی عبادت سے بچتے ہیں اور ان لوگوں کو مبارک پہنچوں  
اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو  
مبارک کیجئے جو بات کو کانوں سے سنتے ہیں اور اچھی بات کی اتباع کرتے ہیں  
میں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔

تفسیر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب میرے رب کریم نے ہدایت فرمائی  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دامن میں چھپا لیا تو بعد ازاں کوئی قوم نہیں  
ہو سکتی کہ انہوں نے بت پرستی کی جو اور جب ان سے بعد ازاں بت پرستی ثابت  
ہوئی تو آیت مذکورہ بالا سے وہ ہدایت خداوندی پر ثابت ہوئے۔

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱﴾ الَّذِیْ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشٰہِدًا مِّنَّا فِی  
النَّفْسِ عَزِیْمٰہِ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَحْشَوْنَ رَبَّہُمْ لَعَلَّہُمْ یَنْتَلِیْنَ  
ذَہَبًا وَقُلُوْا بِہُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِکَ هُدٰی اللّٰہِ یُہْدِی  
مَنْ یَّشَآءُ۔

اللہ تعالیٰ جس نے بہت اچھا کلام کھڑا کرنا زلی فرمایا جو ایک دوسرے سے متما  
ار پار آتا ہے۔ کہتے ہیں۔ اس سے ان لوگوں کے بدن جو اپنے رب ڈرتے ہیں  
ان کے بدن نرم ہو جاتے ہیں اور ان کے دل ذکر اللہ میں مشغول ہیں یہ اللہ کی ہدایت  
جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔



ہدایت کو چھپانے والا خداوند کریم کے نزدیک ملعون ہے

البقرہ ۲۱۹ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا آتَوْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ  
لَعَنَّا مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ  
وَيَلْعَنُهُمُ النَّاسُ﴾

بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو ہم نے واضح دلائل و معجزات کے  
نازل فرمائی بعد اس کے کہ ہم نے اس کو لوگوں کے لئے کتب میں بیان کیا ہے  
اللہ ان کو لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی ان کو لعنت کرتے ہیں۔  
اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اپنے احباب و ساتھیوں کے لئے  
علیہ وسلم نے ہدایت کو قطعاً چھپایا نہیں۔

قیامت کے دن کفار ہدایت کو ترسیں گے

القصص ۲۰ ﴿وَسَاءَ الْعَذَابُ الَّذِي أَنَّهُمْ كَانُوا فِيهِ يَسْتَدْفُونَ  
اور وہ کفار عذاب کو دیکھیں گے۔ (تو افسوس کریں گے)  
کہ وہ ہدایت پر ہوتے۔

تو آج عذاب الہی میں گرفتار نہ ہوتے۔

حسنات و نیکوئیوں سے نجات دیتے ہیں

الانبیاء ۱۰۱ ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ

﴿وَيَلْعَنُهُمُ النَّاسُ﴾

بے شک وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے نیکیاں سبقت لے گئیں یہی لوگ  
خدا سے دور کئے جائیں گے ورنہ کی آہٹ کو بھی نہ نہیں گے اور وہ جو ان کے  
کیا یا نہیں گئے ہمیشہ ان کو ملے گا قیامت کبریٰ کا ان کو غم نہ ہوگا اور ملاکہ ان کا  
استقبال کریں گے یہی ہے تمہارا وعدہ دن جو تم وعدہ کئے گئے تھے۔

الاعراف ۹ ﴿وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمَا مِنْهُمْ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ  
الاعراف ۱۱ ﴿ذُوْنَ ذَالِكِ﴾

اور ہم نے زمین میں تمام گروہوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا بعض ان سے صالحین کا  
گروہ اور بعض ان کے علاوہ ہیں اور ہم نیکوں اور برائیوں کے ساتھ ان کی آزمائش  
کئے ہیں تاکہ وہ بازر رہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جماعت صالحین اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و  
محبوب جماعت ہے اور صالحیت کا مرتبہ کثرت حسنات سے ملتا ہے اور اس آیت  
آئمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کثرت حسنات نیات کو مشابہتی میں حسنات کی موجودگی میں  
نیات نہیں رہتی یہ خدائی وعدہ ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہے۔

ہود ۱۲ ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ بِهِنَّ السَّيِّئَاتِ﴾  
بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔



اور حسنات کے لئے اسلامی ہونا شرط ہے اور حسنات کی قبولیت تب تک ہے جب نیکی کنندہ مسلمان ہو اگر مسلمان نہیں تو اس کی نیکی نہ ہی برائیوں کو مٹاتی اور نہ ہی نجات کا باعث ہوتی ہے۔ لہذا حسنہ کے لئے اسلام شرط ہے جو مسلمان اس کی کوئی نیکی منظور نہیں کیونکہ رب کریم کو اسلامی سودا پسند ہے باقی نہیں جہاں ارشاد الہی ہے۔

اسلام



ایک مقلد طریقے سے اس نیکی نہیں کی۔

خداوند کریم کے نزدیک دین اسلام ہی ہے

ال عمران ۳۱ { اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ -

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔  
نوٹ: جو اسلام سے دور ہے وہ دین خداوندی سے دور ہے۔

مولیٰ صاحب تم کہتے ہو کہ جو مسلمان ہو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال قبول کرتا ہے  
سائل: حالانکہ لوگ اپنے آپ کو مومن کہلاتے ہیں اور نیکی کے دعویٰ دیتے ہیں۔

دوست بات یہ ہے کہ قرآن حکیم میں انسان کے صحیح ہونے کے لئے رب کریم  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ایک طریقہ فرمایا ہے اسلام اول ہے ایمان بعد میں سب انبیاء علیہم  
السلام مسلمان تھے اور انہوں نے اپنی اولاد کو بھی یہی وصیت فرمائی۔

سینے چند حوالہ جات قرآن کریم کے آپ کے سامنے مختصر عرض کرتا ہوں۔

زمین و آسمان کی ہر شے اللہ کے لیے مسلمان ہے

ال عمران ۳۱ { اَنْفِخِ بِنَفْسِیْ فَاَنْفِخْ دِیْنَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا ذٰلِکُمْ یُقْبَلُ مِنْہُ وَ  
اَلْاَوْحٰی طُوْعًا وَّکَرْهًا وَ الْبَیْدُ یُوْجَعُونَ -

کیا وہ اللہ کے دین کے سوا دین کی تلاش کرتے ہیں حالانکہ اسی کے لئے جو شخص  
آسمانوں اور زمینوں میں ہے اسلام لایا ہے فرمانبردار ہو کر یا مجبوراً اور اسی کی طرف  
نم کوٹائے جاؤ گے۔

رب کریم کو مسلمان کے اسلام کا سودا منظور ہے

البقرہ ۱۱۰ { یَاۤاٰمَنُ اسْلَمَ وَجْہُکَ لِلّٰہِ وَھُوَ مُخِیِّنٌ فَکَلِمَۃُ الْاٰخِرِ کَعِیۡتِ  
رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ -

ہاں جو شخص خاص اللہ کے لئے اسلام لایا اور نیکی کرنے والا ہے تو اس کے  
نیکی کا ثواب اس کے رب کی طرف ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمناک  
اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ پہلے اسلام میں داخل ہو جب مسلمان بن جائے پھر  
نیکی کرے گا اس کا ثواب اس کو رب کریم کی طرف سے ملے گا اس کی نیکی ضائع نہیں  
سکتی اور نہ ہی اس کو قیامت و قبر و حساب کا ڈر و غم ہے۔

غیر مسلم کا سودا رب کریم کے نزدیک قبول نہیں

ال عمران ۳۱ { وَ مَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا ذٰلِکُمْ یُقْبَلُ مِنْہُ وَ  
اَلْاَوْحٰی طُوْعًا وَّکَرْهًا وَ الْبَیْدُ یُوْجَعُونَ -

اور جو شخص اسلام کے سوا دین تلاش کرتا ہے تو اس کی طرف سے ہرگز نہ قبول کیا  
گا اور وہ آخرت میں خسارے والا ہوگا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم کے نزدیک سوائے دین اسلام کے کوئی  
طریقہ قبول نہیں اور اگر کسی اور طریقہ پر نیکی کرنا چاہے تو وہ بھی مردود کیونکہ خداوند کریم



## ابراہیم علیہ السلام مسلمان تھے

البقرہ ۱۲۵ وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْبَاقِيْنَ  
وَلَقَدْ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ  
إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ  
وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
فَلَمَّا تِمَمَتْ إِلَيْهِ أَمْرُهُ اسْلَمُوا لَهُ فَمَكَّمُوا بَيْتَ الْأَبْدَانِ  
إِذْ قَالَ لِأَبْنَيْهِ مَا بُعِدْتُ عَنْ مِلَّةِ آبَائِي وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُسَلِّطُوا عَلَيَّ  
وَعَلَى بَيْتِي فَاسْكَنْهُنَّ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُونَ لَوْلَا فَتَنَّاكَ أَنْ تُلَاقِيَكَ بِرَبِّكَ  
وَأَنْ تَقُولَ لَمْ يَصْلُحْ لِي بِهَذَا الْغُفْلَ الْغُلُوفُ

اور کون شخص وگروانی کرتا ہے دین ابراہیم علیہ السلام سے مگر جس کا نفس حق پرست  
ضرور چھاؤ کیا ہم نے اس کا دنیا میں اور بے شک وہ آخرت میں ضرور نیکیوں سے ہے جب  
ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے فرمایا اسلام لا تو کہا اس نے میں رب العالمین کے لئے اسلام  
اور اسی کا حکم کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے یوسف  
بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے فرمایا ہے۔ تمہارے لئے دین کو اور تم غیر اسلام کے نہ مانتا کیا  
حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کا وقت وصال آیا جب اس نے اپنے بیٹوں کو کہا مجھے  
بعد کس کی تم عبادت کرو گے انہوں نے کہا ہم تیرے معبود کی عبادت کریں گے اور تیرے پاس  
وہ ہے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے معبود کی جو عبادت  
ہی ہے اور ہم اسی کے لئے اسلام لانے والے ہیں۔

قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حکماً فرمایا اسلیم لا حضرت  
ابراہیم علیہ السلام نے نہیں فرمایا کہ یا اللہ کیا میں پہلے مسلمان نہیں ہوں جو کہ وہ پہلے ہی  
مسلمان تھے اللہ تعالیٰ کے مطیع تھے اس لئے انہوں نے فوراً اقرار فرمایا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ  
الْعَالَمِينَ معلوم ہوا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو رب کریم نے مسلمان ہونے کا زبانی اقرار کرایا  
تو انہوں نے تو تم اگر اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا اقرار نہ کرو گے تو تمہیں رب کریم کیسے چھڑے  
پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سنت اللہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی اولاد اپنی اولاد کو  
اسلام دیا کہ فلا تمون الا و اسلمو مسلکون مساب اقرار کیا کہ تمہیں لئے مسلکون ہم  
ب اللہ کے لئے اسلام لانے والے ہیں۔

## تمام انبیاء علیہم السلام مسلمان تھے

المائدہ ۷۱ اِنَّا اَنْزَلْنَا الشُّرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا  
التَّبَتُّونَ الَّذِينَ اَسْلَمُوا

ہم نے تورات کو نازل فرمایا اس میں ہدایت ہے اور نور ہے فیصلہ کرتے تھے  
ان کے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام جو مسلمان تھے۔

## مُصْطَفٰی صَلى اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مسلمان تھے

الانعام ۶ قَدْ اَفْضَيْنَا اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ  
فَمَا وَجَّهَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلى اللّٰہ علیہ وسلم بے شک میں حکم کیا گیا  
ہوں کہ میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔



## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان اسلام

۱۴۱ { قُلْ إِنَّمَا يُدْعِي إِلَىٰ آثِمَا إِلَهُكَ إِلَهًا وَاحِدًا ۚ فَمَا لَكُمْ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ }  
 ۱۴۲ { فَرَادِيحُجَّةٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ }  
 ۱۴۳ { بَاتِ نَهِيں میری طرف ہی کی }  
 ۱۴۴ { کہ ہے اور کوئی نہیں تمہارا معبود ایک ہی ہے تو کیا تم اسلام لانے والے ہو۔ }

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو رب کریم نے مومن بنایا

۱۴۵ { قُلْ كُونُوا إِنَّمَا يَأْتِيكُمُ الْإِيمَانُ وَالْإِيمَانُ إِلَىٰ رَبِّكُمْ }  
 ۱۴۶ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۴۷ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۴۸ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۴۹ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۵۰ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۵۱ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۵۲ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۵۳ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۵۴ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۵۵ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۵۶ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۵۷ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۵۸ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۵۹ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۶۰ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۶۱ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۶۲ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۶۳ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۶۴ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۶۵ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۶۶ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۶۷ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۶۸ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۶۹ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۷۰ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۷۱ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۷۲ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۷۳ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۷۴ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۷۵ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۷۶ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۷۷ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۷۸ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۷۹ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۸۰ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۸۱ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۸۲ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۸۳ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۸۴ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۸۵ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۸۶ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۸۷ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۸۸ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۸۹ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۹۰ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۹۱ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۹۲ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۹۳ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۹۴ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۹۵ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۹۶ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۹۷ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۹۸ { أَسْمِعُوا }  
 ۱۹۹ { أَسْمِعُوا }  
 ۲۰۰ { أَسْمِعُوا }

کہو تم ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے میں اور جو کچھ ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لائے میں اور جو حضرات ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد پر جو نازل ہوا اور جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام و یسے کے اور جو تمام انبیاء علیہ السلام میسے کے اپنے رب کی طرف سے ہم ان کسی ایک کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے اور ہم خدا کے لئے سر جھکانے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ایمانی افراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بات کرنا شروع نہیں کیا تاکہ ایمان بالیقین شریعت محمدیہ میں باطل ہو جائے اور دوسرا اس لئے کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمنان کے ایمان پر حملہ آور نہ ہو گئے اس لئے رب کریم

۲۱ { وَأَمْرٌ أَنْ أُسَلِّمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ }  
 ۲۲ { اور میں حکم کیا گیا ہوں کہ میں یہاں عالمین کے لئے اسلام لائے }

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب

رضوان اللہ علیہم اجمعین مسلمان تھے

۲۳ { فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ ابْتَدَعَ }  
 ۲۴ { وَقَدْ لِلَّذِينَ أَوْحُوا الْكُتَابَ وَالْأَمِينَ }  
 ۲۵ { فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدْ أَهْنَدَ }  
 ۲۶ { وَإِنْ كَفَرُوا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ }  
 ۲۷ { وَاللَّهُ بِصِرِّ الْعِبَادِ }  
 ۲۸ { فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ ابْتَدَعَ }  
 ۲۹ { وَقَدْ لِلَّذِينَ أَوْحُوا الْكُتَابَ وَالْأَمِينَ }  
 ۳۰ { فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدْ أَهْنَدَ }  
 ۳۱ { وَإِنْ كَفَرُوا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ }  
 ۳۲ { وَاللَّهُ بِصِرِّ الْعِبَادِ }

ناگہ یہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو آپ فرمادیں میں خالص اللہ کے لئے اسلام لائے ہوں اور جس شخص نے میری تابعداری کی وہ بھی مسلمان ہے اور آپ ان لوگوں کو فرما دیجئے

۳۳ { قُلْ إِنْ هَدَىٰ اللَّهُ هَؤُلَاءَ لَهْدًى }  
 ۳۴ { وَأَمْرٌ أَنْ أُسَلِّمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ }  
 ۳۵ { فَرَادِيحُجَّةٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ }  
 ۳۶ { بَاتِ نَهِيں میری طرف ہی کی }  
 ۳۷ { کہ ہے اور کوئی نہیں تمہارا معبود ایک ہی ہے تو کیا تم اسلام لانے والے ہو۔ }

۳۸ { فَرَادِيحُجَّةٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ }  
 ۳۹ { بَاتِ نَهِيں میری طرف ہی کی }  
 ۴۰ { کہ ہے اور کوئی نہیں تمہارا معبود ایک ہی ہے تو کیا تم اسلام لانے والے ہو۔ }



نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبان مبارک سے کہلو اگر قرآن میں تحریر نہ ہو  
تھا کہ ان کی ایمانی سند تحریر قیامت تک باقی رہے۔

## ابراہیم علیہ السلام کا دین اسلام تھا

النساء ۵ { وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ زَاكِيٌّ  
أَمَلَةً زَكِيًّا هَيْبَةً حَنِيفًا أَعْتَدَ اللَّهُ لِابْنِ آدَمَ  
اور کون شخص زیادہ بہتر ہے دین کے لحاظ سے جو اسلام لایا خاص اللہ  
اور وہ نیکی کرنے والا ہے اور اس نے تابعداری کی ملت ابراہیم حنیف کی اور  
اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب بہتر دین اسلام  
ہے اور مسلمان سب بہتر وہ ہے جو مسلمان ہے وہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت کا متبع  
اور جو ایمان نہیں ملتا ابراہیم سے خارج ہے داخل نہیں۔

## ہر انسان کو رب کریم نے مسلمان کی قرار کا حکم کیا

الاحقاف ۲۶ { وَوَعَيْنَا الْإِنْسَانَ بُوَ الْإِدْيَةِ إِحْسَانًا حَلَلَتْهُ أُمَّةٌ لَّعَلَّ  
أَوْ وَضَعَتْهُ كُنْهًا وَحَلَلَتْهُ دِيْنًا لَّعَلَّ  
حَقُّهُ إِذَا بَلَغَ أَسْتَدَّ لَهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْ رِعَيْتُنِي أَنَا  
يَعْنِيكَ الرَّحْمَنُ أَفَعَمَّتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَتِي وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ  
أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

اور ہم نے انسان کو حکم کیا اپنے ماں باپ سے احسان کرنے کا اس کی ماں انسان  
کے ساتھ تھا یا اور تکلیف سے ماں نے جنا اور اس کا حمل اور اس کے مودھ چھڑانے  
میں مہینے ہوئے تھے کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس سال کو پہنچ گیا اس نے کہا اے  
رب مجھے عمت دے کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کروں۔

جو نونے مجھ پر انعام کیا ہے اور میرے ماں باپ پر بھی اور مجھے عمت کہ میں اچھا  
کی کروں جس کو تو پسند فرماوے اور اصلاح کر میرے لئے میری اولاد میں میں نے تیری  
عزت جرج کیا اور میں مسلمانوں سے ہوں۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہر انسان جو بدعت کو پہنچے وہ مسلمان بنا ہوا  
تو یہ کرے اور اپنی زبان سے اسلام میں داخل ہونے کا اقرار کرے اور دربار خداوندی میں  
اقرار کرے اِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ جب تک نہ بانی مسلمان ہونے کا  
اقرار کرے اس کی نیکی اس کو خداوند کریم کی طرف نہیں جاسکتی کیونکہ کبریا علیہ السلام  
سب قبول کرنا صحت کے لئے شرط ہے تمام مذاہب ایک مذہب اسلام ایسا مذہب ہے جو  
خداوند کریم تک پہنچاتا ہے ورنہ تمام عمر عبادت اور نیکی میں مشغول رہے کبھی کامیاب نہیں ہو  
سکتا یعنی خدا رسید نہیں بن سکتا اور جو شخص اسلام کی طرف راغب ہو اس کو رب کریم  
انسان کے اسلام میں داخل ہونا ہے تو پوری طرح داخل ہو گئے تو تمہاری نجات ہے ورنہ  
میں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

## دین اسلام میں پوری طرح داخل ہونے کا خدائی اعلان

البقرہ ۲۵ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ



الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝

اے ایمان والو! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں نہ کرو یہ شک وہ تمہارے لئے ظاہر دشمن ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اسلام میں پوری طرح داخل ہو جائیں تو ہمارے لئے ہے اور پوری طرح تب ہم داخل ہو سکتے کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چنانچہ پر اعتراض نہ کیا جائے جس کو صدیق بنا دیں اس کو صدیق تسلیم کیا جائے اور فاطمہ بنا دیں اس کو فاطمہ تسلیم کیا جائے جس کو غنی بنا دیں اس کو غنی تسلیم کیا جائے مرتضیٰ بنا دیں اس کو مرتضیٰ تسلیم کیا جائے اور اگر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج سے کسی ایک پر زبان رازی کی یا دل میں ہی خللات کھٹکا تو دل میں ایمان نہیں ہے ایمان کی سب سے متعلق برائی حال کر کے ایمان کی جڑیں کٹ گئیں آپ کے ساتھیوں میں ایمان کی نکتہ پھٹ رہا ہے اسباب کا حامل ہوا اگر آپ کی ہر تعلق والی شئی کو تاج نہ بنایا دل میں جگہ نہ دی اور پھیلے گناہوں کی معافی نہ مانگی اور جو دین اسلام میں ہو کر مسلمان نہیں بنا وہ شیطان کی اتباع میں ہے۔

## کفار قیامت کے دن اسلام سے تریس گے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّہٖمَا یَوْمَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَاَکُوۡا اَمْۡسِلِیۡنَ ذُرِّہُمۡ یَاۡۤاٰیۡہِہٖمۡ اَوۡ یَحۡبِیۡتُمۡتَعُوۡا وَیَلِیۡہُمۡمُ الْاَمَلُ فَاَسُوۡنَ یَعْلَمُوۡنَ

کفار قیامت کو بہت آرزو کریں گے کاش کہ وہ مسلمان ہونے انہیں چھوڑے کہ وہ دنیاوی نفع لیں اور بہت جیتی ہے ان کو آرزو تو عنقریب معلوم کر لیں گے وہ

علی رضا مولوی صاحب اسلام میں کیسے داخل ہونا چاہیے اور پہلے لوگ اسلام میں پوری طرح کیسے داخل ہوتے تھے۔

محمد عمرؑ انبیاء علیہم السلام بھی تمام مسلمان تھے اور ان کو ربِّ کیم اپنی زبانی اَسْلِمْتُ سے اقرار کرنا تھا تاکہ باقی مخلوق کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ نبیوں نے دل سے مذہب اسلام کا اقرار کیا لہذا ہم نے بھی دل میں اقرار کر لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے زبانی اقرار کر لیا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے تاکہ ان کی امتیں بھی زبانی مذہب اسلام کا اقرار کریں اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کے رب و ربوہ اسلام میں داخل ہوتے تو آپ ان سے اسلامی بیعت لیتے اور باغی تھے ہاتھ لگاتے کہ اے اسلام میں داخل ہونے والے تو کہہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ اسلام میں داخل ہو کر اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں بناؤ گا اور نہ چوری کروں گا اور نہ زنا کروں گا اور نہ اپنی اولاد کو زندہ درگور کروں گا اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہر نیکی کروں گا آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کروں گا جب اسلام لانے والا یہ اقرار کر لیتا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے دعا مغفرت فرماتے اور اس کو اپنی اطاعت میں منظور فرما لیتے۔

علی رضا مولوی صاحب کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جن کو آپ نے مسلمان بنایا وہ تمام اسلام پر مضبوط رہے یا کچھ ان میں منافق بھی تھے جو ادھر سے اسلام میں داخل ہو گئے اور اندر سے ان کے دشمن رہے۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو مسلمان بناتے تھے وہ کھرے ہی ہوتے یعنی جن کا ظاہر و باطن درست ہوتا ان کو ہی آپ اپنی مصاحبت میں رکھتے



اور مسلمانان ان کے ساتھ رشتہ داری بھی کرتے اور جو ظاہر سے اسلام میں  
ہوتا اور اندر نفاق رکھتا تھا آپ اس کو اپنی مشاوریّت کیٹی میں یا دھار  
میں کوئی عہدہ دیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ آپ نے رشتہ داری بنایا  
بھاری باتیں نفاق کے خلاف غصہیں تیسری بات یہ ہے کہ منافقین سے  
نقلی مسلمانوں کو متنبہ کر دیتا ہے کہ فلاں فلاں شخص منافق ہے اس سے  
کچھ کر رہنا اور ان کے رد میں ربّ کریم اپنی آیتیں نازل فرماتا جو کھڑے  
ہوئے ان کے شان میں علیحدہ آیتیں نازل ہوئیں اور منافقین کی تہنیتیں  
آیتیں علیحدہ ہوئیں اور مسلمانوں کو جنگ احد میں دھوکہ دیا اور واپس لوٹ کر  
اللہ تعالیٰ نے منافقین کی علیحدگی کے لئے آیتیں نازل فرمائی شروع کر دیں  
کو اپنے پاس بیٹھنے بھی نہ مسجد میں داخل بھی نہ ہونے دو اور مصطفیٰ صلی  
علیہ وسلم کے متبعین جو ان کے دھوکے میں آ گئے ان کو معاف فرمایا اور  
کوئی شخص اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے میدان چھوڑ کر گھر نہیں آیا جب  
نے یا د فرمایا وہ فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔

علی رضاؑ مولوی صاحب حضور کے اصحاب کسی منافقین نفع کئی خود غرض  
اچھے بھی تھے۔

”محمد عمر“ بھائی صاحب اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
فرمائے اصحابی نہ خوب نے اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یا  
اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ان کو عطا فرمایا  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منظور و قبول فرما کر درست فرمایا اور

## آیت تطہیب للاصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ  
يَمُزِّقَ الْجَبِّيَّتَ مِنَ الطَّيِّبِ -

اللہ تعالیٰ کو گوارہ نہیں کہ مؤمنین کو اس حالت پر رہنے دے جس پر تم جو حقی کہ خبیث  
علیہ کر کے گا پاک سے۔

## آیت تطہیب کی تفسیر شیعہ تفسیر سے

تفسیر قمی ۶۵ { مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ  
يَمُزِّقَ الْجَبِّيَّتَ مِنَ الطَّيِّبِ } یعنی المناہق

الاصحاب من الصادق المؤمنین بالنعمان اللہی مبین بیدھم۔  
اللہ تعالیٰ کو گوارہ نہیں کہ مؤمنین کو اس حالت پر چھوڑے جس پر تم جو حقی کہ خبیث



طیب سے علیحدہ کرے، یعنی جھوٹے منافق کو سچے مومن سے علیحدہ کرے، لہذا جس نے ان کے درمیان قیڑ کی۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے عثمان ارشاد فرمائے۔

## مومنین و منافقین کا خدائی فیصلہ

۱۔ کفار و منافقین جہنم میں ہیں۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایماندار ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف مومنین ہی نہیں بلکہ طیبین بھی ہیں۔

۴۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن جہنم میں ہیں۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے خبیثوں کو طیبین سے علیحدہ کر دیا۔

## نتیجہ

جماعت اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین طیبین ہیں ان میں خبیثا یعنی کفار

و منافق کا دخل ممنوع ہے کوئی کافر یا منافق ان میں مجالست و موافقت نہیں کر سکتا۔ اور

خبیثا و فزآن کریم میں و طیبوں کو بھی رب کریم نے فرمایا ہے۔

## خبیثا و طیبی ہیں

الانبياء ۱۴ ﴿وَلَوْ طَافَ انْتِبَهُ حُكْمًا وَعِلْمًا فَجَبْنَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ الَّذِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسَقِيْنِ

کیوں جناب! اللہ تعالیٰ اپنے اسی قانون سے نہیں اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اصحاب کے دھڑے میں شامل نہیں ہونے دیتا تو اس وقت منافق و کافر کو کیسے داخل

الابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحابی کافر و منافق نہیں ہو سکتا اور جو کافر

ہو وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحابی نہیں بن سکتا جیسا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد کوئی نبی اللہ نہیں بنا سکتا اور نہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد کوئی کسی کو نبی کا خطاب کر سکتا ہے اسی طرح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد آپ کے وصال تک ایمان

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ شریعت اپنی آنکھوں سے کر لی وہ مصطفیٰ صلی

صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحابی ہے آپ کے وصال کے بعد اگر لاکھ مرتبہ بھی کوئی شخص مصطفیٰ صلی

صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مشرف ہو نہیں نہیں بلکہ ایک آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی اپنی

آنکھوں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہٹائے پھر بھی وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اصحابی کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے کہ جس نے اپنی زندگی میں ایمان لا کر ایک دفعہ ہی پڑا

اسی ہو۔

علی رضا مولوی صاحب اصحابی خود ہی بنے تھے ان کو اللہ اور اللہ کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب نہیں بنایا۔

مجموعہ معلوم ہوتا ہے کہ اذروئے قرآن کریم یہ تو تم تسلیم کر چکے کہ اللہ تعالیٰ نے

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبیثوں کے نبوت سے پاک رکھا کیونکہ

اس پر اعتراض نہیں کر سکے خاموشی نیم رضا اب اصحاب کی صحابیت کے متعلق عرض

کر دیتا ہوں۔



## صحابیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ رب کریم نے ان کو عطا فرمایا

۱۱ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُوْمِنُ بِآلِهَةِ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ  
۱۲ قُرْبَتٍ عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَوَاتُ الرَّسُولِ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ  
۱۳ فَمَن تَلَاهَا فَلَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

اور بعض دیہاتیوں سے وہ شخص ہے جو اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور قیامت تک اللہ ہی اور جو خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قریب ہونے کے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے لئے خرچ کرتا ہے خبردار ضروریہ خرچ کرنا ان کی قربت کے لئے ہے اللہ تعالیٰ ان کو جلدی اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم صحابہ کرام ہیں اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کے لئے اللہ تعالیٰ کے لئے اس میں اپنی تمام عمر میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں ان کو صحابیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہدہ نصیب فرمایا جو آپ سے پہلے کسی کو نصیب نہیں ہوا اور نہ بعد میں کسی کو نصیب ہو سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ

سِرِّكَ اِذَا احْسَدَ ۔

جب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ طیبہ پڑھا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بنایا اور ان کے مسلمان ہونے کی سند رب کریم نے ہو ستمکرم المسلمین اپنی قربت سے نکھڑی تو اس پر شہادت بھی ضروری تھی تو اللہ تعالیٰ نے لِيَكُوْنَنَّ الرَّسُوْلُ

## صحابیت



## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرب کریم نے

### مسلمان ہونے کی سند عطا فرمائی

الحج ۱۰ ﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ احْبَبَ إِلَيْكُمْ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ﴾  
 ﴿فِي الدِّينِ مِنْ حَرْجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّكُمُ﴾  
 ﴿السُّلَيْمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَ﴾  
 ﴿تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاتَّقُوا﴾  
 ﴿اللَّهَ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝﴾

اور جہاد کرو تم اللہ کے راہ میں حق جہاد کرنے کا ہے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رب نے تمہیں چن لیا ہے اور اس نے تم پر دین میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی تمہارا باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے رب کریم نے تمہارا نام پہلے ہی مسلمان رکھا اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان رکھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہی دیں اور تم لوگوں پر گواہ رہو تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور وہی تمہارا مددگار ہے تو وہ بہت اچھا دوست اور بہت اچھا مددگار ہے۔

اس آیت کریمہ مذکورہ بالا سے سات امور ثابت ہوئے۔

۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے تمام امت سے برگزیدہ فرمایا۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین میں کوئی تنگی نہیں دی۔

۳۔ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمان و النورین اور علی المرتضیٰ

شہیداً علیکم خداوند کریم نے خالی تحریر ہی نہیں لکھ دی بلکہ تحریر پوری کی ہے اپنی تحریر پر شہادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبت فرمائی کہ حضور آپ بھی لکھ دیں کہ میں اللہ کو مسلمان کیا ہے اور اصحاب کے مسلمان ہونے پر میری شہادت ہے تو اس آیت کریمہ سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول ہونے کی تحریر خداوند موجود شہادت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم موجود اور ملت ابراہیم علیہم السلام پر ان کا عمل پیرا ہونا بھی تحریر خداوندی قرآن کی اس آیت میں موجود اور ساتھ ہی خداوند کریم نے اس آیت کریمہ کتب سماویہ کا حوالہ بھی دیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقینوں کا شان صرف قرآن میں ہی ہے نہ دوسرے جگہ نہیں بلکہ فرمایا کہ تمام کتب سابقہ سماویہ میں بھی حج کر چکا ہوں ثوابت ہو کہ جو شخص اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کا بھی دشمن ہے وہ خداوند کریم کا بھی دشمن و مخالف ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی منکر قرآن کریم کا بھی منکر اور سابقہ کتب سماویہ کا بھی منکر جیسا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر دعویٰ خداوندی ہو گا ان کے خلاف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شہادت دینگے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو میں نے مسلمان کیا ان کو یہ غیر مسلم کہنے والے ہیں جن کو میں نے مومن بنایا ان کو معاذ اللہ یہ منافق کہنے والے خود ایمان کے مدعی ہیں اور باطن میں تقیہ کر کے اسلام کے دشمن ہیں بنیان اسلام کے دشمن قرآن کی پر شہادت سے کہ کیا اللہ جن کو نہ نے تم کو مسلمان بنایا ان کو یہ کہہ کر کہ میں نے جو معاذ اللہ برائی سے منہ پھرتے تھے اَقَادَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ وَمِنْ سَائِرِ الْعَالَمِ الرَّحْمَنُ وَالْقَرَّانِ وَلَا صَحَابِهِ وَالْأَمَّاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔



رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

۴۔ اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دین ابراہیم علیہ السلام پر ہیں۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رب کریم نے مسلمان رکھا ہے ان کو حضرت

علیہ وسلم نے مسلمان بنایا اور رب کریم نے ان کو شتمکھ المسلمین فرمایا

سند تحریری عطا فرمادی جس کو مولوی مسلمان کر کے نہ لکھ دے اس کو کوئی اور

نہیں لکھتا اگر کوئی کر دے تو اس پر دعویٰ کیا جائے تو وہ سزا یافتہ ہو جائے

تو جس کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھا کہ مسلمان کیا ہوا اور ان کے مسلمان

کی سند رب کریم اپنی تحریر سے لکھ دے تو دنیا کا کوئی مسلمان مومن ان کے دوح میں

نہیں کر سکتا اگر کرے تو اس کا دعویٰ کسی اصحاب کے ذمہ نہیں بلکہ اس کا دعویٰ

ہے کیونکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہونے کی سند رب کریم نے

فرمائی ہے تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام میں شک لانے والے پر دعویٰ

خداوندی ہوگا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اچھا نہ سمجھنے والا رب

کی طرف سے ہی سزا بابت ہوگا تو جس مقدس کی مدعی خود کو غرث ہو اور وہ

گوشت کا مقابل ہو تو بھلا سزا بابت کیسے نہ ہو سکے گا۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مسلمان: تورات و انجیل کتب سابقہ سادہ ہیں۔

۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قرآن بھی مسلمان ہیں۔

خدا کی وحدہ اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمان علیہ وسلم کوئی تکلیف نہیں

الواقعہ ۲۷ { فَمَسْلَمٌ مِنْ آمَتِ الْيَمِينِ -

پھر سامتی ہے آپ کے لئے دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں جنہوں نے اپنا بیعت کا دایاں

ہاتھ دیا وہ ہاتھ خداوند کے قبضے میں پڑا تو ان کو اللہ تعالیٰ نے اصحاب یمن کا لقب

دیا اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب یمن جنہوں نے آپ کے دست پاک پر بیعت کی ان

کو یقین دلایا وہ آپ کو کیا آپ کی آل کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دے سکتے۔

۴ { فَمَا آتَيْنَا الْمُتَّقِينَ اللَّهُ وَاعْتَصِمُوا بِهِ لَيْسَ خِلْمُهُ

الْمَسَامُ ۴ { فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلًا وَ لِيُكَلِّمَهُ بِالْبَيْدِ

رَاطًا مَسْتَقِيمًا۔

پھر لیکن وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

ساتھ لے لیا تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا اور اپنی طرف

ان کو صراط مستقیم کی ہدایت بھی دے گا۔

تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک

میں بیعت کی اور رب کریم نے ان کے ہاتھوں کو تقام لیا اور

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسلمان بنایا اور رب کریم

نے ان کو مسلمان ہونے کی سند عطا فرمادی تاکہ ان کے متعلق مسلمان ہونے کا کسی کو شبہ نہ رہ جائے

اور رب کریم کی طرف سے ان کو اصحاب یمن کا خدائی خطاب ملا اور قیامت کے دن بھی

ماتما من اؤ فی کتابہ بیعت کے مصداق ہوئے اور رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کو بیعت کرنے والوں کی طرف سے تکلیف پہنچنے کا یقین بھی دلایا اب کوئی ان کا

دین پر کہے کہ اصحاب اللہ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو تکلیف دے کر حضور



حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی یہ ان کا کہنا محض بہتان ثابت ہوا کیونکہ اگر اس  
ثلثہ کے متعلق یہ شبہ کیا جائے تو معاذ اللہ مذکورہ بالا فرمان خداوندی وعدہ غلط ثابت  
نہی لے گا لیکن اللہ تعالیٰ یَصِفُونُ تو جس کا دل چاہے صاحبِ ثلثہ پر حضور کی تکلیف  
کا بہتان لگا کر اپنے حسد کی آگ کو مسکا لے اور جس کا دل چاہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم پر امن رہنے کا عقیدہ رکھ کر ان سے اپنا عقیدہ فرمان خداوندی کے  
مطابق بنا لے۔

اور اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جنہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے رو بہ و آپ کی زبانی اسلام قبول کیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اسلام  
پر بیعت لی اور دستِ پاک ان کے دستِ پاک پر رکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ  
اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم نے جو میرے پیارے محبوبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
دستِ پاک پر اسلام کی بیعت کی یہ نہ سمجھا کہ یہ حضور کا ہاتھ ہے یہ سمجھا کہ ہمارے خدا کا  
کا ہاتھ ہے۔

## آیت ید اللہ

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اُنی ہاتھ تھا

اَلَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ يَبَايِعُونَكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ  
اَبَدًا يَوْمَئِذٍ قُلْتُ فَاَنْتَا يَكُنْ عَلَى نَفْسِهِ  
اَوْ فِي يَدَا غَمَدَةٍ عَلَيْهِ اللّٰهُ فَيُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا

بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے  
ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے تو جس شخص نے عہد توڑا تو عہد توڑنے کا بوجھ  
اس کے نفس پر ہے اور جس شخص نے وعدہ پورا کیا اللہ تعالیٰ سے جس پر اس نے وعدہ  
کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ جلدی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص سے بیعت فرماتے بیعت کا ہاتھ دایاں ہی ہوتا  
تھا تو ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں کا دایاں ہاتھ مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ پاک میں ہوتا تھا اور جن کا دایاں ہاتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے دستِ پاک میں ہو جاتا رب کریم فرماتا ہے کہ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو اس  
آیت کریمہ سے معلوم ہوا اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
کا دایاں دستِ پاک رب کریم نے بخانا ہوا ہے۔

الانفال ۹  
فَلَمَّا أَتَتْهُمْ لَوْحُومُ وَالْكَتِفَ اللّٰهُ فَتَلْهَمُوْهَا وَمَا عَيَّتْ اِذْ  
رَعِيَّتْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ رَحِيٌّ وَبَسِيْلٌ اَلْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ  
بَلَاءٌ حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

سو تم نے ان کو نہیں قتل کیا اور لیکن اللہ نے ان کو قتل کیا اور آپ نے نہیں پھینکا  
لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا تاکہ مؤمنین کی اپنی طرف سے آزمائش کرے اچھی آزمائش  
بے شک اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اسے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب تم اپنے دشمنوں کو قتل کرتے ہو  
تو وہ ہاتھوں کی طاقت نہیں بلکہ وہ دست خداوندی کی طاقت ہے جس نے تمہارے  
ہاتھوں کو بخانا ہوا ہے چونکہ یہاں نیامیں ان کا دایاں ہاتھ رب کریم کے ہاتھ میں ہے اس



لئے دائیں ہاتھ والوں کا نشان رب کریم نے بیان فرمایا۔

## اصحاب یمین کا نشان

الواقعة ۲۷ ﴿وَالصَّحَابُ الِّیْمِیْنُ مَا اصْحَابُ الِّیْمِیْنِ فِی سِدْرٍ مَّخْضُوۡطٍ  
اَوْ طَیۡحٍ مَّنۡصُوۡرٍ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ وَّمَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ  
فَاَکِهۡتِ کَثِیۡرًا لَاۡ مَقۡطُوۡعَہٗ وَّلَا مَمۡسُوۡعَہٗ وَفَرۡشٍ مَّرۡکُوۡبٍ﴾

اور دائیں ہاتھ والے کیا بات ہے دائیں ہاتھ والوں کی

بغیر کانٹے کے جھکی ہوئی ہیروں میں اور نہ بہ نہ کیلوں میں اور وسیع سایوں میں  
بہتے ہوئے پانی میں اور بہت مسدہ جات میں خوشیاں منائیں گے نہ ختم ہونے والے ہوں گے  
اور نہ روکے جائیں اور بلند بستروں میں ہوں گے۔

پھر آگے فرمایا فَاَکِهۡتِ لَّکُمُ الصَّحَابُ الِّیْمِیْنُ ۔

تو آپ کے لئے دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے سلامتی ہے۔

اطاعت



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں خلیفہ کی اطاعت جہل ہو تی ہے

الاخزاب ۲۲ { وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا } اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے

فرمانبرداری کرتا ہے۔ تو وہ ضرور کامیاب ہوا بہت بڑی کامیابی۔

محمد ۲۴ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ } اور اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

التیغاب ۲۸ { وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأُولَئِكَ يَفُوتُكُمْ } اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرو پھر اگر تم نے روگردانی کی تو اور کوئی بات نہیں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تبلیغ ہے۔

النور ۱۸ { قَدْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ } اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

النور ۱۸ { قَدْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ } اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

النور ۱۸ { قَدْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ } اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں دخولِ جنت ہے

الفتح ۲۶ { وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا } اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے

فرمانبرداری کرتا ہے۔ تو وہ ضرور کامیاب ہوا بہت بڑی کامیابی۔

محمد ۲۴ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ } اور اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

التیغاب ۲۸ { وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأُولَئِكَ يَفُوتُكُمْ } اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرو پھر اگر تم نے روگردانی کی تو اور کوئی بات نہیں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تبلیغ ہے۔

النور ۱۸ { قَدْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ } اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

النور ۱۸ { قَدْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ } اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

النور ۱۸ { قَدْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ } اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

النور ۱۸ { قَدْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ } اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔



اور اگر تم نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائشیں  
تھاں سے اعمال سے کچھ کم نہ ہوگا۔  
اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کے اعمال میں ایک ذرہ بھر کی واقع نہیں ہو سکتی۔  
کوئی ان کے تمام اعمال کا بھی انکار کرے۔ فتنہ۔

## اصحابِ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمانِ یکیم ضائع نہیں کرتے

البقرہ ۲۱ { وَمَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يُضَيِّعَ إِيْمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالشَّاكِكِينَ لَبَصِيرٌ }

اور خداوند کریم کو یہ لائق نہیں کہ اسے اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کو ضائع کرے بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان کرنے والا ہے۔

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ رب کریم کی اطاعت میں رعایت کرنا

التغابن ۲۸ { فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا سَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَلْفَتْكُمْ أَحْيَاءُ إِلَّا أَنْفُسُكُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا فَآؤْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ }

اس آیت کریمہ میں رب العزیز نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی اطاعت کی بات کی کہ اللہ سے ڈرو اپنی طاقت کے مطابق میں تمہاری طاقت سے زیادہ بوجھ کر  
اور اپنا چاہتا اور احکام خداوندی اور احکام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سننے کا  
اور اپنا اور اطاعت کا حکم بھی جاری فرمایا اور ساتھ ہی حکم جاری فرمادیا کہ اگر تم نے  
اسلامات میں کرطاعت کی اور خرچ بھی کیا تو تمہارے نفسوں کے لئے بہتر ہے اور جس نے  
نفس کو لالچ و دنیاوی سے بچایا تو یہی خلاصی پانے والے ہیں ورنہ نہیں

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو رعایت فرمائی  
اپنی طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور طاقت کے مطابق ہی سنو اور طاقت  
کے مطابق ہی اطاعت کرو گے اور طاقت کے مطابق ہی خرچ کرو گے تو تمہارے نفسوں کی خیر ہے۔

## اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے

### کلمات خداوند کریم کی زبانی

البقرہ ۳۱ { وَتَقْوَا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ }  
وَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَا فَمَا يَنبَغِي عَلَيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ أَنْ تُبْذَرُوا فِي الْهَوَا فَمَا يَذَرَ اللَّهُ لِمَنْ يُفْلِحْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَلْفَتْكُمْ أَحْيَاءُ إِلَّا أَنْفُسُكُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا فَآؤْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ }

اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے کہا ہے ہمارے رب ہم نے تیرے



کلام کو سن لیا اور تیری بخشش کی فرمانبرداری کی اور میری طرف ہی لوٹنے کی جگہ ہے  
اللہ کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا متفقہ فیصلہ فرمادیا جس میں شک  
مکن ہی نہیں۔

وَاِذْ كُوِّدَ الْبَغْتَتِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الدِّينِ وَالتَّكْوِيْنِ  
بِهِ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَتَقْوَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ  
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اور یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو اس نے تم پر کی اور یاد کرو تم اپنے آپ کے  
کو جو اس نے تم سے لیا جب تم نے کہا اے ہمارے رب ہم نے تیرے کلام کو سن لیا اور تیرے  
حکم کے فرمانبرداری کی اور اللہ تعالیٰ سے شہادت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے دلائل کو بجا جانے والا ہے  
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے  
ہوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حلیہ بیان دے چکے ہیں جس کو وہ سمجھتے ہیں اور  
یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس وعدے کے موافق ہی ثابت ہوئے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی اطاعت میں اولین مطیع ہیں اور اول و زبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں  
مشترکین تھے یہی کرتے ان کے دل کی صفائی بھی رب کریم نے فرمادی وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ  
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم لوگ صاف صاف اطاعت مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہو۔

مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ہدایت میں تو وہ صراطِ مستقیم  
پر آجاتا ہے صحابہ کرام کو جب رب کریم نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی  
اور انہوں نے ہدایت خداوندی و ہدایت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کی

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی و رسولی ہدایت یافتہ ہو کر صراطِ مستقیم پر پہنچ  
گئے جیسا کہ آیت قرآنیہ سے ثابت ہو چکا خداوند کریم کی طرف سے ان کو ہدایت کی  
ان مذہبی مل گئی پھر صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کی سند بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی  
یہ صراطِ مستقیم کی سند حاصل کر لی تو اسلام قبول کیا اور سرنگوں ہو گئے تو رب کریم نے ان کے  
ہاتھ بندھے کی تیسری سند قرآنی عطا فرمائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ان  
ان سندوں کا اصل لوح محفوظ سے اپنی ازلی ابدی کتاب قرآن کریم میں ایمان انہوں کی  
ان کے لئے نقل فرمادیا تاکہ قیامت تک ان کے واسطے اپنے اول المسلمین کی شدات کو دیکھ  
ان کے مطابق سلمان بن جابر پھر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب اسلام میں  
مل گئے تو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت  
فرمائی کیونکہ بجز اطاعت سلمان کسی مرتبے پر فائز نہیں ہو سکتا تو اب قرآن کریم  
کی اطاعت کا ذکر خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بالمشافہ اطاعت  
نے کا ذکر قرآن کریم سے سینے اور نقل کیجئے کہ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین  
اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی کی یا نہیں اور جیسا  
سلمان کو ہدایت اور صراطِ مستقیم اور اسلام کی سند رب کریم نے عطا فرمائی ایسے  
ان کو اطاعت کی سند بھی عطا فرمائی کیا ان کی بالمشافہ اطاعت رائیگاں جا سکتی  
ہے؟ پھر ان کو اطاعت سے متراکبھنے والا وہ ہے جو ان کے مقابلے میں ہدایت  
اور صراطِ مستقیم اسلام اطاعت سے بے بہرہ ہے وہ براہ راست مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
بے بہرہ و رہنے والے اور سیکڑوں برس بعد پیدا ہونے والے ان کو بے بہرہ  
ہیں یہ بات کوئی عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا۔



حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا ارشاد فرمایا

الشعر ۱۹ { اِذْ قَالَ لَهُمُ اخُو هُمُوحُ اَلَا تَتَّقُونَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کے بھائی نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں پھر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

الشعر ۱۹ { وَمَا اَنَا بِطَاغُوتٍ الْمُسُوْعِیْنِ

اور میں مومنوں کو چھوڑنے والا نہیں ہوں۔

قوم عاد کو ہود علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم دیا

الشعر ۱۹ { اِذْ قَالَ لَهُمُ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُونَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کو ہود علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

قوم ثمود کو صالح علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم صادر فرمایا

الشعر ۱۹ { اِذْ قَالَ لَهُمُ اخُو هَمُصٌ اَلَا تَتَّقُونَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کو ان کے بھائی صالح علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک

میں سے لئے امانت دار رسول ہوں تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

لوہ علیہ السلام کا اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم

الشعر ۱۹ { اِذْ قَالَ لَهُمُ اخُو هَمُوطٌ اَلَا تَتَّقُونَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کے بھائی لوہ علیہ السلام نے ان کو کہا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

شعیب علیہم السلام نے اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم دیا

الشعر ۱۹ { اِذْ قَالَ لَهُمُ شَعِیْبٌ اَلَا تَتَّقُونَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کو شعیب علیہم السلام نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں پھر ڈرو تم اور میری اطاعت کرو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو اللہ تعالیٰ نے ڈرانے کا ارشاد نہیں فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی اتباع میں ہی داخل ہوتا جس کو خدا کا ڈر ہوتا وہ سب اتباع میں آتا ہی نہیں بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو ارشاد الہی ہوتا ہے۔

الشعر ۱۹ { وَخِیْضٌ جَا حَکَ لَیْنِ اِشْبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّ عَصُوْكَ اَقْلَ اِنِّیْ بَرِیٌّ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝

اور آپ تابع داری کرنے والے مومنین کے لئے اپنے پہلو کو نرم فرمائیے پھر اگر آپ کی نافرمانی



کری تو آپ فرما دیجئے میں بری ہوں اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔

ال عمران ۳ { اِنَّ اَوْلٰى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اَتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ  
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

بے شک ابراہیم سے بہت قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کی اور یہ نبی محمد رسول اللہ بھی ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریبی ہیں اور جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان لائے ہیں وہ بھی ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریبی ہیں اور اللہ تعالیٰ مؤمنین کا مددگار ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نبی اللہ کے متبعین نبی اللہ سے اقرب ہوتے ہیں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے متبعین ابراہیم علیہ السلام سے اقرب تھے اور دوسری بات اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوئی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اقرب ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ابراہیم ہونا نیز نے نص قرآنی سے ثابت کر دیا اور ہم اپنا ابراہیم ہونا قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متبعین کھتے تھے غلبے کا خدا الی وعدہ

العصص ۳۰ { اَنْتُمْ اَوَّلٌ مِّنْ اَتَّبَعَكُمْ اَلْغَالِبُونَ

اے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام تم دو لو اور جس شخص نے غالبی اتباع کی غالب ہو گئے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے متبعین غالب ہو سکتے ہیں تو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین غالب نہیں آسکتے

ال عمران ۳ { اِنَّ قَالَ اللّٰهُ لِيَّسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ  
مِنَ الدِّیْنِ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اَتَّبَعُوْكَ ذُرِّیَّةً  
مِّنْ دُوْنِکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِنِّیْ مُرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنِکُمْ  
اِنَّا کُنَّا فِیْہِ لَنُخْلِفُوْنَ ۝

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ بے شک میں لوہا دینے والا ہوں تمہیں اور تمہاری اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں پاک کرنے والا ہوں ان لوگوں سے جنہوں نے تمہارا کیا اور تمہارے متبعین کو اور پر کرنے والا ہوں کفار پر قیامت تک پھر میری طرف ہمارے لوگوں کی جگہ ہے آپ اپنے دو بیان فیصلہ فرمائیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دعویٰ کرنے والا خدا رکھو جو جو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے رب کریم کفار پر غلبہ دے سکتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہود و نصاریٰ کو غلبہ دے سکتا ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کچھ وجہ نہیں مل سکتا بلکہ تم نے تو اسی صفائی کر دی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے معاذ اللہ ایمان بھی نصیب نہیں معاذ اللہ لہذا معاذ اللہ

اطاعت اللہ و رسول سے کافر قیامت کو ترسے گا

الاحزاب ۲۲ { یَوْمَ تَلْقٰوْا دُجُوْہَہُمْ فِی النَّاسِ یَقُوْلُوْنَ  
اَلَا ہٰذَا الَّذِیْ کُنَّا نَعْبُدُ اللّٰہَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَ

جس دن ان کے منہ آگ میں اُلٹے کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے اے ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے تھے تو آج لوگ



میں اوندھے نہ کئے جاتے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیعین نہیں وہ دوزخ میں اوندھے لٹکائے جائیگے اور پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان پچھتاہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے تو آج ناز و رخ میں اندر سے نہ لٹکائے جاتے۔ مطیعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہنم میں جا نہیں سکتا اور اگر بالمشافہہ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا ہے اس سے جہنمی ہو جائیں تو پھر بقول تھا ہے ابو جہل و ابولہب وغیرہ جنتی مشہور ہے کہ یہ کبھی ممکن ہی نہیں محالات سے ہے۔

**مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا خداوند کریم کا فرمانبردار**

النساء ۵۱ { مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ }

جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس کے حضور وہ اللہ کا مطیع ہوا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہے تو وہ ضرور اللہ کا مطیع ہے کیونکہ جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کر لی وہ بھی خداوند کا فرمانبردار ہو سکتا ہی نہیں۔ تو کیا جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اطاعت کرتا ہے وہ اور اطاعت کبھی ایسی کرے جس سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت فرمایا ہے وہ ایمان لائے اور عمل اسلامی انہوں نے فرائض و سنن و نوافل و مستحبات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

میں اطاعت میں بالمشافہہ او کئے تا وصال تک واعبد ربک حتیٰ یابیتک اربعین کی موت تک۔ شمار اسلامی اور اگر تا ہے موت تک اور ان کی اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ شخص شکر اتا ہے جو سینکڑوں برس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوا ہے تو ان کے اس فعل کو کوئی ذی شعور تسلیم کرنے کو سرگزشتیا نہیں۔

تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنہوں نے خدا کی حکمت تسلیم کرتے ہوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب و سلم کی اطاعت قبول کر لی مسلمان ہو گئے اسلام قبول کر لیا۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کلمہ پڑھا کر اپنی غلامی میں قبول فرمایا وہ ایمان کے ساتھی تھے اسلام کے ساتھی دین کے ساتھی ناز کے ساتھی سن کے ساتھی نوافل کے ساتھی نذر کے ساتھی حج کے ساتھی زکوٰۃ کے منظوری روزے کے ساتھی دعا کے ساتھی جنگ کے ساتھی سفر و حضر کے ساتھی قوم کے ساتھی رشتے کے ساتھی خوراک کے ساتھی مشورے کے ساتھی نور رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی تظہیر کا حکم صادر فرمایا۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اطاعت میں انہیں پاک فرما دیا ان کا تزکیہ نفس بھی وہ یا اب کوئی ان کا مقابلہ کرے تو کبھی ممکن ہی نہیں۔

جو لوگ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا واسطہ مطیعین ہیں اور خداوند کریم کی اطاعت واسطہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے بعد ان کا مقابلہ ایسا شخص کرے جو اس کا مطیع ہو اپنے مذہبی تعصب میں گرفتار ہو مولوی کے جال میں پھنسا ہوا ہونو ممکن ہی نہیں۔



بنی اللہ کے متبعین نبی اللہ کے امتی اور ساتھی ہوتے ہیں

ابراہیم ۱۳ { فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ  
عَفْوٌ رَحِيمٌ ۝

پھر جس شخص نے میری اتباع کی ضرور وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو ضرور نہ تو اس کو بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر الصافی ۲۶۱ { قَالَ بَاقِرٌ مَنْ أَطَعَنِي فَهُوَ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ  
قِيلَ مِنْكُمْ قَالَ مِنَّا۔

خدا تعالیٰ فیصلہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ابراہیمی بھی ہیں

ال عمران ۳ { إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ  
هَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ۝

بے شک ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سب لوگوں کے زیادہ قریبی وہ ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور وہ لوگ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام متبعین بنیائی پر تھے

یورپ ۱۳ { قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ

وَمَنْ اتَّبَعَنِي

فرمایا مجھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا راستہ ہے اللہ کی طرف میں جاتا ہوں میں بھی اور میرے متبعین بنیائی پر ہیں۔

خلفاء اربعہ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں انعام خداوندی

النساء ۵ { وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ  
عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ ۝

وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۚ أُولَٰئِكَ الْمُفْضَلُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَهُمْ أَسْوَاقٌ  
فِي الْجَنَّاتِ ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَازِلُ مُتَتَابِعَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ يَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۚ

اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو یہی ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یا نبیوں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحین سے اور انہی کا ساتھ بہت اچھا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ کافی جلتے والا ہے۔

ہر نبی اللہ کی امت تب ہوتی ہے جب نبی اللہ کسی کی طرف مبعوث ہوتا ہے یعنی جب دنیا میں نبی اللہ تشریف لاتا ہے تو یہی نبی اللہ کی امت کی ابتدا ہوتی ہے لیکن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبل از ظہور ہی ہم لیا امت مطیعین موجود تو رب کریم نے اس آیت کریمہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیعین کا ذکر فرمایا کہ تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیعین سے ہیں تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم کی اطاعت کرتے ہیں تو یہی اصحاب



مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے ایمان  
اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں منع من اللہ کے چار اقسام فرمائی ہیں  
نبیین - صدیقین - شہداء - صالحین اور فرمایا کہ ان چاروں کا ساتھ بہت اچھا ہے  
صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان چاروں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت  
میں خداوند کریم کی طرف سے حاصل ہوئے اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ صحابہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اطاعت اللہ و اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
کریمہ مراتب عطا ہوئے۔

۴۶ ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ قَدْ كَتَبْنَا لَهُمُ الْوَفْءَ الَّذِي  
وَدَّ اللَّهُ لَهُمْ﴾  
﴿وَالشَّهَادَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرٌ هَمَّةٌ﴾  
﴿وَدَّ اللَّهُ لَهُمْ﴾

اور وہ لوگ جو اللہ اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ ایمان لائے تو یہی وہ ایمان  
طرف سے صدیقی ہیں اور شہید ہیں ان کا ثواب اور ان کا نور انہی کو ملے گا  
اس آیت کریمہ میں صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان بیان فرمایا۔  
۱۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایماندار ہیں اِیْمَانُ لَیْسَ وَالَّذِينَ آمَنُوا  
خطاب ہوا۔

۲۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں جو اِیْمَانُ بِاللَّهِ  
سے واضح ہے۔

۳۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ رُسُلُہُمْ  
ثابت کر رہا ہے۔

۱۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صدیقین ہیں قَدْ كَتَبْنَا لَهُمُ الْوَفْءَ الَّذِي  
کی دلیل قرآنی موجود ہے۔

۵۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہیں وَالشَّهَادَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ  
عیال ہے۔

۶۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے اور  
صدیقیت اور شہادت کا ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہو چکا ہے۔

۷۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مراتب حاصل کر کے نوری بن چکے ہیں۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصاً غفار علیہم السلام  
کو رب کریم نے اطاعت اللہ و اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایماندار بننے  
کا فخر عطا فرمایا اور شہید کا رتبہ اپنی طرف سے عطا فرمایا اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ  
اللہ کی طرف سے ان کو صدیقیت اور شہادت کا ثواب بھی مل چکا ہے اور نورانیت کا  
وعدہ بھی ہو چکا ہے اب اگر کوئی ان کے صدیقی یا شہید ہونے میں شک کرے تو  
کچھ فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے کیونکہ رب کریم  
کی طرف سے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت میں یہ مراتب مل چکے  
ہیں اور ثواب بھی مل چکا وہ نوری بن گئے اب کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے  
اِیْمَانُ وَاِیْمَانُ بِاللَّهِ۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی اتباع کرنا واجب ہے

ال عمران ۳ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ﴾



ذُنُوْبِكُمْ وَاللَّهُ سَهِيْبٌ رَّحِيْمٌ

فرمایا مجھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم چاہتے ہو کہ تم محبوب خدا بنو  
تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں محبوب بنائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تم  
بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والا  
درجہ بہت بلند ہو جاتا ہے جس کو کوئی گناہ نہیں سکتا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع محبوب خدا ہے۔

تو جس کو میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر تمام اعمال  
میں اپنی اتباع میں پسند فرمایا ہو اس کو آپ کی اتباع سے کفار مکہ جو قریش تھے وہ نہ نکال  
سکے تو بعد والوں کی کیا طاقت ہے کہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نکال دیں  
نتیجہ: اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بالاحرم اور خلفاء اربعہ بالخصوص اپنے تمام اعمال  
میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ازل سے قرآن کریم محبوب خدا ثابت ہوئے۔

اور محمد بن خدا پر زبان درازی کرنے والا ہمیشہ ذکر خداوندی سے محروم نہ رہا  
اور ایسے شخص کو جو ایمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں مشرک رہے ہیں۔ ان کے  
متعلق بڑا خیال رکھنے والے کو بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہو سکتی  
اور ان سے محبت رکھنے والے زیادہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی بنییب نہیں ہو  
سکتے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنیوالے خداوندی مسلمان ہیں

۳۴ قَالِیْ مَا جِئْتُ لِنُفِّلَ اَسْلَمْتُ وَحَسْبُ لِيْ اللّٰهُ وَ مَنْ اَتَّبَعَنِ  
الْعَرَان ۳ } تو اگر وہ لوگ آپ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھگڑا کریں  
آپ ان کو فرمادیں کہ میں خاص اللہ کے لئے اسلام لایا ہوں اور جس نے میری تابعداری  
کی وہ بھی خاص اللہ کے لئے اسلام لایا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کبھی رہ  
نہا ہی نہیں اور جو آپ کی اتباع میں آگیا وہ غیر مسلم بھی کہلا سکتا ہی نہیں اور اس آیت کریمہ  
سے صاف واضح ہے کہ جو آپ کے متبعین تھے جھگڑا کر کے تو آپ اس  
کی جواب دیں کہ میں بھی مسلمان ہوں اور میرے متبعین بھی مسلمان ہیں جن کو میرے متبعین کے  
مسلم میں شک ہو ان کو میرے مسلمان ہونے پر کب یقین ہو سکتا ہے اور جن کو میرے اسلام  
میں شک ہے وہ خود اسلام سے دور رہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے  
مالک ہیں تو آپ کے متبعین بھی جنتی۔

رَبِّ کَرِيْمٍ جَهَنَّمَ كُوَابِلِيسَ كَمُتَّبِعِيْنَ سَهْرِيْ كَا

۳۵ قَالِیْ مَا جِئْتُ لِنُفِّلَ اَسْلَمْتُ وَحَسْبُ لِيْ اللّٰهُ وَ مَنْ اَتَّبَعَنِ  
الْعَرَان ۳ } مَنِ اتَّبَعَكَ مِنْهُمْ اَجْبَعِيْنَ

فرمایا تو سچ یہ ہے اور سچی بات بھی میں کہتا ہوں (تفہیم نہیں کرتا) جہنم کو میں  
تجھ سے اور تمام تیری اتباع کرنے والوں سے بھروں گا (اے شیطان)



خداوند کریم فرمادے کہ میں جہنم کو ابلیس کے متبعین سے بھر دوں گا تم کہتے ہو کہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین سے بھرے گا تو تم غرور فیصدہ کرو کہ کون سچا ہے  
کیسے ممکن ہے اور تم اپنی طاقت کا اندازہ بھی لگا لو اور اپنے کلام کا بھی اندازہ  
اور خداوندی طاقت کو بھی دیکھ لو اور اس کے کلام کو مرجع بھی سوچ لو۔  
”علی رضا“ مولوی صاحب سنا ہے کہ خلفائے ثلاثہ کفار کی اطاعت کرتے رہے ہیں  
”محمد عمر“ معاذ اللہ کفار کی اتباع و اطاعت کرنے والے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اتباع کبھی نصیب نہیں ہو سکتی اگر وہ کفار کی اتباع کرتے تو ان کو  
ان کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہرگز رہنے ہی نہ دیتا اور ان کو ذلیل  
کرنا سنیے فرمان خداوندی۔

کفار کے پیچھے لگنے والا دنیا میں ذلیل ہو کر پھرتا ہے

ال عمران ۵۸ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن لَّطَيْفُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُوا  
أَعْلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنَافَيْتُمُوهُنَّ سِرًّا بَيْنَ يَدَيْهِمْ أَلَا تَعْلَمُونَ  
وَهُوَ خَيْرٌ مِنَ الشَّاكِرِينَ﴾

اے ایمان والو اگر تم نے کفار کا کہا مانا تو وہ تمہیں اپنی اچیریں پر لوٹا دیں گے  
ذلیل ہو کر پیرو گے بلکہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ بہتر مددگاروں سے ہے۔  
اللہ کریم نے اس آیت کریمہ میں اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آمناؤ کا خطاب  
فرماتے ہوئے حکم صادر فرمایا کہ اگر تم نے کفار کی اطاعت کی تو اسلام سے خارج ہو جاؤ گے  
اور دنیا میں ذلیل ہو جاؤ گے اور تمہارا ایسا ہونا ہرگز ممکن ہی نہیں کیونکہ تمہارا

اللہ کریم ہے اور رب کریم بہتر مددگار ہے۔  
مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار  
کی اتباع و اطاعت نہیں کی اگر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کر کے رہا رہا رسالت  
اور انکال دیتا اور جب نہیں نکالا بلکہ عذرت و خلافت سے مشرف فرمایا اور یہ نصرت  
اللہ کی کا نتیجہ واضح ہے جو کسی سے مخفی نہیں۔ ﴿اقْبِلُوا وَلَا تَوَلُّوا﴾

حضرت نوح علیہ السلام کے متبعین کو کفار نے ذلیل کہا

الشعراء ۱۹ ﴿قَالُوا أَتُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ إِلَّا ذُكُوتُ  
الأنفوسِ﴾ انہوں نے کہا کیا ہم تیرے لئے ایمان لائیں حالانکہ تیرے  
متبعین ذلیل ہیں۔

کفار مکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو احمق کہتے تھے

البقرہ ۱۳ ﴿وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ امْكُتُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَتُؤْمِنُ  
الْبَقَرَةَ﴾ ﴿كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ إِلَّا إِنْهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ  
لَا تَعْلَمُونَ﴾

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ (صحابہ کرام) ایمان  
لائے کہتے ہیں وہ کیا ہم ایمان لائیں جیسا کہ احمق ایمان لائے خبر اربے شک وہ بھی  
احمق ہیں اور لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔  
اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا۔



۱۔ کفار مکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو احمق کہتے تھے۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایماندار تھے۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا اگر ہمارا ایمان ہے تو صحیح درخت غلط

۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے وقوف کہنے والا خداوند کریم کے نزدیک

بالکل بے شعور ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے کُذِّبَ النَّاسُ فرمایا کیا اَمَّنَ رَسُولُ اللہ  
یَا کُذِّبَ اَمَّنَ اصحاب اللہ نہیں فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
وہم نے مومن بنایا ہے حقیقتہً انسان وہی ہیں بعد ازاں جو ان کی طرح ایمان نہیں لایا  
انہیں ہی نہیں اور کُذِّبَ اَمَّنَ رَسُولُ اللہ اس لئے نہیں فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے  
کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی مماثلت محال ہے ممکن ہی نہیں۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب مشرت باسلام ہوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
وہم نے انہیں ہدایت دی اور خداوند کریم اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدایت  
اصحاب نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ہر وقت پس فرمایا تو کفار و منافقین  
نے معاذ اللہ انہیں احمق کہنا شروع کر دیا تو رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ  
علیہم اجمعین کی حمایت میں کفار کے حق میں احمق اور بے شعور ہونے کا فتویٰ صادر  
فرمایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اطاعت اللہ اور اطاعت مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے پابند ہو گئے کہ ان کا ایک سانس اور ایک قدم بھی بغیر اللہ  
نہ نکلتا تھا اور نہ ہی اٹھتا تھا تو رب العزت نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر و  
شرک اور گناہ سے ظاہر ہونے کی سند عطا فرمائی۔ سُبْحٰنَہُ۔

## ایۃ التطہیر

لا اصحاب ابی صلی اللہ علیہ وسلم



## اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو پاک کیا

۱۔ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ  
 اللہ تعالیٰ نہیں ارادہ رکھتا تا کہ تم پر تنگی کرے اور مین چاہتا ہے تا کہ تمہیں  
 رکھے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کرے تا کہ تم شکریہ کرو۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فضائل کا ذکر فرمایا۔

۱۔ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نہیں تنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ ہر طرح نہیں آراہم چاہتا  
 کا تہیہ کر چکا ہے کیونکہ علیہ آدھوں کو تنگ کیا جاتا ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے  
 فَيَسِّرْ لَكَ الْيُسْرَى کا خطاب فرمایا ہے۔

۲۔ لِيُطَهِّرَكُمْ دے دھو سے ہر عیب کفر و گناہ سے پاک کر دیا ہے اور پاک  
 لوگوں کو اللہ تعالیٰ تنگ نہیں رکھتا بلکہ ان کے لئے ہر طرح کی آسانی ہتیا فرماتا  
 ہے اور صرف ہر تنگی سے بچاؤ اور پاک صاف بنانے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا۔

۳۔ بلکہ اپنی خاص نعمت وَلِيَتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ کا اتمام تم پر کرے گا اور اللہ  
 تعالیٰ کی خاص نعمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم ہیں یعنی اصحاب مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر رب کریم اپنی تمام نعمت کا احسان بخا رہا ہے کہ میں نے  
 تمہیں ایسا نبی عطا فرمایا ہے کہ ان کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہی بند

نہیں ہے تو یہ نعمت اور کسی نبی کی امت کو عطا نہیں جو اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم تمہیں عطا کی ہے یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی خاص  
 نعمت ہے۔ پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اللہ تعالیٰ نے شکریہ کا سبق  
 دیا ہے تا کہ تم خداوند کریم کا شکریہ ادا کرو شکریہ اسی چیز کا جوتا ہے جو چیز بطور انعام دی  
 جاتے جو ہر ضرورت کو کافی وافی ہو تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے  
 اتنا انعام عطا فرمایا کہ ان کی کوئی حاجت باقی نہ رہی رب کریم نے صحابہ کرام رضوان  
 اللہ علیہم اجمعین کو اسلام و اطاعت میں ایسا مضبوط بنا دیا ہے کہ قابل انعام بن گئے  
 اور انعام اپنے خواص کو دیا جاتا ہے و شمنوں کو کبھی انعام نہیں یا جانا اور انہوں کو  
 علی سے بھی بچا یا جاتا ہے اور بگیاؤں کو تنگ کیا جاتا ہے اور انہوں کو پاک و مستقر  
 رکھا جاتا ہے بگیاؤں کو کبھی کسی نے پاک و صاف نہیں کیا ارے بگیاؤں کے تو منہ کو  
 کوئی دھوتا نہیں چہ جائیکہ ان کو پاک کیا جائے تو مومنین رب کریم کے اپنے ہیں اور  
 کفار بگیاؤں ہی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء اربعہ مومنین  
 تھے اسی لئے رب کریم نے ان کو تنگ نہیں کیا ہر طرح کے تیسرے عطا فرمائے اور ما  
 يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ کی نہ لکھ دی کہ اے اصحاب مصطفیٰ صلی  
 اللہ علیہ وسلم جو کہ تم میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر اسلام لائے اور  
 تم نے میری اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت قبول کی ہے اور ہر وقت صبح  
 و شام میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں عمر گزارتے ہو لہذا اللہ تعالیٰ تمہیں  
 تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی نہیں جس میں تم خوش نہ ہو میں خالق و مالک ہوں جیسے ہی کروں  
 گا مجھے تمہاری تکلیف گوارا نہیں تمہاری تکلیف نہ مجھے گوارا ہے اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



اگر گناہ ہے عَزَّوَجَلَّ مَا عَنِتُّمْ وَمُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر اطاعت میں ہوگا۔  
 تھے تو ہی ان کو میرتبہ ملا کہ اللہ تعالیٰ ان کی تکلیف کو ارادہ نہیں فرماتے ورنہ نافرمان کہ گناہ  
 رب کریم کب کرتا ہے اور جن کو رب کریم خود تنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا دوسرا  
 اگر تنگ کرے تو رب کریم کو کب گوارا ہے بلکہ اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص اس  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اربعہ کے متعلق ایسا  
 درازی کرے گا رب کریم اس کے نفس کو اس سے زیادہ تنگ کرتا ہے جیسا کہ تم دیکھ  
 رہے ہو ذاعتبار دایا اولی الا بصیر تو اس آیتہ کریمہ کے رو سے رب کریم نے تمام  
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی و معانی بدنی شکی سے مبرا فرمایا اور اس آیتہ کریمہ  
 کے دو حصے ہیں لِیُطَهِّرَ کُمْ سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تطہیر  
 حکم صادر فرمایا رب کریم عالم الغیب ہے اس کو معلوم تھا کہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ساتھیوں پر لوگ طعن کریں گے اور خود پاک نہیں گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی  
 علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لئے آیتہ تطہیر نازل فرما کر ان کی ہر طرح کی پاکیزگی و دنیا و عقیبتی میں  
 ثابت کردی اور ان کے دشمنوں کو دنیا و عقیبتی میں ایمانی اور بدنی سزا میں مبتلا فرما دیا۔

اور پھر اسی پر اکتفا نہیں فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر ولیتہ  
لِعَبَّتْہُ عَلَیْکُمْ سے اپنی تمام نعمت کے اہتمام کی تحریر لکھ دی یہ اللہ تعالیٰ کی آخری تحریر  
تھے جس میں رو بہ دل جو سکتا ہی نہیں۔

”علی رضاؑ یہودیوں کے متعلق بھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کا انعام فرمایا تھا تو ایسے اگر اصحاب کو نعمت کا انعام دیا تو کوئی عجبی بات ہے۔“

”مخلد عمر“ دوست تم قرآن کریم کو سمجھتے نہیں بنی اسرائیل کے حق میں طلاق اتمامِ نعت کا

وہ کہیں نہیں آیا وہاں صرحت لُغَتِی الَّتِی اَلْعَمْتُ عَلَیْکُمْ فرمایا اور یہاں مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لئے وَلَیْسَ لَکُمْ لِعَمَّتِهِ عَلَیْکُمْ بلا شرط اتمام  
نعمت کا وعدہ فرمایا معلوم ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ خصوصاً خفایہ  
ازلیہ کی اطاعت مکمل تھی اسی لئے رب کریم نے اپنی نعمت کے اتمام کی بلا شرط تحریر لکھ  
دی انہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم کی اطاعت کے لئے اپنی زندگی  
وقف کر دی اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا و عقبیٰ میں اپنی نعمت کا بلا شرط اتمام نعمت فرمایا اور  
دوسرے مقام پر اس کی شہادت کے لئے وَ اَقَمْتُ عَلَیْکُمْ لِعَمَّتِی سے تاکید فرما  
دی اگر ان سے بدلے کی توقع ہوتی تو رب کریم بھی اتمام نعمت کا وعدہ نہ فرماتا بلکہ نبی  
اسرائیل کی طرح نعمت کا باشرائط وعدہ فرماتا جیسا کہ ان کو فرمایا اَوْ فُؤَا اِلٰہِی  
اَوْ فِیْ اِلٰہِیْہِمْ کَمُ تَمِیْرَیْہِمْ و وعدے کو پورا کرو میں تمہارے وعدے کو پورا کروں گا  
تم میرے وعدے کو نبی اللہ کی اطاعت کے وعدے کو پورا کرو میں تمہیں نعمت کا وعدہ  
پورا کروں گا نبی اسرائیل نے اپنے وعدے اطاعت اللہ و اطاعت رسول اللہ علیہ السلام  
کو پورا نہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اخیر بندر اور خضر میری بنا دیا قرآن کریم میں دیکھو  
وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اِقْرَظَ ذَا الْاِخْتَارِیْرِ خَفَافَ صَنِ اللہ علیہ وسلم نے  
اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو پوری طرح نبھایا اللہ تعالیٰ  
نے ان کے حق میں آئیۃ تطہیر نازل فرما کر وَلَیْسَ لَکُمْ لِعَمَّتِهِ عَلَیْکُمْ ان پر اپنی  
نعمت کا اتمام فرمایا اور جب رب کریم کی طرف سے اتمام نعمت ہو چکا تو اللہ تعالیٰ  
بفرمان اِنَّ اللہَ لَا یُخَلِّفُ الْمِیْعَادَ بدل نہیں سکتا گو اس کو تمام دنیا سفارش کئے  
اور ان کی آخری زندگی میں تمام نعمت خداوندی کا نتیجہ صاف ہے کہ هُوَ الَّذِیْ



سے صدقات منظور فرماتا ہے۔

اس آیت مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو صدقات لیتے رہے ہیں اور رب کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرماتے ہیں اور صرف کرتے رہے ہیں۔ تو یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے و مقبول جن کا صدقہ زکوٰۃ منظور اور ان کا ساتھ بھی مقبول۔

## خداوندی قانون

جب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے ثابت ہو گئے تو بقانون خداوندی جنتی ضروری ثابت ہوئے *فَاَدْخُلْنِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلْنِيْ جَنَّتِيْ* میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۲۔ اللہ جل شانہ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقات کو منظور فرمانے کے بعد ان کی تطہیر کا حکم بھی نافذ فرمادیا یعنی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش رب کریم نے فرمائی۔

کیدوں جی رب کریم نے بھی معاذ اللہ کھوٹ کیا کہ ایسے لوگوں کو صدقہ منظور فرمایا اور ان کو پاک کرنے کا حکم صادر فرمادیا جن کا صحیح ہونا مشکل تھا یہ ممکن ہی نہیں کیونکہ وہ ذوالفقہ المبتین ہے جن کے متعلق رب کریم نے قبولیت کا حکم فرمایا ان کے صدقات منظور اور جن اصحاب کے پاک کرنے کے متعلق رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمادیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پاک کر کے اپنے مسلمان اور مومنین صحابہ میں شامل فرمایا اب ان کو کوئی دشمن قرآن و نبانی و نبانی نکال دے تو کیسے ممکن ہے ان کی شمولیت عملاً ان کا خارج کرنا زبانی ہے

بَعَلَّكُمْ خَلِيفَةُ الْأَرْضِ دَرَّحَ بَعْضُكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ سے زمین کی مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائی یہ عنایت ان پر تمام نعمت کے بعد لکھو *تَشْكُرُوْنَ* کا نتیجہ ہے کہ رب کریم نے ان پر اپنی نعمت کا اتمام فرمایا صحابہ کرام اس کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے اطاعت میں ثابت قدم رہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لیے کا عوض خلافت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا وعدہ دے دیا اور پورا بھی کر دیا جو کسی سے پوشیدہ نہیں اب کوئی دشمن بنے تو تحریک خداوندی کو بگاڑ نہیں سکتا *خَالِفُوا النَّبِيَّ*

آیتہ تطہیر و تزکیۃ الاصحاب ابی صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) التوبۃ ۱۱ } *خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ*

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مال سے صدقہ منظور فرما لیجئے اس کے سبب ان کو آپ پاک کر دیجئے اور ان کے لئے دعا خیر فرمائیے بے شک آپ کا دعا خیر کرنا ان کے لئے تسلی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے کئی امور ثابت ہوئے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ و زکوٰۃ بحکم خداوندی مذکورہ بالا *خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا* منظور اور رب کریم اپنے بندوں کے زکوٰۃ و صدقات منظور فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہے *هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَاخُذُ الصَّدَقَاتِ* اللہ اپنے بندوں کی طرف سے توبہ قبول فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی طرف



ان کو مسلمین مومنین میں داخل کرنے والے اللہ اور اس کے رسول رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو خارج کرنے والے چودھویں صدی کے بے عمل اُن کا ظاہر و باطن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خداوند پاک فرمایا ان کا ظاہر باطن عمل و ایماں سے خالی۔

## آیت تطہیر اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۰۔ الانفال ۲۹ ﴿ اِذْ يُغِيثُكُمْ النَّعَاسَ اَهْنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُفْرًا وَيَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الَّذِي فِيكُمْ وَلِيَرَّ بَاطِلًا عَلٰی قُلُوبِكُمْ وَيُنَبِّتَ فِيْهِ الْاَفْئَامَ ۚ

جب اللہ تعالیٰ نے ڈھانکا تم کو اونگھ کے ساتھ اپنی طرف سے امن میں کے لئے اور اس نے تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کرے تم سے شیطانی پلیدی کو مٹا کرے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور اس کے ساتھ تمہارے قدموں کو ثابت قدم رکھے۔

جنگ بدر میں مسلمانان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف تین سو تیرہ تھے اور کفار و منافق سے زیادہ تھے غزوہ بدر میں حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور باقی تمام اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ تھے وضو اور غسل تو بجائے خود پینے کو پانی بھی نہ تھا رت کریم نے بارش نازل فرمائی اور اس کے کریم یہ آیت اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی

اس آیت کریمہ سے چند مسائل ثابت ہوئے۔

۱۔ اَعْنَتٌ مِّنْهُ سے ابوبکر صدیق اور ان کے ساتھی بدریوں کے مامون سمجھنے کی توثیق ہو گئی۔

اس کی دلیل اِذْ يُغِيثُكُمْ النَّعَاسَ ہے کہ امن ملے تو اونگھاتی ہے مرنہ نہیں

۲۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بدریوں کے لئے خصوصاً ہادش ہوئی جس سے بدری تطہیر یطہر کفر بہ لئے ثابت فرمادی۔

۳۔ اصحاب بدر کے لئے وَ يَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الَّذِي فِيكُمْ سے رب کریم نے ثابت فرمادیا کہ شیطانی پلیدی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رب کریم کو گوارا نہیں معاذ اللہ اگر ان پر شیطانی لفظ ہوتا تو رب کریم ان کو پاک نہ فرماتا اور اگر اصحاب بدر معاذ اللہ دل سے کھوٹے جوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے شان میں۔

۴۔ وَلِيَرَّ بَاطِلًا عَلٰی قُلُوبِكُمْ نہ ارشاد فرماتا وَلِيَرَّ بَاطِلًا عَلٰی قُلُوبِكُمْ نے ثابت کر دیا کہ اصحاب بدر دل سے کھرے تھے اللہ تعالیٰ نے اسی لئے ان کے دل کو تقویت بخشی چیز کھری ہو تو طاقت قبول کرتی ہے اگر کھری نہ ہو تو قوت فائدہ نہیں دیتی زندہ کو طاقتور دوائی فائدہ دیتی ہے مردہ کو اگر کوئی طاقتور دوائی استعمال کرے تو حکیم کو لوگ بیوقوف کہتے ہیں۔

۵۔ وَ يُنَبِّتُ فِيْهِ الْاَفْئَامَ احر سے بھی رب کریم نے شان اصحاب بدر ظاہر فرمائی کہ جنگ میں رب کریم اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت قدم رکھنا تھا اگر خدا نخواستہ ان کو لغزش کی نہمت سے صحت ہمد کریں تو معاذ اللہ رب کریم کی کمزوری ثابت ہوگی اور رب کریم کو کمزور سمجھنے والا کافر ہے۔



مذکورہ بالا آیت سے شانِ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واضح ہے کہ  
بدر کے شامل ہونے والوں کو رب کریم اپنا احسان یاد دلاتا ہے کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی  
علیہ وسلم غزوہ بدر میں میرا تم پر احسان ہے کہ

۱۔ میں نے تمہیں چلتی تلواریں پیش کی تھے کہ امن کی نیند سلایا۔

۲۔ بدر میں آسمانوں سے پانی اُتار کر تمہاری تظہیر بدنی فرمائی۔

۳۔ شیطانِ پلیدی سے تمہیں بچایا۔

۴۔ تمہارے دلوں کو شیطانی وساوس سے مبرا فرما کر تمہاری نعمتوں کو درست رکھا

۵۔ غزوہ بدر میں تمہیں ثابت قدم رکھا۔

جن اصحاب کو رب کریم امن کی پیشگی سے سلائے طہارت کی ضرورت ہو کر پانی دیا

فرمائے اور جن کے لئے ظاہری نجاست بھی گوارہ نہ فرمائی اور جن کے دلوں پر بھی قبضہ طہارت

ہو اور ظاہری طاقت پر قابض رب کریم ہر پھر کوئی شخص ان کے باطنی عقیدے کے متعلق

ثابت قدمی پر اعتراض کرے تو اس کا اعتراض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر نہیں

بلکہ رب کریم پر ہے کیونکہ ان کے ظاہر و باطن کی ذمہ داری جب رب کریم نے اپنے لئے

لی تو اب ان پر اعتراض کیسا یہ رب کریم پر اعتراض ہے۔

کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تظہیر ظاہری و باطنی اس آیت کریمہ کے

رو سے رب کریم نے فرمائی ہے۔

آیتہ التظہیر و اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۵۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۶۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۷۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۸۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۹۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۱۰۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۱۱۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۱۲۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۱۳۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۱۴۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۱۵۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۱۶۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۱۷۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۱۸۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۱۹۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۲۰۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۲۱۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۲۲۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ

۲۳۔ التَّوْبَةُ ۱۱۱ لَا تَقْرَفُ فِيهِ أَبَدًا لَمْ يُجِدْ أَمْسَسَ عَلَى لَتَقُوْا مِنْ



## آیت التہذیبہ لاصحاب صلی اللہ علیہ وسلم

### حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت خداوندی

الْجَمْعَةُ ۲۸ ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ ۚ لَكَ ذَا مِنْ قَبْلُ لَقَدْ فُتِنَ صَالِحٌ مِثْلَ ۝

وہ خداوند کریم وہ ذات ہے جس نے امیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے خاندان سے پیدا فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر خداوند کریم کے قرآن کی آیتیں سننے میں اور ان کو ہر عیب و کفر و گناہ وغیرہ سے پاک کرتے ہیں اور ان کو قرآنی تعلیم دیتے ہیں اور دانا بن سکھاتے ہیں گو پہلے وہ صاف گمراہ کیوں نہ ہوں اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ رب کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو منظور و قبول فرمایا جس بنا پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان سے ہیں اور انہی کے خاندان سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ان مذکورہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانا اور آپ کا سانحہ بننا یہ دعا ابراہیم علیہ السلام رب کریم نے قبول فرمائی

۴۔ کیونکہ یا اللہ تو سب پر غالب ہے تجھ پر کوئی غالب نہیں اور تو خود ہر کام کے سمجھنے والا ہے تجھے سمجھنے کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا تب صحیح مقبول ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جملہ اولاد سے ہوں تو اصحاب اربعہ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی و نرمی کے سانحہ تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ تو سب پہلے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت جن اصحاب میں ہوئی وہ اسماعیلی نسب کے چاروں اصحابی ہیں تو اگر ان سے صرف ایک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی سمجھا جائے اور باقی کو نکال دیا جائے تو اس آیت کریمہ میں غلط ثابت ہوگا تو معاذ اللہ خداوند حکیم ہے اس ہی اگر ابراہیمی مفہوم کو غلط سمجھا تو کفر لازم آئے گا یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا رب کریم نے منظور نہیں فرمائی یہ بھی غلط کیونکہ آپ بموجب دعا ابراہیمی تشریف لے آئے۔ تو ثابت ہوا کہ چاروں اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بموجب دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کی نسب سے آپ کی اولاد سے صحیح تشریف لائے پھر آگے یہ بات سمجھنے کی بات ہے۔ رب کریم کی شہادۂ قرآنی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو منظور و مقبول فرمایا ہو۔



بَكَتْ فِي الْاُمِّيَّتَيْنِ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ سَ ابراهيم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت  
عنایت فرمایا۔

سوال: اسماعیل کے خاندان سے نواب ابوبہل و غیرہ بھی تھے پھر وہ بھی  
میں شامل ہوتے ہیں۔

”محمدؐ میں ابوبہل و ابوجہل وغیرہ شامل نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ  
محمدؐ میں بھی مجازاً شامل ہوئے اور یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِنَا میں بھی  
شامل ہیں لیکن دَبَّیْرُ کِبٰہِمْ تَرْکِیہ مصطفویؐ سے نکل گئے مصطفیٰ  
علیہ وسلم نے ان کو پاک نہیں فرمایا اور وَّیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَہَ  
خارج ہو گئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبہل وغیرہ کو نا اہل سمجھ کر نہ  
قرآنی تعلیم سے محمدی سند عطا فرمائی اور نہ ہی ان کو دُنَیْ اور عَقْل سلیم عطا فرمایا  
ان کو بفرمان خداوندی قُلْ یٰۤاٰیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب فرمایا۔  
”سائل“ حتمیٰ تو سب کے پاک کرنے کے لئے مبعوث ہوئے پھر آپ  
چھانٹی کیوں فرمائی۔

”محمدؐ اس کے وجوہات میں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ جس نے آپ کو پاک کرنے کی نصیب  
محمدی کی سند دینے کی اور سمجھانا کی طاقت عنایت فرمائی ہے اس خداوند کریم  
میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار بھی دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فربار رسالت آپ  
علیہ وسلم کی حماری کی سب یکساں دعوت عام دی کہ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ  
فَلْيُکْفُرْ خلفاً اربعہ ومن معہم نے دعوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا فَمَنْ  
ہو گئے اور ابوجہل وغیرہ نے انکار کیا مگر میں ہے فَمَنْ شَاءَ فَلْيُکْفُرْ میں اہل بیت کے صحابہ نے کوشش  
کی مگر میں نے کوشش محمدی کی۔

## ۱۰ رسالت میں ظالموں کافروں کو دعوت خداوندی

۱۰ ﴿وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَلْاَنۡفُسَہُمْ جَاؤۡاْ لَّکَ فَاسْتَعۡظُرُوْا اللّٰہَ  
وَاَسْتَغۡفِرۡ لَکُمُ الرِّسۡوَلُ لَوَجَّہَکَ وَاللّٰہُ قَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ۝

اور اگر یہ لوگ جب بھی اپنے نفسوں پر ظلم کریں تو یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے دربار  
آئیں آپ میں حاضر ہو جائیں پھر وہ میں اللہ سے بخشش طلب کریں اور ان کے لئے حضور بھی  
ان کی سفارش فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کو بڑا خوب قبول کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا پائیں گے۔  
اس فرمان الہی سے سب کو خدائی دعوت عام ہے کہ اگر تم اسے ظالمو اپنے گناہوں کی معافی  
چاہتے ہو تو دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو جاؤ یہاں پہنچ کر اپنے ظلم و گناہوں کی  
معافی مانگو تو اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تمہاری سفارش فرمادی تو بس رب کریم جلّی  
ذی توبہ قبول فرمائے گا اور رحم فرمائے گا ورنہ نہیں اس طرف ظالموں گنہگاروں کو دربار  
رسالت میں پہنچنے کی دعوت می اور اصرار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار گل عنایت فرمایا کہ  
میں نے گنہگاروں ظالموں کفار کو آپ کے دربار میں بھیج دیا اب آگے دَمَاعِلِیْکَ لَا اِجْلَافَ  
ان کو احکام نادیں باقی ان کی سفارش و بخشش کے متعلق جس کے متعلق آپ کا ارادہ  
سفارش فرمادیں میں معافی سے دوں گا اگر آپ کا ارادہ نہ ہو تو میں معافی  
دوں گا۔

سب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو توبہ کیے کا اختیار بھی دیا

۱۱ ﴿فَاِنَّ جَاۤءَاکَ فَاحْکُمۡ بَیۡنَہُمۡ اَوْ اَعۡزِضْ عَلَیْہِمْ وَاِنَّ لَکَ عِزَّ



عَنْهُمْ فَلَنْ يَخْصُرُوا لَكَ شَيْئًا ۝

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ آپ کے در دولت پر حاضر ہوں تو آپ ان کے نہ ہونے  
کے حکم فرمادیں یا ان سے روگردانی فرمادیں (آپ کو اختیار ہے) اور اگر آپ ان سے  
روگردانی فرمادیں تو آپ کا ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

تو اس آیت کریمہ سے میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کی ثابت  
ہوا کہ میں نے ان کو آپ کے در دولت پر بھیجا ہے لیکن آپ کو اختیار ملے گا کہ کچھ ارشاد فرمادیں  
اور سفارش فرمادیں یا ان سے روگردانی فرمادیں تو میری طرف سے کوئی اعتراض نہ ہوگا اور  
لوگ نہ آپ کا کچھ بگاڑ سکیں نہ آپ کو جبر کر سکیں نہ وہ آپ کو جبر کر سکیں نہ وہ آپ کو جبر کر سکیں  
کہ معافی مانگنے کی اور سفارش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش رکھنے کی دعوت دینی تو ان کے  
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو آپ کے خاندان سے تھے  
خدا کی دعوت جادو لے کر عمل کرتے ہوئے و بار رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر  
ہو کر خداوند کریم سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کر لی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بھی اپنے اختیار کی کو استعمال کرتے ہوئے اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ کو ترک فرما کر فرمایا

بَيْنَهُمْ سَے ان کے متعلق رب کریم ہے استغفار کی سفارش فرمادی تو یہ اصحاب  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَّعَهُمْ كَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا  
کے قانون کے تحت بخشش خداوندی سے بخشے گئے اور ان کی توبہ رب کریم نے قبول  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منظور و مقبول فرمائی اور ان کو ایمان نصیب فرمایا کہ وہ  
ایمان بھی خداوندی سے ہی نصیب ہوتا ہے جبکہ ارشاد الہی مذکور ہوا ابولہب ابوجہل وغیرہ

نے فرمان خداوندی جادو لے کر عمل کرتے ہوئے و بار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو  
کر نہ رب کریم سے اپنے کفر کی معافی طلب کی اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ان کے لئے سفارش فرمائی تو ان کے لئے خداوندی بخشش اور ایمان کب نصیب ہو  
سکتا تھا آپ کے جن رشتہ داروں نے وَاَمَّا عَنْ خَافٍ مَّقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ  
عَنِ الْهَوَىٰ پر عمل کر لیا وہ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰی میں اپنا ٹھکانہ بنا بیٹھے اور  
ہر شخص وَاَمَّا مَنْ ظَلَمَ وَاشْرَا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا سے سرکش ہو گیا اور دنیا کی زندگی  
کو پسند کیا لَوْ هُوَ فَإِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَأْوٰی سے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا کر ابدی  
نار میں ہو گیا جن کو رب کریم نے دعوت سے کو بار رسالت میں بلایا جو اور مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان کو دُرِّسَ کَیْسَ لَہ کے قانون سے پاک فرمایا تو ہم کہہ کر نہیں جی رہے ہیں  
بھی ویسے کے ویسے ہی ہے تو اب ہم یا خداوندی فرمان و قرآن کو تسلیم کریم یا تمہارے  
مذہبی تعصب کو تسلیم کریں۔ تو تمہارا مذہب ہی تعصب اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن  
کی پاکیزگی کے متعلق رب کریم کی قرآنی سند موجود ہو۔

خداوند کریم نے تزکیہ و تطہیر میں جو آیت ہے

۲ اِنَّكَ يٰۤاَعْلٰی عَظِيْمٌ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِآلِ اللّٰهِ وَالْيَوْمِ  
۳۱ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ اِلَکُمْ اَذٰکُمْ لَکُمْ وَاَطٰہَرُ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ  
لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

یہ قرآن کریم ہے اس کے ساتھ اس شخص کو نصیحت دی جاتی ہے جو شخص تم سے اللہ  
کے ساتھ ایمان لائے اور دن قیامت کے ساتھ یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ ہے



اور بہت پاک ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتِ محمدی کو قبول فرما کر

دربارِ خداوندی میں اقرار کیا:

ال عمران ۳۴ { رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا  
بِمَا تَكْفُرُ بِهِ فَاْمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا  
وَكُنْ لَنَا رَءِيفًا رَّحِيمًا } ۵

اے ہمارے رب بے شک ہم نے منادی کو سن کر قبول کیا جو ایمان کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کے ساتھ ایمان لاؤ تو اے میرے رب ہم ایمان اترتے ہیں ہمارے گناہوں کو تو معاف فرمائے اور ہماری برائیاں ہمارے اعمالِ نیک سے مشاف اور اے ہمارے رب جب ہمیں موت آئے نیکیوں کی معیت میں مارنا۔

اس آیتِ کریمہ میں اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی باتوں کو ذکر کرتے ہوئے ار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کی شہادتِ ربارِ خداوندی میں صحیح پیش کی کہ یا جو تو نے اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا تھا بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رب کی طرف جو آثار اُتار گیا ہے وہ لوگوں کو پہنچا دیجئے اور اگر تو نے نہ کیا تو آپ نے اپنی رسالت کو ہی نہیں پہنچایا (اور اگر کوئی آپ کا تبلیغ میں مزاحم ہوا) اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کی

خلافت فرمائے گا۔

وہ تیرے احکام اور ایمانی دعوت کی منادی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح پہنچا دی اور ہم نے اس کو اپنے کانوں سے سماع قبول نہ کیا ہے تو اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جیسے سے تین مفصل ہو گئے۔

الف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ صحیحہ کا اقرار کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات میں تفتیہ سے کام نہیں لیا اور نہ کسی سے ڈرے میں اور نہ کہیں بھاگ نکلے میں بلکہ اپنی تبلیغ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح پہنچایا ہے۔

ب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی کا عنوان بھی ایمان کی طرف دعوت دینے والا تھا کہ اَنْ اٰمِنُوْا بِمَا تَكْفُرُ بِهٖ رَبِّكُمْ رَبِّكُمْ كَرِيْمٌ كَسَانِ قَوْمِ اِيْمَانِ لَا اَوْصِيَا صَدَقَ اللّٰهُ عَلٰی سَلَمِہٖ کسی اپنی نفسانی خواہش سے پیش نہیں فرمایا بلکہ ایک اپنے رب کی طرف رجوع کرنا اعلان فرمایا (ج) اور اے ہمارے رب ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اسی لئے ہم نے تجھے ربنا سے خطاب کیا تجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اَنْ اٰمِنُوْا بِمَا تَكْفُرُ بِهٖ رَبِّكُمْ كَرِيْمٌ كَسَانِ قَوْمِ اِيْمَانِ لَا اَوْصِيَا صَدَقَ اللّٰهُ عَلٰی سَلَمِہٖ کسی اپنے رب کی تیری ذات جس کو ہم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں تیرے محبوب اللہ کی زبانِ حقائق سے سن کر یقین کر لیا اب یقیناً تو ہمارا رب ہے اب ہم تجھے ہی ربنا کہہ کر پکاریں گے۔

د خداوندِ کریم کے اس فرمان کی یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سماع انکار یا تعصب کی بنا پر نہیں نہ بلکہ سماع قبول نہ جس کا نتیجہ رابرت کریم نے اپنے کلام سے نقل فرمایا ہے کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیارے



محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے رب کی ایمانی دعوت قبولیت کا سننا سنا ہے  
 کے جواب میں انہوں نے کہا وَبَشِّرْنَا سَمِعْنَا مَا دُلَّيْنَا بِهَا وَحْيَ الْإِنشَاءِ اللَّهُ  
 بِكَ بِكَمُوجِبَارُونَ کے چار صفات رب کریم نے بیان فرمائیے ان چار باتوں  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور رب کریم کے تعلقات کا اظہار فرمایا آگے ان چار باتوں  
 کا نتیجہ بتایا جس کی نقل رب کریم نے قرآن کریم میں تحریر فرمادی یہ اصحاب مصطفیٰ صلی  
 علیہ وسلم کا ایمانی اقرار ہے فَاَمَّا دُبْنًا فَاَعُوْذُ لَنَا دُؤْبَانًا وَكَذَلِكَ نَعْتَسِلُ  
 وَكُوْنًا مَعَ الْاَبْرَارِ فَرَأَى خَدَّوْنِي جَاءَ ذَلِكَ بِمَعْنَى کہ جو دعوت  
 کہ تسلیم کرے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ایمان تو لائے لیکن آگے  
 خداوندی فَاَسْتَعِظُ وَاللّٰهُ تَعَالٰی کہ حکم خداوندی سے سرخم کرنے سے اپنے آپ کو  
 پر فخر نہیں کرتے بلکہ حکم خداوندی اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگتے ہیں حالانکہ  
 دربار رسالت میں اسلام قبول کرنے سے بھی سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں کیونکہ اَلَا  
 بِحُدُودِ مَا كَانَتْ قَبْلَہٗ اِسْلَامَ كُفْرًا تَامَ بِمُؤْمِنِيْنَ كَوْمَا دِيْتَا ہے باوجود اس کے  
 بھی فَاَسْتَعِظُ وَاللّٰهُ بِرَأْسِی کہ جو دربار رسالت میں خداوند کریم سے صحابہ کرام  
 رضوان اللہ علیہم اجمعین معافی مانگتے ہیں اور اللہ کریم ان کے ایمان لانے کے بعد  
 خداوند کریم سے معافی مانگنے کو قرآن میں نقل فرما کر ان کا شان بیان فرماتا ہے وَرَاقِي الْعَمَلِ  
 بِالنَّابِ وَآمَنَ وَكَفَّكَ صَالِحًا تَعْمَدُ اُتَدَى اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رعایت نہیں عطا کی بلکہ وہ ایمان  
 لانے کے بعد مجھ سے اپنے سابقہ گناہوں کو یاد کرتے ہوئے ہر وقت مجھ سے معافی مانگتے ہیں  
 اور میرے برابر میں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کئے اور ہدایت قبول کی تو میں

میں کے لئے غفار ہوں کہ جو میرے برابر میں التجا کرتے ہیں رَبَّنَا اَعْمَدْنَا فَاَعْمَدُ لَنَا دُؤْبَانًا وَكَذَلِكَ  
 سَابِقًا بَيْنَا اے مجھ سے رب ہم تیری رضا کے موافق ایمان تو لائے رب مجھ سے سابقہ گناہوں  
 معاف فرمائے اور ہماری تمام برائیاں ہمارے اعمال نامے سے مٹا دے اور آئندہ کے لئے بھی ہم  
 ایمانوں پر ناز نہیں کرنے اور توبہ کی منظوری تب ہوتی ہے جس کو خداوند کریم اپنا بند بنا  
 ہے ہے رَاٰی اَهُوَ الَّذِي لَقِيَكَ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ اور بند سے دربار خداوندی میں التجا کرتے  
 ہیں وَكُوْنًا مَعَ الْاَبْرَارِ اے ہمارے چارے پروردگار ہمارے ایمانوں کو قبول فرمائے وائے اپنے پیارے  
 محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں ہمارے گناہوں کو معاف کرنے والے ہمارے  
 اعمال نامے سے ہماری برائیوں کو مٹانے والے آئندہ ہماری موت ہر توفیقوں کی محبت  
 میں ہو تو خداوندی دربار سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب ملتا ہے فَاَسْتَعِظُ  
 اَللّٰهُمَّ رَحِمًا قَدْ اَصْنَعْتَ عَلٰی عَامِلٍ مُّنْكَرًا مِنْ ذِكْرِكَ اَشْخٰی اَعْنٰكُمْ مِنْ اَعْمَلِ  
 اَلْاَعْمَارِ اے رب العزت نے حضرت ابوبکر صدیق عقیق عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کی اسی دعا قبول فرمائی کہ ہم عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب فرمائی اور  
 وَلَوْ كُنَّا مَعَ الْاَبْرَارِ قبول فرما کر بعد از وصال بھی گنبد خضراء میں جگہ عنایت فرمائی۔  
 سبحان اللہ یہ ہے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ جن کی عمارت کریم نے  
 ایسی قبول فرمائی جن کے ایمان قبول گناہ معاف برائیوں کے اعمال نامے مٹا دیے اور بعد از وصال  
 بھی ایسا نفع عطا فرمایا اور ایسی پاک جگہ عطا فرمائی جس سے ان کی زیارت کو کسی لگتے سے ہیں  
 جس مکان کی زیارت کرتے ہیں اور وہ کیلئے مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعُهَا ہے اصحاب  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا اپنی بہادری سے نہ تھا بلکہ خداوندی ارادے سے تھا



## صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی ایمان سے تھا

بونس ۱۱۰ { وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُوْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ }  
اور کسی نفس کی یہ طاقت نہیں کہ وہ ایمان لائے مگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے۔

اس آیت کریمہ سے رب کریم نے ثابت کر دیا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی اجازت سے تھا اگر وہ خود بخود اپنی طاقت و ارادے سے ایمان لائے تو ان کے پھسنے کا احتمال ممکن تھا لیکن جب خداوندی ارادے سے وہ ایمان لائے یہی تو کوئی طاقت ان کو گمراہ نہیں کر سکتی۔

## آیت التزکیۃ لاصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ بقرہ ۱۸۰ { كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكُمْ مَقَالَاتِ الرُّسُلِ الَّتِي كُنَّا نَقُصُّ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُتَّقُونَ }  
۲۔ بقرہ ۱۸۱ { وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ }  
تَعْلَمُونَ ۵

جیسا کہ ہم نے تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے بھیجا ہماری آیتیں تم پر تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پکے فرماتا ہے اور تمہیں قرآنی تعلیم دیتا ہے اور دانا فی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

اللہ کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان ذو النورین حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری کے تحتی خطاب فرمایا کہ تمہاری برادری سے میں نے ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت عطا فرما کر تمہاری طرف بھیجا اس برادری قریش خصوصاً ان چار مذکورہ بالا اصحاب نے اپنی تمام برادری کو پس پشت ڈالتے ہوئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر صحبت و محبت و ایمان و معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو والد و صحابہ وسلم کو پس فرمایا اور اپنے جان و مال اور اولاد و پیادہ قشتی وطن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر طرح ہر وقت قربان کیا جو کسی سے مخفی نہیں قرآن و احادیث ان سے پڑھیں۔

(۲) { يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ } ان کے رسالت پر ایمان لانے کی دلیل پیش فرمائی کہ اسے



ابو بکر صدیق اور اے عمر فاروق اے عثمان خداوندین اور اے علی المرتضیٰ خداوندان اللہ علیہم اجمعین کو اس مذکورہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف رشتہ داری کے لحاظ سے ایسا نڈا نہیں ہے بلکہ پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر میرے قرآن کی آیتیں پڑھ پڑھ کر کے مطیع بنایا ہے اور میرے قرآن کی آیتیں پڑھ پڑھ کر صرف مطیع ہی نہیں کیا۔ (۳۱) دین کی کھڑتھیں ہر عیب ہر گناہ کفر وغیرہ سے پاک کر دیا ہے اور صرف پاک ہی کیا۔ کیا بلکہ قرآنی تعلیم بھی دی ہے فرمایا۔

(۳۲) دین کی کھڑتھیں کتاب اور میں قرآنی تعلیم بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور صرف قرآن ہی پڑھایا نہیں بلکہ

(۳۳) والحکمت قرآن سمجھنے کی دہائی بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی یعنی پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو قرآن خوانی و قرآن افی ماہر بنا دیا اور صرف قرآن افی ہی کا ملکہ نہیں عطا فرمایا بلکہ

(۳۴) دین کی کھڑتھیں کتاب اور میں قرآنی تعلیم بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور صرف قرآن ہی پڑھایا نہیں بلکہ

اب جو شخص قرآن و علوم خداوندی و دینی سے بے بہرہ ہے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر غرض ہوتو یہ اصحاب پر اعتراض نہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی بے خبری ہے کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عباد اللہ کی ہے۔

اب کوئی دشمن اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب رسول حضرت ابو بکر صدیق اور

## خداوندی قانون

قَدْ أَخْلَجَ مَنْ شَرَّكُمْ

قَدْ أَخْلَجَ مَنْ رَكَّهَا

اس قانون خداوندی نے ثابت کر دیا کہ جس شخص نے اپنے نفس کو پاک کر لیا اس نے عذاب الہی سے نجات پائی جو اپنے نفس کو نحوہ پاک کرے وہ خداوندی عذاب سے بچ سکتا ہے اور ایمان خداوندی جس شخص کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک بنا دیا وہ عذاب الہی میں کیسے گرفتار ہو سکتا ہے۔

آیت التزکیہ لا صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم

## کا احسان بخانا

۸۔ ال عمران ۱۰۴ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ



(۱) رب کریم نے لَقَدْ فرمایا لاہر تا کید اور قد حوت تحقیق تاکہ تا کید علی التاکید سے ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور احسان فرمایا۔

مِنْ اَنْفُسِهِمْ نے ثابت کر دیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہادی براہی قریش سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ایمان بالاصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لانے کا احسان بتایا۔  
 مَا تَقْدِرُ مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے ایمان لانے والوں کا ذاتی شان بیان فرمایا کہ ایمان لانے والی قوم قریش خصوصاً خلفاء اربعہ کو یہ بھی احسان بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نفسوں سے ہیں تو جو شخص خلفاء اربعہ کو زبانی قلبی تکلیف دے وہ بفرمان خداوندی مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے فرمان خداوندی مِنْ اَنْفُسِهِمْ کو ٹھکراتا ہے۔

(۲) يَسْئَلُوْا عَلَيْكَ اٰيٰتٍ سے رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دونوں کا شان بیان فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر قرآن کریم کو تلاوت کر کے ان کی تطہیر اور تذکرہ فرما کر معلیٰ ثابت کرنا ہے اس آیت کریمہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائی مدرسے کے قرآنی لیکچرار پرنسپل ثابت ہوئے اور خلفاء اربعہ اور باقی صحابہ کرام کا شان بیثبات ہو گیا کہ وہ خدائی مدرسے کے متعلم ہیں اور کاجو کے سٹوڈنٹ اپنا علم تعلیمی اپنے کوٹوں کے چھاتیوں پر رکھتے ہیں لیکن کوٹ اتار دیں تو عوام اور سٹوڈنٹ میں کوئی ظاہری امتیاز نہیں ہوتا لیکن یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سٹوڈنٹوں کا علم رب کریم نے قرآن کریم میں تحریر بھی فرمادیا کہ قیامت تک قائم ہے اور ان کا علم ایسا ظاہر فرمادیا جو کسی حالت میں بھی ان کے امتیازی اطوار کو بدل نہیں سکا وہ کیا ہے؟ رب کریم نے فرمایا سَيَمَّا هُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ

حضور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا جب اللہ تعالیٰ انہی میں سے بھیجا وہ رسول ایمان والوں پر اس کی آئینیں پھینکتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور دنیا دیتا ہے اور دنیائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے ظاہر مگر ابھی میں تھے۔

(۱) اس آیت مذکورہ میں رب العزہ نے مومنین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور احسان کسی پر تب ہوتا ہے جب کسی کو کوئی نیا عطا کی جائے اگر ایمان عطا نہیں فرمایا تو احسان کیسا معاذ اللہ بدل جائیں تو خدا کا دیا ہوا ہوگا کیونکہ خداوند کریم جس کو کوئی نعمت عطا کر دے اس کا بدلہ محال اگر بدل گئے تو خدا کا دیا ہوا نہیں اگر خداوند کریم کا دیا ہوا ہے تو بدل نہیں سکتا اگر بدل جائے گا کلام خداوندی لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ معاذ اللہ غلط ثابت ہوتا ہے اور احسان کا حکم غلط ہونا محال معام ہوا صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدلنا محال ثابت ہوا کہ رب کریم نے جو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان بتایا تو (۲) اللہ تعالیٰ نے عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ نہیں فرمایا جس سے ثابت ہو گیا کہ مومنین کی جماعت ہے آپ کی امت صرف ایک ہی مومن نہیں جیسا کہ مومن نے خیال کیا ہے۔

(۳) عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى اهل بیت نہیں کیونکہ غیر کو جب کوئی چیز عطا کی جائے تو احسان طبعین پر ہونا ہے گھر والے کا گھر والوں پر احسان نہیں ہوتا تو علی المومنین فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ اہل بیت علاوہ مراد ہوا بالفتح اگر مراد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں میں لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سے جماعت مراد ہے۔



بَيْنَ أَثَرِ السَّجُودِ اور جبہ خداوندی کا کچھ تعلیم مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل کر لیا۔  
 تو اللہ تعالیٰ ان کو خطاب فرماتا ہے کہ اب تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم حاصل کر لی۔  
 اب تم کو خداوندی سند تحریری پیش کرتا ہوں جو تمہارے علم پہنچنے کی سند ہرگی رٹو و نٹوں  
 کم ہو جائے تو ان کو کھج کے ابھاد میں پڑنا پڑتا ہے لیکن رب کریم نے صحابہ کرام رضوان  
 علیہم اجمعین کو سند فرمائی تو وہ اپنی حفاظت میں رکھی تاکہ تمہارے علم کا خطرہ ہی نہ ہو  
 اگر کوئی منکر تمہاری تعلیم کے متعلق تم سے یا کسی مسلمان سے تعلیم صحابہ و ریافت کرے تو اس  
 میں صحابہ کرام کے علم حاصل کرنے کی سند دکھاؤں گا۔

وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ لَوْ لَا تَعْلَمُونَ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں تعلیم  
 جو تم نہیں جانتے تھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سند عطا فرما کر پھر فرمایا کہ اب تم نے گھر و گلی  
 یا صرف اپنی ذات کے لئے ہی تعلیم حاصل نہیں کی اور بلکہ تمہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 قیادت میں آگے اس تعلیم کی اشاعت کی ضرورت ہے فرمایا۔

ال عمران ۴۴ { وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ لَوْ لَا تَعْلَمُونَ اِنَّ الْخَبْرَ بِيَا مَسْرُودٍ  
 يَا الْمَعْزُورِينَ وَيَعْلَمُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوَّلَئِكَ هُمُ الْفَاعِلُونَ

اور اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو لوگوں  
 کو گور، کی بہتری کی طرف دعوت دیں اور نیکی کا حکم کریں اور ہر برائی سے منع کریں اور  
 لوگ وہ فلاح پانے والے ہیں۔

وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْقُرْآنَ لَمْ يَجْعَلْهُمُ اللَّهُ رُتَبًا كَرِيمًا اس قوم کا رد کر دیا۔  
 کہتے ہیں کہ حضور تمام عمر میں صرف تین ہی مسلمان کر سکے کیوں جی خداوند کریم نے ایسے لوگوں

فرمایا اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ گروہوں کے گروہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 اصحاب بن چکے جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ لَوْ لَا تَعْلَمُونَ  
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گروہوں کے گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم قرآنی و  
 دینی سے تعلیم حاصل کر کے فیض پاب ہو چکے ہو لیکن تم سے ایک گروہ مبلغین کا ہونا بھی ضروری  
 ہے جن کے ذمے تین امور بات لازمی ہوں گے۔

۱۔ لوگوں کو ان کی بہتری کی دعوت دینا۔

۲۔ لوگوں کو نیکی کا حکم کرنا۔

۳۔ لوگوں کو برائی سے منع کرنا۔

مبلغین صحابہ کرام کا پہلا فرض رب کریم نے فرمایا بَيِّدْ عَوْتَ اِلَى الْخَيْرِ جس سے

ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی جماعت مبلغین اگر خود خیر کے پتے  
 ہوں تو خیر کی دعوت لوگوں کو کیسے دے سکتے ہیں کیونکہ اگر وہ بالذات خیر نہ ہوتے تو

رب کریم ان کو جماعت مبلغین ہی نہ بناتا کیونکہ فرمایا خداوندی ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا لِمَا تَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ اے ایمان والو تم لوگوں کو اس چیز کا حکم کریں

جسے تم خود معلوم نہیں اگر صحابہ کرام کے متعلق بے عملی کا خیال رکھا جائے

تو سچا خداوندی غلط ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ سب خود بے عمل تھے تو ان

جماعت مبلغین بنانے کا کیوں حکم دیا اور جب رب کریم نے ان کو مبلغین کا گروہ

عطا فرمایا تو ثابت ہوا کہ وہ تمام گروہ عامل بالخیر بھی تھا اسی لئے ان کو بَيِّدْ عَوْتَ

اِلَى الْخَيْرِ کا حکم خداوندی ہوا اس آیت کریمہ میں رب کریم اپنے حکم (ب) يَا مَعْزُورِينَ

الْمَعْزُورِينَ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کو نیکی کا حکم جاری کرنے



کارت کریم اختیار دیتا ہے کہ لوگوں کو تم نبی کا حکم کرو تو اب سوال یہ ہوتا تھا کہ یا اللہ گوہم تیرا اور تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا حکم جاری کرے لیکن لوگ کہیں گے کہ ہم پر حکمرانی کرنے والے تم کون ہو تو یا اللہ گوہم اس حکم کو ہم پر لگا لیکن سننے والے ہم ہیں تیرا حکم تو ہمیں یا مَسْرُوفٌ یا الْمُعْرُوفٌ ہو گیا لیکن ہم اس حکم کو تسلیم کرنے والوں کو بھی تیرا ارشاد لازمی ہے کہ تمہارے پاس اس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا گروہ میرے حکم کی تبلیغ کے لئے یا مَسْرُوفٌ یا الْمُعْرُوفٌ کا حکم جاری کریں تو تم ان کے حکم کو تسلیم کرنا تو رب کریم نے ارشاد فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا أَرْوَاحَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ**

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور جو تم سے اولی الامور میں ان کی بھی اطاعت کرو۔

تو بعض ایمان لانے والے ایسے تھے جو براہ راست خدائی تعلیم پر بلا واسطہ اطاعت کرنے والے ہیں جیسا کہ جماعت انبیاء علیہم السلام اور بعض ایسی جماعت ایمان لائے جو انبیاء و رسل علیہم السلام کی اطاعت براہ راست کرنے والے ہیں جنہوں نے انبیاء و رسل سے اسلام حاصل کیا اور ان کی تطہیر اور تنسیخ اور تعلیم سے ایمان دار معلوم ہوئے اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ان کو حکم خداوندی یا مَسْرُوفٌ یا الْمُعْرُوفٌ کا اختیار ملا اب چونکہ جماعت مبلغین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں ان کے حکم کو تسلیم کرنا تمہارے لئے بھی میں نے حکم دیا ہے اس لئے تم ان یا مَسْرُوفٌ یا الْمُعْرُوفٌ کے حکم کو تسلیم کرنا تمہارے لئے بھی میں نے حکم دیا اور **أَوْ ذُو الْأَمْرِ مِنْكُمْ** کا حکم

جیسا ان کو یا مَسْرُوفٌ یا الْمُعْرُوفٌ کا جاری کیا تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت مبلغین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امر بھی ایسا نادر ہے کہ فرض ہو گیا کہ جو امر یا مَسْرُوفٌ یا الْمُعْرُوفٌ کے فعل میں موجود ہے وہی امر واولوالاثر کے لئے نہیں موجود ہے جس جماعت کا ایک غورہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو خداوندی حکم کو قبول کرتے ہوئے یا مَسْرُوفٌ یا الْمُعْرُوفٌ پر عمل کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے کئی حضرات کو مسلمان و مومنین بنایا جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی ہر گئے مثلاً حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وطلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ وغیرہ ملاحظہ ہو۔

**۴** **الاصابتہ ۱۰۴** **۴** **وَأَسْلَمَ عَلَى يَدِهِ عُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَ الزَّبِيرُ وَ سَعْدُ**  
و عبد الرحمن بن عوف۔

بانی تفصیل فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاحظہ ہوں۔

اسلام میں سب سے اولین فریضہ تبلیغ اسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کیا اس وقت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی عمر یہاں برس تھی تو یا مَسْرُوفٌ یا الْمُعْرُوفٌ کے اول عامل اور جماعت مبلغین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثابت ہوئے تو جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت مبلغین نے اپنا صحیح کام سرانجام دیا تو رب العزت نے ان کی تبلیغ کی مدد فرمائی۔

**۴** **ال عمران ۱۶** **۴** **كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ**  
**يَا الْمُعْرُوفَ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تَتَّقُونَ**



لوگوں کے لئے نعم بہتر امت نکالے گئے جو تم نبی کا حکم کرتے ہو اور اللہ سے روکتے ہو اور اللہ کے ساتھ تم ایمان لاتے ہو۔

**صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا درجہ علمی**

المجادلہ ۲۸ ﴿يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾

اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو تم سے ایمان لاتے ہیں اور علم ان کے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ جو تم عمل کرتے ہو اس آیت کریمہ سے ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعلیٰ درجات بلند فرمائے اور علمی درجات بھی عنایت فرمائے۔

**صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم خداوندی**

البقرہ ۳۹ ﴿وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾  
اور تمہیں اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے جانتے والا ہے۔

**صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے**

البقرہ ۱۲۹ ﴿وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ مَا لَمْ تَكُونُمْ تَعْلَمُونَ﴾  
اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سکھاتے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔

یہ سب جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پروردگار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سند تحریری رب کریم عنایت فرمائے تو ان کا دشمن یہ کہے کہ وہ تو علم سے ناواقف تھے تو یہ سوائے تعصب کے اور کوئی بات نہیں رہے علیحدہ علیحدہ سند یافتہ بڑا لائق یورپ جرمنی امریکہ روس جاپان کاسند یافتہ بڑا تعلیم یافتہ ابن محمد ن کالج کاسند یافتہ معاذ اللہ تالائق تو سوائے ایمانی تعصب کے اور کچھ عرض نہیں کر سکتا۔

**یہودی و نصاریٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان پڑھ کہتے تھے**

ال عمران ۳۴ ﴿قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ﴾ انہوں نے کہا نہیں ہے  
اب ہم پر ان پڑھوں میں کوئی راستہ اللہ تعالیٰ ابن کو محمد ن کالج کی تعلیمی سند عطا فرمائے اور ان کے تعلیم یافتہ ہونے کا اقرار فرمائے اور یہودی و نصاریٰ ان کو ان پڑھ کہیں اب فیصد تم پر ہے کہ حکم خداوندی منقسم ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو علم دین کے اول سند یافتہ سمجھنا کس کی سنت ہے اور ان کو ان پڑھ سمجھنا کس کی سنت۔



# آیت التکویر

## لا صاحب ابی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ الاعزاب ۲۲ ﴿هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾

وہ خدا وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں زندہ ہونے سے نکال کر نور کی طرف لائیں اور ایمانداروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے اس آیت کریمہ سے صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں اللہ تعالیٰ نے کئی چکات نازل فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ خود بھی ہر وقت اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلا امتیاز درود و شریف پڑھتا رہتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتے بھی ہر وقت بلا امتیاز اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و شریف پڑھتے رہتے ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم بذات خود اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

۴۔ چونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مومنین ہیں اس لئے ان پر ہر وقت رب کریم رحم فرماتا ہے۔

جس جماعت پر رب کریم درود و شریف پڑھے ان پر جو شخص لعنت بھیجے اس کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب کریم لعنت بھیجنے والے کی لعنت واپس اس کے منہ پر ہاتھ نہیں اور باقی رہ گئے ملائکہ تو ملائکہ بھی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں اور جن کی جماعت پر رب کریم خود درود پڑھتا ہو نہ ان میں ظلمت کفری اور نہ ہی ظلمت لافاق ابھی اور نہ ہی رب نے ان میں گناہوں کی ظلمت رہنے دی اور نور ایمان نور صراط مظہیم نور اطاعت فرما کر نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیوند فرما دیا اب نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظلمت سے نکلے اور نہ ہی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نور نکلے ہر اس جس جماعت کو رب کریم نے منور فرمایا اور کس شخص یا کس جماعت کی طاقت سے کہ ان کو اس نوری قلعہ سے نکال کر معاذ اللہ ظلمت کی طرف لے جاسکے اور معاذ اللہ ان کی طرف کفر و لافاق کو منسوب فرمائے تو جو شخص ایسا کرنے والا ہے وہ نور خداوندی سے بے خبر ہے قرآن سے کوسوں دور ہے۔

## آیت التکویر لا صاحب ابی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ البقرہ ۳۳ ﴿اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ﴾

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے۔

اس آیت خداوندی سے خداوندی امداد کا وعدہ ظاہر ہے کہ جو لوگ خداوند تعالیٰ اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے اللہ تعالیٰ



ان کو ظلمت سے نکال کر نور سے منور فرماتا ہے جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام پر احکام مسلمان بنایا اور ان کے ہاتھ میں قرآن کریم دے کر دربار خداوندی میں پیش فرما دیا تو کہیں نے ان کو ظلمت سے نکال کر نور سے منور فرما دیا خداوند کریم جن کو منور فرمائے ان کے نور دیکھنے کے لئے بھی تو خاص آنکھ کی ضرورت ہے جن کی آنکھوں میں نور دیکھنے کی تپنی نہ ہو وہ بچاے معذور ہیں ان پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے اور ان کے نہ دیکھنے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نور میں کسی قسم کا فرق نہیں آ سکتا۔

### آیت التنبیر لا صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ ابراہیم ۱۳ {الرَّكِبْتُ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ}

اس کا معنی اللہ اور اس کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں بقرآنی تحریر ہے کہ ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالیں ان کے رب کی طرف سے آپ کو اجازت ہے غالب غریبوں والے کے راہ کی طرف آیت منورہ سے ثابت ہوتا تھا کہ رب کریم نے بلا امتیاز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو منور فرمایا اب اس مذکور آیت میں رب کریم نے فرمایا کہ حضور آپ بھی ان لوگوں کو منور فرمائیں اور آپ کی طرف قرآن اسی لئے نازل فرمایا ہے کہ آپ ان لوگوں کو ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لائیں یہ میری طرف سے عام اجازت ہے۔

جن کو خدا فی قدرت نے بھی اپنے تئیں نور سے منور فرمایا ہو اور طاقت مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو نور کی طرف ہی لانے والی ہو بھلا ان کو ظلمت کی طرف منسوب کرنے والے کا

خداوند کریم اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر کیسے ایمان صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلمت کو دور فرمایا اور نور خداوندی محیط ہوا تو بھلا وہاں دشمن کا اثر کیا ہو سکتا ہے۔

جو صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کلمہ پڑھ کر آپ کی اقتدا میں اعمال صالحہ سے سرشار ہوئے اور بھلا جن کو ایمان پر نہایت رکھنے کا ذمہ رب کریم نے لیا ہو اور ان کے اسلام کی شہادت بتی موجود ہو اور ان کی تطہیر و تزکیہ اور تنویر کا شیکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور نور بتی کا تجلی بھی ان پر پڑا ہو اور رب کریم نے اپنے فتنے کو پورا کر کے نہ دکھائی ہو اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شیکے کو پوری طرح درست فرمایا ہو اور ان کی علاج اور نجات خداوند کریم قرآن کریم میں لکھ کر مہارے ہاتھوں میں دے دی ہو ان کو بھنگی بازاری باں درازی کریں تو ان کی کون سنتا ہے منافقین پر صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب آ سکتا ہی نہیں اور رب کریم نے منافقین کو صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب دینے باں منافقین کو دیکھنے والا منافقین کا باشی اگر ان اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متحققین جن کا شان قرآن کریم نے یہاں فرما دیا ہو ان کو نگاہ نفاق سے برا کھیں تو اس کی مثال ایسے سمجھیے کہ صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیشہ میں جن کی صفائی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں اور رب کریم ان کو پاس فرما کر اپنے کلام میں سچ فرما چکا ہے اب اگر کوئی اس میں حشبلی نظر کرے گا تو اس کو اپنے رنگ کی سیاہی نظر آئے گی اگر برہمی دیکھے گا تو وہ شیشے کو برہمی کہیگا اگر کوڑھی دیکھے گا تو اس کو شیشہ زخمی نظر آئے گا اور خوب دیکھے گا تو اس کو شیشہ شفاف مانے گا نظر آئیگا شیشے کا عیب ثواب نہیں شیشہ ساختہ محمدن ہے ولایتی نہیں اس میں عیب نہیں دیکھنے والے میں عیب ہے رائی کا عیب کی کو عیب ناک نہیں کر سکتا۔



## اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے نوری بنادیا

۴- الزمر ﴿۲۳﴾ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ الْخُدُّكَ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ رَبِّكَ  
قَوْلٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ قُلُوْا بِنُورِهِمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُوْذِيَكَ  
فِيْ صُلٰىلٍ مُّبِيْنٍ ۝

کیا پھر جس شخص کا سینہ رب کریم نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے تو ویل و نوح ہے جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہو چکے ہیں دیکھا نہیں یہی ظاہر اگر ابی ہیں۔

آیات قرآنیہ منورہ لا صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ ابہام تھا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کون کون ہیں جن کو منور فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جن کے سینے کو اسلام کے لئے کھولا ہے ان کو اللہ نے منور فرمایا ہے تو ثابت ہوا کہ جو انسان نہیں ہوا منافق رہا یا کافر اللہ تعالیٰ اس کا مخالف ہے اس کو نور عطا فرماتا ہی نہیں اور جس کو اس نے نور عطا فرما دیا اس کو غیر مسلم نہ بنے دیا ہی نہیں اور جس کو مسلمان بنا دیا اس کا سینہ ایسا کھول دیا کہ وہ پکا مسلمان ہو گیا اور جو اسلام سے گیا وہ نور اسلام سے بے بہرہ رہا اور آیت کریمہ شَرَحَ اللّٰهُ خُدُّكَ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ رَبِّكَ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خود بخود مسلمان نہیں ہوئے بلکہ ان پر یہ انعام خداوندی ہوا کہ جس کو چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ فرما دیتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جس کو رب کریم اسلام سے مشرف فرماتا ہے اس کے سینے کو اپنے نور سے منور فرماتا ہے وہ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ رَبِّكَ کا مصداق ہوتا ہے اور جس کو نور ربی حاصل ہو وہ کبھی

نور پر نہیں سکتا اور نہ ہی اس سے نئی کی امید ہو سکتی ہے کیونکہ جو شی برتن کے اندر ہو اس کی کراہیگی یہ فطرت کے خلاف ہے کہ اندر کچھ اور ہو اور ظہور اس کے خلاف اندر نہ کہ ہو تو خروج بھی مذکور ہوگا اس کے خلاف ممکن ہی نہیں ایسے ہی سینے کے اندر اسلام ہو تو اس کو نور ربی حاصل ہوتا ہے تو ظہور بھی نور کا ہی ہوگا لفاق کا ظہور کبھی ممکن ہی نہیں اور جس کے سینے میں لفاق ہو اللہ تعالیٰ نے اس کو کبھی نور اسلام عطا فرمایا نہ ہی منافق کی تعریف فرما کر مومن ہونے کا فتویٰ دیا بلکہ منافق کے حق میں صاف صاف کلمت نازل فرما کر اس کو علیحدہ کر دیا کیونکہ قرآن آئینہ تھا اور ہے جس کے سینے اور دل میں اسلام و ایمان تھا عکس ویسے ہی قرآن میں نور آشاع برآیا اور جس کے سینے میں انکار اور دل میں انکار تھا اس کے عکس کا انشا بھی نور کتاب اللہ میں ہو جاتا ہے جس کو ساری مخلوق بخشتی

## آیت التثویر لاصحاب ابی صلی اللہ علیہ وسلم

## اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا ظہور قیامت کے دن

۵- الحديد ﴿۲۶﴾ يَوْمَ نَشْرَحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَيْسَحٰ لُوْرُهُمْ  
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرٰ لَكُمْ  
السُّوْرَجَاتِ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ  
الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝

اے مجرب صلی اللہ علیہ وسلم آپ قیامت کے دن مومنین آدمیوں اور عورتوں کو کبھی



گے ان کے آگے اور دین نور و طے گا اور ملا کہ کہیں گے تمہیں مبارک ہو آج  
تمہارے لئے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں اس میں بیشکی ہوگی یہی وہ مرتبہ  
بہت بڑا ہے۔

سابقہ آیت لھُمْ اَجْرُھُمْ وَتُؤْتِھُمْ سُوْرَ حَیْدِیْنِ نے اصحاب مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے نوری سونے کا فرما دیا اور اس آیت کریمہ میں رب کریم نے فرمایا کہ اصحاب  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور ان کے دائیں اور بائیں نور ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت  
جنت کی خوش خبری عطا فرمائی اور خداوند کریم کی طرف سے یہ بہت بڑا مرتبہ ہے تو مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دنیا میں بھی نوری بنا دیا اور قیامت کے نوری سونے کا  
 وعدہ خداوندی بھی تحریر ہو چکا بلکہ وہیں اور سامنے ان کا نور و جہن ہوگا اب تحریر خداوندی  
کبھی بدل نہیں سکتی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کرنے کی اصطلاحات میرے رب کریم نے پاکی  
فرمائی۔ ہدایت و اطاعت و تطہیر و تزکیہ و تنویر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیوں  
صفات از سونے قرآن کریم بیان ہو چکیں۔ ہادی مطاع مظہر و مزکی و منور یا پانچوں صفات  
کا مظہر آپ نے اپنے ساتھیوں پر فرمایا خصوصاً خلفاء اربعہ پر تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے اصحاب و خلفاء اربعہ و اہل بیت علیہم السلام کے لئے مذکور پانچوں صفات کے مظہر  
ہیں اور ان کے خلفاء اربعہ و اہل بیت و اصحاب علیہم السلام آپ کے مظہر ہیں بلکہ اگر  
اگر غلط تسلیم کیا جائے تو مظہر کا نقص لازم آئے گا اور مظہر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں نقص  
کرنا عین کفر ہے تو ثابت ہوا کہ نہ مظہر میں نقص نہ مظہر میں بلکہ مظہر نے اپنی پانچوں  
صفات ہادی مطاع مظہر و مزکی و منور سے اپنے خلفاء اربعہ و اہل بیت اور اصحاب

علیہم السلام کو مظہر و مزکی و مطیع بنا کر منور فرما دیا اور صراط مستقیم پر مضبوط بنایا۔  
مظہر نے پانچوں صفات ہادی و مطاع و مظہر و مزکی و منور سے اپنے خلفاء اربعہ و اہل  
بیت و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مظہر و مزکی و مطیع بنا کر منور فرما دیا اور  
علائق صراط مستقیم پر چلا کر اپنی معیت میں ساتھی بنایا جو دنیا میں ان کو کوئی علیحدہ علیحدہ  
رہسکا اور نہ ہی قبر میں۔ آگ کر سکا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ہی سے ان کو  
معیت مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب کریم نے اخروی وعدہ کر لیا لہذا اب اصحاب  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معیت کا ذکر قرآن کریم میں  
کرنا ہوں خداوند کریم اس فقیر کو بھی ہر مقام پر معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔  
پہلے چند انبیاء علیہم السلام کے ساتھیوں کا قرآن کریم سے ذکر کر کے پھر اصحاب  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر انشاء اللہ العزیز کروں گا۔



## معیت امیہ علیہم السلام

حضرت امیہ علیہ السلام کے ساتھ پتھر آیا سارے جن وانس ہزاروں پہرے غرق کر کے اس پتھر کو بوسہ دیتے ہیں اور حضرت امیہ علیہ السلام کی معیت کے سبب اس کو بر شرف حاصل ہے کہ جو گنہگار اس کو ایمان سے بوسہ دیتا ہے وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے تو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں برس گزارنے والا اتنا بھی نہیں کر سکتا پتھر کو معیت نبی اللہ حاصل ہوئی تو وہ مومنین کے گناہوں کو پاک کر دیتا ہے تو کیا نبی اللہ کی کوئی طاقت نہیں۔

حضرت اصحاب کہت جو اولیاء اللہ تھے ان کی معیت میں کتا چلا گیا تو اللہ تعالیٰ گتے کے پہلو بھی اٹھا ہے کہ کہیں تھک نہ گیا ہو اور قیامت میں وہ گتا جنت میں بھی جاتا تو انبیاء علیہم السلام کی معیت کیسے ناجیہ نہیں ہو سکتی۔

## حضرت نوح علیہ السلام کی معیت

۱۸ { فَأَذَا اسْتَوَيْتَ آتَتْ مَعَكَ فِي الْفُلِّ فَصَلِّ الْحَمْدَ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّاهُ مِنَ الظَّوْهِرِ الطَّالِمِينَ ۝ }

اے نوح علیہ السلام جب تم اور میرے ساتھی کشتی میں بیٹھ جاؤ تو کہ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات دی۔

## نوح علیہ السلام کا اپنے ساتھیوں کو بچانا

الشعر ۱۹ { فَانْقَضَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فُجُورًا وَنَجَّيْنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ } فَأَنْجَيْنَاكَ وَمَنْ مَعَكَ ۝

تو اے اللہ میرے درمیان اور میرے دشمنوں کے درمیان فیصلہ فرما دے حق فیصلے اور مجھے اور جو میرے ساتھی ایماندار ہیں بچالے تو ہم نے نوح علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کو فی الفلک الممشوق کُفِّرَ عَنْهُمْ تَابَعُوا لَعَلَّ الْبَاقِينَ بھری ہوئی کشتی میں بچا لیا پھر بعد میں باقیوں کو غرق کر دیا۔

۱۲ { قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ هود ۱۳ { أَمِمْ قَوْمَ مَعَكَ ۝ }

کہا گیا اے نوح علیہ السلام ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اتر جا اور تجھ پر ہماری طرف سے برکتیں ہوں اور ان امتوں پر جو میرے ساتھ ہیں۔

مذکورہ بالا آیات فرقانہ سے ثابت ہوا کہ نوح علیہ السلام نے ساتھیوں کو اپنی کشتی میں کتا کر اخیر تک ساتھ دیا اور عذاب الہی سے بچا لیا اگر نوح علیہ السلام اپنے ساتھیوں کا انوکھی کسی وقت نہیں چھوڑتے اور ان کا ساتھ رکھتا اور ان کو عذاب الہی سے بچانا ان کی علامت ہے تو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اخیر تک اپنے ساتھیوں کو چھوڑا نہیں آپ اپنے ساتھی اخصا بیزن کو عذاب الہی سے کیسے نہیں بچا سکتے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھی ایک دفعہ آپ کی کشتی میں سوار ہو جائیں تو عذاب الہی سے بچ جائیں اور جنہوں نے ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں گزار دی وہ کیسے ناجی نہیں ہو سکتے۔



## صالح علیہ السلام کی معیت

هُود ۱۲ { فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا لُجَيْنًا صَاحِبًا ذَا الَّذِيْنَ أَمْنُوْا مَعَهُ بِرَحْمَتِنَا  
۱۳ { وَمِنْ خِزْيٍ يُؤْمِنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْغَوِيُّ الْعَزِيزُ ه

تو جب ہمارا عذاب کا حکم آیا ہم نے صالح علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے  
اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ بچا لیا اور قیامت کی ذلت سے بچا لیا بے شک آپ  
کا رب بڑی قوت والا بڑا غالب ہے۔

الاعراف ۹ { قَدْ جِئْتَكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ إِسْرَءِيلَ  
۱۳ { موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی بات  
سے معجزہ لایا ہوں تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت

البقرہ ۱ { وَإِذْ ذَرَّأْنَاكُمْ الْبَحْرَ مَا نَجِيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ  
۶ { وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ

اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو چھاڑا تو ہم نے تمہیں بچا لیا اور آل فرعون کو غرق  
کر دیا اس وقت تم دیکھ رہے تھے۔

هُود ۱۲ { كَانَتْكُمْ كَمَا أُسْرَتْ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ ذَا لَطَعُوا  
۱۳ { تو تم سب بے رہو جیسا کہ آپ کو حکم کیا گیا اور جس شخص نے آپ کے  
ساتھ توبہ کی اور سرکشی نہ کرو۔

الشعراء ۱۹ { وَابْنَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَّعَهُ أَجْنَبِيَّانِ -

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ تھے سب کو بچا لیا۔  
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے عذاب سے  
بچا لیا جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت اختیار فرمائی۔

## داؤد علیہ السلام کی معیت

الانبیاء ۱۶ { وَتَحْنُتُنَا مَعَ دَاوُدَ الْجَبَّالِ يُسَبِّحُ  
۶ { اور پہاڑوں کو داؤد علیہ السلام کے تابع کیا اس کے ساتھ تسبیح  
پاک کرتے تھے۔

ص ۲۳ { إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحُونَ بِآلِ عِشِيِّ ذَا الشَّرَاقِ -  
۲ { بے شک ہم نے پہاڑوں کو داؤد علیہ السلام کے تابع کیا اس کی  
میت میں عشا کے وقت اور اشراق کے وقت وہ تسبیح بیان کرتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھیوں کے ذکر کی تعریف  
کی ہے اپنے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی معیت میں ذکر کرتے تھے۔

شعیب علیہ السلام کے مخالفین شعیب علیہ السلام کے ایماندار

## ساتھیوں کے مخالف تھے

الاعراف ۱۱ { قَالِ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَلْبَذُوا مِنْ تَوْبِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا



شُعَيْبُ بْنُ الدِّينِ آمَنُوا مَعَهُ مِنْ قَبْلُ يَتَّبِعُونَ فِي مِلَّةِ أَبِيهِمْ أُولَئِكَ كَانُوا

شعیب علیہ السلام کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ضرور ہم تجھے بھی جو نیزے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے تم ہمارے دین میں لوٹا شعیب علیہ السلام نے جواب یاد ہم ہرگز نہیں لوٹ سکتے، گو ہم بڑبڑستی کئے گئے۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے کفار کا ذکر فرمایا کہ ان کے کفار ان لوگوں سے مخالفت کھٹے تھے جو حضرت شعیب کے ساتھی تھے اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے۔

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں سے مخالفت

الاعراف ۹ { فَإِذَا جَاءَ ثَمَرُ الْحَنَّةِ قَالُوا الْمَنَافِقُ هَٰذِهِ وَإِنْ لَبِثُوا سَنِيَّةً يُعْطَوْنَ فِيهَا وَبَرَاءً مِّنْكُمْ وَمَا عَلَيْهِمْ لَأِذَا ضَلَّ السَّيْلُ تَتَّبِعُوا الْبَرَاءَ عَلَى مِلَّةِ قَوْمِهِمْ هَٰذَا سَبِيلُ اللَّهِ الَّذِي كُنْتُمْ تُعْلَمُونَ -

اور جب ان کو نیک دستخ آتی ہے وہ کہتے ہیں یہ ہماری خاطر ہے اور جب ان کو بُرائی شکست پہنچتی ہے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو منحوس بناتے ہیں خبردار اور کوئی بات نہیں ان کی نحوست اللہ کی طرف ہے لیکن ان کی اکثریت بے علم ہیں۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا ذکر فرمایا کہ ان کے مخالفین کا بھی ذکر فرمایا کہ جب دنیا میں کوئی نعمت خداوندی نازل ہوتی تو کہتے یہ ہماری نیک اعمالی کا سبب ہے اور جب دنیا میں کسی تکلیف کا نزول ہوتا تو کہہ دیتے

کہ موسیٰ اور ان پر ایمان لانے والوں کی نحوست کا سبب اب تم فیصلہ کرو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو ایسا کہنے والے کون تھے اور تم اسبابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو گے تو تم کون ثابت ہو گے۔

حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھیوں کو قوم کفار نے برا کہا

النمل ۱۹ { قَالُوا أَطِيعُوا نَادِيَهُمْ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ طَائِفٌ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ الْخَالِقِينَ قُلُوبَهُمْ فَلَا تُؤْمِنُونَ -

منکین صالح علیہ السلام نے کہا اے صالح ہم تیرے اور نیزے ساتھیوں کے سبب نحوست میں پڑے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا سبب نہیں بلکہ تم مفتون ہو۔

ہر رسول اللہ کے ساتھی مومنین ہوتے تھے

البقرہ ۲۵ { حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرَ اللَّهُ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ -

حتی کہ رسول اللہ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کی امداد کب ہوگی (تو نبی اللہ کا جواب ملا کہ خبردار بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ نبی اللہ کے ساتھ ایمان لانے والے اور نبی اللہ کی معیت والے جب اللہ تعالیٰ سے مدد کے خواہاں ہوتے ہیں تو ان کو انکارِ خداوندی سے جواب نہیں ملتا بلکہ ان کو اثبات سے جواب دیا جاتا ہے کہ فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ کی مدد قریب



## دنیا میں نبی اللہ کے ساتھی پر عذاب نہیں

هود ۱۲ ﴿وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا بِجَنَّتَيْنَا شُعَيْبًا وَالدِّينِ آمَنُوا مَعَهُ سَحَابَةَ  
مُتَوَاتِرًا أَخَذَتِ الدِّينِ ظَلَمُوا لَصَحَّةً فَاصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ  
جَنَّتَيْنِ ۝

اور جب ہمارا عذاب کا حکم آیا ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور جو اس کے ساتھ  
ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور پیچھے نے ظالموں کو پکڑ لیا تو وہ اپنے گھر میں  
گنہگاروں کے بل اوڑھے ہو گئے۔

جب بعض انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ان کے اصحاب کی معیت کا ذکر ہو چکا اور یہ واضح  
ہو گیا کہ نبی اللہ کے ساتھیوں کو رب کریم نے ساتھ ہی رکھا اور انبیاء علیہم السلام کی معیت عطا  
ایمان ہے تو اب اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر کرتا ہوں۔

خداوند کریم کی معیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ

احمد ۲۴ ﴿وَأَن تَكْفُرُوا بِاللَّهِ عَصَاكُمْ وَلَنْ يَشْفَعَ لَكُمْ أُولُو الْأَرْحَامِ ۝  
۱۳﴾ اور اے اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم ہی غالب ہو اور اللہ تعالیٰ  
تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو ہرگز نہ کرے گا

کیوں جناب اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو خطاب فرمائے  
اَن تَكْفُرُوا بِاللَّهِ عَصَاكُمْ تم ہی غالب ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا لَا تَخَفْ اِنَّكَ  
اَنْتَ الْاَعْلٰی تو وہ غالب ہو گئے ثابت ہوا کہ جس کو خداوند کریم اَنْتَ الْاَعْلٰی فرمائے

تو پہلے انبیاء علیہم السلام کے ساتھیوں نے خداوندی کی خواہش کی تو رب کریم نے ان  
کو امداد کا وعدہ فرمایا لیکن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر امداد خداوندی کی خواہش  
فرمائی تو فوراً ان کو امداد پہنچ گئی تو نبی انبیاء علیہم السلام کی معیت میں صرف خداوندی  
ان کے ایمان پر کوئی حملہ آور نہیں ہو سکتا تو جن کو فوری امداد پہنچے ان کی ایمانی استعداد کا اندازہ  
تو لگا کر نہیں لگا سکتے جو جانیگ کوئی مسلمان کے ایمان کا شرف پہچان سکے۔ خافضہ۔

صوفی علیہ السلام کا ساتھ اپنے ساتھیوں کے لئے ناجی رہا

هود ۱۲ ﴿وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا بِجَنَّتَيْنَا هُودًا وَالدِّينِ آمَنُوا مَعَهُ سَحَابَةَ  
مُتَوَاتِرًا أَخَذَتِ الدِّينِ ظَلَمُوا لَصَحَّةً فَاصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ  
جَنَّتَيْنِ ۝

اور جب ہمارے عذاب کا حکم آیا ہم نے ہود علیہ السلام کو اور جو آپ کے ساتھ ایمان  
لائے اپنی رحمت کے ساتھ ان کو نجات دی اور ہم نے ان کو سخت عذاب سے بچا لیا

دنیا میں صوفی علیہ السلام کا ساتھ بھی اپنے ساتھیوں کے لئے ناجی تھا

الشعر ۱۹ ﴿فَتَجِدْنَهُ وَآهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝

۹﴾ تو ہم نے صوفی علیہ السلام اور اس کے تمام ماننے والوں کو بچا لیا۔  
تمام انبیاء علیہم السلام کی معیت کو ایمان کی دلیل اور نجات کا باعث سمجھا جائے لیکن  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کو نہ ہی معیار ایمان سمجھا جائے اور نہ ہی نجات کی  
قراردی جائے۔ تو ایسے شخص کا ایمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صحیح نہیں۔



وہ کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا اور ان کا مخالفت ذلیل ہی ہوتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام فرمایا تو فرعون کو ذلیل کر دیا ایسے ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ فرمایا تو مخالفین اصحاب کو قیامت تک ذلیل فرما دیا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نہیں ہوتے تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ذلیل ہو سکتے ہیں خداوند کریم بھی وہی فرماتے اور اللہ ربّ کریم جن کو غلبہ سے اور دشمن اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہے کر نہیں مغلوب ہے کچھ کر نہیں سکتے یہ کیا کہ ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبے کی دلیل پیش فرمائی وَاللّٰهُ مَعَكُمْ کِیوں غالب ہو گے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ کیسے ساتھ ہے اس کی دلیل دوسری جگہ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غار سے باہر نکلے اور سراقہ نے دونوں کا تعاقب کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت غم لاحق ہوا کہ میں حضور کو بڑی حفاظت اور تشدد سے بچا کر لایا اس دشمن پھر ہمارا تعاقب کیا اور آں ملا تو میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا اے ابوبکر غم نہ کرو ضرور اللہ تعالیٰ ہم دونوں کے ساتھ ہے دونوں کی نگہبانی فرمائے گا۔ تو چونکہ آپ کے ساتھیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا توجہ ان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ساتھ ان کا ساتھ ایسا مضبوط ہو وہ کیسے بدل سکتے ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کہ لَا تَحْزَنْ فرمادیں اس کو خوفناک کرنے والا کون ہے اور جس کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فرمادیں اس سے معیت خداوندی ہٹانے والا کون ہے۔ لو ہا جس کو وہی پر لگ جائے وہ کوئی مضبوط ہو جائے ویلڈنگ جس کو ہے کہ ہو جائے وہ لو ہا مضبوط

طہ ۱۶ قَالَ لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَكُمْ اَسْمَحَ وَ اَزَلٰی  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں نہ ڈرو بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں میں سنوں گا تمہاری ہی بات کو اور تمہاری طرف ہی دیکھوں گا۔

تو آیت سابقہ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ سے جب ربّ کریم نے اصحاب کریم رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ خطاب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو ثابت ہوا کہ اصحاب کریم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مخالفین کی نہ کبھی دعا ہی قبول ہو سکتی ہے اور نہ ہی خداوند کریم کی نگاہ کریم ہی ان پر ممکن ہے اسی لئے اصحاب کریم یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وہن معہم کے مخالفین سے نہ کوئی ولی اللہ ہوا اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے اسی لئے ان کی نہ دعا منظور اور نہ ہی ربّ کریم کی نظر کریم ان لوگوں پر بلکہ دشمنان صحابہ کریم رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو سارا سزا ملتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں کیونکہ ان کے ساتھ معیت خداوندی نہیں اور جن کے ساتھ معیت خداوندی تھی اور ہے ان کے ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے ان کی



دعا ان کی بات کبھی مردود ہو سکتی ہی نہیں، فافهم

۲۔ الحديد ۱۶ { قَهُوْا مَعَكُمْ اَيُّهَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا تَعْلُوْنَ } اور وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی ہو ان کو

ہو اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے۔

مذکورہ بالا آیتوں سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو مؤمنین اور وہ آپ کے ساتھی بن گئے اُن کا رب کریم بھی ساتھی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ دینے کے دلائل پیش کئے کہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کیوں ساتھی ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ محبین ہیں اور متقین ہیں لہذا اللہ تعالیٰ ان کا ساتھی و ساتھی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محسنین متقین تھے اس لیے  
اللہ تعالیٰ کی معیت مشرف ہوئے،

الانفال ۹ { وَ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ فَغَمَزُوا }  
۵ { وَ غَمَزُوا النَّصِيْبَ } اور اگر تم نہ جانتے ہو کہ اللہ تمہارا ساتھی ہے اور بہت اچھا ساتھی ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔

اور اگر تم نہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ساتھی ہے اور بہت اچھا ساتھی ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔

الانفال ۹ { وَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ } اور بے شک اللہ تعالیٰ نیکو کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

التوبة ۱۱ { وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ } اور یقین رکھو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نیکو کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

الانفال ۹ { وَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ } اور بے شک اللہ تعالیٰ مومنین کے ساتھ ہے۔

التوبة ۱۱ { اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ } اب بے شک اللہ تعالیٰ متقین کو دوست رکھتا ہے۔

جب قازن خداوندی قُلْ اِنَّ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ  
لِيُحِبَّبْكُمْ اللّٰهُ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین  
عجب خداوند کریم بن گئے۔ تو رب کریم نے ان کو اچھے اعمال کی بنا پر ان میں متقین و محسنین  
نے خطاب سے نوازا اور لَعَمْرُؤُا الَّذِيْ وَ لَعَمْرُؤُا النَّصِيْبِ سے تسلی بخشی جن کا ساتھی  
اللہ کریم ہوا اور تفریق بھی ان کے حق میں ثبت ہو تو ان کو حاسد کا حسد مرنے سے  
میں ہٹا سکتا اور نہ ہی ان کا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔

کریم کی ناکید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھیوں کو نہ چھوڑے کہ متعلق

الانعام ۶ { وَلَا تَقْطَعُوْا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْعَدْلِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ السَّٰبِقُونَ } اور نہ ٹک کر نہ نکال دینے ان لوگوں کو جو صریح شہام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور  
ان کی رضا مندی کا ارادہ رکھتے ہیں۔



اسی آیت کریمہ سے رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ آپ کو جو صبح و شام اپنے خداوند کریم کا ذکر کرتے ہیں ان کو نہ چھوڑیے اور سورۃ مزمل میں وہ فرماتا ہے  
 مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ رَحْمَةُ اللَّهِ تَجْعَلُكَ رِضْوَانًا لِّمَنْ يَشَاءُ ۚ إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۚ ذَكَرَكَ  
 فرمایا اور سورۃ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور آپ کی معیت میں نہ فرماؤ اور  
 وَلَا تَكُن مِّنَ الْمُتَعَلِّقِينَ آپ کے صحابہ خصوصاً خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت میں نہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان خداوندی اسلام و ایمان میں اپنا ساقی بنایا ہجرت میں اللہ  
 نہ چھوڑا غار میں ساتھ نہ چھوڑا جنگوں میں خلفاء اربعہ کو اپنی ذات سے علیحدہ نہ فرمایا بالکل  
 میں ان کو ترک نہ فرمایا رشتہ داری میں ان کو نہ چھوڑا قبر میں نہ لٹھڑ ڈکے ہی حال ہے  
 ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو چھوڑا نہیں  
 اس امر کی دلیل ہے کہ وہ یَدُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَعْيُنِنَا اَدَا وَ الْعَشِيِّ يُرِيدُ وَ اَللَّهِ  
 خالص اللہ کی رضا مندی کے لئے بغیر کسی دنیاوی لالچ کے صبح و شام رب کریم کا ذکر کرتے  
 تھے اسی لئے ان کو میرے پیائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا نہیں اور جن کو رب  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندی حکم پر عمل کرتے ہوئے چھوڑا نہیں اور ان کے افعال  
 شہادت بھی رب کریم نے فرمادی ہو تو امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی خلیفہ  
 علیہم اجمعین کو چھوڑے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی نہیں امتی تب ہی ہو سکتا ہے کہ جو مصطفیٰ  
 علیہ وسلم نے عمل کیا آپ کی سنت پر عمل کرے جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر میں  
 ان کو امتی پس پشت ڈالے اور چھوڑ دے تو وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک  
 فرمان خداوندی لَا تَحْزَنْ لِّمَا كَانَ مِنَ الْبُرْءِ اَکْہَا جَاءَ وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا اَلْاِ  
 اس آیت کریمہ میں رب کریم نے خلفاء اربعہ اور دیگر اپنے ساتھیوں کو نہ چھوڑنے کا ارشاد فرمایا

اپنے دوسری آیت کریمہ میں ہر وقت ان کے ساتھ رہنے کا حکم صادر فرمایا ہے

اَلَا تَاۡمُرُکَہٗ مُصۡطَفٰی صَیِّدِ اللّٰہِ عَلَیۡہِہٖمۡ سَلَمٌ کِیۡ مَّعِیۡتِہٖ اَیۡمَانُہٗ اَوَّلُہٗ سَاطِفَہٗ

بیت ۱۵ { اَصْحَابُ الْعِثَارِ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدْعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِمَا الْعَدَاۃُ وَالْعِشَیۡ  
 یُرِیۡدُوۡنَ وَجْہَہٗ وَلَا الْعَدَاۃُ اِلَّا مَعۡہُمۡ مُّتَوِّدِیۡنَہٗ  
 عَدُوۡۃُ الدُّنْیَا وَ لَا تَلِیۡحُ مِنْ اَعۡفَافِنَا قَلْبُہٗ عَنْ ذِکْرِ نَا وَ اَبۡتَحَہٗ ہُوَادُوۡ  
 اَشۡرَہٗ فَرِطَہٗ

ارشادت کیے ان لوگوں کے ساتھ اپنی ذات کو جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت کرتے  
 کسی کی رضا مندی کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان سے اپنی دوستیاں آپ نہ بٹاتیں جو  
 دنیا کی زندگی کا ارادہ فرمادیں اور اس شخص کے پیچھے نہ لگیں جس کے دل کو ہم نے  
 ذکر سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے لگا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

اسی آیت کریمہ میں رب کریم خالص خداوند کریم کی رضا کے لئے بلا طبع دنیاوی ذکر  
 خداوندی کرنے والوں کے ساتھ رہنے کا حکم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاری فرما دیا  
 ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلفاء اربعہ خصوصاً اور باقی اصحاب رضوان اللہ  
 علیہم اجمعین کے ساتھ عموماً تشریف فرما رہے کیا یہ ان کے خالص مومنین ہونے  
 کی دلیل نہیں بلکہ وہ اذل المومنین میں جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
 معیت میں رکھ کر ایماندار بنایا اگر ان کے متعلق کوئی شک کرے تو پھر مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے سوا ان کے نزدیک کوئی مومن ہے ہی نہیں اور ایسا کہنے والا  
 کتاب الکاذیب ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان خداوندی جن کو اپنے



ہر وقت اپنی حفاظت میں رکھنا یہ ان کے خاص و منین متقین ساتھی ہونے کی  
بین دلیل ہے پھر آگے اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان  
اللہ علیہم اجمعین کے تقرب کا ذکر فرمایا۔

## آیت تقرب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین  
کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں

۱۲۱ {الَّذِي أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ}

الاحزاب ۱۲۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں  
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ میرے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنے ایمان لانے والوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والے جن کو میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن  
ایا اور سب اولین و منین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔  
مخصوصاً خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس آیت کریمہ میں یہ ہر اظہار میں اس سے کہ خلفاء  
اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانوں سے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب  
ہیں جس شخص نے خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کسی قسم کی تکلیف دی تو خلفاء اربعہ

ساتھ رکھا خصوصاً خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تو ان کے ولی ایماندار  
ہونے کے لئے شہادت خداوندی مِلَّةَ عَمَلٍ رَّبِّكَ بِأَلْعَدَاوَةِ وَالْعُشَىٰ  
يُؤَيِّدُكُم وَجِبَدُكُم مِّنْ مَّوْمِنٍ کے لئے کافی ہے۔

۲- وَتَوَعَّدُ عِيَالَهُ عَنْهُمْ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خالص حجت ہونے  
کو ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے متعلق نگہبانی کا  
ارشاد فرمایا ہے وہ بیش بہا قیمتی ایماندار ہیں جن کی طرف خاص توجہ رکھنے کا  
خداوندی حکم جاری ہو رہا ہے اور یہ بھی اسی آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص  
خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر انگشت نہما کرے گا وہ حفاظت  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ زنی کرنا چاہتا ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پہرے میں ان پر ڈاکہ زنی کرنا محال سوا اس کے کہ وہ دھڑے دھڑے ڈاکہ مارے  
والا ڈاکو خود کو گرفتار کر لے کیونکہ بموجب فرمان خداوندی وہ دنیا و عقبی میں مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں ہیں اور آگے فرمایا کہ جس کا دل ہمارے دُکیر سے غافل  
ہے اور وہ اپنی نفسانیت کا طامع ہے اور حد سے بجا نہ کرنے والا ہے اس کی  
توجہ نہ فرمائیے اگر معاذ اللہ خلفاء اربعہ میں کسی قسم کی کمی ہو تو مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم ان کو بغیر ان خداوندی ضرور چھوڑ دیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ دینے کا  
اور حفاظت کرنے کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متقین کا مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو ارشاد خداوندی ہوتا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم کا ارشاد کہ  
ان کے ساتھ رہیے اور ہر دشمن سے اور ہر تکلیف سے ان کی نگہبانی فرمائیے  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے ساتھ رکھنا



مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کو تکلیف پہنچتی ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچتی ہے تو خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا اور جس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی اس سے متعلق قرآنی فیصلہ موجود ہے۔

۲۲ الاحزاب ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ﴾  
﴿الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾

اور بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تکلیف دینے والوں کو دنیوی و اخروی سزا کا مستوجب فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے وہ رب کریم کو تکلیف دیتا ہے تو جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں دنیا و آخرت میں لعنت کی لعنت کے خدا میں دنیا میں بھی خداوند کریم کی ہر نعمت خداوندی سے محروم اور اخروی ہر نعمت سے بھی محال ہوں گے اور اس کو ذلیل کرنے والا عذاب بھی پہنچے گا۔

کیوں بھی خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دے کر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا اور لعنت خداوندی کا مرجع بننا یہ کسی کفارہ سے بڑے کاکام ہے جو کہ بموجب فرمان خداوندی (النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْفُسْهَاءِ) خلفاء اربعہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی رضی

۱۰ ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾  
اور وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے۔

۲۲ الاحزاب ﴿مَا كُتِبَ لَهُمْ أَن يَكْفُرُوا﴾  
میں

اور جو لوگ مومن آدمیوں اور مومنات کو بغیر حرم کرنے سے تکلیف دیتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہر کو اٹھایا۔  
اب فیضانِ نعمت کو میرے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

قرآنی شہادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے ساتھ ہیں

۱۴ الانبیاء ﴿قُلْ هَآؤُنَا بُرْهَانُكُمُ هَآؤُنَا ذِكْرٌ مِّنْ مَّعَىٰ وَذِكْرٌ مِّنْ

فرمایا کہجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تم اپنی دلیل کو یہ قرآن کریم اس شخص



کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہے اور جو مجھ سے پہلے ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت میں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیان فرما کر ان کے مومن ہونے کی دلیل پیش فرمادی اور کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمانوں کی دلیل قرآن میں پیش کر دی ہے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حالت میں ساتھی میں قُلْ هَٰذَا بَشَرًا مِّثْلُكُمْ حَضْرَاتِ کے دشمنوں سے دشمنوں کے مومن ہونے کی دلیل طلب فرمائیے ان کے پاس اپنے مومن کی کوئی قرآنی تحریری دلیل نہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس ان کی حاضری کی حضور خود مختار دلیل ہے کیونکہ جن کے پاس ایمان بالذات موجود ہے ان کو مخالفت کی کیا ہے اللہ تعالیٰ نے هَٰذَا ذِكْرٌ مِّنْ قَبْلِي ثَابِت کر دیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھیوں کی تعریف یہ ہے قُلْ هَٰذَا بَشَرًا مِّثْلُكُمْ ثَبَاتِ ایمان کے لئے قرآنی تحریر کا کافی ہے اور معترضین کے پاس ایمان کی دلیل ہے ہی نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی دلیل ذات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ ذَٰلِكُمُ الْفَصْلُ ۝۳۳ (الْبَيْكُمُ نُورًا مَّيِّتًا ۝)

اے لوگو ضرور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آئی ہے اور تمہاری طرف اللہ نے نور نازل فرمایا جو ظاہر کرنے والا ہے۔

سابقہ آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شان و بیان کی دلیل پیش فرمائی اور اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی دلیل ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مقرر فرمایا جس کے پاس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ ایماندار ہے ورنہ نہیں اور تحریر کے لئے قُلْ لَنَا الْبَيْكُمُ نُورًا مَّيِّتًا فرمادیا کہ اگر کسی کو تحریر کی ضرورت ہو تو قرآن کریم دیکھ لے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں آپ کے ساتھی

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثِي اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ قُلْ لِّمَاذَا شَهِدْتُمُ الَّذِينَ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ کے رب کریم با لہر ہو رہی ہے کہ ضرور آپ دو تہائی گھنٹے رات سے کچھ کم اور کبھی اس کا نصف اور ابھی اس کا تیسرا حصہ قیام فرماتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں کا ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ ایسا ہی قیام کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادت قیام اللیل کی شہادت ثبت ہے توجہ لوگ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عبادت خداوندی کے لئے رات کو قیام فرماتے ہیں اور رب کریم نے ان کے اس عمل کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قبول فرمایا جو جن کی نفی عبادت کی منظوری کے لئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قرآنی تحریر موجود ان پر ایسے لوگ معترض نہیں جو فرض خداوندی سے بھی محروم ہوں تو ان کی بات کو خداوند کریم کے مقابل میں کون تسلیم کرتا ہے۔

”علی رضا“ مولوی صاحب تم کہتے ہو کہ صحابہ نماز کے ساتھی وہ خطیب ہیں حضور کو



ایکلا چھوڑ کر چلے گئے۔

محمد عمر میرا دوست بڑا سادہ ہے قرآن کی نصف آیت پڑھ لیتا ہے اور ہائی اعرابن کرتا ہے اگر بعض صحابہ کرام خطبے میں چھوڑ کر تجارت کی طرف تشریف لے گئے تو اس کی منرا اور منرا صلی رب کریم یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو لائق تھی یا ان کی ناراضی کے لئے نہیں مقرر کیا ہے جب وہ تجارت کے لئے خطبہ چھوڑ کر باہر تشریف لے گئے تو یہ کریم ان سے ناراضگی نہیں فرماتا بلکہ اپنی طرف سے منافع کی دعوت دیتا ہے قُلْ مَا مَعِيَ إِلَّا خَيْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَمِنَ النَّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّازِقِينَ حضور ان اپنے ساتھ ان کو خطبہ چھوڑ کر تجارت کی طرف چلے گئے ہیں ان کو اعلان فرمان دیجئے کہ بڑی اللہ کے پاس ہے وہ لہو اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہت اچھا رزق دینے والوں کا ہے نو اللہ کریم ان اصحاب کو جو مسجد کے باہر تشریف لے گئے ان کو تجارت سے بہتر سود اپیش فرما رہا ہے اور اس تجارت کے رزق سے بہتر رزق کا وعدہ فرما رہا ہے کہ تم اپنی تجارت کو چھوڑ کر مجھ سے بہتر رزق حاصل کر لو اور بعد ازاں حکم جاری فرما دیا کہ جمعہ کے دن تجارت کرنا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں جو اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاصْبِرْ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مشورے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تفسی

النور ۱۸ اِنَّا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ اِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ امْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ اِنَّ الَّذِي يَسْتَاذِنُ لَوْ نَدَاكَ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

اِذَا اسْتَاذَنُوكَ لِبَعْضٍ شَأْنِهِمْ فَاَذَنْ لِيْنِ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرُ لَكُمْ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

صحابہ کے متعلق خدائی شہادت کہ جہاد اور نماز میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت

النساء ۵۸ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقِمْ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلَنْتُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَّرَاءِكُمْ وَلَتَأْتِ طَائِفَةٌ اٰخَرٰى لَمْ يَصَلُّوْا فَلْيَمْسِكُوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَاسْلِحَتَهُمْ وَذَ الَّذِيْنَ لَفَسُوْا اَكُوْا لَعْنُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاْمَتِيَّتِكُمْ فَيَسْبُلُوْنَ عَلَيْكُمْ سَبْلَةً وَّاحِدَةً

اور جب آپ ان میں رہیں تو ان کے لئے نماز قائم فرمائیے پھر ایک گروہ کو ان سے آپ کے ساتھ کھڑا رہنا چاہیئے اور اپنے ہتھیاروں کو بھی پکڑے رکھنا چاہیئے پھر جب وہ سجدہ کر لیں تو ان کو تمہارے پیچھے سے ہٹ جانا چاہیئے اور دوسرا گروہ جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ان کو آنا چاہیئے تو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنے ہتھیاروں کا سامان اور ہتھیار لے رکھنے چاہئیں اور کفار لپکھ کر ان میں کو تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے فاضل ہو جاؤ تو وہ تم پر یک سخت حملہ کر دیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی جماعت کا



جنگ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کرنے کا طریقہ ارشاد فرمایا اور جن کے متعلق جنگ میں بھی رب کریم نے نماز کی افتاد و معیت کی حد انکار فرمائی نہیں فرمایا۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد و نماز میں ان کو آپ کی معیت و افتاد میں رکھنا ہی صحابہ کا نشان انہی کو زیارت تھا جو اور کسی کو نصیب نہ ہو سکا اور نہ ہی ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے اور یہ نشان صحابہ کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کسی اور شخص سے ممکن ہو سکا اور نہ ہی سونے چاندی سے مشرف ہو سکتا ہے گو زمین آسمانوں کی پرال کوئی شخص سونا چاندی خرچ کر دے یا تمام عمر میں جس کا ایک سانس بھی عبادت خداوندی کے بغیر نہ نکلتا ہو وہ بھی درجہ صحابہ کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہنچ سکتا چاہے جتنا چاہے سو برس کے بعد کا گنہگار جو صورت و سیرت میں یہ پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غافل ہے وہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی کرے جن کی تمام عمر کے اعمال صالحہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ادا ہوئے ہوں اور رب کریم نے ان کا اصل قرآن کریم میں مرج فرمادیا ہو تو یہ رانی اور نظر کا قصور ہے مرنے میں عیب نہیں اور نہ ہی ان میں عیب کا رہنا ممکن ہی ہو سکتا ہے کیونکہ ان کو معیت خداوندی و معیت مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وسلم داغ و دار رکھنا گوارہ فرما سکتے ہی نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جہاد میں حصہ لے کر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

۱۰ لٰكِنَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ جَاهِدُوْا بَاۡمَنَآ اِيْمًا  
تَوْبَةً اِلَآءَ اَنْفُسِهِمْ وَاُوْلٰئِكَ لَهُمُ الْخِيَرٰتُ وَاُوْلٰئِكَ

۱۱ لَٰكِنَ الْمُتَّقِيْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا اَنْهَارٌ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا  
اَللّٰهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الْعَظِيْمُ ۝

اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مال و جان سے جہاد کیا اور یہی ہیں کہ ان کے لئے نیکیاں ہیں اور یہی وہ نجات لئے دار ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے باغات تیار رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ عرشہ بہت بڑا ہے۔

۲۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا جان و مال سے جہاد کرنا ثابت فرمایا۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایماندار ہی ہوتے ہیں۔

۴۔ انہی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ان کے ساتھ ہیں ان کے تمام اعمال کو رب کریم نے نیکیوں میں شامل کر لیا۔

۵۔ تمام اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجات کا وعدہ ہوا۔

۶۔ رب کریم نے اس آیت کریمہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب جنت کا وعدہ فرمایا۔

قانون خداوندی کہ جنگ میں انبیاء علیہم السلام کی معیت

میں رب والے ہوتے ہیں

۱۲ وَكَانَ مِنْ شِئِيْ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرًا فَمَا  
اَلْعَمْرٰنُ ۝ ۱۳ وَهٰوْا اِيْمًا اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا



وَمَا اسْتَكْبَرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝

اور بہت نصیروں سے جن کی معیت میں بہت رب الاول نے جنگ کے لئے سست ہوئے جو ان کو اللہ کے راستے تکلیف پہنچی اور نہ وہ کمزور ہوتے اور نہ وہ بے اور اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کو دوست رکھنا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ

- ۱۔ بنی اللہ کی معیت میں جہاد کرنے والوں کی اکثریت ب الاول کی ہوتی ہے۔
- ۲۔ بنی اللہ کے ساتھ مصیبت فی سبیل اللہ میں کمزور نہیں ہوتے اور جو ان کو آتی ہے اس پر وہ صبر کرتے ہیں۔

گمراہی دنیا میں نبی اللہ کے اصحاب کے قریب ہی نہیں بھٹکتی

الشعرار ۱۹ { قَالَ اصْحَابُ مُوسَىٰ اِنَّا لَنَنظُرُكَ قَالًا ۝۱۹  
مَعِي رَفِي سَيِّئُهُنَّ }

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کہا بے شک ہم قابو آگے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں بے شک میرا ساتھی میرا رب ہے مجھے جلدی بھٹکا دکھا دے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کہا اِنَّا لَنَنظُرُكَ قَالًا تو کیا اصحاب سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن مراد ہی میں ہرگز نہیں؟ اگر دشمن ہوتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو کلا سے پھینکی کیوں دیتے کہ ہرگز نہیں تم فکر نہ کرو! تو ثابت ہے کہ اصحاب موسیٰ سے مؤمنین موسیٰ علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ اگر یہ معنی نہ لئے جائیں تو

موسیٰ علیہ السلام کے برخلاف قرآنی علامہ ہوتا ہے معاذ اللہ اس آیت کریمہ سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

- ۱۔ اصحاب موسیٰ سے مؤمنین موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی اللہ کے اصحاب بھی کافر یا منافق ہو سکتے ہی نہیں۔
- ۲۔ بنی اللہ کے اصحاب اگر گمراہ جائیں یا ٹنگدل ہو جائیں تو بنی اللہ ان کو پھینکی دے کر صحیح کر دیتا ہے اور خداوند کریم اور رب کریم اپنی سبکدوش یعنی تسلی نازل فرما کر ثابت قدم کر دیتا ہے۔

۳۔ جن کے ساتھ بنی اللہ کی معیت جو ان کے ساتھ رب کریم کی معیت بھی ہوتی ہے ثابت ہوا کہ جس کے ساتھ اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ہو وہ کبھی بھٹک نہیں سکتے کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے تو اس آیت کریمہ نے ثابت فرما دیا کہ بنی اللہ کے اصحاب کا گمراہ ہونا محال ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کیسے معاذ اللہ گمراہ ہو سکتے ہیں ہاں غیر نبی کے ساتھی گمراہ و منافق ہو سکتے ہیں جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ ما یفنی معی رجل واحد خذ فی قسم میرا ساتھ ایک آدمی بھی نہ ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت والوں کو عذاب الہی اسکا ہی نہیں

۲۹ { قُلْ اِنَّ يَتْلُمَنَّ اَهْلَكُمْ يَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمْنَا فَنَسْنُ  
۲ { اِيَحْيٰى السَّٰدِرِيْنَ مِنْ عَذَابِ الْاٰلِیْمِ }

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتاؤ کہ اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے یا اہم کر دے تو کفار کو تو زندگ عذاب سے کون پناہ دے گا۔



۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و ممات میں آپ کے اصحاب کو اپنی معیت کا حامل بنایا۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت فرمادیا کہ دنیا میں پھر رہا ہے تو میرے اور میرے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جبر سے بھر رہا ہے اگر یہ اصحاب نہ ہوتے بلکہ سب مخالف نبوت ہی ہو جاتے تو دنیا میں کافر ایک بھی باقی نہ رہ جاتا چونکہ میرے ماننے والے میرے پیچھے اصحاب بنائے ہیں موجود ہیں اس لیے رب کریم آسمان سے عذاب نازل نہیں فرماتا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خدائی سند

قیامت کے دن آپ کے اصحاب آپ کی معیت میں ہوں گے

التحریم ۲۸ ﴿يَوْمَ لَا يُخْذِي اللَّهُ الدِّينَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نَدْوِيلَ كَمَا﴾  
یہاں ۲۸ اس دن اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جو آپ کے ساتھ

ایمان لائے۔

فَوَدَّ هُمْ لَيَبْلُغَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِمْ ذِيَابُهَا يَنْفَعُهُمْ لَقَوْلُونَ رَبَّنَا اَتِمِّمْ لَنَا  
نُورَنَا وَارْحَمْنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے نازل نہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان میں روشنی ہو جائے گا اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے نور کو پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما دے

بلکہ شک تو ہر شے پر قدرت والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جو آپ کی معیت میں ایمان نہ لائے ہیں ان کی عزت افزائی کا وعدہ فرمایا کہ میں آپ کی معیت میں رہنے والے ایمانداروں کو قیامت کے دن ذلیل نہیں کروں گا تو اس آیت کریمہ نے ثابت کر دیا کہ جب خدا ان کو ذلیل نہیں کرے گا تو جو دنیا میں ان کو ذلیل سمجھنے والا ہے تو رب کریم ان کو ضرور ذلیل کرے گا کیونکہ جس کی عزت خدائی ہو تو اس کی عزت مخلوق پر فرض ہے کیونکہ خدائی تحریر خلق کے لئے حجت ہے قیامت کے دن سَوَّلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کو کفار ترس دیں گے

الفرقان ۱۹ ﴿ذِكْرُ مَرِّ لَيْسَ عَلَى يَدَيْهِ لَقَوْلُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝﴾

اور قیامت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے گا کیونکہ ہاتھ افسوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت پر صراط مستقیم اختیار کر لیتا۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت سے محروم رہنے والوں اور آپ کی معیت کو برا سمجھنے والے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ قیامت کے میدان میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی شان و عظمت کو دیکھ کر تم سے گارہ کرے گا کہ اے افسوس میں بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عمر گزارتا تو میں بھی آج شان پاتا اور عذاب الہی سے نجات پاتا اور اپنے لئے جہنم پر اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت سے محرومی پر اپنے ہاتھ اپنے دانتوں سے خود ہی کاٹے گا۔

۲۔ تو اس آیت کریمہ نے معیت شان اصحاب مصطفیٰ ثابت کر دی۔



۳۔ رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے مخالفین کو ظالم قرار دیا۔  
 ۴۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کے مخالفین یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھیوں کے مخالفین کو دیکھ کر اپنے ہاتھ خود کاٹنے کا تو رب کریم مصطفیٰ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے خود کہنے والے کو سزا اس کے خود ہاتھوں سے لگا  
 گا تو معلوم ہوا کہ خود اپنے ہاتھوں کو خود کاٹنے والا کافر منافق ہے کیونکہ نبی  
 اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتا ہے۔

اتباع تمام کے بغیر معیت حاصل نہیں ہو سکتی

۱۵/۹ { قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْلُبَنِي مَعِيَ صَبْرًا }  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام تم میرے ساتھ ہرگز صبر کی طاقت  
 نہیں رکھو گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سامعی  
 پہننے کا مطالبہ فرمایا تو حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام آپ  
 میرے سامعی نہیں بن سکتے اس لئے کہ اگر آپ میرے ساتھ ہونگے تو میرے تابع ہو کر چلے  
 اور نہ کسی کے تابع ہو نہیں سکتے تو معیت نبوی کے لئے اتباع تمام لازمی ثابت ہو گئی  
 توجہ آیات مذکورہ سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی ساتھیوں کو  
 الہی سے بچایا اور ان کی معیت والوں کو رب کریم نے بھی نجات دی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کی وجہ سے  
 الہی میں بھی گرفتار نہیں ہو سکتے اور یہ خدائی وعدہ ہو چکا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ وَعَلِیْہِ التَّکْلِیْفِ

جس کی معیت خدائی و رسولی بکلام خداوندی ثابت ہو چکی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھیوں کا نشان دہی دینی و اخروی بیان ہو چکا اور آیات مذکورہ بالا سے یہ بھی ثابت  
 ہو چکا ہے کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ جہاد میں  
 دلوں میں نفسی عبادات میں حضر میں سفر میں نہیں چھوڑا جس کی شہادت رب کریم نے قرآن  
 مجید میں بیان فرمادی اور یہ بھی ثابت فرمادیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے امداد  
 کی تحانیات کی بنا پر ان سے بغض نہیں رکھتے بلکہ معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی وحدت  
 ہے اور رب کریم نے یہ بھی ثابت فرمادیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامعی اتباع تمام سے  
 حقیقت اور شہادت غنی و فاروقیت و صالحیت کے مراتب پر فائز ہوتے ہیں و نیز ان  
 کو رب کریم کی طرف سے معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف کبھی ممکن ہی نہ تھا اور  
 ہادی بن میدان حشر میں بھی معیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ترسیں گے کہ ہائے ہم بھی اگر معیت  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہوتے تو آج ہم ذلیل نہ ہوتے اور جہنم کا ایندھن  
 نہ بنتے بلکہ معیت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی مرتبے پر فائز ہوتے پھر معیت نبی اللہ  
 کے لئے چونکہ ایمان مسلمہ تھا اس لئے تمام صحابہ کرام کے ایمانی مرتبہ کو آپ کی  
 خدمت میں پیش کرتا ہوں۔



حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بننے کیلئے خداوند تعالیٰ  
نے ایمانی دعوت دے کر ایمان دار ہونے کی عطا فرمائی

۲۸ ۲۹  
الصف ۲۸  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ  
مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تَوَمِّنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
وَمَا مَدُّوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا  
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يُغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ  
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِينُ طَبَقَةٍ فِي جَنَّةٍ عَذَبَ ذَٰلِكَ  
الْعُظُمَاءُ الْعَظِيمُونَ ۝ وَآخَرَىٰ يُجَنَّبُونَهَا لَخَشَرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَنَاءٌ  
قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ -

اے ایمان والو! کیا تمہیں ایسی تجارت جو تمہیں روٹناک عذاب سے  
بچائے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ اور فی سبیل اللہ  
اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جنگ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو  
اِس سے تمہارے گناہ رتبہ کریم معاف فرما دے اور تمہیں باغات میں داخل کئے گا جن  
میں ہر وقت پانی جاری رہے گا اور جنت عدن میں پائش کی جگہ پاک ملے گی یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔  
اِس آیت کو ہمیں رب کریم ایمان کی دعوت دیتا ہے اور یا ایہا الذین آمنوا کا خطاب  
ہی ہے فرماتا ہے تو رتبہ تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ رب کریم

ایمان



دعوت ایمانی دیتا ہے اور قبل ازیں یا ایہا الذین آمنوا کا خطاب بھی فرماتا ہے جس ثابت ہوتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مومنین ایمان لا کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہو کر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہی بنے ہیں جو خداوند کی پہلے ایمان لانے والے تھے چونکہ ان کا ایمان لانا علم خداوندی میں برحق تھا اس لئے اس نے یا ایہا الذین آمنوا سے خطاب فرمایا اب ایمان لانے کے بعد ان کے مستقل طلبی کرنا صرف یہی نہیں کہ ان پر ہی اعتراض ہے بلکہ مقرر علم خداوندی کی تکذیب کر رہا ہے اگر وہ ایمان لانے والے نہ ہوتے تو رب کریم انہیں یا ایہا الذین آمنوا سے خطاب ہی نہ فرماتا۔

اس آیت کریمہ سے محل اذ لکم علی تجارتکم من عذاب الیمہ فرمان خداوندی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو خوش خبری ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر خداوند کریم سے سود اکر لو ایماندار کو رب کریم نے عجیب تجارت فرمائی ہے بفرمان خداوندی ایمان لانے والا رب کریم سے عذاب الیم سے نجات کا سودا کر چکا ہے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لا کر سودا رب کریم سے کر لیا۔

اس آیت کریمہ میں خداوند کریم نے ایمانداروں کو عذاب الیم سے بچانے والا سودا بتایا ۱۔ اللہ کے ساتھ ایمان لانا عذاب الیم سے نجات دیتا ہے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانا عذاب الیم سے نجات دیتا ہے۔

۳۔ اپنا ذاتی مال خرچ کر کے اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جانوں کو جنگ کے لئے پیش کرنا۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ خصوصی خیر تھی۔

۶۔ ان چاروں اعمال سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کے گناہ کی معافی ہوئی جو یغیر لکم ذنوبکم سے واضح ہے۔

۷۔ ان اعمال سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اخروی انعام کا وعدہ بھی تحریر ہو چکا۔ نہری باغات میں قیام کا وعدہ خداوندی بھی ہو چکا۔

۸۔ جنت عدن میں اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش کے لئے پاکیزہ صاف تھری کوٹھیاں خداوندی انعام ملے گا۔

۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال مذکور بالا کی بنا پر یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔ ۱۰۔ چونکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعمال مذکورہ کے عاملین ہیں اس لئے ان کو نصرت خداوندی کا وعدہ ہوا۔

۱۱۔ جلدی فتح دینے کا خدائی وعدہ۔

۱۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان مذکورہ اعمال میں کامیاب ہیں اس لئے ان کو خداوند کریم کی طرف سے ایمان دار ہونے کی خدائی سند بشر المؤمنین سے عطا ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ایماندار ہونے کے چند اعمال فرمائے اور اصحاب

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر عمل کیا اور خداوند کریم کے نزدیک کامیاب ہوئے اور اعمال مذکورہ بالا میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کو رضی کر لیا تو اللہ تعالیٰ کا بشر المؤمنین سے ان کے اعمال کی تہنیت کا ایمانی خطاب ہوا اب ان کے ایمان میں خداوند کریم

اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے کو شک نہیں ہو سکتا کیونکہ تحریر خداوندی ان کی پریشانی صاف کر چکی ہے۔



## صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی دعوت

التغابن ۲۸ ﴿فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا﴾  
 پھر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاؤ اور اس کے رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کے ساتھ اور اس نور کے ساتھ جو ہم نے نازل فرمایا۔

## صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے مومن بنایا

الملک ۲۹ ﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمْنَابُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا﴾  
 فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی رحمن ہے جس کے  
 ساتھ ہم ایمان لائے اور اسی پر ہم نے توکل کیا ہے۔

العنکبوت ۲۱ ﴿وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ﴾  
 ﴿وَالْهَذَا إِلَهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ﴾

اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کہو کہ جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہم اس پر  
 ایمان لائے ہیں اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لائے ہیں ہمارا معبود اور  
 تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے لئے اسلام لائے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی تبلیغ  
 فرما کر مومن و مسلمان بنایا۔

رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سودا پکا ہو گیا وہ اللہ اور محمد رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لا چکے اپنے احوال کو فی سبیل اللہ خرچ کر کے اپنی جان  
 کو فی سبیل اللہ قربان کر کے خدائی جوش میں اپنے تمام اعمال کو محفوظ میں بحساب خداوند  
 اپنی بیع کو تمام کر چکے اور رب کریم نے ان کے سابقہ گناہوں کو معاف فرما کر مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مندی میں ان کے جان و مال و ازواج و اولاد و اوطان کو ہاں  
 کر دیا۔ ان کی ہر شئی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنْهُمْ دِيْنَهُمْ بِمَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ اَلْفَتْهُمْ  
 خَرِيْبًا جَاچکے اب ان کی بیع کو اپنے مصروفہ اسواق میں بیع فاسد ہونے کا اعلان کر لے  
 پھر یہ تو بھلا فتنوں کو مندی کے بھانڈے سے کیا خبر اور کچھ کو میوہ جات کا کیا قدر شناسی  
 تھو کہ ال کو مندی والا ہی شناخت کر سکتا ہے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ممکن رب کریم نے ان کے ایمان لانے اور جان  
 و مال قربان کرنے کے عوض مَسَاكِنَ جَلِيْلَةً فِيْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ مَّقَرَّ فرمایا اور وہاں  
 فرما کر محفوظ فرمایا اب ان کو کوئی طاقت وہاں سے نکال نہیں سکتی نکالنے کا مسئلہ تو کہا  
 وہاں غیروں کو جہنم کی نعمت سے ہی محروم کیا جا رہا ہے کیونکہ جن کو دنیا کے جنت  
 مصطفیٰ میں سرفراز فرمایا گیا ہے وہ جہنمی کے جنت سے کب محروم رہ سکتے ہیں اور جن کا  
 وہ جہنم جنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ممنوع ہے ان کو آخر وہی جنت کب نصیب ہو سکتی ہے  
 وَاللّٰهُ الْغَوْدُ الْعَظِيْمُ خداوند کریم کے ہاں یہ بہت بڑا مرتبہ ہے جس سے حاسد  
 حسد ہے محسوس اگر مرتبے پر فائز نہ ہو تو حسد کا مقام ہی کیا حسد محسوس کے فروع عظیم  
 پر دال ہے۔



## صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان لانے کی خدائی دعوت

البقرہ ۱۱۱ ﴿ذَاتُوا بِمَا نَزَّلَتْ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا مِثْلَ الْآلِ الْبَقَرَةِ﴾

اور جو میں نے نازل کیا ہے اس کے ساتھ ایمان لاؤ جو تمہارے پاس خدائی کتاب ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور قرآن کے ساتھ تم اول منکر نہ بنو۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب کریم نے قرآن کریم پر ایمان لانے کی دعوت ایمانی صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی منکرین از دہشت قرآن کریم جب اول کافر ثابت ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین اول مومنین ثابت ہو گئے اب ان کے بعد جو ایمان لائے گا تو ان کے بالبعثت قبول ہوگا ورنہ نہیں کیونکہ اس آیت قرآنیہ میں صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب بالمشافہہ اور باقی امت کو غائبانہ ہے اور بالوسطہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

النساء ۳۵ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ﴾

اے ایمان والو! انتم اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نے نازل فرمائی اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل فرمائی۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آمینوں کا خطاب فرمایا جن کو خداوند کریم آمینوں سے خطاب فرمائے اس کی غن ان کے ایمان میں ہے

شک کر سکتی ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور سابقہ کتب سماوی پر ایمان لانے کا ارشاد خداوندی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پہنچا جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا اَسْلِمْتَ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ اے ابراہیم مسلمان ہو جا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں رب العالمین کے لیے اسلام لایا ہوں وہی ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زبان سے جواب دیا اَسْلَمْتُ ایسے ہی رب کریم نے صحابہ کرام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اَمِنُوا تو رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف ان کے مومنین ہونے کے صل کو اپنی طرف جواب دیا جیسا کہ خداوند کریم کا اَسْلَمْتُ کہنا منکر نہیں بنا سکتا ایسے ہی اَمِنُوا کہنے سے ایمان میں فرق نہیں رہتا۔

## صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانی کلمات کریم کی زبانی

النور ۱۸ ﴿اَلَمْ يَكُنْ قَوْلُ الْمُؤْمِنِينَ اِذَا دُعُوا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وََمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَخُنَّ اللّٰهَ وَيَخُنَّ رِيسَهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ﴾

مومنین کو جب اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلا یا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان آپ فیصلہ فرمادیں ان کی بات اس کے سوائے اور کوئی نہیں ہوتی کہ وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور اطاعت کر لی اور یہی نجات پانے والے ہیں اور جو



مخلص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانے کا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کی مخالفت سے بچنے کا تو یہی وہ خدائی عہد ہے پر فائز ہوں گے۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایمانی زجرا فرمائی کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حبا اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف محبت ڈی جائے تو فوراً بیک کہہ کر وہ سیمعنا و اطعنا یعنی ہمیں سن لیا اور ہم فرمانبردار ہو گئے جواب دیتے ہیں۔

۲۔ بقائون اولئک هم المفلحون اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کے نزدیک ناجی ہیں اور دوسری آیت میں ان کے فائز ہونے کی دلیل بھی فرمادی کہ ان کا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا آخرتیت الہی اور ان کا ان کو فقیہت بخش رہے ہیں۔ اولئک کا خطاب اول بواسطہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے بعد میں باقی امت کو۔

**اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنی مومنین ہونے کی سند خداوندی**

الَّذِينَ آمَنُوا بِمَا نَزَّلْنَا عَلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ فَلَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ ۝ وَلِلَّهِ يَوْمَئِذٍ الْخَبِيرُونَ ۝

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو صحیح پڑھتے ہیں یہی ہیں جو اس کے ساتھ ایمان لگتے ہیں اور جو شخص اس کا انکار کرے گا تو یہی وہ ذلیل ہیں۔ اس آیت کریمہ سے یقین امرات ثابت ہوئے۔

- ۱۔ صحابہ کریم رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ہم نے قرآن نازل فرمایا وہ اس کو صحیح پڑھتے ہیں۔
- ۲۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کے ساتھ ایمان صحیح ہے۔
- ۳۔ جو قرآن کریم کا انکار کرے گا وہ دنیا و عقبیٰ میں ذلیل ہوگا۔

### نتیجہ

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے دنیا میں ذلیل نہیں فرمایا بلکہ خلافت و عزت و امامت بخشی تو اس آیت کے موافق یہ ان کے صحیح ہونے کی قرآنی دلیل ہے۔

**اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی ارادے سے ایمان لاتے**

۸ مَا كَانُوا اِلٰی يَوْمِئِذٍ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ لَّكَتَشْهُمُ الْاَلْعَامُ ۝ اَلَا يَحْشُرُونَ

ایمان نہیں لاتے تھے وہ مگر یہ کہ اللہ کریم چاہتا ہے تو ایمان لاتے ہیں لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔

اس آیت کریمہ نے ثابت کر دیا کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی ارادے سے تھا خود بخود وہ مومن نہ ہو سکتے تھے ان کے ایمان میں طعن کرنا ذاتِ خداوندی پر حملہ ہے۔

۱۱ مَا كَانَتْ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ ۝ اَعْلٰی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُونَ

اگر نفس کی طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ملے کہ بے جھول پر ڈال دیتا ہے ثابت ہوا کہ صحابہ کریم رضوان اللہ علیہم اجمعین خدائی اجازت سے



ایماندار ہوئے ورنہ رب کریم ان کو جس سے نوازا چنانچہ بے سمجھوں کو جس سے لازماً  
خُدائی فیصلہ کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ایماندار تھے

الحجرات ۲۶ ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ  
الْكُفْرَ يَكْفُرُونَ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝

اور کوئی بات نہیں ایماندار وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ ایمان لائے پھر انہوں نے شک نہیں کیا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مشیرین آپ کے ساتھی مومنین اصحابی ہیں

النور ۱۸ ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ  
عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ  
يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا ذُكِرْتُمْ  
لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَلَا تَنْفِرْ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اللَّهُ إِنَّ  
اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اور کوئی بات نہیں مومنین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور جب وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جمع  
ہونے والے کام پر اکٹھے ہوئے وہ گئے نہیں جب تک کہ انہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اجازت حاصل نہیں کی بے شک وہ لوگ جو آپ سے اجازت حاصل کرنے

ہیں یہی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان رکھتے  
ہیں پھر وہ اپنے بعض کام کے لئے اجازت طلب کریں تو آپ جس کو چاہیں ان کو اجازت  
فرمادیں اور جس کے لئے چاہیں خداوند کریم نے ان کے لئے بخشش مانگیں بے شک اللہ  
تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ رضوان اللہ  
علیہم اجمعین پر اختیار کلی کا اظہار فرمایا۔

۱۔ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو چاہتے اپنی مرضی سے جانے کی اجازت فرماتے یہ  
آپ کو اختیار کلی تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی صحبت میں اصحابیت فیضیاب ہونا اور قیام فرمانا یہ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم پر مبنی تھا وہ کسی لاپرواہی کی بنا پر قیام پذیر نہ تھے۔

۲۔ بشہادت خداوندی اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر اپنے ذاتی کام کے لئے مجلس  
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ورنہ ہوتے تھے اور یہ سب مومنین ہیں اس لئے ان  
کو رب کریم نے ایمانی سند عطا فرمادی۔

۳۔ صحابہ کرام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
کو ولی تسلیم کرنے کی خدائی شہادت اس آیت کریمہ سے ثابت ہوئی۔

۴۔ اس فرمان خداوندی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً  
آپ کے خلفاء مار بعد جو ہر وقت آپ کی معیت میں تشریف لے جاتے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے مشیرکار تھے ان کے مشورے سے ہر کام حضور کرتے۔



۵۔ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کوئی غلطی ہو جائے تو رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا دیا ہے کہ آپ ان کے لئے خداوند کریم سے معافی فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بخیر و رحمت سے ضرور ان کو معافی دے گا چنانچہ اس نے معافی دی

**صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں یہ ایمان اپنی محبت رکھا**

۲۶ اَحْرَات ۱ وَاعْلَمُوا اَنَّ فِيكُمْ رَسُولًا لِّلّٰهِ لَوْ لَطَيْعَكُمْ فِيْ كَثٰرَتِ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَاَكِنَّ اللّٰهَ جَبَّ اِلَيْكُمْ الْاَبْدَانِ وَرَيْبَةً فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَتْ اِلَيْكُمْ الْكُفْرُ وَالْفُسُوقُ وَالْعِصْيَانِ اُولٰٓئِكَ هُمُ السَّارِقُونَ فَاَصْلَحُوا مِنۢ نَّحْوِ اللّٰهِ وَاَلٰلَئِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں اگر بہت کاموں میں تمہاری اطاعت کریں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ اور لیکن اللہ تعالیٰ نے پیارا کیا ہے تمہاری طرف ایمان کو اور تمہارے دلوں میں ایمان کو مزین فرمایا ہے اور کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے تمہیں متنبہ کر دیا ہے یہ بھی وہ ہدایت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ راہ را جاننے والا بڑا دان ہے۔

۱۔ رب کریم نے واعلموا سے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم خداوندی مستفیض فرمایا۔

اور اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو واعلموا سے خطاب فرمایا ہے۔

۲۔ کہ تم میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہے جو تمہارے نفع نقصان کی بات کرے جو حق ہے تمہاری

بات کہتے پیچھے نہیں گئے کیونکہ بعض وقت تمہیں اپنے نفع نقصان کا علم نہیں ہوتا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا ہے تو پھر وہ اپنی مرضی کرتے ہیں اور تمہارے فائدے کو مد نظر رکھتے ہیں اگر اس میں وہ تمہاری اتباع کریں تو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی سے کام لیتے ہیں اور تمہارا نقصان نہیں گھٹے دیتے اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو یہی تاکید فرمائی کہ

وَلٰكِن اَتَّبَعْتَ اَهْوَ اَهِمْ لَعَلَّ الَّذِيْ جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذَا لَمِنَ الظَّالِمِيْنَ - اور البتہ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی اتباع کی لیں گے کہ کہ آپ کو علم ہو چکا ہے بے شک اس وقت آپ ظالموں سے ہوں گے۔

۳۔ آیت مذکور بالا میں اللہ کریم نے تمہارے دلوں کو ایمان کے لیے پسند فرمایا ہے اور تمہارے دل ایمان کی بات کو ایمان کے کاموں کے لیے زیادہ پسند کرتے ہیں۔

۴۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ تمہارے دلوں میں رب کریم نے ایمان کو مزین فرما دیا ہے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کھڑے رہا ہی نہیں بلکہ ایمان سے آراستہ پلستہ ہیں جن کے دلوں میں خداوند کریم ایمانی زینت بخشے والا جو ان کے دلوں کو کھڑے کھینے والے کی مینائی میں فرق ہے بوڑھے کو کہا جائے کہ بابا جی کچھ نظر آتا ہے؟ تو کمزور نظر والا بوڑھا یہ جواب دے گا کہ آدمی مجھے بت سا نظر آتا ہے پوری انسانی شکل نظر نہیں آتی تو عقلمند ضرور یہی سمجھے گا کہ بوڑھے کی نظر ٹھہرے کی وجہ سے کمزور ہے اس لئے اس کو شکل انسانی بت نظر آتی ہے انسان صحیح نظر نہیں آتا آدمی شمع کی بھی شکل ہے گا کہ انسان بت ہو گیا ہے ایسے ہی جن کے حق میں رب کریم فرمائے وَرَيْبَةً فِيْ قُلُوْبِكُمْ تو اس جملے میں رب کریم نے فِيْ قُلُوْبِكُمْ فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے۔



کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کی گہرائی میں رب کریم نے ایمان رکھا ہے یہ شکنا شکل ہے تو اس آئینہ کو پڑھ کر خلفائے ثلاثہ کے متعلق کوئی شخص نہ بان سکتا کرے تو اس کو ایمانی معذور سمجھا جائیگا نہ کہ *رَبِّكَ فِي قُلُوبِكُمْ* کے موصوفہ اور شک کی نگاہ سے دیکھا جائیگا اور پھر رب کریم نے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ان کے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا رد فرمایا کہ

۵۔ *وَكَيْفَ أَكْفُرُ بِالْكَافِرِ وَالْفَاسِقِ وَالْعَمِيَانِ* اللہ تعالیٰ نے ان اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں ایسا ایمان مزیں فرمادیا ہے کہ ان کو کفر و فسق و فجور سے خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک فرمایا ہے اب جن کے دلوں کی گہرائی میں رب کریم ایمان مزیں فرمائے اور فسق و کفر و فساد فرمائی تو قریب بھٹکنے والے اور اس کی صفائی خود بخود برقرار ہے اب بھی ان کے متعلق اگر شک کے لئے تو وہ قرآن کریم کلام خداوندی کا منکر ہے پھر رب کریم نے پانچویں ایمانی قرینہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور فرمادی کہ

۶۔ *أَفَلَيْتَ هَؤُلَاءِ السَّادَاتِ* یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب رشد ہیں کفر و فساد و فسق و فجور سے مبرا ہیں۔

۷۔ اگے رب کریم نے اپنے انعام کا اظہار فرمایا کہ *فَضَّلَنَا مِنَ اللَّهِ وَلِعَبَّةٍ* ان اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کو میں نے ایمانی زینت بخشی ہے اور عیب سے ان کے دلوں کو محفوظ رکھا ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے حق میں ان کے فائدے کے درپے ہیں اور فتویٰ خداوندی ان کے حق میں *أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ* مرقوم ہے تو فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے

اور اللہ کا انعام ہے اور جس پر اللہ کا فضل و انعام خاص ہو حاسد بھی اسی سے حمد کرتا ہے جس کے پاس کچھ ہے ہی نہیں حاسد وہاں حمد کر کے کیا کرے گا قابیل نے ہابیل پر حمد کیا نوح علیہ السلام پر اس کے بیٹے اور قوم کفار نے حمد کیا ابراہیم علیہ السلام پر غمزدہ نے حمد کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قارون فرعون نے حمد کیا حضرت یوسف علیہ السلام پر ان کے بھائیوں نے حمد کیا ایسے ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جن کو آپ نے مومن و ایمان بنایا اور وہی امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول المسلمین تھے کفار مکہ اور ان کے متبعین حاسد پیدا ہو گئے۔ ان کو بنظر حمد دیکھتے رہے اور اب خود جو ایمان سے کوسوں دور ہیں ایمان کے دعویدار بنے ہیں لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتی ہے کہ جن کے اسلام دایاں کا محلی محافظ موبہ مزیں رب کریم ہے ان کے ایمانوں میں کون خیل ہو سکتا ہے اور اب جہل ابولہب وغیرہ جن کو رب کریم نے کفر کا فتویٰ ثبت کر دیا ان کے ایمان کا کوئی حاسد نہیں کیونکہ ان کا ایمان کھربا اللہ و کھربا رسول اور کھربا القرآن اور کھربا ولی الامر ہے ان کا حاسد کوئی بھی نہیں ہوا اور نہ ہے۔





جب اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان سے ظاہر و باطن مزین فرما کر تحریر یکھ دی تو ان کو خدائی مددگار بننے کی دعوت دی اور یگانوں کو اہلاد کی دعوہ نہیں دی جاتی اور انہوں سے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا اسی لئے انہوں کو دعوت میناں کے اہل ہونے کی دلیل ہوتی ہے ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو انصار اللہ بننے کی تکریم نے دعوت دی

۲۸ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ  
الصف ۳ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ  
قَالَ الْحَوَارِيُّونَ كَمَنْ أَنصَارَ اللَّهِ قَا مَنَنْتَ الطَّا لِفَتْهُ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ  
وَكَفَنُوتَ الطَّا لِفَتْهُ قَا بَشَرْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَدَدٍ وَهُمْ قَا صَبَحُوا  
ظَاهِرِينَ ۝

اے ایمان والو تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے کہا حواریوں کو  
میرا مددگار اللہ کی طرف کون ہے حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں تو ایک طا لِفَتْ  
بنی اسرائیل سے ایماندار ہو گیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا تو ایمانداؤں کو ان کے دشمنوں  
پر ہم نے طاقت دی تو وہ غالب ہو گئے ۔

اس آیت کریمہ سے پانچ امدادات ثابت ہوئے ۔

۱- یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کا خطاب فرما کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے  
ایمان دار ہونے کی توثیق فرمادی ۔

۲- كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے

نصرت



انصار اللہ ہونے کی دعوت دی۔

۳۔ کَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِنَحْوَارِ بْنِ مَنَّا اَنْصَارُ حِي اِيكَ اللّٰهِي  
ثابت کیا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو انصار اللہ بننے کی  
دعوت دی تو اس آیت کریمہ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری  
ان کے لئے یا قریبی تھے ایسے ہی ہر وقت ساتھ رہو اور خدمت سرانجام دو۔  
۴۔ جو ملائکہ ایماندار تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری بن گئے اور انصار اللہ  
بن گئے۔

۵۔ ایسے ہی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ السلام کو ان کی غلامی کی بنا پر انصار اللہ  
ہونے کا نفع خداوندی عنایت فرمایا۔

۶۔ انصار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار اللہ کا خطاب ہے کہ ایماندار ہونے کا ثبوت دیا  
جب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غلامی سے انصار اللہ بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی طرف یقین دہانی فرمائی کہ آپ کو میرے انصار اللہ کافی ہیں۔  
معلیٰ عنہ ان حواری صاحب تم نے کہا ہے کہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسے تمام وہ لوگ  
ہیں جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے طہر پڑھایا اور دل سے ایمان لائے حالانکہ یہ غلام  
آمنُوا کا لفظ مخصوص ہے اور نص امی کے لئے مخصوص ہوتی ہے جس کا  
ایمان کسی ہونے پر اہل بیت یعنی علی اور حسن اور حسین اور حضور اور فاطمہ مراد ہیں اور کوئی  
نہیں ہو سکتا۔

”محمد ص“ سبحان اللہ بارہ ربات تمہاری الٹ ہوتی ہے آمنُوا کے معنی اگر تم صرف  
پانچ ایمانداروں کے لئے ہی کر دو گے تو ثابت ہوگا کہ قرآن صرف پانچوں

کے لئے ہی نازل ہوا باقی کے لئے نہیں اور اس جواب اگر آمنُوا اسے خطاب صرف پانچوں  
کو ہی لیا جائے گا تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف گھروں  
کے لئے ہی بنی تشریف لائے ہیں باقی مخلوق کے لئے نہیں۔

تفسیر جواب یہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ صحیحہ نہ ہوگی کیونکہ آپ صرف  
گھروں کو ہی نبوت کا فیض دیا باقی سب کو محروم رکھا حالانکہ نبوت کے لئے صرف  
اعمال صحیحہ والے مقدم ہوتے ہیں جو غلامی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقدم ہوگا وہی اہل  
میں داخل ہوگا گھر والے ہوں یا باقی۔

النصار ۵ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ  
السَّكَرَاتِ س۔

اے ایمان والو مسٹی کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔

تو مطلب یہ ہوگا کہ یہ پانچوں معاذ اللہ شراب پیتے تھے رب کریم نے ان  
کو ہی منع فرما دیا اور باقی پر اعتراض نہیں آسکتا۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفایت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
لیے

الانفال ۱۱ یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ ۵

اے ہر وقت خبر رکھنے والے آپ کو اللہ کافی ہے اور جو ایمانداروں سے آپ

کے تابع رہیں گے وہ بھی کافی ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



پکے اور صحیح ایماندار ہونے کی وجہ سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جاں نثار اور کافی فوج ہیں۔

اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانداروں کا ایمان کفایت کرتا ہے کفر و نفاق نبی اللہ کو کبھی کفایت نہیں کر سکتا۔

جب مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کفایت کے مقابلے کے لیے صدق دل سے کافی ثابت ہوئے تو رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوجی فوج کے لیے اپنی خاص نصرت کا اعلان فرمایا۔

نصرت خداوندی دوستی کا یہ ثبوت ہے دشمنوں کی نصرت اولیٰ الابصار کا شیعہ نہیں ہے جب تک خداوند کریم جن کی نصرت کا اعلان فرمایا ہے یہ نصرت خداوندی صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی اور کفار مکہ اور جہل البوہب وغیرہا سے دشمنی ثابت کرتی ہے۔

## نصرت خداوندی کی پہلی آیت

امداد خداوندی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی تین دلیل ہے

الروم ۲۱ ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾

اور ہم پر مومنین کی مدد کرنا لازم ہے۔

الحج ۴۱ ﴿وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَحْسِهِ لَقَدِيرٌ﴾

اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر ضرور قدرت والا ہے

محمد ۲۲ ﴿ذَٰلِكَ بَآئِنُ اللَّهِ مَوْلَىٰ الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُ﴾

یہ اس لیے کہ اللہ کا راز ہے ایمان الوں اور بے شک فردوں کوئی کار ساز نہیں۔

## پہلی آیت نصرت خداوندی

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر مقامات پر امداد خداوندی

توبہ ۱۰ ﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُهُمْ فَلَمْ يُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمُ مُدْبِرِينَ ثُمَّ أَخَذَلَّ اللَّهُ سَيِّئَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ حُسُودًا لَهُمْ سَرَّوْهَا وَعُدَّتْ الَّذِينَ كَفَرُوا وَإِذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

ضرور اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی بہت جگہوں میں خصوصاً حنین کے دن جب تعجب میں ڈالنا تم کو تمہاری کثرت نے اور وہ کثرت تم سے کسی کو تباہ نہ کی اور فرار فرمیں تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پر پیچھے پھرنے والے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی تسکین ناری اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مومنین پر اور انار اللہ تعالیٰ نے ایسا لشکر ملا کر دیا جو انہوں نے نہیں دیکھا ان کو اور حذاب کیا اس نے جنہوں نے انکار کیا یہ بدلہ کفار کا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے جمع فرمایا بعد اس کے جس پر چاہا اور اللہ تعالیٰ نے پڑا بجھنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے کئی امور ثابت ہوئے۔



۱۔ اللہ تعالیٰ نے بہت جگہ پر اصحابِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امداد فرمائی مگر ان کی شہادتِ نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تمام عز و ات کو شامل ہو گیا۔

۲۔ خصوصاً جنگِ خندق میں۔

۳۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین میں کفار سے زیادہ تھے۔

۴۷۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنی کثرت پر ناز نہ ہوا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کو روک لیا تاکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل میں  
ذرا سی کثرت کا ناز آگیا ہے یہ اپنی طاقت کے مظاہرے کو از دلیں بھی پس اپنی  
ایدا بھیجوں گا یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل کی ذرا سی  
نفسانیت کو بھی بڑاشت نہیں فرمایا بلکہ اس کو فردا دوست فرما دیا جیسا کہ حنین  
میں ان کو ذرا سا کثرت کا خیال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی لپٹ نہیں فرمایا جیسا  
کفر کے مقابلے میں فخر کو راجا کرنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین  
کی اس بات کو بھی گوارا نہیں فرمایا یہ ان کے خدائی قرب کی دلیل ہے جب اللہ تعالیٰ  
نے ان کے دل کی ذرا سی بات کو بھی گوارا نہ فرمایا ادا میں تو تھ فرمایا تو صحابہ کرام  
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنگ میں پیچھے مٹنا پڑا اب صحابہ کرام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پیچھے مٹنے سے خداوندی کئی قانونوں میں فرق آنا تھا مٹنا لِيُظْهِرَهُ عَلَى  
الدِّينِ كُلِّهِ تو اللہ تعالیٰ نے پیچھے مٹنے دیکھ کر دشمنوں میں شامل نہیں کر دیا حالانکہ  
ان میں علی المرتضیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

۵۔ ثُمَّ أُنْزِلَ اللَّهُ سُبْحَانَكَ عَلَى رَسُولٍ، وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ تَعَالَى نَزَّلَ بِإِذْنِهِ  
پر یعنی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر تسلی نازل فرمائی جب ان کی تسلی

ہوگی تو ان کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی بھی ہو گئی کیونکہ ان کی شکست  
حضور کی شکست تھی اور ان کی کامیابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی تھی۔  
۶۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد کے لئے کئی ملائکہ رب کریم نے نازل فرما دیے۔  
۷۔ اور یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابل تھے ان کو شکست دی۔  
۸۔ شکست کا نام عذاب الہی رکھا۔

۹۔ اوصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلے میں گو گھڑ کا فتویٰ دیا۔

۱۰۔ جنین میں پیچھے پٹنے کی کوتاہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سزا ہوئی فوراً ان کی توبہ رب کریم نے قَتْمَ يَكْتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ مَنظور فرمائی۔  
پھر سوال ہوتا تھا کہ پیچھے پٹے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ منظور فرمائی ان کو کمال کیل  
نہ دیا اس کا جواب ہے کہ توبہ منظور کرنا یہ میرا کام ہے فرمایا۔

۱۱۔ عَلٰی اِنْ يَشَاءَ جَسْمِ رِبِّ كَرِيْمٍ چاہے رجوع کر سکتا ہے اس کو کوئی طاقت روکنے والی نہیں۔

وہ مومنین ہیں جو ان کو جماعت اصحاب سے خارج کر دیتا لیکن اس کا قانون ہے وَ مَا كُنَّا  
اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا لَعَدَا إِذْ هَكَأَ هَهُمْ حَسَّ قَوْمٌ كَرِهُوا رِيبًا دِيَّانًا  
مُصَافًا صَدَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي غَلَايَ نَصِيبَ فَرَمَاتَا هِ اس كُو بَهِرْ كِرَاهِ نَهِيْهِ مَرَفَنَ دِيَّانًا  
اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ جن میں صحابہ کرام رضوان  
اللہ علیہم اجمعین غلطی ہوئی لیکن رب کریم نے تَنْتَهَبُوا اللہ فرما کر اسی وقت  
معاف فرما دیا اور ان کی اعدا و فرمایا اور جو ان کے دشمن کفار تھے ان کو اسی وقت



ثُمَّ تَمَّيَّتُ مَعَهُ وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ مَعَهُ كَرَامُ رِضْوَانِ اللَّهِ عَلَيْهِمُ أَجْمَعِينَ  
ثُمَّ مَضَى اللَّهُ عَنْهُ نَوَازِلًا وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ مَعَهُ كَرَامُ رِضْوَانِ اللَّهِ  
الَّذِينَ كَفَرُوا أَسَ كَفَرُوا بِمَا كُفِّرُوا بِهِ وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ مَعَهُ كَرَامُ رِضْوَانِ اللَّهِ  
عَلَيْهِمُ أَجْمَعِينَ كِي خَالِفَتِ كَانَتْ قِيَامَتِ تَمَّ ثَبَتَ فَرَمَادِيَا اب اگر کوئی شخص اس  
قرآنی آیت کو پس پشت ڈال کر صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر غزوہ جنین کے  
متعلق اعتراض کرے تو وہ خداوند کریم کا بھی دشمن ہے اور قرآن کریم کا بھی منکر۔ اور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی دشمن کیونکہ ان کے دھڑے کا دشمن ہے اور وہ صحابہ  
کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دشمنی میں اسی دھڑے میں شامل ہوں گے جن دھڑے  
میں جنین میں صحابہ کے دشمنوں کو شمار کیا گیا۔ خداوند کریم صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم  
اجمعین سے راضی ہونے والا اور رضی اللہ عنہم کا خطاب دینے والا سچا قرآن  
سچا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ساتھ ملانے والے سچے ان کے دشمن قُلْ مُؤْمِنُوا  
بِعِظَاتِ كُفْرَانِ خُداوندی سن کر دوتے رہے اور قیامت تک دتے رہیں گے لیکن  
انہوں نے قرب خداوندی اور بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی عمر صرف کر دی ان  
کو اس مرتبے سے کوئی طاقت ہٹا نہیں سکتی اور نہ ہی ہٹا سکی تقریباً سو سال گزر چکے ہیں  
اب نہ ان کے دشمن ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے تو اب ان کا کیا بگاڑ سکتے ہیں سوائے  
وَعَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ كَ۔

## شیعہ کتب سے کثرت کی تعداد

حاشیہ ترجمہ قرآن شریف مترجم مقبول احمدی ۳۷۸ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ

تو صحابہ طے صلی اللہ علیہ وسلم جن میں اولین خلفاء ثلاثہ ہیں جن کی تعداد ۳۰ مقامات  
نے رب کریم نے اپنی امداد خاص عطا فرما کر ان کو فتح پائی نصیب فرمائی اُن پر حمد آوری  
داد و کریم کا مقابلہ کرنا مقصود ہے۔

## صحابہ طے صلی اللہ علیہ وسلم کو نصرت خداوندی کی دوسری آیت

۴ اَلْغُرَانِ ۳ اَلْعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اِذْ لَقَرْنَا لِلْمُؤْمِنِينَ اَلَنْ يَكْفِيَكُمْ  
اَنْ يَّبْدَكُمْ بِبَلَاءٍ مِّنَ الْمَلَايِكَةِ مُتَوَلِّينَ بَلْ اِنْ  
تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَاْ اُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اَلَمْ يَكْفِ  
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ الْاَافِ مِّنَ الْمَلَايِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَمَا جَعَلَ اللَّهُ  
لِلنَّاسِ عَلَى الْكُفْرِ وَالتَّطٰۤيُّنِ قُلُوْبًا كُفْرًا وَمَا جَعَلَ اللَّهُ  
لِلْعٰۤزِزِّ الْحَكِيْمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْ يَكْبِتُنَّهُمْ  
فَلْيَنْفَلِتُوا اَخَايِبِيْنَ ۵

اور ضرور اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں تمہاری مدد فرمائی اس وقت تم کمزور تھے تم  
اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ تاکہ تم شکریہ ادا کر دو جب آپ حضور مومنین کو فرماتے تھے کیا تمہیں  
کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتوں کو اتار کر تمہاری امداد کرے ہاں اگر تم نے صبر کیا  
اور متقی بن گئے اور کفار اسی وقت تم پر فود آ پڑے تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں



نہاری ادا کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا مگر تاکہ تمہیں خوش خبری ہو کہ تمہارے دل اس مطمئن ہو جائیں اور نہیں ہے (دہر کی دُور مدد و مگر اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے جو غالب حکمت والا ہے تاکہ تڑپے کافروں کی جماعت کے ایک حصے کو یا ذلیل کرے ان کو تاکہ وہ ذلیل ہو کر واپس لوٹیں۔

اس مذکورہ بالا آیت کریمہ سے نوراً ثابت ہوئے۔

۱۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ادا و رب کریم نے غزوہ بدر میں فرمائی جو وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ أَذِلَّةً سے ثابت ہو گیا۔

۲۔ پہلے کلمہ تھے رب کریم نے ملائکہ کی ادا و سے ان کو مضبوط فرمایا۔

۳۔ تمام بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مومنین تھے۔

۴۔ يَشَاقِقُ الْفَيْقِقِ الْمَلَائِكَةُ مَنْزِلَيْنِ رب کریم نے ادا و نورم فرشتوں سے فرمائی اور نین ہزار ملائکہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ادا و کے لیے آتایا ان کی غلامی کا بین ثبوت ہے اور ادا و خداوندی میں صبر شرط تھی تو ادا و خداوندی اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صابر ہونے کی دلیل ہے۔

۵۔ اگر کفار نے یکدم حملہ بول دیا تو اللہ تعالیٰ بجائے تین ہزار کے پانچ ہزار فرشتہ بھیج دے گا۔ تاکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلو زوردار ہو جائے اور ان کی عزت میں فرق نہ آئے۔

۶۔ مسلمانان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی مبارک دے دی۔

۷۔ مومنین کے دلوں کو رب کریم نے منصور ثابت کیا۔

۸۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ادا و کے لئے ملائکہ کو بھیجا یہ خداوندی ادا و ہے

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہاتھوں کفار کی جماعت کا ایک حصہ قتل کرایا

جائے تاکہ مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی ثابت ہو۔

۹۔ کفار کو اس جنگ بدر میں شکست دے کر ذلیل کیا جائے۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ اصحاب خلفاء اربعہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدری تھے یا نہ اور اگر اجماعی فیصلہ ہے کہ وہ بدری تھے تو

ان کو ادا و خداوندی پہنچی جب مقتطفہ فیصلہ سے ثابت ہے کہ ان کو نصرۃ خداوندی

حاصل ہوئی جیسا کہ اس مذکورہ آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا تو پھر ان کا اولین مومنین ہونا

یقینی ہے۔

## شیعہ تفسیر سے

تفسیر قرأت ۱۶۰۔ فَقَالَ اَحْمَدُ اَمَّا شَيْئُهُ لَيْسَ اِلَّاهُ

نورنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل بدر جو تم چاہو عمل کرو تمہیں خداوندی

نے معاف فرما دیا ہے معتبر شیعہ تفسیر سے بھی بدریوں کا شان ثابت ہو گیا کہ مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کی بخشش کا سفید چکر پھیر دیا کہ تمہارے پہلے اور اگلے گناہ

معاف اور خصوصاً اصحاب و خلفائے ثلاثہ کا بدرین ہونا قرآن کریم سے ثابت ہوا اور ان

کے شان میں خداوندی حکم نازل ہونا آیت مکرآنیہ سے ثابت ہو گیا اور ان کے لئے

خداوندی بیشیانی بھی ثابت ہو گئی اسبان کے حق میں بان رازی کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ

خداوند کریم کو پہنچ کرنا ہے تو خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں بان رازی کے خداوند کریم



سے لڑائی مول لے تو بن کا جی چاہے لے ہم تو بھائی خداوند کریم سے لڑنے والے ہیں ہم سے تو یہ اٹھایا نہیں جاسکتا اگر تمہاری پشت خداوندی عذاب کی حامل ہے تو بخوشی و رضا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی تیسری آیت

ال عمران ۳ { قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِئَةً فِيْ يُبَيِّدُ اللَّهُ ذَا الْآخِرَةِ كَافِرًا يَمْزُجُهُمْ فِي الْغَيْنِ وَ اللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنُصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْدَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝

ضرورت تھانے لئے ایک نشانی ہے وہ گروہوں میں جو ایک دوسرے کے با مقابل ہیں ایک گروہ اللہ کے راستے میں جنگ کرتا تھا اور دوسرا گروہ کافر تھے دیکھتے تھے وہ کفار ان مسلمانوں کو اپنی دوشلیں آنکھوں کا دیکھنا اور اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے ساتھ جس کی چاہتا ہے مگر تم بے شک اس میں عقل والوں کے نزدیک ضرورت سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس آیت میں کرامت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر فرمایا۔

۱۔ کہ اصحاب مصطفیٰ حضور سے تھے اور کفار زیادہ تھے لیکن کفار کی آنکھیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے دُکھا دیکھتے تھے ریت کریم کی طرف سے تمام اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیکرامت عطا ہوئی جو لفظ آیت سے واضح ہے اور کرامت اولیاء اللہ کو حاصل ہوتی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے بغیر ولایت کا حصول ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد فرما کر اپنی دوستی کا ثبوت پیش فرمایا۔

جس کے لئے خاص نصرت خداوندی عملاً و تحریراً ثبوت ہوا اس کے ایمان میں شک نہ ایمان سے ناواقف کی دلیل ہے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ظاہری و باطنی نصرت خداوندی سے اولیٰ البصائر کے کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتی پھر جب تک من نہ ہوا و اول البصائر نہیں تو ثابت ہوا اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کا انکار ایمان سے کور ہے اور قرآن کریم کا منکر ہے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی چوتھی آیت

ال انفال ۸ { وَ اِذْ كُنْتُمْ اِذْ اَنْتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِی الْاَرْضِ اِنْ يَخَافُونَ اَنْ يَّغْطَبَكُمْ النَّاسُ فَاْذَاكُمْ وَاَيْتُكُمْ نَصْرٌ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور اس وقت کو یاد کرو جب تم تنہا تھے کمزور شمار کئے جاتے تھے زمین پر کم تر تھے کہ لوگ تمہیں چمکاتے جائیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عکبر دی اپنی امداد کے ساتھ اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا تاکہ تم شکر کرو۔

جس جماعت کو سرکاری اعلیٰ اور حلال پاک اشن ملے اور طرح کی فوس بھی مکاری ہو اور بڑی بڑی فوجیں طاقتور متحد ہو کر ٹکر لیں اور وہ چھوٹی جماعت کا میاب رہتی ہو لیکن فی ان پھر بھی ان کو کہے کہ یہ جماعت کمزور ہے تو یہ ان کی ہمت دھرمی کے سوا کچھ نہیں



ایسے ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم حکم دے کہ

۱۔ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ تَمَیْنُ حلال پاک خدا کی طرف سے راشن ملے گا۔  
۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وَاَيَّدَكَ كَثْرَ بَنَصْرِهِ سے خدائی اور ضرور پہنچی۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھوڑے تھے ان کو خدائی طاقت ملی۔  
۴۔ تمام اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلے میں اس قدر ٹھوڑے اور کم تھے کہ لوگ ان کو ایک کر رہے جاسکتے تھے لیکن رب کریم نے ان کو قیامت کے عکس عطا فرما کر پناہ دی۔

۵۔ وَاَيَّدَكَ كَثْرَ بَنَصْرِهِ سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ہر کام میں وقت میں رب کریم اپنی فورس سے قوت بخشتا رہا اور ان کو قوی بناتا رہا جن کو رب کریم کی طرف سے رزق حلال طیب خدائی راشن ملتا ہوا اور جن کی ہر بات رب کریم فرمائے اور جن کو اپنی پناہ میں جگہ دے اور جن کو اپنی نصرت مضبوط بنا دے۔  
کے صحیح ایماندار جو نبی میں خدا پرست تو کبھی شک نہیں کر سکتا اور اگر ان کے متعلق کسی قسم کا شک کرے تو اس کو خداوندی صفات میں شک لازم آئے گا۔

اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی پانچویں آیت

المومن ۲۴ { اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَنُصْرَتُنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ } اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَنُصْرَتُنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۝

جسے نیک ضرور ہم اپنے رسولوں کی اور ایمانداروں کی مدد کریں گے دنیا کی زندگی میں بھی اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ اللہ کریم اپنے سچے رسولوں کی اور سچے ایمانداروں کی امداد فرماتا ہے دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی امداد فرمائے گا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد رب کریم نے ہر جگہ میں اور ہر مصیبت و ہر کفر و فساد کے مقابلے میں اور ہجرت میں فرمائی صحابہ کرام کے ہر کام میں نصرت ربانی رہی جیسا کہ سابقہ آیات سے ثابت ہو چکا ہے کہ رب کریم نے ان کی امداد عملی بھی فرمائی اور آنے والے دشمنین کی قتل کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نصرت کو تحریراً قرآن مجید میں بھی مروج فرمادیا کیونکہ وہ عالم الغیب سے کس کو علم تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن و حاسد قیامت تک جینگے اور ان کے متعلق بعد میں آنے والے مسلمانوں کو یہ دھوکہ نہ دیں کہ معاذ اللہ و خداوند کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے تحریراً رب کریم نے قرآن کریم بھی ثبوت فرمادیا کہ صحابہ کرام کی امداد رب کریم نے ان کے ہر کام میں فرمائی اور اس مذکورہ آیت سے اپنا قانون مقرر فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے سچے رسولوں اور سچے ایمانداروں کی امداد ایسے ہی فرماتا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امداد فرماتا یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سچے اور یقینی ایماندار ہونے کی دلیل ہے اگر کسی قسم کا ان کے اعمال و ایمان میں فرق ہوتا تو رب کریم ان کی امداد نہ فرماتا جیسا کہ جن کے سینوں میں بغض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے ان کی ہلاکت دن و رات سے ملاحظہ فرماتا ہے لیکن ان کی ہلاکت کے ہاتھوں کو نفا مٹا نہیں اور جن کی ہلاکت سے یہاں نیامی ان کی امداد نہیں فرماتا ان کو قیامت کے دن فرشتوں کے ہاتھوں کو اور خطرہوں کو کیسے



روکے گا اور جن کی امداد رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب و ربود اور  
 بھی دنیا میں ہرگز سے وقت میں فرمائی تو دشمنوں کے کہے ان کی مدد سے قیامت میں  
 سکتا ہے اور خدا صاحب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دنیا میں بھی علی غدا الف  
 امداد فرمائی اور قیامت کے دن کی امداد کا وعدہ بھی ان کے متعلق تحریر کر دیا تو ان  
 لا یُخْلِفُ الْمِيعَادُ کے قانون کو ترک کر کے رب کریم وعدے کے خلاف کیسے کہہ سکتے  
 بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوندی امداد کا اصل قرآن کریم میں بھی کیا  
 موجود اور اس امداد اور غلبے کو ساری دنیا جانتی ہے اگر چند دشمنان صحابہ کرام  
 علیہم اجمعین کا ذکر کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دشمنان صحابہ کرام رضوان اللہ  
 کریم نے یہاں دنیا میں امداد نہیں فرمائی تو وہ سوچتے ہیں کہ شاید اپنے تحریری مومن کی  
 نہ فرمائے گا یہ نہیں سوچتے کہ جن کی دشمنی کی بنا پر ہم سزا یافتہ ہوتے ہیں ان کی دشمنی  
 کیوں نہ ترک کر دیں تاکہ دنیا میں بھی عذاب شدید اور عذاب مکرر وعدہ الہی  
 بھی نجات مل جائے اور قیامت میں بھی رحمت کے سایہ مبارک سے ہر جائے جو لوگ  
 رحمت سے بعید ہیں وہ قیامت رحمت کے کب قریب ہو سکتے ہیں یہاں بھی ذکر  
 ذِکْرًا آمِنًا ہائیں گرفتار اور وہاں بھی یُسْرًا یُسْرًا وَجْہًا مُسْلِمًا وَآذَانًا  
 کے حال ہوں گے مَعَاذَ اللہ مَعَاذَ اللہ من ہذا العذاب صحابہ کرام رضوان  
 اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے فتح ان کی مراقت میں متعین فرمادی اور نصرت  
 ان کی رضا کے موافق کر دی تاکہ ان کا حاسد خوب جل کر رکھ ہو جائے اور  
 نصرت بھی سحر بر فرمادی۔

## صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی چھٹی آیت

۲۵  
 اٰیَاتِہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنَصَّرُوْا لِلّٰہِ یَنْصُرْکُمْ وَیُبَدِّلْ اَقْدَامَکُمْ  
 اَوَّلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَتَنَسَّوْا لَہُمْ وَاَصْلَ اَعْمَالِہُمْ ذٰلِکَ بِاَنھُمْ  
 لَیْسُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالُہُمْ۔

اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہارے دشمنوں کے لئے ہتھیار  
 تبدیل کر دے گا اور جنہوں نے تمہارا کیا تو ان کے لئے ہلاکت ہے اور ان کے اعمال ضائع  
 یہ اس سبب سے کہ انہوں نے قرآن کریم کو بُرا منایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو  
 ضائع کر دیا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ اور اس  
 کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد کی تو اللہ نے ان کی امداد فرمائی اگر  
 وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے اسلام کی مدد نہ کرتے تو خداوند  
 ان کی امداد کبھی نہ فرماتا اور ان کو ثابت قدم اسلام پر نہ رکھتا بلکہ تباہ کر دیتا تو خلفاء  
 و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہلاک نہ ہوئے بلکہ عبادت خداوندی اور نصرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور قرآن کتاب خداوندی کے اخیر تک عامل رہے اسی لئے  
 اللہ تعالیٰ نے ان کی امداد فرمائی پھر رب کریم نے نصرت کے بعد فتح بھی صحابہ کرام  
 رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رضا کے ماتحت کر دی یا وجہ کیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ  
 علیہم اجمعین کے لئے تحریری دعویٰ نصرت عطا فرمادی اور ان کو تاجین ثابت قدم  
 رکھنے کی سند لکھ دی ایسے ہی ان کے منکرین کو ہلاکت کی سند لکھ دی کہ وہ قیامت تک



ہدایت میں مرکوز رہیں گے اور ان کے اعمال بھی ضائع ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے شان میں آیات نصرت نازل فرمائی وہ ان کو برا سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال دنیا میں ہی ضبط کر لئے منصورین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے والے اعمال کریں یا نہ ان کے لئے یکساں ہے۔ فَاَنْهَمُ وَلَا تَجَاوَزْ

## نصرت و فتح خداوندی کی ساتویں آیت

الانفال ۹ اِنْ تَشْفَحُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ مَوَّانٌ تَشْفَعُوْا فَاَنْهَمُ  
۱۰ اَنْتُمْ وَاِنْ لَعُوْذُوا لَعَلَّ وَلَنْ تَغْنِيْ عَنْكُمْ فِتْنَتُكُمْ  
شَيْئًا وَّلَكُمْ كَثُرَتْ دَاۤءِ اللّٰهِ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اگر تم فتح مانگو گے کافروں تم پر فتح آگئی اور اگر رک جاؤ تو وہ تم سے جدا ہے اور اگر تم نے پھر سوچا شرارت کا تو ہم بھی مومنین کو فتح دیں گے اور ہرگز ہارنا لگی تم سے تمہاری جماعت کچھ گویا وہ ہی ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ ضرور تمہارے کے ساتھ ہے۔

بدین کفار مکہ نے کعبہ میں بیٹھ کر خداوند کریم سے فتح کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ مومنین کو فتح عطا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے کفار تمہیں معلوم نہیں کہ اَنَّ اللّٰهُ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللہ تعالیٰ مومنین کے ساتھ ہے پیغمبر مومنین پر فتح طلب کرتے ہیں اِنْ تَشْفَحُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ اگر تم مسلمانوں پر خدا سے فتح مانگو تو اللہ تعالیٰ نے تم پر مسلمانوں کو فتح دی اگر تم رک جاتے مسلمانوں پر فتح نہ مانگتے تو اچھا تھا وَاِنْ تَشْفَحُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ اب نہیں معلوم ہو گیا کہ ہم اگر خداوند کریم سے فتح مانگتے

اپنے مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی فتح دیتا ہے اب پھر بھی اگر تم نے فتح مانگی وہ آٹھویں کو فتح دے گا نہ مار دیکھو نہ تمہاری کثرت مومنین کو شکست نہیں دے سکتی۔ کیوں بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ فتح خداوندی صحابہ کریم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے موافق تھی کہ فتح طلب کریں کفار اور حامل ہر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مافیوں کو کیونکہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کے ساتھی رب کریم بھی ان کا ساتھی جس طرح ہیں اللہ اور اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف صحابہ کریم جن طرف صحابہ کرام خدا ان اللہ علیہم اجمعین اسی طرف فتح خداوندی اب فیصلہ قرآنی یہ ہوا کہ فتح خداوندی ان کی قدمبوسی کرے ایمان بھی انہی کا ہے اور انہی سے ہے تَعَاوُا اِلَى الْكَلْبَةِ سَوَاعِدَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔ فَاَنْهَمُ۔

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو نصرت خداوندی کی آٹھویں آیت

البقرہ ۲ اِذْ لَزِمُوا حَتّٰی يَخْرُجَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ مَتٰى  
۳۶ اَنْ نَّصْرَ اللّٰهَ اَلَا اِنَّ لَّصَيْ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

اور جنبش دے گئے وہ جتنی کہ رسول علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے کہتے تھے اللہ کی مدد کب ہے خبردار بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کا جہان کے ساتھ ایمان لائے ان کے لئے قانون خداوندی ذکر فرمایا کہ جب خداوند کریم کی طرف سے ان کو آزمائش کے لئے جنبش دی جاتی ہے کہ یہ ثابت قدم رہتے ہیں یا نہیں تو ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ایمان اور فدا و قربار خداوندی میں کہنا شروع کر دیتے کہ مٹی



ایا یہ کہ میں ایک ہزار پے در پے فرشتوں سے تمہاری ادا و کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے کسی اور کمزوری کے لئے فرشتوں سے ادا نہیں کی مگر صرف تمہاری خوش خبری کے لئے اور تاکہ اس کے ساتھ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں اور یہ بدسمولی نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ بڑا غالب بڑا حکمت والا ہے۔

۱۔ یہ آیت مذکورہ بالا بھی لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ سے ایک مقام تقاضا جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غازیوں کی ادا و فرمائی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق رب کریم صفائی پیش فرماتا ہے کہ یہ کہ تم مقام پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے خداوند کریم سے ادا و مانگی جَوَادِ تَسْتَعِينُونَ رَبَّكُمْ سے واضح ہے اور اس سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حق پرستی ثابت ہوئی۔

۲۔ ترب کریم نے فَاسْتَجَابَ لَكُمْ سے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی منظوری کا جواب مرحمت فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مستجاب الدعوات تھے۔

۳۔ دعا کی قبولیت کا نتیجہ اَتَىٰ مُمِدَّكُمْ بِالْقَبْلِ مِنَ الْمَلَأَ نَكَرَ مَسْرُودِينَ سے ثابت ہے کہ میں تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مذکورہ گاجن کا آسمان سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک تاننا بندھا ہو گا۔

۴۔ کام تو ایک ہی فرشتہ کر سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قسلی دی کہ اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایک ہزار فرشتہ بھیجتا تمہاری قدرانی کے لئے تھا کہ تمہاری عزت افزائی ایک ہزاروں کے ہو۔

نَصَرُ اللہ خدا کی مدد ہے تران کو خداوند کریم کی طرف سے جواب ملتا اَلَا اِنَّ اللہَ قَرِيبٌ خَبَر دار کوئی فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے قریب ہے جب اللہ کا انبیاء علیہم السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کے لئے پُرانا قانون رہا ہے کہ ان کو رب کریم کی طرف سے آزمائشی طور پر نازل کیا جاتا تھا تاکہ خداوند کریم سے متنی لَحْزَ اللہ کی آواز کو بلند کریں اور نصرت خداوندی اَلَا اِنَّ اللہَ قَرِيبٌ سے فدا ان کے سہر قاب تو ایسے ہی ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بھی اپنے اس سابقہ قانون سے مشرک فرماتا تاکہ یہ میری طرف رجوع کر ہی چاہنچا انہوں نے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ کی نصرت ایک دفعہ نہیں ہر بار پہنچی اور اللہ تعالیٰ نے ان سے تاحین ثابت قدم کرنے کا وعدہ فرمایا اور نصرت عقیبی کی بھی تحریر لکھ دی جو سابقہ انبیاء علیہم السلام کے کیوں کہ رب کریم نے کبھی لکھ کر نہیں دی یہ خاصہ صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ ہی ہے اور رہے گا۔

## نصرت خداوندی کی تویں آیت

الْاَنْفَالُ ۱۰ اِذْ تَسْتَعِينُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَتَىٰ مُمِدَّكُمْ بِالْقَبْلِ مِنَ الْمَلَأَ نَكَرَ مَسْرُودِينَ وَمَا جَعَلَ اللہُ بَشَرًا لَّكُمْ وَلَئِنْ لَّمْ يَنْصُرْ بِدُؤُوبِكُمْ مَّا التَّمْسُورُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللہِ اِنَّ اللہَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری فریاد کو



۵۔ اور تاکہ تمہاری نظر ہر مصلیٰ بھی ہر جائے کہ ہمارے ساتھ اسنے بٹے بٹے فرشتے ہیں ہمیں کیا پرواہ ہے۔

۶۔ اور یہ ملائکہ کا بھیجنا خاص خداوند کریم کی طرف سے یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدائی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ خود بھی غائب ہے اور تمہاری مدد فرمائی تو نہیں بھی بڑی حکمت غائبی کا توجہ کو رب کریم غیبیہ والا ہوان کی خفایت میں کسی مومن کو کیسے شک ہو سکتا ہے۔

## نصرت خداوندی کی دوسری آیت

صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین خصوصاً صلی اللہ علیہ وسلم کے امدادی اور اللہ تعالیٰ ان کا امدادی تھا

الْقَالَ إِنَّكَ بِرَبِّكَ ذَا انْفِرَاتٍ تَخَذُ عُنُوكَ فَإِنَّ حُسْبَاءَ اللَّهِ هُوَ الَّذِي  
أَيَّدَكَ بِتُصَدِّقٍ كَرِيمٍ ۝ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَرْشٌ مِّنْ ذُرِّيَّتٍ  
أَلْفُفَّتْ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ جَمِيعًا ۝ أَلَمْ تَكُنْ لَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَرْشٌ مِّنْ ذُرِّيَّتٍ  
أَلْفُفَّتْ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ جَمِيعًا ۝ أَلَمْ تَكُنْ لَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَرْشٌ مِّنْ ذُرِّيَّتٍ  
أَلْفُفَّتْ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ جَمِيعًا ۝ أَلَمْ تَكُنْ لَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَرْشٌ مِّنْ ذُرِّيَّتٍ  
أَلْفُفَّتْ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ جَمِيعًا ۝

اور اگر گناہ آپ کے ساتھ فریب دینے کا ارادہ رکھیں تو بے شک آپ کے اللہ کافی ہے وہ خدا وہی ہے جس نے آپ کو قوت دی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنوں کی مدد کی اپنی مدد کے ساتھ اور ان کے دلوں میں آلفت ڈال دی اگر آپ جو کچھ زمین میں ہے تمام خرچ کر دیں تو آلفت نہیں ڈال سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں

میں آلفت ڈال دی بے شک وہ غالب حکمت والا ہے اے ہر وقت غیبی خبر رکھنے والے آپ کو اللہ کافی ہے اور جو شخص مومنین سے آپ کے فرمانبردار ہیں وہ بھی کافی ہیں۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ اگر کفار و منافقین دعوہ کر دیں تو نہیں دے سکتے کیونکہ ان کی روکاوت کئے لئے آپ کو اللہ کافی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کافی ہو اس کا اور کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا یہ اللہ تعالیٰ کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک انعام ہے۔

۲۔ دوسرا انعام آپ پر رب کریم نے یہ جتایا کہ خداوند کریم وہ ذات ہے جس نے اپنی ذاتی مدد سے آپ کو ذاتی قوت عطا فرمائی۔

۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدد سے قوت دی۔

۴۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں کو آپس میں رب کریم نے ایک دوسرے کی آلفت سے جوڑ دیا۔

۵۔ یہ آپس میں آلفت انبارتی طاقت سے ہے تمام دنیا و مافیہا اگر خرچ کیا جاوے تو ان کا آپس میں ملنا محال تھا۔

۶۔ یہ اللہ کا ہی فضل ہے اس میں کسی آدمی کی سازش نہیں۔

۷۔ آلفت ڈالنے والا سب پر غالب ہے کوئی اس کے مقابلے کا نہیں بڑی حکمت والا ہے اس کا جو کام ہے وہ حکمت سے خالی نہیں۔

۸۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب بتی ہوتا ہے کہ اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ کافی ہے فکر نہ کیجئے تاہم ثنائی ہے۔



۹۔ اور جو آپ کے مومنین متعین نماز روزہ جنگ حج و زکوٰۃ تمام امور اسلامی کے رہائی ہیں وہ بھی آپ کو کافی ہیں اگر آپ کے دشمنوں اور جہل و غیرہ کو اپنی طاقت و مال و ملک پر ناز ہے تو آپ کو اللہ اور اس کے مومنین پر ناز ہونا چاہیے۔ کیوں بھئی۔ اہم بناؤ اگر جماعت مومنین پر ہی تم فتنہ کی خلافت لگا دو تو وہی اِشْتَبَعَتْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ کیا گھر والوں کی جماعت ہوگی اور گھر والوں سے بھی تم ازواج مطہرات کو خارج سمجھتے ہوئے خدا کا خوف کرو۔ اور اصحابِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم دہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں کو رب کریم نے آپ میں جوڑ کر تحریر فرمادیا اب وقت گزرنے پر ان کا آپس میں اختلاف کون ڈال سکتا ہے۔

## نصرت خداوندی کی گیارہویں آیت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف مدافعت خداوندی

اِنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ  
اَحْ ۱۱۵

بے شک اللہ تعالیٰ مدافعت کرے گا ان لوگوں کی طرف سے جو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بے شک اللہ تعالیٰ انہیں دست بکھتا ہر خیانت کرنے والے کو کرنے والے کو۔

جب مدافعت خداوندی ایمانداروں کے لئے مخصوص ہے تو رب کریم نے اصحاب

صلی اللہ علیہ وسلم سے مدافعت فرمائی تو وہ ایماندار ثابت ہوئے۔

اَلْفَتْحُ ۲۴  
وَلَقَدْ اٰیَدَیْنَا النَّاسَ عَنْکُمْ وَلَقَدْ اٰیَدَیْنَا الْمُؤْمِنِيْنَ  
۱۱۶

اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے مومنین کے لئے ایک نشان فی ہوجانے اور ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے کفار کی طاقت کو روکا اور حملہ آور دست و بازو کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر گوارہ نہیں فرمایا۔

۲۔ اور رب کریم نے آگے ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کفار کے تعلق کو میں نے ہٹا رکھا اس سے ان کو ان کے ایماندار ہونے کی سند کھدی ہے اور صراطِ مستقیم کی ہدایت پر ہونے کی بین دلیل ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا النِّعَتَ الَّتِيْ عَلِمْتُكُمْ اِذْ هَمُّوْۤا  
بِمَادٍ ۲  
فَتَوْعَدُوْا اَنْ يَّبْسُطُوْا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَلَقَدْ اٰیَدِيْهُمْ  
عَنْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ عَلٰی اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۱۱۷

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیں جب ایک قوم کفار نے ارادہ کیا یہ کہ تمہاری طرف دست رازی کریں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دست درازی کو تم سے روک دیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایمانداروں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اپنا احسان جتایا کہ اے ایماندار! اصحاب



مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر احسان کیا کفار کے بد نیت ہاتھوں کو تنہا ہی طرف بڑھنے نہیں دیا اس آیت کریمہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حفاظت کا شان بیان فرمایا تو جن کے اجسام کی طرف تکلیف دینے کے ہاتھوں کو اللہ تعالیٰ بڑھنے نہیں دیتا بلکہ روکتا ہے تو یہ شان کبریا ہے کہ ان کی طرف زبان دراز کرنے والوں کو بھی ضرور سزا دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تکلیف گوارہ نہیں جو اس آیت ظاہر ہے۔

اور تنہا ہی تفسیر قمری نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ میں صحابہ کرام کو کفار کے ہاتھوں سے بچا لیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر حملہ آور کرنے سے تو دشمنان صحابہ کرام کو کفار کے سے باقیوں کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

خلفاء و اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب پشتیان رب کریم ہے تو دشمنوں ان کو کیا فکر۔

اب فیصلہ تم غور کرو کہ جن کی طرف سے خداوند کریم بدانت خرمارہا ہے ان کی طرف آنکھ کرے گا اس کی آنکھ کال دے گا جو ان کی طرف زبان مارے گا اس کی زبان کو اپنی حمد ثنا سے اپنے کلام سے محروم رکھے گا جس سینے میں ان کا نفس ہوگا ان کو دنیا و عقبیٰ میں سزا دے گا جو ان سے دور ہے گا وہ دربار رسالت اب صلی اللہ علیہ وسلم سے راندہ جائے گا۔ فافهم ولا نظرد۔

اَحَدَ عَشَرَ كُوكَبًا

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو رب کریم نے کفار سے خوف بنایا  
البقرہ ۲۸ { فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلَئِنَّمَا لَنُغْنِيَنَّ عَنْكُمْ

اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کفار و منافقین سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور تمہارا میں تم پر اپنی نعمت پوری کروں اور تمہارا تم پر ہدایت یاقہ ہو جاؤ۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اپنی خاصیت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نوازا غیروں کی خاصیت ان کے دلوں سے نکال دی۔

۲۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر خداوندی انعامات پورے دینے کا فیصلہ۔

۳۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہدایت کی نصرت خداوندی حاصل ہوئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو بہادری کا خدا فی تمعہ

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے مقابلے میں کوئی کافر و منافق نہیں ٹھہر سکتا

ال عمران ۱۶ { اِنْ يَقَاتِلُوكُمْ يُبْذَرُوْكُمْ اِلَّا دُبَارًا ثُمَّ لَا يَبْعَثُوْنَ  
اگر وہ تم سے جنگ کریں گے تو وہ پیٹھیں پھیر جائیں گے پھر وہ امداد بھی نہ کئے جائیں گے۔

کیوں جی جن کی بہادری کا شان رب کریم ایسے بیان فرمائے کہ اگر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کفار آتے ہیں تو پیٹھ دے کر بھاگتے ہیں اب دشمن



یہ بظنی پھیلا دے کہ نہیں اصحاب مصطفیٰ جنگ میں بھاگ جاتے تھے تو رب کریم کو سچا سمجھیں یا دشمنوں کو تو اب جس کا دل چاہے ان کی سن لے اور جس کا دل چاہے خداوند کریم کی شہادت ان کے حق میں صحیح سمجھے۔

خُدائی شہادت کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے اجتماع و ملتے نہ تھے

ال عمران ۱۸۱ الَّذِينَ قَالُوا لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝

وہ لوگ جن کو لوگ کہتے ہیں کہ مخالفوں نے تمہارے لئے اجتماع کیا ہے تم ان سے ڈرجاؤ تو ان کے ایمان نے ان کو اور ترقی دی اور وہ کہتے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ہمارا بہت اچھا وکیل ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لوگ اگر ان کو ڈراتے ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو تمہارے لئے کفار کا اجتماع ہے تم ان سے ڈرجاؤ تو رب کریم ان کی دلی صفائی پر عمل فرما کہ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کی ان گیدڑ بھبکیوں میں نہیں آتے اور نہ ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑتے ہیں۔ بلکہ ان کا ایمان ترقی کرتا ہے رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دلی صفائی پیش فرمائی اور پھر ان کا زبانی اقرار تحریر فرما کہ ان کی زبانی صفائی بھی پیش فرمادی کہ وہ زبان سے بھی نکتے سے جان نہیں چھوڑتے بلکہ مخالفین کو بہادری سے جواب دیتے ہیں کہ ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ ہمارا اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور خدا وکیل ہونے کا کفار ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

خلفاء اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم اپنی نصرت سے ہمیشہ نوازا رہا اور بقانون اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اللّٰهُ تَعَالٰی اٰیامًا ذُوں کی امداد فرماتا رہا۔ تو تم اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدائی امداد کی وجہ سے یقینی ایمان دار ہونا قرآن خداوندی سے ثابت ہوا اب ان کے ایمان دار ہونے کی خدائی شہادت اور پیش کرتا ہوں۔

رب کریم کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء اور

باقی تمام اصحاب اہل بیت علیہم السلام شب ایمان دار ہیں

البقرہ ۱۲۹ اَمِنْ الرَّسُولِ يٰۤاَشْرٰٓءُ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّ اَمِنْ يٰۤاَشْرٰٓءُ وَمَلَا يَكْتُمُوْا كِتٰبَهُ وَرُسُلِهِ لَا تَقْرٰٓءُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرٰٓتُكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لائے جو ان کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا اور تمہیں سب کے سب اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے تمام رسولوں کے ساتھ اس رسولوں سے ہم کسی میں تفریق نہیں کرتے اور مومنین جنہوں نے اقرار کر لیا ہے کہ ہم نے نبی



لیا خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو اور ہم نے اس کی پوری بخشش کی تا بعداری کی اور پوری طرف ہی جائے پناہ ہے۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماندا ہونے کا وعدہ فرمایا۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت فرمایا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء و تمام اصحاب اہل بیت علیہم السلام سب ایماندار ہیں۔

### جن پر ایمان لانے سے ان کو ایماندار کیا گیا

۳۔ سب مذکورہ بالا کے ساتھ ایمان لانے میں اور اس کے ملائکہ کے ساتھ اور اس کے تمام کتابوں کے ساتھ اور اس کے تمام رسولوں کے ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان تمام مذکورہ بالا کے منکرین نہیں اور ان کی طرف اللہ تعالیٰ ارشاد فرمادے کہ لَا تَقْرَبُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنَّا وَرَسُولِهِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ہُوَا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَعَهُ پر رب کریم کو دشمنی ہے جس پر یہ جملہ ارشاد فرمایا پھر ان کی اطاعت کا اظہار فرمایا۔

۴۔ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَعَهُ لَدَا اور ان کی نزد جانی سحر جبار رب کریم فرمایا ہے کہ دشمن کو شک مذہب جانے اگر ان کے متعلق شک کرے تو رب کریم کا منکر کہلاتے۔ رب کریم کو تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ایمان کے متعلق کسی قسم کا شک نہیں غیروں کو یہ ان کی پروا نہیں۔

### خداوند کریم کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا ایمان قبول

#### اور ثواب کا وعدہ خداوندی

۱۔ المائدہ ۱۱ ﴿وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ فَاتَّخَذَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَاتَلُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لِيَدْخِلُنَا فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ الْحَسَنِينَ ۝﴾

اور کیا ہوا ہمیں کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان نہ لائیں اور وحشی حق ہمارے پاس آئی اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمارا رب صالحین کی قوم کے ساتھ ہمیں شامل فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کہنے پر ان کو باغات ثواب میں دیے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بدلہ نیکی کرنے والوں کا ہے۔

تو اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو نقل فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ایمان لانے والے اور صالحین کی جماعت میں شمولیت کا طمع رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی اس نیت خیر و اقرار خیر کا بہتر بدلہ جنت مقرر فرمایا جسے وہ محضین کو ایسے ہی اچھا بدلہ دے گا۔

### صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کی طرف سے وکلا ثواب

الحمد لله ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ



كَفَتَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ -

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت دو حصے ثواب دے گا۔

۲- الْبَقَرَةُ ۱۱۱ وَكَشَرُوا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ ۖ

اور خوش خبری فرمادی کہ جو ایمان لا چکے ہیں اور انہوں نے کام بھی اچھے کئے ہیں بے شک ان کے لئے باغات میں جن میں نہریں بہتی ہوگی۔

الحديد ۲۷ كَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَانْفَقُوا لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا

پھر جو لوگ تم سے ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا ثواب ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی خطاب کیا ہے کہ تمہارے ایمان اور صفے کا بدلہ تمہیں بہت بڑا ملے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم جمعین کے

ایمان لانے کا خداوندی خیر مقدم

يونس ۱۱۱ وَكَشَرُوا الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدْ فُصِّلَتْ أَعْيُنُ رُبُّهُمْ

اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایمان داروں کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ان کے لئے ان کے رب کی طرف سے اسلام میں آنا سچا ہے۔

۱۱۱ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ جَزَاءً ۖ وَذُرَّا فَنَافِثَتُهُ يَلَّيْنِكَ لِيُبَشِّرَكَ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لَدًّا -

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اللہ تعالیٰ ان کو جلدی دوست بنائے گا۔

پھر اور کوئی بات نہیں ہم نے قرآن کو آپ کی زبان سے آسان کیا ہے تاکہ فرمائے اور آپ خوش خبری دیں اور قرآن کے ساتھ جھگڑا اور قوم کو ڈرائیں۔

خداوند کریم نے جن کو دالرحمن فرمایا کیا وہ اور قوم لڈیکیاں ہو سکتے ہیں؟

ایمان میں مشکوٰۃ عورتوں کو رب کریم صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی زوجیت میں پسند نہیں فرماتا

الممتحنہ ۲۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ

فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَنْزِجُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ -

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایمان دار عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا ہاتھ نہ لانا۔ ان کو کفار کی طرف نہ لوٹانا۔

جب اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے گھروں میں غیر مومنہ کی



زوجیت کو پسند نہیں فرماتا تو اس سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا ثبوت ہوا کہ  
کیونکہ فیصلہ خداوندی ہے الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَ الطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین تھے تو ان کے گھروں میں پرکھی ہوئی مومنات کو  
کو پسند فرماتا ہے۔ اگر ان کے ایمان میں رب کریم کو شک ہوتا تو ان کی زوجیت ان کے  
کی کیا ضرورت تھی تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پاک ازواج رکھنے کی تاکید  
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مومنین ہونے کی واضح دلیل

**قرآن کریم کی آیت نازل ہوتی ہے تو صحابہ کا ایمان ترقی پر ہوتا ہے**

التَّوْبَةُ ۱۱ اِذَا مَا اُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَّن يَقُولُ اَيْكُمْ زَادَتْ  
التَّوْبَةُ ۱۲ اَمْ لَمْ يَكُنْ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا  
وَهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ

اور جب کوئی قرآن کی سورۃ نازل کی جاتی ہے تو بعض ان سے وہ شخص ہے کہ  
کہتا ہے اس سورۃ سے تمہارے کون سے کا ایمان زیادہ ہوا تو جو لوگ ایماندار ہیں تو زیادہ کیا  
اس آیت نے اس مومن کو ایمان سے تو لکین وہ لوگ جو ایماندار ہیں تو ترقی دی سورۃ نے ان  
کو اور دئے ایمان کے اور وہ خوش ہو رہے ہیں۔

**مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مومنین خداوند کریم کا راضی ہونا اور ثابت کرنا**

الفتح ۲۶ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرِ  
الفتح ۲۷ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ

فَضْلًا كَثِيرًا وَ مَعَاذَ اللَّهِ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
ایسے بیعت کرتے تھے تو جو کچھ ان کے دلوں میں تھا اللہ تعالیٰ کو ظاہر ہو گیا تو  
نے ان پر اپنی تسلی نازل فرمائی اور ان کو جلدی فتح دینے کا ثواب بھی دیا۔  
آیت کا نتیجہ

۱۔ اللہ تعالیٰ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا۔  
۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت الرضوان و رضت کے نیچے و نیادی  
ملنے کے بغیر تھی۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کرنے والے دل سے کھرے تھے۔  
۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رب کریم نے تسلی نازل فرمائی۔  
۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نیک نیتی پر اللہ تعالیٰ نے ان کو جلدی  
فتح کا ثواب عطا فرمایا۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے مال غنیمت عطا فرمایا۔  
۷۔ ان کو یہ غلبہ غلبہ خداوندی تھا۔

**مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی ثابت قدمی پر کریم کے فخر تھی**

ابراہیم ۱۲ اٰتَيْنَاكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَفَضَّلْنَاكَ عَلَی الْاَشْيَاءِ  
اَبْرَاهِيمَ ۱۳ وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلِيُضِلَّ اللَّهُ اَنْفُسًا يَشَاءُ



اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو کلمہ طیبہ کے ساتھ ایمان لائے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی ان کو ثابت رکھتا ہے اور رکھے گا اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

جس کو خداوند کریم ایمان پر ایمانی قول کے ساتھ دنیا و عقبی میں ثابت قدم رکھے اس کو اپنے مرنہوں سے کون بدل سکتا ہے۔

۹ { وَلِيَبْلُغَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ }  
الانفال ۱۰ { اور تاکہ تمہارے دلوں کو اللہ تعالیٰ مضبوط کر دے اور اس کے قدموں کو ثابت رکھے۔

(مومن سے غلبے کا خدائی وعدہ)

البص ۲۸ { فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ }  
تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر طاقت دی تو وہ غالب ہو گئے۔

آیت سیکینہ لا صحابہ نسب صلی اللہ علیہ وسلم

الفتح ۲۶ { هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيْمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُودٌ أَسْبَغَ }  
وَاللَّهُ أَضْيَىٰ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ الْكُفُوفَاتِ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ذَٰكَانَ ذَالِكِ عِنْدَ اللَّهِ تَوْرًا عَظِيمًا }  
وہی خدا ہے جس نے مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں تسکین نازل

دہائی تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں وہ اور ترقی پر ہو جائیں اور اللہ کے قبضے میں اسماؤں اور زمین کے ٹکڑوں اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے اور تاکہ ایماندار آدمیوں اور عورتوں کو جنت میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان میں ہمیشہ قیام کرینگے اور تاکہ ان سے ان کی برائیاں مٹا دے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا امر تہ ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ملائکہ کا ثابت قدم رکھنا

۹ { إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبَّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا }  
الانفال ۱۰ { جب آپ کے رب نے ملائکہ کی طرف وحی کی یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو۔

۱۴ { قُلْ سَازَلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ }  
الانفل ۱۵ { آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ }  
فرمادیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو آپ کے رب کی طرف سے حیرت علیہ السلام نے حق کیساتھ نازل فرمایا کہ ایمان والوں کو ثابت رکھے اور ہدایت و خوشخبری مسلمانوں کے لئے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان  
خلفاء و دیگر اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان

باقی امت کے لئے کسوٹی ہے

۵ { وَمَنْ يَتَّقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ }



وَيُشَاقُّ عَذَابَ حَبِيبٍ الْمُسْلِمِينَ كَذَلِكَ مَا تَوَلَّيْنَا وَلِصَلِّهِ جَهَنَّمَ دَسَاءَتْ مَقِيلًا  
اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا بن اس کے کہ اس  
دوست تھا ہر چکی اور جہنم میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ سے خلافت چلے مندرجہ کرے  
ہم اسے جس راہ کو منوجہ ہوا اور اس کو ہم جہنم میں داخل کریں گے جو جانے کی جگہ بہت ہے  
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے دو آریہ لکھے ہیں مندرجہ کی سزا مقرر فرمائی رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کو مندرجہ کی سزا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع رکھنے  
والا جہنمی ہے۔

اس آیت ثابت ہوا کہ جو شخص خلفائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر اصحاب مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم دال بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع کر چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرے  
وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے اور اللہ تعالیٰ ابھی ایسے شخص کو اسی طرح چھوڑا  
جہ جہ صراحت کا منہ ہوتا ہے یعنی سب کریم ابھی اس کو خلائق میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں  
شامل فرما دیتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن دشمن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہے اور جس کے ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی ہے اس کا خداوند کریم بھی دشمن  
ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن بھی جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے  
رب کریم نے سزا یہاں ہی دنیا میں مقرر فرمادی ہے اور بغیر لفظ کے حکم صادر فرمادیا  
وَلَا تَكُنْ مِثْلَ جَهَنَّمَ ایسے شخص کی سزا جہنم ہے اور جہنم اچھی جگہ نہیں ہے بلکہ جانے  
کی بہت بُری جگہ ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق قول کفار

البقرہ ۱۲۱ { كَذَلِكَ أَتَتْهُمْ أَمْثَلُ كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَتُؤْمِنُونَ كَمَا  
۱۲۲ { آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ  
لَا يَعْلَمُونَ } ۵

اور جب کہا جاتا ہے ان کو تم ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں وہ کیا  
ہم ایمان لائیں جیسا کہ ایمان لائے بے وقوف خبردار بے شک وہی ہیں بے وقوف  
لیکن وہ جانتے نہیں۔

اس آیت نے ثابت کر دیا کہ جو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرے سمجھ کے مرنے  
بے وقوف ہے اور ایمان سے بے خبر ہے۔

اور اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب کفار کہہ جاتا ہے کہ تم ایسے ایمان لاؤ  
جیسا کہ لوگ ایمان لائے ہیں تو اس سے رب کریم کی مراد یہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں  
جن کو رب کریم اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایماندار بنایا تو اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثل ایمان لانے کی دعوت دی تو مخالفین اسلام  
نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثل ایمان لانے کو عار سمجھا اور جواب دیا کہ مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم بے وقوف ہیں ہم ان کی طرح ایماندار بن کر بے وقوف بن جائیں گے  
تو اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کے ایمان کا پورا نقشہ  
کھینچا تو اب جتنے ایمان کے معیار بنیں اگر ان کا ایمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
کے ایمان جیسا ہے تو قبول ورنہ مردود۔







قانونِ خداوندی کے تمام رسل علیہم السلام اور ان کے تحف

ایمان لانے والے ناجی ہیں

یونس ۱۱۱ { تَنْصَحُنِي رَسُولَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا  
لَنَحْمِلُهُمُ الْمَوْتِينَ -

پھر نکات دیتے ہیں ہم اپنے رسولوں کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لانے اسی طرح  
لازمی ہے ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسل کے ساتھی ایمان لانے ہیں

۲۔ اللہ تعالیٰ نے رسل علیہم السلام کے ساتھیوں کو عذاب میں گرفتار نہیں فرمایا۔

۳۔ اسی طرح جیسا کہ تمہارے ساتھ کامیابی کو لازمی رکھا ہے اسی طرح ایمان والوں کی  
مدد کرنا ہم پر لازمی ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام کیسا ایمان لانے والوں کے قریب عذاب الہی نہ بھٹکا

ہمل ۱۹ { وَابْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝

اور ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو صالح علیہ السلام کے ساتھ ایمان  
لانے اور وہ متقی ہو گئے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے بیان فرمایا کہ جو حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ ایمان  
لانے والے تھے وہ ناجی ہیں اور وہ متقی تھے کیونکہ جو نبی اللہ کا ساتھی ہوتا ہے وہ ایماندار

بھڑنا ہے اور متقی ہونا ہے۔

اعلانِ خداوندی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے

والوں کے قریب بھی عذاب نہیں بھٹک سکتا

النساء ۵ { مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ ابْتِكُمُ اِنْ شَكَرْتُمْ  
۱۲ { وَامَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝

اگر تم نے شکر کیا اور ایمان لانے تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب نہیں کرے گا اور  
اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو بڑا اجر دینے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ اگر  
تم ایمان لانے اور تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہونے کا شکر یہ خداوندی  
اداکرنا تو تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب بھی نہیں آسکتا اور خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر  
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رب کریم نے عذاب نازل نہیں فرمایا ثابت ہوا کہ وہ  
خداوند کریم کے شکر گزار ایماندار تھے۔

خدا تعالیٰ وعدہ کرے جو ایمان لاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو درست کرتا ہے

التغابن ۲۸ { وَمَنْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ  
عَلِيمٌ ۝

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو سیدھا



کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شئی کو بڑا جاننے والا ہے۔

تراس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب ایمان لائے اور اسلام کو تسلیم کر لیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مومن بنا دیا تو ان کے دلوں کو رب کریم نے دست فرمادیا صحابہ کرام کے دلوں کو جب رب کریم نے سیدھا کر دیا ہے فیصلہ خداوندی ہو چکا تو اب چودہ سو سال کے بعد ان کے دلوں پر کون حملہ آور ہو سکتا ہے

بے ایمانوں کے نبی اللہ کے دربار میں کوئی جگہ نہ بھتی

۱۲ { وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ ؕ إِنَّكُمْ عَمَلَكُمْ ۝

اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے ایمانوں کو فرما دیجئے کہ تم اپنی جگہ پر عمل کرو ہم اپنی جگہ پر عمل کرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمادیا کہ بے ایمان لوگوں کے لئے جو جگہ ہے اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کہ تم ہماری معیت میں کوئی عمل خیر نہ کرو اگر تم نے کوئی عمل کرنا ہو تو ہم اپنی جگہ پر رہو اور عمل کرو ہماری شمولیت میں تم بے ایمان لوگ عمل نہیں کر سکتے اور وہ دوبار نبوت میں تمہارے لئے یعنی بے ایمانوں کے لیے کوئی مرتبہ ہے اور ہم تمام ایمانوں اپنی جگہ پر عمل کریں گے۔ کیونکہ ارشاد الہی ہے۔

۱۳ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَخَوَاتَكُمْ

الْبُتُنَةَ ۚ إِنَّ اسْتِخْبَانَهُمُ الْكُفْرُ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ

تراس نفیس پر اس کی سزا ہوگی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی بڑا

۱۴ { وَأَخْفِضْ بِخَانِكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے لئے اپنے تمام پہلوؤں کو نیچا رکھیے۔

۱۵ { وَأَخْفِضْ بِخَانِكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ عَصَاكَ فَقَدْ إِنْ فِي بَرِيءٍ مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝

اور اپنے بازو کو اپنے مومنین کے لئے پھیلائیے تو اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو فرما دیجئے کہ بے شک میں اس چیز سے جو تم عمل کرتے ہو بیزار ہوں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑنا ڈاؤں کر بصدیق اور غاروق اور عثمان غنی و حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ آپ کا وہیہ نرم تھا کلام نرم پہلو

نرم بڑنا و نرم یہ ان کے عین مومن ہونے کی دلیل ہے ورنہ ایمانی دشمنوں کے ساتھ کفار ہوں یا منافقین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر مومنین کے تعلق کو رب کریم نے منقطع فرما دیا تھا شیخے۔

ایمانی دشمنوں کی قطع تعلقی کا حکم خداوندی

۱۶ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَخَوَاتَكُمْ

الْبُتُنَةَ ۚ إِنَّ اسْتِخْبَانَهُمُ الْكُفْرُ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ



يُنْكِرُ قَوْلَ لَيْكَ هُمُ الظَّالِمُونَ -

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور جو شخص تم سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو یہی وہ ظالم ہیں۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے ایماندار تسلیم کیا،

ال عمران ۳۱ { وَقَالَتْ اِطَاعَةُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الْمُنُوبِ الَّذِي

اَنْزَلَ عَلَى الدِّينِ اٰمَنُوا وَحُتَّ الشَّهَادَةِ وَالْفُرْدَا

اٰخِرَةُ اَعْلَمَهُمْ يَزْجَعُونَ وَلَا تُؤْمِنُوا اِلَّا بِالْحَقِّ يَنْكُرُ -  
اور کہا ایک گروہ نے اہل کتاب سے تم ایمان لاؤ صبح کے وقت اس چیز کے ساتھ جو ایمان والوں پر اتاری گئی ہے اور پھیلے پہر انکار کرو ونا کردہ بھی ایمان سے پھر جائیں۔  
بِالَّذِي اُنْزِلَ عَلَى الدِّينِ اٰمَنُوا - یہ مقولہ یہود و نصاریٰ کا ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام کے متعلق ان کا بھی یقین تھا کہ یہ ایماندار ہیں۔

## ایمان کی علامت صحابین میں شمولیت

التكْوِينُ ۲۰ { وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال اچھے کئے ہم ضرور ان کو صالحین میں شامل کر دیں گے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لانے کے بعد دعا فرماتے ہیں۔

## صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

ال عمران ۳۱ { رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً رَحِيْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ -

اے ہمارے رب! تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا فرما بیشک تو ہی عطا کرنے والا ہے۔

رسول کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو راسخون فی العلم کے خطاب سے قرآن میں نوازا ہے ان کی دعا کو رب کریم نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا کہ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ تو نے ہمیں ہدایت دی ہے تو بعد ازیں ہمارے دلوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس غلامی سے ہمیں ٹیڑھا نہ کر دینا۔



## انسان کی نجات کے اعمال از روئے قرآن مجید

المعارج ۲۹ ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا إِذْ أَمَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا  
وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ  
هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ حِمَامٌ مُؤْتُونَ وَالَّذِينَ فِي أُمُورِهِمْ حَقٌّ مِّمَّا لَكَ  
بِالنَّاسِ وَالْمَحْرُومِينَ الَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بَيِّنَاتٍ مِنَ اللَّهِ وَالَّذِينَ هُمْ  
عَنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ يُشْفِقُونَ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَا مُوتُوا  
وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ  
أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنْ ابْتَغَى وَرَاءَهُ ذَاكَ  
فَإُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَائِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ  
وَالَّذِينَ هُمْ لِشَهَادَتِهِمْ قَائِمُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ حَافِظُونَ  
أُولَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُتَّكِنُونَ ۝

بے شک انسان کم حوصلہ پیدا کیا گیا (کیونکہ) جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے۔  
جزع فزع کرتا ہے اور جب اس کو بہتری پہنچتی ہے تو تجمل ہو جاتا ہے سوائے  
نمازیوں کے وہ اپنی نمازوں کو ہمیشہ ادا کرنے والے ہیں اور ان لوگوں کے مالوں  
میں سوال کرنے والے اور نہ سوال کرنے والے کا حق مقرر ہوتا ہے اور وہی لوگ  
اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر  
کرنے والا نہیں اور وہی لوگ اپنی فروج کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی  
بیویوں اور لونڈیوں کے پھر یقیناً وہ لائق ملامت نہیں تو جس شخص نے اس کے علاوہ

اصحابِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وسلم

کے

اسلامی اعمال کا نقشہ خداوند کریم کی زبانی



خوابش کی تو ایسے لوگ جس سے تجا دز کرنے والے ہوں گے اور وہی لوگ اپنی  
امانتوں اور اپنے وعدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور وہی لوگ اپنی شہادتوں  
پر قائم ہیں اور وہی لوگ اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ باغات میں معرّت  
دے جائیں گے۔

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمالِ صالحہ سے

منتهی ہونے کا خدائی فیصلہ

الْبَقَرَةَ ۝ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ  
الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ  
بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝  
أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

مُرنے والوں کے لئے دُعا اِہدایت ہے جو لوگ غیب کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ آپ کی طرف اور آپ پہلے نازل کیا گیا اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور آخر کے ساتھ وہ یقین رکھتے ہیں۔ اپنے رب کی طرف سے یہی ہدایت پر ہیں اور یہی وہ نجات پانے والے ہیں۔

[illegible]

طفے صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں اور باقی مومنین اس کے بالتبع شامل ہو گئے۔  
 کہ آیت کا شان نزول خالص ہوتا ہے اور اس کا حکم عام ہوتا ہے۔  
 اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحابِ طفے صلی اللہ علیہ وسلم کو صفت متعین  
 نوازا۔۔۔ اور ان کی چھ صفات بیان فرمائیں۔

۱۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم متفقین ہیں۔

۲۔ خداوند کریم اور قرآن کریم زمین و کھے ایمان رکھتے ہیں۔

۱۴۔ نماز قائم رکھتے ہیں۔

۴۔ اللہ کے دیے ہوئے رزق سے خرچ کرنے میں سخیلی نہیں۔

۵۔ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ إِلَّا يَاسْمَانِ کہتے ہیں قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔

۶۔ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ كَتَبَ مِنْ قَبْلِهِ إِيْمَانُ يَكْفِي۔

۴۔ قیامت پر بھی ان کو یقین ہے۔

نتیجہ فراوانی

یہی اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر امت پر ہیں اُولَئِكَ عَلٰی هُدًى مِّنَ رَبِّهِمْ اَوْرِيْدُ اصْحَابِ مِصْطَفٰی صَلٰی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی طرف سے نجات پا چکے ہیں وَ اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

جب قرآن کریم سے ثابت ہو چکا کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اطاعتِ اللہ اور  
اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں صحیح تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں آیت  
تنبیہ نازل فرما کر ان کے ظاہر کو پاک فرمایا اور آئینہ تزکیا کے شان میں نازل







## صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور رات کا قیام

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنْتَ لَنْ تَمُرَّ اَوْفَا مِنْ ثَلَاثِي اَيْلِكَ وَ لِيُفَضِّلَكَ  
الْمَزَلِ وَ ثَلَاثُهُ وَ طَا لَيْلُهُ مِنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ وَ اللّٰهُ لَيَسِّرُ رَآئِكَ الْغَنَاءَ  
عَلَيْمٌ اَنْ لَّنْ تُحْصُوهُ فَنَابْ عَلَيْكُمْ فَا فَرُّوْا مَا يَنْتَسِرُ مِنَ الْقُرْآنِ  
جے شب آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ تقریباً دو تہائی حصے رات کے قیام فرماتے ہیں اور  
اوسھی رات اور تیسرا حصہ رات کا اور ایک جماعت آپ کے ساتھیوں کی بھی اور  
اللہ تعالیٰ ہی دن رات کا اندازہ جانتا ہے۔ خداوند کریم کو یہ بات عیاں ہو گئی کہ  
تم ہر گز رات کو نہ گھیر سکو گے تو اس نے تم پر جو جمع کیا پھر جو قرآن کریم سے آسان ہو گیا  
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حفاظت سے نواز ادا کرنے

## کی خداوندی شہادت

اِنَّ هٰذَا اَكْبَرُ اَمْرٍ لَّنَا مَا مَبْرُكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ  
الْاَنْعَامِ اَا يَسْتَدِيْهِ وَلَيُنْذِرُ اَمْرًا لِّلْاٰمَةِ وَ مِنْ حَوْلِهَا  
وَالَّذِيْنَ يَوْمِئِذٍ بِاَلْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ  
يُحَافِظُوْنَ ۝

اور یہ کتاب ہے ہم نے اس کو نازل فرمایا ہے با برکت ہے تصدیق کرنے  
والی ہے جو اس کے آگے ہے تاکہ ڈالیں آپ کے والوں کو اور جو اس کے ارد گرد  
ہیں اور جو لوگ آخرت کے ساتھ ایمان لائے ہیں اس کے ساتھ بھی ایمان رکھتے  
ہیں اور وہی ایمان دار اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں (تضا نہیں کرتے)

۵۔ امانت میں خیانت بھی نہیں کرتے۔

۶۔ اپنے وعدے کو سچا کرتے ہیں۔

۷۔ اصحاب مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم تمام نمازیں اپنے اپنے اوقات میں ادا کرتے ہیں

۸۔ ان اصحاب کچے لیے رب العزت نے جنت الفردوس مقرر فرما دیا ہے۔

اصحاب مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے ایمان اور نمازوں میں خشوع  
کرنے والے اور نمازوں کو پابندی سے پڑھنے والے لغزبانوں اور کاموں سے گزروالی  
کرنے والے اور کوٹہ ادا کرنے والے اور زمانے سے بچنے والے امانت داروں کو ایسا  
کرنے والے خداوندی افلاح کے سد یا فتنہ جنت الفردوس کے باشندے فرمائے  
اور منکرین ان کو برا کہیں برا لکھیں ان کے متعلق برا عقیدہ رکھیں تو ایسے لوگ  
قرآن کریم کے صراحتہ منکرین ہیں جن کا شان نص قرآنی سے ثابت ہو چکا اور کسی  
کی طاقت نہیں کہ کوئی شخص خداوندی کتاب میں رخصۂ اندازی کی کوشش  
کرے اور نہ ہی کر سکتا ہے۔

مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صفات جمیع قرآن کریم میں تحریر فرمائیے

اور ان کو تحریری نجات بھی کھدوی اور ساتھ ہی ان کے لئے جنت الفردوس کی خوشخبری  
بھی سادی اور بعد میں قانون مقرر فرما کر قرآن کریم میں مسج کر دیا کہ اگر تم تمام اسے امت  
محد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ایمان لائے اور ایسے ہی ان کے قدم بقدم چلے  
تو تم بھی بابت پر ہو ورنہ اسلام و ایمان سے دور ہو جاؤ گے۔ کیونکہ صحابہ کے حق میں قابل  
اَمْنٌ اِمْلٌ مَا اَمْنٌ تَعْرِیْہِ فَقَدْ اَهْتَدُوْا شَہَادَۃَ خداوندی کافی ہے۔



## صحابہ کرام کے مقابلین پر ایمان اور حرام و حلال کے متعلق

التَّوْبَةُ ۱۰ قَالُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْمَوْلَىٰ أَوْ تَوَلَّوْا الْكُتُبَ حَتَّىٰ تَيُخَذَ الْجُزْيَةُ عَنْ يَدِهِمْ صَاعِرُونَ ۚ

ان لوگوں سے تم جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان نہیں لگاتے اور نہ ہی وہ اس چیز کو حرام جانتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اور یہ اہل کتاب ہیں جن کو نہ ہی دین سمجھتے ہیں۔ یہاں تک زان سے جنگ کرو کہ وہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر جزیہ ادا کریں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ صفات طیبہ بیان فرمائے۔

۱۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائی و رسولی ایماندار ہیں اور ان کے اعداء خداوندی اور قیامت کے باغی ہیں۔

۲۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعداء اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرام کردہ کو حرام نہیں جانتے۔

۳۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعداء دین حق سے دور ہیں۔

۴۔ اعداء صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے ہم عقیدہ ہیں۔

۵۔ اعداء صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے جزیہ کا حکم خداوندی پر اکیڑہ ذلیل ہیں اس مذکور آیت خداوندی کا صریح حکم خداوندی پر مسلمان خود سمجھ سکتا ہے۔

## صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو جنگ کی تیاری کا حکم

الْأَنْفَالُ ۱۰ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ مَا تُنْزِلُونَهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا قَاتِلًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا وَآخِرِينَ ۚ

ذُو نَهْجَةٍ لَا تَعْلَمُوهُمْ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا سَنَفَعُوكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِقُوَّةٍ أَلَيْسَ كُفْرًا تَظْلُمُونَ ۝

اور اے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کفار کے لئے تیاری کرو جو تم میں طاقت ہو گھوڑے باندھ باندھ کر اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو تم اس کے ساتھ عرب اور باقی جو ان کے ماسوا ہیں تم ان کو نہیں جانتے اللہ تعالیٰ ان کو جانتا ہے اور جو تم اللہ تعالیٰ کے سامنے میں غریج کرو کہ تمہیں پورا دیا جائیگا اور تم کم نہ دیے جاؤ گے۔ اس آیت کریمہ خداوندی سے کئی مطالب ثابت ہوئے۔

۱۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی طاقت سے تیاری کرنے کا حکم خداوندی و اپوزل کو تیار کیا جاتا ہے بیگانوں سے تعلق نہیں ہوتا۔

۲۔ ہر صحابی کو اس کی طاقت کے موافق تیار رہنے کا حکم خداوندی۔

۳۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے بھی خداوندی جہاد کے لئے ہی تھے دنیاوی طمع کے لئے نہ تھے۔

۴۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار و مشرکین و منافقین پر ایمانی و عسکری جہاد جو شہادت خداوندی ثابت فرما رہی ہے۔

۵۔ صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفار و مشرکین و منافقین کے دشمن تھے۔



۴۔ جو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے وہی رب کریم کے بھی دشمن تھے۔  
 ۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے جو لَا تَعْلَمُوهُمُ اللَّهُ لَعَلَّكُمْ بِهِمْ سے واضح ہے۔

۸۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اپنی تمام زندگی میں غرض فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و عقبیٰ میں بہترین بدلہ عنایت فرمائے گا۔

۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام زندگی کے غرض کرنے میں اللہ تعالیٰ ایک ذرہ بھر بھی ان کو کم نہ دے گا۔

اپنے کو جب کوئی اپنا کسی دشمن کے مقابلے میں کھڑا کرتا ہے تو اپنا اس کو نفسی دیتا ہے اور اجماعاً تسلیم ہے اور دشمن کو ڈراتا ہے اور پھیلتا ہے رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کفار سے جنگ کے لیے نفسی دی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ اپنے صحابہ کرام کو جنگ کے لیے اجازت معلوم ہوا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین غارت کریم بھی اپنا اور خیر خیر جنت اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام کے اپنے اور مدگار تھے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین جنگ کا خدائی حکم

الانفال ۹ ﴿وَمَا يَسْأَلُوهُمْ حَتَّى لَا تُكُونَ فَتْنَةً وَلَا تُكُونَ الدِّينَ حَكْمًا  
 إِلَهِ فَايَ أَتَاهُمْ أَمَّا إِذَا مَا ابْنَا قَوْمَكُمُوكَ بَصِيرَةً﴾

اور ان کفار سے جنگ کرو یہاں تک کہ فساد نہ رہ جائے اور ہو جائے دین سب کا سب اللہ کے لیے پھر اگر رک جائیں وہ تو بے شک اللہ تعالیٰ جو تم عمل کرتے ہو دیکھنے

والا ہے۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین سے جنگ کرنے کا حکم یہاں تک جاری فرمایا کہ جب تک کہ فساد کا خاتمہ نہ ہو جائے تم جنگ کو بند نہ کرو۔

۲۔ تمہارے اس جنگ کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تمام روئے زمین میں صرف خداوند کریم کا دین باقی رہ جائے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب معاذ اللہ اگر منکرین کی جماعت سمجھنے لڑا اللہ تعالیٰ ان کو مشرکین و کفار و منافقین کی جماعت کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم نہ فرماتا اور نہ وہ مشرکین و کفار سے مقابلہ کرتے بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خطاب ہوتا کہ تم پہلے اپنی جماعت متبعین سے فساد کو نکالو پھر ان کی دست

سے رب کریم فساد کو مٹانا چاہتا ہے ان کو ہی اگر فساد ہونے کا فتویٰ دے دیا جائے گا

تو معاذ اللہ آیت مذکورہ فرمان خداوندی غلط ثابت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ذریعے فساد

کفر و فساد کو مٹانا چاہتا ہے جو خود فساد ہی ہیں تو لازم آئے گا کہ رب کریم معاذ اللہ فساد کو مٹانا نہیں چاہتا بلکہ فساد پر پا کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے اور شان خداوندی

کے حق میں یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے منافقین یا مشرکین نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت

میں کبھی کفار و مشرکین سے جہاد نہیں کیا جو خود منافق یا مشرک ہے وہ ایمان اولیٰ کی پہچان

میں کیسے کفار و منافقین سے مقابلہ کرے گا اور ایسا ہونا محال و ناممکن اور اگر کوئی منصب

کر دے کہ منافقین یا کفار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں کفار و منافقین سے جنگ کرتے رہے تو ایسے شخص کو ذی شعور انسان عقل کا کوتاہ کہے گا۔



صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے جنگ کرنے کا خدا فی حکم

التوبة ۱۰۱ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا  
أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

اور تم اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین سے پوری طرح جنگ کرو جیسا کہ وہ تمہارے ساتھ پوری طرح جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دُورنے والوں کے ساتھ ہے۔

مؤمنین و منافقین کی کتب تاریخ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہو چکا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار سے کئی جنگ لڑے خصوصاً خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو جنگوں میں آپ شمولیت کر کے اپنی مالوں اور جانوں کو خداوند کریم کے راہ میں قربان کر کے یہ بھی خداوندی ارشاد کے موافق اعمال صالحہ سے بہت بڑا عمل کیا اور حقیقتہً جہاد فی سبیل جسے مسلمان بلند نگاہ سے دیکھتا ہے اور یہ جہاد فی سبیل اللہ خواص کو نصیب ہوتا ہے جیسا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جان و مال و اولاد سے فی سبیل اللہ کا موقعہ رب کریم نے حضور کی معیت میں عطا فرمایا جماعت منکرین سے کوئی بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نہ جاتا تھا اگر ان کو غازی فی سبیل اللہ کا مقام حاصل ہوتا تو وہ منکرین نہ جاتے۔

پھر اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی خطاب فرمایا کہ تم مشرکین سے جنگ کرو اور معاذ اللہ اگر انہی پر فتویٰ شرک لگا دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مشرکین سے جہاد کرنے والا کوئی نہیں تھا اور مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی زندگی کے جہاد کا مسئلہ ہی ختم ہو جاتا ہے اور سب جھوٹ ثابت ہوتا ہے اور اگر کہا جائے کہ اس سے اور حضرت علی المرتضیٰ میں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چاہیے تھا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ نہ لے جاتے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ساتھ نہ لے جاتے بلکہ خود ہی اور معیت علی المرتضیٰ میں ہی جنگ لڑتے حالانکہ آپ اپنے اصحاب کی معیت میں کفار سے مقابلہ فرماتے رہے اور پھر کفار مکہ کے ساتھ پہلے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جنگ ہوا۔

صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجاہدین فی سبیل اللہ کا عند اللہ وجہ

التوبة ۱۰۱ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ  
أَوْأَنْفُسِهِمْ أَعْتَلَمُوا دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ  
يُكْتَبَرُ لَهُمْ دَرَجَةٌ بِوَحْدَةِ مَنَّهُ دَرَجَتَانِ وَلَكِنْ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ  
مُعْتَمِدٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جنگ کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا اور بڑے کھتے ہیں اور یہی وہ ترقی کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور رضا مندی کی خوشخبری دیتا ہے اور ان کے لئے باقيات تیار ہیں جن میں دائمی نعمت ہے۔

الانفال ۱۰۱ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ  
أَوْأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آذَوْا وَأُكْهَرُوا  
أُولَئِكَ لَبُغْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَهِجَرُوا مَا



لَكُمْ مِنْ وَلَا يَتَّبِعُونَ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُبَاحَ جُزْؤًا -

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی یہی ہیں کہ ان بعض بعض کا مدد کرنے والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت نہیں کی ان کے لئے ان کی دوستی سے کچھ نہیں حتیٰ کہ وہ ہجرت کریں۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ہاجرین و مجاہدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماندار ہونے کی شہادت بیان فرمائی۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجرت کرنا رب کریم کو منظور ہوا اور خصوصاً محبت میں ہجرت کرنے والے کا شان عند اللہ بہت بڑا ثابت ہوا۔

۳۔ آپس میں تمام اصحاب اہل بیت علیہم السلام ایک دوسرے کے معاونین تھے۔

وَعَدُ خُذْ اَوْ ذِي كِهْ صَحَابِهْ كَرَامِ رُضْوَانِ اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھوں

کفار و منافقین کو ذلیل کرے گا

التَّوْبَةُ ۱۱۱ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبُهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْرِجُهُمُ  
۱۲ وَيَنْصُرْكُمْ كُيْرُ عَلَيْهِمُ وَيُثِيفُ صُدُودَهُمْ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ

اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کفار سے جنگ کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں

سے انہیں عذاب کرے گا اور ذلیل کرے گا اور ان پر تمہاری مدد کرے گا اور قوم نہیں کے سینوں کو شفاف کرے گا۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب خداوندی ارشاد سے کفار و مشرکین و منافقین

کے مقابلے کے لئے نکلتے تو رب کریم ان کو بخشی دیتا جیسا کہ قرآن کریم میں تحریر ہے۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کا بخشی دیتا

ال عمران ۱۶۰ اُولَٰئِكَ نَنْهَوْنَ وَلَا يُخَازِنُوْا اَمْتَكُمْ اَلَا غُلُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ

اَوْ قَوْمٍ مِّمَّنْ -

اور تم سمیت نہ ہارو اور تم غم کھاؤ اور تم ہی بلند ہو یہ کہ تم ایماندار ہو۔

محمد ۲۶ فَلَآ تَنْهَوْا اَوْ تَدْعُوْا اِلَى السَّلَامِ وَاَنْتُمْ اَلَا غُلُوْنَ وَاَللّٰهُ

مَعَكُمْ وَاَنْ يَّتَوَكَّلْ كُمْ اَعْبَا لَكُمْ -

سو تم سمیت نہ ہارو اور صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم ہی بلند ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو ہرگز کم نہ کرے گا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشی دی کہ اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت نہ ہارنا۔

۱۔ فَلَآ تَنْهَوْا اَوْ تَدْعُوْا اِلَى السَّلَامِ کو ہر جائے کہ کبھی سمیت نہیں ہار سکتا اور یہ کہ کبھی

انہوں کو کہا جاتا ہے دشمنوں کو نہیں کہا جاسکتا اور فَلَآ تَنْهَوْا اَوْ تَدْعُوْا اِلَى السَّلَامِ کا شان ہے۔ اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيْءًا اَنْ يَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ اور رب کریم

نے دوسرا خطاب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

۲۔ وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلَامِ کفار و منافقین کو صلح کی دعوت مت دو کیونکہ وہ تمہارے

دشمن ہیں گو بھی تم تقیہ کو زیادہ استعمال کرتے ہو لیکن خدا کی بات کرنا کہ جیل و شکنجہ



کا طریقہ ہے یا دشمنی کا جب سب کریم فرمائے کفار و منافقین سے صلح نہ کرنا کیونکہ فتح منہا رہی  
 مہتمی بلند ہو کیونکہ خداوند کریم تھا سہ ساتھ ہے اور تھا سہ اعمال کو رب کریم ترقی دیا  
 تم کو بہتر نہیں رہنے دے گا تو پھر کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کبھی شکست کھا سکتے ہیں  
 جن کو رب کریم نے اَنْتُمْ اِلَٰهَکُمْ فرما دیا کہہ کہ معاذ اللہ رب کریم نے بھی وحی  
 دیا تم معاذ اللہ کبھی ہر نہیں سکتا اور نہ ہی صحابہ کرام معاذ اللہ مغلوب ہو سکتے ہیں اور  
 نہ ہی کبھی مغلوب ہوئے اور فشار اللہ العزیز نہ ہی ان کے اعمال صالحہ میں کمی ہو سکتی  
 ہے ہاں اعمال صالحہ کی بربادی ان کے دشمن کی ہے اول تو رب کریم صحابہ کرام  
 کے دشمنوں کو اعمال صالحہ کی توفیق ہی نہیں دیتا تو ان دونوں آیتوں میں رب کریم  
 نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اصحاب کو دشمنوں کے مقابلے میں تھکی دے  
 جن کو رب کریم تھکی دینے والا ہے وہ کب کمزور ہو سکتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 کو رب کریم نے تخت فرما کر ان کے خوف کو فوراً دور فرما دیا وہی خداوند صاحب  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دَلَّہُ تَحْزَنُ کُوْا فرمائے تو ان کے دلوں سے دنیا و  
 عقبی کا غم دور فرمائے یہ خداوندی طاقت ہے اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو جب رب کریم نے فرمایا اَنْتُمْ اِلَٰهَکُمْ وَ اَللّٰهُ مَعَكُمْ تم بلند  
 ہو کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے جن کی معیت میں خداوندی معیت ہو اور وہ بلند کرے  
 والا ہو تو ان کو دنیا کی کوئی طاقت پست نہیں کر سکتی چنانچہ ان کو خلافت  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نوازا اور ان کے ہاتھوں کفار کو شکست دے کر  
 ممالک اسلام کا قیام فرمایا جن کو آج تک کوئی کافر نہیں ٹھاسا جس کے مسلمان ہوا  
 ہوئے کفر کی طرف مائل نہیں ہو سکتے وہ خود معاذ اللہ کیسے کفر و فتنہ کی طرف

مائل ہو سکتے ہیں کیونکہ خداوند کریم کی معیت عروج کی طرف لے جا رہی ہے۔  
 غیر اللہ ان کو پستی کی طرف کھینچے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے معاذ اللہ ان  
 کے دلی ایمان ہیں اگر شک ہو تا تو خداوند کریم ان کو دَلَّہُ تَحْزَنُ کُوْا سے بھی تھکی نہ  
 دیتا اور جن کو خداوند کریم کی تھکی مل چکی وہ دنیا و عقبی میں کبھی پس پا اور کمزور  
 نہیں ہو سکتا فتلاً بسر ولا متزل

۲۱ { وَ کُنَّا اللّٰهُ الْبُرْہٰنَ الْقَتَالَ وَ کَانَ اللّٰهُ قُوًیًا عَزِیْزًا  
 الاحزاب ۳۱ } اور جنگ کے لئے یقین کر اللہ ہی کافی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی  
 طاقت والا غالب ہے۔

جنگ میں جن کو رب کریم کفایت فرمائے وہ کبھی کمزور نہیں ہو سکتے۔  
 یہ رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قیصری تھکی دی۔  
 ۴ { بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰیكُمْ وَ هُوَ خَبِیْرُ النَّاصِرِیْنَ  
 الان عمران ۵ } اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا  
 یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم کی چوتھی تھکی ہے۔  
 ۲۶ { ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا  
 محمد ۲۶ } مَوْلٰی لَهُمْ۔

یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار  
 نہیں۔

یہ رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پانچویں تھکی دی۔  
 ۲۷ { یٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئۡتَہٗ فَاصْلَحُوْا  
 الانفال ۲۷ } اَلَا اَنْفَال ۲۷



وَادْكُرُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ -

اے ایمان والو! جب تم کفار کی جماعت کے مقابلے میں آجاؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ تمہارے کو یاد کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔

خُدائی شہادت کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنگ کے لئے

کفار و منافقین سے ڈرتے نہ تھے

ال عمران ۱۸۱ } الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا آخِرَ عَذَابِهِمُ  
الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا  
لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ  
الْوَكِيلُ فَانقَبُوا وَبَعَثْنَا فِيْنَهُمْ رَسُولًا مُّسْمًوعًا وَأَتَّبَعُوا  
رِسَالَاتِ اللَّهِ فَذُوقُوا فَضْلَ عَذَابِهِمْ ۝

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری بیان فرمائی۔

۱۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کہتے ہیں کہ تمہارے مخالفین تمہارے خدا و مقابلے کے لئے سوہاٹیٹیاں اور انجمنیں تیار کر رہے ہیں تم ان سے ڈرجاؤ اور رب کریم نے ان کی شہادت دی کہ کفار کے اس کلام سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان ترقی کرتے ہیں ڈرتے نہیں کیونکہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے ہیں۔

۲۔ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ہیں اللہ ہی کافی ہے اور ہمارا بہت اچھا وکیل ہے

۳۔ اللہ تمہارے لئے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح عطا فرمائی یہ ان کے ایماندار ہونے کا نتیجہ ہے اور یہ اللہ تمہارے کے فضل کی دلیل ہے۔

۴۔ ان کو کفار کے مال غنیمت سے حصہ ملا اگر ان کے ایمان میں شک ہو تا تو رب کریم ان کو کفار کے مال غنیمت سے ان کو حصہ نہ دلوانا۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تمہارے کی رضا مندی کی اتباع کی ہے۔

۶۔ اللہ تمہارے کا اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت بڑا فضل ہے۔

۷۔ اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہو کہ مخالفین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے سے اللہ تمہارے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں کو اور مضبوط فرماتا ہے اور ترقی دیتا ہے مخالفین کی مخالفت سے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں میں کچھ کمی نہیں آتی۔ یہ خدائی شہادت ہے ان کی زبانی بات نہیں۔



صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جان و مال کی قربانی قبول

خدا فی شہادت کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں اپنا جان و مال فی سبیل اللہ قربان کیا

الْقَوْنَةِ ۱۱ لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ  
وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمْ الْجَنَّةُ لَبِئْسَ الْخَبِيرَاتِ ۚ وَذَلِكَ هُوَ  
الْمُطْلَحُونَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا  
ذَلِكَ هُوَ النُّزُوءُ الْعَظِيمُ ۝

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے  
اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور یہی ہیں جن کے لئے جہاد کیا گیا اور یہی وہ بہت  
پائے والے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت تیار فرمائی ہے جن کے نیچے نہریں ہیں  
یہی وہ بہت بڑا ارتعاب ہے۔

رسول کریم نے آیت مذکورہ میں اللہ مطالب ارشاد فرمائے۔

۱۔ رسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت۔

۲۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سینے والے تمام ایماندار ہیں۔

۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے اپنے ذاتی اموال خرچ کر کے جہاد فی سبیل  
کیا۔

۴۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ساتھیوں نے بالذات جہاد فی سبیل اللہ کیا۔

۵۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ کرنے والوں کا جہاد میں جان و مال

استعمال کرنا خداوند کریم کے نزدیک نیکی میں رُج ہے جو قابل قبول ہے۔

۶۔ مذکورہ اعمال کی بنا پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غازی دنیا و عقبی میں ناجی ہیں

۷۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے نہریں باغات تیار فرمائے ہیں جس سے نکالے نہ جائیں گے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ مذکورہ رتبہ بہت

بڑا ہے۔



اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزواتِ خداوندِ کریم کی رضامندی  
کیونکہ وہ دل سے کھرے تھے

۱۔ الفتح ۲۶ { لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝

مذکور اللہ تعالیٰ مؤمنین سے راضی ہو گیا جب انہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی جو ان کے دلوں میں تھا اللہ کو معلوم ہو گیا تو اس نے ان پر تسلی نازل فرمائی اور ان کو جلدی فتح کا ثواب دیا۔

۲۔ المجادلہ ۲۸ { رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

اللہ تعالیٰ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے یہی اللہ کا گروہ ہے جو درجے شمس اللہ کا ہی گروہ وہ نجات پانے والے ہیں۔

۳۔ البینۃ ۳۰ { رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ مِنْ حَشَىٰ دَبَّحُوا ۝

اللہ تعالیٰ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے یہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب کریم سے ڈرا۔

ان ذکور بالا آیات میں رب کریم نے صحابہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رضامندی

فرمایا کہ تم مجھے ابان کو دنیا سے لے کر دخولِ جنت تک کوئی سرکاری یا غیر سرکاری شخص حال نہیں ہو سکتا اور گھر بیٹھے کہانیاں سننے سے ان کا کچھ نقصان نہیں ہو سکتا۔  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاہدین اپنا جان مال خداوندِ کریم

کو فروخت کر چکے ہیں

التوبۃ ۱۱ { إِنْ اللَّهُ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ  
الْتَّوْبَةُ ۱۱ { إِنْ اللَّهُ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَ  
اللَّهُ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوَلَاةِ وَالْآخِرَةِ  
وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي  
بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ النَّاسُ يَسْأَلُونَ  
الْعَاقِبَاتِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّائِعُونَ السَّاجِدُونَ الْأَمْرُونَ  
يَا الْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ  
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

جے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے لئے خرید لیا ہے اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پھر وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔  
(یہ) وعدہ اس پر تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ وعدہ کو پورا کرنے والا اور کون ہے تو تم نے جو اللہ کے بیع کی ہے خوشی مناد اور یہی وہ رتبہ بہت بڑا ہے دیکھو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تو یہ کہنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں خدا کی تعریف



کرنے والے میں روزہ رکھنے والے میں رکوع کرنے والے میں سجدہ کرنے والے میں نیکی کا حکم کرنے والے میں برے کاموں سے روکنے والے میں خداوندی حدوں کو قائم کرنے والے میں۔  
بارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایمان لانے والوں کو خوش خبری سنا دیں۔

اس آیت کریمہ میں کئی مطالب رب کریم نے ارشاد فرمائے۔

۱۔ اِسْتَرَعٰ اَهْلِيْ كَاصْبِيَةٍ فَرَايَا نَا كَمَا تَابَتْ هِرْجَانِيْ كَمَا خَدَّوْنَدِ كَرِيْمٌ نَّ سَوْدَا كَرِيْمٌ لِّاِيَا  
سودا اہلی کا بڑا جو لوگ اس آیت کے نزول سے پہلے ایمان لائے اور اعمال صالحہ کی چٹکے اور وہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں اور بالآخر کے آنے والے بالیقین اس حکم میں شامل ہوں گے اور یہ آیت اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہی نازل ہوئی۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانوں کو خرید لیا۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم کی جانیں اب ان کے قبضے کی نہیں خدائی قبضے میں ہو چکیں۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اموال کا بھی خدائی قبضہ ہے۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام رب کریم نے جنت منقر فرما دیا ہے۔

۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد کرنا منظور و مقبول خداوندی ہو چکا۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو مقتول ہو گا وہ عند اللہ شہید اور اس کی شہادت عند اللہ مقبول۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خداوندی پانچوں وعدے رب کریم نے پہلے توراۃ و انجیل میں سچ فرما دیے ہیں۔

۷۔ اور یہی پانچوں وعدے رب کریم نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کھانا میں لکھ دیے ہیں جن کو کوئی شخص مٹا نہیں سکتا۔  
۸۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس وعدے کو پورا کر کے جنت کدلی اس کو بشارت خداوندی ہے۔

۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رتبہ خداوندی بہت بڑا ہے جو اور کسی امتی کو نہیں پایا گیا۔

**یہ مراتب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں عطا ہوئے**

کیونکہ یہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) خداوند کریم کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

(ب) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(ج) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی حمد کرنے والے ہیں۔

(د) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دربار خداوندی میں زاری کرنے والے ہیں۔

(هـ) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بچے نمازی ہیں۔

(س) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کی تبلیغ کرتے ہیں۔

(ص) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر برائی سے روکتے ہیں۔

(ط) اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی حدوں کا احترام کرتے ہیں خداوندی حدود سے تجاوز نہیں کرتے۔

(ع) جو لوگ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اوصاف بیان کر وہ خداوندی کو تسلیم کر لے ان کو بھی جنت کی بشارت خداوندی ہے۔



اس مذکور بالا آیت سے رب کریم نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان و مال کا سودا رب کریم سے بچا ہو چکا اور ان کا یہ سودا خداوند کریم کے کسی دھوکے میں نہ ہو چکا مثلاً لوح محفوظ میں کتب سابقہ تورات و انجیل میں قرآن کریم میں نواب ان تمام خداوندی کو کوئی مثا نہیں سکتا اب جو ان کے خلاف کہے گا وہ خدا فی مجرم ہو گا۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اعمال صالحہ و ناجیہ میں کیوں نہ کامیاب ہوتے جب ان کا رب کریم ان کو حلال کھانا غایت فرماتا ہے اور ان کی کمائی بھی حلال ہوتی تھی تو ہر اعمال صالحہ میں وہ کیوں نہ ثابت قدم رہتے جیسا کہ ارشاد الہی ہے۔

مُصَدِّقِ صَلَّی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو

خدا کی طرف سے پاک ران سپدائی ہوتا تھا

البقرة ٢١ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا  
٢٢ وَاللَّهُ إِن كُنْتُمْ رَائِينَ﴾

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں پاک رزقی دیا ہے۔ اس سے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرو اگر تم خاص اسی کی عبادت کرنے پر۔

المائدة ١١ ﴿وَكُلُوا مِن مَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرًا عَظِيمًا ۚ﴾

اور تم اس چیز سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں پاک رزق دیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے ساتھ تم یقین رکھنے والے ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خوراک طیبہ تھی

مَزِدَّكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ -

۹۰ الافعال اسم اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے پاک رزق عطا فرمایا ہے تاکہ تم اس کا شکر یہ ادا کرو۔

يَسْتَلُونَا مَاذَا أَعْجَلَ لَهُمُ قَوْلُ أَحَدٍ لَكُمْ الْطَّيِّبَاتُ -

السؤال ۱۷: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرنے میں کیا حکم ہے؟

کر نسی شیخی حلال ہے فرما دیجئے تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی نسی ہیں۔

النمل ١٣٧  
فَقُولُوا مَا دُرُّكُمْ اللَّهُ خَلَّا لَا تَاْمَنُوا الْعِصَةِ وَاللَّهِ  
إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ -

یہ قسم حلال پاک رزق کا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت

کھا شکریہ ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کسبِ حلال تھا

البقرة ٣٤ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْفُقَرَاءُ مِنْ طَيْبَتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ  
مِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ -

اے ایمان والو جو تم نے پاک کمائی کی ہے اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین ہے

نکالا ہے۔ اس سے فرح کروان مذکورہ آیات سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ

علیہ وسلم کا کسب حلال ثمار۔



## مال غنیمت صحابہ کرام کے لئے حلال

الانفال ۱/۹ ﴿فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ وَلَا ظِلْمًا ۚ إِنَّ الظُّلْمَ كَانَ عَظِيمًا ۝﴾

پھر تم نے جو غزوہ میں لوٹا ہے تمہارے لئے حلال پاک ہے اس سے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

الفتح ۲۶ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الْمُحَارِبِينَ كَثِيرَةً مِمَّا تَأْخُذُونَ بِهَا فَبَجَلْ لَكُمْ هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝﴾

اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بہت لوگوں کا وعدہ کیا جو تم ان کو لیتے ہو تو تمہارے لئے اس کی جلدی کی اور تم سے لوگوں کے ہاتھوں کو روکا اور تاکہ مومنین کے لئے دلیل بن جائے اور تمہیں صراط مستقیم کی ہدایت دے۔

## صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال پر خدائی شہادت

یونس ۱۱/۱ ﴿وَمَا تَكُونُ فِي شَأٍ وَمَا تَكُونُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْلَمُونَ ۝﴾

اور آپ جس حالت میں ہیں اور خداوند کریم کی طرف سے آپ جتنا بھی قرآن پڑھیں اور تم تمام جو بھی کام کرتے ہو ہم اس پر حاضر ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر پر آپ کے اصحاب کی شہادت ہوتی تھی اور اصحاب

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال پر شہادت خداوندی اس آیت مذکور سے ثابت ہو گئی۔  
اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت

البقرہ ۲/۲۵ ﴿وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۝﴾

اور اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ہر قول و فعل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ثبت ہے۔

جن کی نیک نامی پر سرکاری افسر کے دستخط موجود ہوں اس کا انعام بھی ضائع نہیں ہو سکتا تو اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر نیک نامی پر میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستخط شہادت خداوندی ثبت ہیں تو ان کے اعمال کے ضائع ہونے کا کیسے شک ہو سکتا ہے۔

## اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطانی تسلط نہیں

الاعمل ۱۲/۱۳ ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝﴾

پھر جب آپ قرآن مجید پڑھیں تو شیطان مروود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں کیونکہ ایمان والوں پر شیطان کو غلبہ نہیں اور وہ اپنے رب کریم پر توکل کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں شیطان کا غلبہ ان لوگوں پر ہے جو اس کو دوست رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ



شرک کرنے والے ہیں۔

بنی اسرائیل ۱۵ اِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ وَّكَفٰى بِرَبِّكَ  
اَوْكِيدًا۔

اے اہل بیت میرے بندوں پر تیرا تسلط نہیں اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ  
کا رب دلیل کافی ہے۔

جن کی تمام عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اعمال صالحہ کرتے ہوئے گزری ان  
کی حدود میں شیطان کیسے بھٹک سکتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نزدیک شیطان بھٹکتا نہیں سکتا

الانفال ۱۰ اِذْ زَيَّنَ لَكُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَكُمْ وَقَالَ لِغَايِبٍ لَّكُمْ  
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّي جَارٌّ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَاَتِ الْعُنَيْنِ  
لَكُمْ عَلَى عَقَبَيْهِ وَقَالَ اِنِّي بَرِيحٌ مِّنْكُمْ اِنِّي اَسْمٰحِي مَا لَا تَشْرُونَ اِنِّي  
اَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور جب شیطان نے ان کے اعمال کو مزین کر کے دکھلایا اور اس نے کہا کہ آج مسلمان  
لوگوں نے تم پر کوئی غالب نہیں اور میں تمہارا حامی ہوں اور جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے  
کے بالمتقابل ہوئیں شیطان اپنی دونوں اڑیوں پر پھیر گیا اور اس نے کہا کہ میں تم سے بیزار  
ہوں بیشک بین مینا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے بے شک میں اللہ ہی سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ  
سخت عذاب والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے بت فرمادیا کہ جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کی طرف شیطان اپنا رخ کرنا چاہتا تھا لیکن خداوندی محافطوں نے انہیں مار بھگایا اور  
وہ اتنی آسماحی مالاہ شُرُوْن کہتا ہوا بھاگ گیا۔

گنہگاروں کی نجات کے لئے رب کریم نے ایک اور طریقہ بھی ایجاد فرمایا ہے جس کو  
توبہ تعبیر کیا جاتا ہے کسی غم کا گنہگار اگر دوبارہ خداوندی میں صادق دل سے توبہ کرے یعنی خداوند کریم  
کی طرف رجوع کرے تو خداوند کریم اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

صفت خداوندی کہ وہ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے

المومن ۲۴ اِغْفِرِ الذَّنْبَ وَقَابِلِ التَّوْبَ شَدِيْدَ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ  
اَلَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۔

گناہ کو معاف کرنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت عذاب والا ہے۔

طاقت والا ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اس کی طرف لوٹنے کی جگہ ہے۔

الانعام ۶ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اِنَّهٗ مِنْ عَمَلٍ مِّنْكُمْ سُوْعًا  
اِيْحَالِهٖ لَمَّا تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَاَصْلَحَ فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

نہا سے رب کریم نے اپنی ذات پر رحمت کو فرض کیا شان یہ ہے کہ تم جس شخص نے بڑا  
عمل کیا جہالت کی وجہ سے پھر بعد ازاں جمع کیا اس نے اور صالح ہو گیا توبہ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا  
معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

التوبہ ۱۰ ذٰلِكَ تَاٰوِيْدُ اِذَا قَامُوا الصَّلَاةَ وَالْوَاكُوفَةُ فَاٰخِرُكُمْ  
اِنِّي الَّذِيْنَ وَفَّقَهُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ۝

پھر اگر انہوں نے توبہ کی اور نماز قائم کی اور انہوں نے زکوٰۃ دی تو نہا سے دینی بھائی ہیں۔



اور ہم آیتوں کو مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والی قوم کے لئے۔

رب کریم نے اس آیت کریمہ میں اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہونے والوں کے صفات بیان فرمائے کہ اگر کوئی منکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں شمولیت کا ارادہ رکھے تو وہ (۱) سالفہ گناہوں سے مبرا خداوندی میں توبہ کرے اور مبرا رہے (۲) آپ میں اقرار کرے (۳) پانچ فقی ہمیشہ نماز قائم رکھے یہ نہیں کہ کبھی پڑھ لی اور کبھی ترک کر دی (۴) اپنے مال کی زکوٰۃ دے۔

نوجو شخص ان تینوں صفات کا حامل ہو وہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں اپنا نام لکھا سکتا ہے ورنہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مشکربے نماز زکوٰۃ کے تارک کو اپنی جماعت میں شامل نہیں فرما سکتے۔

## معافی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے رب کریم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشش کی سفارش فرمائی

محمّد ۲۲ ﴿وَأَسْتَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

آپ اپنے اور مرثیین اور مرثیات کے ذنب کی معافی طلب فرمائیے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تاکید ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے مرثیین کے گناہوں کی معافی طلب فرمائیے میں معاف کروں گا چنانچہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے

پانچوں وقت مبرا خداوندی میں اپنے اصحاب کو ساتھ لئے کر معافی طلب فرمائی۔

ملائکہ المقربین بھی گناہگار مرثیین کے لئے وقت و معافیت فرماتے ہیں

المومن ۲۴ ﴿الَّذِينَ يَخِشُونَ الْعَرْشَ هَؤُلَاءِ يَسْتَغْفِرُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَكَفُّوا عَنْ ذُنُوبِهِمْ وَيُؤْتُونَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْحَجِيمِ﴾

وہ ملائکہ جو عرش کو ڈھکتے ہیں اور جو اس کے چوہیرے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور ایمانداروں کے لئے وہ بخشش مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رب آپ کی رحمت و عظم ہر شئی پر وہ وسیع ہے نوجوہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اتباع کی ان کو معاف فرما دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

نوجو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور ملائکہ المقربین نے بھی مبرا خداوندی میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ا معین میں آپ کے صراط مستقیم پر چلنے والوں کے لئے معافی چاہی تو رب کریم نے ان کے لئے صلات استجابت تحریر کر بھیجی۔

فیصلہ خداوندی کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی گناہ بھی معاف

المائدہ ۳۱ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءَ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَوَكُّدٌ مِّنَ الْمُآثِرِ﴾

﴿وَإِن تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلَ الْقُرْآنُ تُبَدَّلَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾



ثُمَّ اصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ۝

اے ایمان والو ایسی چیزوں کے متعلق سوال کرو اگر تمہارے لئے ظاہر کی جائے  
تھیں برا محسوس ہوا اور اگر تم اس کے متعلق سوال کرو جب قرآن اتارا جائے تمہارے  
لئے ظاہر کیا جائے گا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے  
والا بڑا بڑبار ہے۔

اصحابِ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کی غلامی میں عند اللہ معاف ہیں

الر ۲۴ قُلْ لِيَعْبُدِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

فرمادیتے ہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر  
زیادتی کی اللہ تعالیٰ کی رحمت تم بے امید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف  
فرمادے گا کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

خداوند تعالیٰ جتنی فیصلہ کہ مغافی مانگنے والوں کو عذاب نہیں کرے گا

الانفال ۹ ۝ وَمَا كَانَ اللَّهُ مَعَدًّا بَنِي إِسْرَءِيلَ يَنْفَعُوهُمْ ۝

اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرنے والا نہیں اس حال میں کہ وہ مغافی طلب

کرتے ہوں۔

اصحابِ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت شہادت اور غلطیاں معاف

ال عمران ۴ ۝ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ وَلَئِن قُتِلْتُمْ

اور اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کئے گئے یا تم فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
تمہارے گناہ معاف اور رحمت خداوندی بہتر ہے اس چیز سے جو تم اعمال جمع کرتے ہو۔  
النحل ۱۳ ۝ مَن عَمِلْ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلْيُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً  
طَيِّبَةً وَلْيَجْزِئْهُم بِأَجْرِهِمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔  
جس شخص نے اعمال صالحہ کئے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ تسلیم کرنے والا ہو ضرور  
ہم اس کو زندہ کر دیں گے پاک زندگی اور ضرور اس کے اچھے اجر کا اس کو بدلہ دیں گے جو  
وہ عمل کرتے ہیں۔

الحج ۸ ۝ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيُدْفَنَنَّ

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کی پھر وہ قتل کئے گئے یا مر  
گئے اللہ تعالیٰ ان کو ضرور اچھا رزق دے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ ضرور وہ  
بہتر رزق دینے والوں سے ہے۔

الانبیاء ۱۷ ۝ لَمَّا قُتِلَ يَحْيَىٰ مِنَ الصَّالِحِينَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ



لِيُعِيْبَهُ وَاِنَّآ لَآهٗ كَاثِبُوْنَ -

پھر ہر ایماندار اچھے اعمال کرے گا تو اس کی کوشش ضائع نہ ہوگی اور اپنے ہم اس کو کھٹنے والے ہیں۔

جن اصحاب کو رب کریم نے اپنی طرف سے ہدایت اور صراطِ مستقیم اور سلام اور امان کی اسناد عطا فرما کر کامیاب بنایا ہو پھر ان کی نظیر و تذکیر و تکرار ان کے حق میں آیا ہے اور آیاتِ تذکیر بھی نازل فرمادی ہوں پھر ان کو درجہ ایمانی پر فائز فرما کر ایمانی سند بھی عطا فرما کر ان کریم میں ان کے ایمانی سند کو تابدان کے شان کو ثبت فرمادیا ہو پھر ان کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب فرما کر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثقت اور تعلیم کا بوجھ ڈال دیا ہو اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے پیشوا اور اولین پر و فیسری کا رتبہ بھی حاصل کر لیا ہو اور ان کے پر و فیسر ہونے کی سند بھی رب رب نے عطا کرنا شروع کر دی ہے لَوْ لَعَلَّكُمْ مِنْ سَعَةِ فِرْعَانَ کَرِيمٍ میں سچ فرمادی ہو پھر انہوں نے جان و مال فی سبیل اللہ قربان کر دیے ہوں اور اس قربانی کے دوران ان کا حلال و حرام خداوندی ہو پھر ہر طرح کی نصرت خداوندی ان کو معیت ہو اور خداوند کریم نے اس جامع کو مشرکین و کفار منافقین سے پاک بھی فرمایا ہو اس کا اندراج بھی قرآنی تحریر میں ہو گیا ہو اور ان کے اعمال اسلامی و ایمانی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہم کے تمام اعمال کے قبولیت کی مکمل اسناد بھی خداوند کریم نے عطا فرمادی ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو صدیقین و شہداء و صالحین کے خطابات سے بھی نوازا ہو اور انہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے سابقہ گناہوں کی دربار خداوندی میں معافی بھی مانگی ہو تو اسلامی ایمانی تمام مراتب کے حصول کے بعد رب کریم نے انعامی سند بھی عطا فرمادی ہے

مُصْطَفٰی صَیِّدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پرخداوند کریم کی طرف سے ظاہری باطنی انعام

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعْمَتَہٗ ظَآہِرًا وَّاٰیٰتًا -

۱۲۱ اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں بہا دی ہیں۔

کیدل بھی پانچ غنیمتوں کو سامنے کھد کر بات کرنا کہ انعام انہوں کو ملنے میں۔ یا بیگانوں کو اور کسی نیکی کا بدلہ انعام ملنا ہے یا قربانی کا بدلہ انعام ملنا ہے پھر خداوند کریم کے ہاں سے بڑا خیال رکھنا یہ ممکن کا شان نہیں۔

مُصْطَفٰی صَیِّدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب پرخداوند کریم کا تمام نعمت کرنا

۱۲۲ فَلَا تَحْشَوْہُمْ وَاَحْشَوْفِیْ وَلَا تَمِیْزْ لِعِیْنِیْ عَلَیْکُمْ وَاَلْعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ -

۱۲۳ اے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اور تاکہ میں تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دوں اور تم ہدایت یافتہ ہو۔



## آیت الانعام

اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کو اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا

الْمَلَأْنَاكَ ۖ أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔

میں نے آج ہی تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت میں نے تم پر پوری کر دی تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تکمیل اللہ نے کی۔

۲۔ دنیا و عقبیٰ کی نعمتوں سے رب کریم نے اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرفراز فرمایا

۳۔ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رب کریم نے دین اسلام پسند فرمایا۔

رب کریم نے اپنے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمان جماعتوں کو چھوڑ دیا کہ مشرکین کفار و منافقین و یہود و نصاریٰ و ظالم سے یاد فرمایا تو رب کریم نے ہر ایک کی ممانعت کا ذکر کرتے ہوئے ان سے علیحدگی کا ارشاد فرمایا۔

بلکہ جو شخص کفار و منافقین سے تعلق رکھنے والا تھا اللہ تعالیٰ رب عزیز نے ان کا داغہ بھی اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ممنوع قرار دے دیا۔

## خُدائی فیصلہ

کفار و منافقین سے تعلق رکھنے والا بھی اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میں شامل نہیں ہو سکتا

الْمَلَأْنَاكَ ۖ أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اپنے ان لوگوں کی طرف ملاحظہ نہیں فرمایا۔

جہنم میں نے ایسی قوم کو دوست رکھا جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ تم سے نہیں ہیں اور نہ ان سے تم اور جو بی قسم کھاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمادیا کہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مغضوب علیہم سے کوئی تعلق نہیں اور نہ وہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہوتے اور نہ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں شریک ہو سکتے تھے اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے کفر و نفاق کو کوئی چھپانے کے لئے حلفیہ بیان دے کر اس کو کاذب سمجھتے تھے اپنی جماعت میں شامل نہیں ہونے دیتے تھے۔



## کافر

## دنیا میں کافر کا وطیرہ ایمان کے متعلق

البقرہ ۱۱۰ { إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اسْتَوَوْا عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ اللَّهُ يُؤْتِي مَن يَشاءُ ۚ وَكَفَرُوا بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشاءُ ۚ وَهُوَ عَزِيزٌ مُّبِينٌ ۝

بے شک جو لوگ منکر ہو گئے ان پر آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے وہ کبھی مومن نہیں بن سکتے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ منکر کے نزدیک تدارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شئی نہیں اس لئے تسلیم کرنے والوں کی جماعت میں شامل ہو ہی نہیں سکتا۔

## نتیجہ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والی جماعت میں منکر شامل نہیں ہو سکتا۔

کفار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو ٹھٹھا کرتے تھے

البقرہ ۲۱۷ { رَّبِّينَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرِّجْسُ الَّذِي يَدِفُّ اللَّهُ ۚ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

منکرین کے لئے دنیا کی زندگی کو مزین بنایا گیا ہے اور منکرین تسلیم کرنے والوں کو اور خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرنے والوں کو مذاق کرتے ہیں کیونکہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کو تسلیم کرنے والے متقی ہیں اور منکرین پر ہمت کئے ان کو فوقیت دی جائیگی اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

اس آیت کریمہ خداوندی سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ماننے کے منکرین غول کیا کرتے تھے اب تم اپنے دل میں فیصلہ کر لو کہ تم کس جماعت میں شامل ہو۔

## مشرک

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے اعراض کا حکم

الانعام ۱۰۸ { وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝

اور حضور مشرکین سے آپ اعراض فرماویں۔

۹ { وَاعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝

الاعراف ۲۹ { اور جاہلوں سے حضور آپ اعراض فرماویں۔

النجم ۲۴ { فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ ذِكْرُنَا وَلَمْ يُبْدِ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۚ

۲۴ { جس شخص نے ہمارے ذکر سے منہ پھرا اور جو سوائے دنیا کی زندگی

کے اور کچھ ارادہ نہیں رکھتا آپ اس سے بھی اعراض فرماویں۔

الحجر ۱۱۱ { فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝



اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کوئی متعلق نہیں

توبہ ۱۰ ﴿سَوَاءٌ مِنْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ

تَوْبَةً أَوْ مِنْ الْمُشْرِكِينَ -

اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن مشرکین سے تم نے معاہدہ کیا ہے وہی ہے

توبہ ۱۱ ﴿إِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ -

توبہ ۱۲ ﴿بَشِّرْ أَهْلَ ثَمُودَ أَنَّهُ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ عَالِمٌ خَفِيٍّ

از روئے قرآن کریم کفار سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا متعلق

الفرقان ۱۹ ﴿فَلَا تَطِيعُ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ يَدْجِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝

الفرقان ۲۰ ﴿يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَ كَيْفَ سَجَّحَ بَلَّغِينَ أَوْرَانِ

جہاد اکبر کری۔

الذھر ۲۹ ﴿وَلَا تُطِيعُ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا -

الذھر ۳۰ ﴿يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِ ان سے گنگار اور مشرک کے پیچھے نہ لگیں

کفار کے ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہناؤ

الکافرون ۳۱ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَتَّبِعُ

الکافرون ۳۲ ﴿عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَتَّبِعُ مَا عَابِدَ مَا عَابَدْتُكُمْ فَلَا

أَتَّبِعُ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَلِي دِينٌ ۝

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے مشرک جو جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت نہیں کروں گا اور نہ ہی تم عبادت کر سکتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ ہی میں عبادت کر سکتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو اور میں ممکن ہی نہیں کہ جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت کر دے لے قہار دین اور میرے لئے میرا دین۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کی ایسی تفریق فرمادی کہ جس میں مشرکین کی عبادت دین کو علیحدہ کر دیا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت اور دین کو علیحدہ بیان کر دیا اب جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں شامل ہو کر آپ کی محبت میں عبادت کرتے رہے وہی وہ بفرمان خداوندی مشرکین کی جماعت میں بھی شامل نہیں ہو سکتے۔

هَذَا كُمْ اللَّهُ -

مشرکین کو دنیا میں ہی عذاب خداوندی پکڑ لیتا ہے

البقرہ ۲۱ ﴿وَلَنذَلِّقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ

البقرہ ۲۲ ﴿الْأَكْبَرِ لَعَنَهُمُ بَرٍّ جَعُولٌ -

اور ہم مشرکین کو آخرت کے عذاب سے ہی دنیا میں ہی عذاب چکھا دیں گے تاکہ وہ مٹ جائیں۔

الانفال ۹ ﴿وَإِنَّ اللَّهَ مُؤْتِي كَيْدِ الْكَافِرِينَ ۝

الانفال ۱۰ ﴿أَوْرَبَ شَكَّ اللَّهُ تَعَالَىٰ مَشْرُوعِ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ۝

ال عمران ۳۱ ﴿فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ -

ال عمران ۳۲ ﴿أَوْرَبَ شَكَّ اللَّهُ تَعَالَىٰ مَشْرُوعِ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ۝



مُصْطَفٰی صَیِّدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلاٰمُ کُوْظَلَمَ کَہٗ پَاسِ عَیْشَیْنِہٖ کِی مَمَالِیْعَتِ خُدا وَندِی

الانعام ۸۰ ﴿فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

پھر آپ نصیحت دینے کے بعد ظالموں کی جماعت کے پاس نہ بیٹھیں۔  
قرآن کریم کی اس آیت کو پس پشت ڈالنے والے ہونے اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان  
گھڑ جائے کہ آپ معاذ اللہ ظالموں کو ساتھ رکھتے تھے تو یہ ضرور بہتان ہے اور قرآن کریم کا انکار ہے۔

ظالم کے متعلق رکھنے سے سزا یافتہ ہے

صود ۱۲ ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝

اور تم ظالموں کی طرف مت مائل نہ ہو اگر تم نے ایسا کیا، تو ہمیں آگ پہنچے گی اور  
تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں پھر نہ ہی تم امداد کئے جاؤ گے۔

اس میں ایمانداروں کو رب کریم نے ظالموں کی طرف مت مائل ہونے کو ہی منع فرما دیا  
اب اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بدگمانی کی جائے تو معاذ اللہ مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم قرآن کے تارک ثابت ہوتے ہیں اور جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ دل میں  
بھی خیال لائے کہ آپ حکم خداوندی کے تہدک تھے تو اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا  
چہ جائیکہ مومن کہلائے اب تم خود سوچ لو۔

الص ۲۸ ﴿وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

رَبِّ کریم ظالم کو ہدایت کی طرف آنے دیتا ہی نہیں

المائدہ ۷۴ ﴿وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

اے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کے گروہ کو ہدایت نہیں دیتا۔

اللہ تعالیٰ منکر اور ظالم کو مغفرت اور ہدایت کا موقعہ دیتا ہی نہیں

النساء ۴۳ ﴿لَإِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُعْزِفْ لَهُمْ وَلَا

۲۳ لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا

وَكُنَّا نَدْعُو عَلَى اللَّهِ كَيْبَرًا ۝

اے شک جن لوگوں نے انکار کیا اور ظلم کیا اللہ تعالیٰ کو یہ لائق نہیں کہ ان کو معاف کرے

اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو یہ لائق ہے کہ اسے ہدایت دے سوائے جہنم کے راستے کے اس میں ہمیشہ  
دیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔

صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم اور غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت دی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی

مغفرت کی سفارش فرما کر معاف بھی فرما دیا اب کوئی شخص اگر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین  
کے متعلق غلطی کئے تو وہ بموجب اس آیت کریمہ قرآن کریم کا منکر ہے۔

ایماندار کا ظلم توبہ کرنے سے معاف خدائی وعدہ

النساء ۵۴ ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ



يَجْعَلِ اللَّهُ عَذَابًا رَاجِحًا -

اور جو شخص عمل کرے گا یا اس کا نفس ظلم کرے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگا ہے اللہ تعالیٰ کو بڑا امتحان کرنے والا بڑا رحم کرنے والا پائے گا۔

النساء ۵۹ ﴿ذَلِكُمْ أَنْتُمْ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ جَاءَتْكُمْ فَاستَغْفِرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفِرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْحَدُ وَاللَّهُ تَوَّابًا رَحِيمًا -

اور اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر کے آپ کے پاس آجائیں تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے معافی طلب فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کو بڑا رحم قبول کرنے والا پائیں گے۔

تو جن لوگوں نے مبراہ رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں خدا سے معافی مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے لئے دربار خداوندی میں معافی کی سفارش فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے بھی توبہ قبول فرمائی پھر تو ان کی توبہ پر شک کرنے والے کو خود خداوند پر یقین نہیں

## ظالم کا نتیجہ دنیا میں

القصص ۲۰ ﴿وَمَا كُنَّا مُتَبَكِّئِينَ لِقُتْرِى إِلَّا ذَا هَلْهَا ظَالِمُونَ -

اور ہم کسی شہر کو ہلاک کرنے والے نہیں مگر اس حال میں کہ اس کے رہنے والے ظالم ہوں۔

ظالم کو معیت نبی اللہ نصیب نہیں ہو سکتی

فرقان ۱۹ ﴿وَيَوْمَ يَقُصُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ لَقَوْلُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ

مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا -

اور تیاہمت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹے گا کیسے افسوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا راستہ اختیار کر لیتا۔

## ایمانی دشمن سے قطع تعلق کرنے کا ارشاد خداوندی

آل عمران ۳۳ ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَتَّخِذُوا مِنْهُمْ ثَمَنًا وَيُخَالِدُوا كَمَا اللَّهُ لَفَتْهُ ذَا لِي اللَّهِ الْمُصِيدُ -

ایماندار سوائے ایمانداروں کے منکروں کو دوست نہ بنائیں اور جو شخص ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں ہوگی کہ ڈریں وہ ان سے حق ڈرنے کا اور اللہ بندے کے نفس کو ڈراتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جائے رجوع ہے۔

## ازلی کافر ایمان کی طرف رغب ہو سکتا ہی نہیں

البقرہ ۱۶۱ ﴿خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوًا وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ -

اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں پر اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو کافر گناہ کرے گناہ اس کی فطرت میں داخل ہو جاتا ہے۔ جو توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں اور کانوں پر کفر کے تصدیق کی مہر لگا دیتا ہے اور ان



کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

”علی رضاؑ“ شاید اللہ تعالیٰ نے اصحاب سے تفتیح کیا ہو کسی مصلحت کی بنا پر اللہ نے اس مجلس سے نہ نکالا ہو۔

حضرت محمد ﷺ: "معاذ اللہ ربّ کریم کو کس کا ڈر ہے۔ تمہارے نزدیک بھی جس کو ڈر ہو لقیہ و  
ہے اور جس کو ڈر نہیں وہ لقیہ کیسے کر سکتا ہے دوسرا جواب ایک دوزخ کی آ  
ہو تو پھر بھی گزر ہو سکتا۔ جہاں سالوں سا تھک گزرنے ہوں کھوٹے کا گورہ برسوں  
کیسے ہو سکتا ہے کبھی نہ کبھی اس کا پول نکل آتا ہے تو اس کو نکالنا پڑتا ہے صحابہ کرام  
رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تمام عمر اسلام میں نہ ان کی کوئی غامی نکلی اور نہ ہی ان کا  
خارج کیا گیا تھیہا جواب فیصلہ خداوندی۔

الزمر ٤٣ { إِنَّ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَنِّي وَعَنْكُمْ -

اگر تم نے کفر کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ تم سے بے پروا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین معاذ اللہ اگر کفر کرتے تو فوراً ان کو اسلامی مجلس  
 ٹھیکال ویبا جاتا اور پھر کبھی شامل نہ کیا جاتا جیسا کہ دوسروں کا حال کیا گیا۔

الحكمة ٢٠ إِنَّ اللَّهَ لَعَلِيَّ عَنِ الْعَالَمِينَ ٥

۱۰۱۔ اے نبی! اللہ تعالیٰ نے تم کو جہانوں سے بے پروا ہے۔

منافق کی علامتیں قرآن کریم سے

الْمُنْفِقُونَ ٢٨  
إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا لَنْ نَبْرَأَ بِكَ مِنْ دَأْسِ اللَّهِ مِثْلَهُ نَسْتَشْهِدُكَ أَنْكَ لَا تَعْلَمُ أَلَمْ نَكُنْ مِنْ دَعَاةِ اللَّهِ فَتَنَّاكَ أَنْ تُلَاقِيَ اللَّهَ وَتَقُولَ أَنْتَ تَزْعُمُ إِنَّكَ كَرِهْتَ آيَاتِنَا فَتَحْنَبُهُ إِنَّ اللَّهَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ خَيْرًا وَعِلْمُهُ سَابِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَعَلَّكَ تَتَذَكَّرُ

لَكَذِبُونَ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَكُدُّوا عَنْ سِبْطِ اللَّهِ إِنَّهُمْ سَاءَ  
مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ وَإِلَّا بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ  
فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ وَإِذَا سَأَلَ أَتَيْنَهُمْ تَحِيَّةً أَجَسًا مِنْهُمْ وَانْ يَقُولُوا سَمِعَ  
لِقَوْلِهِمْ كَانَتْهُمْ خَشْبٌ مُنَدِّدًا يَحْكُمُونَ كُلَّ صِخَةٍ عَلَيْهِمْ هُمْ  
الْعَادُونَ فَاخْذِرْهُمْ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ ه

وَأَذَقْنَا لَهُمْ مَا لَوْ أَنِ اسْتَعْفَرَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَارِثَهُمْ  
وَدَعَا إِلَهُكُمْ بِإِصْدَاقٍ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ -

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک آپ ضرور اللہ تعالیٰ کے  
رسول ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ شہید جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ شہادہ  
دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں اپنی قسموں کو انہوں نے ڈھال بنایا ہوا ہے پھر وہ اللہ  
کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں بے شک جو وہ کرنے میں بہت برا ہے یہ سب اس پست  
کے کہ (ظاہراً وہ ایمان لائے پھر انہوں نے انکار کر دیا تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی  
گئی تو وہ سمجھ نہیں سکتے اور جب آپ ان کو دیکھیں گے ان کے جسم آپ کو تعجب میں ڈالیں  
گے اور اگر وہ باتیں کرتے ہیں تو آپ ان کی بات کو سنتے ہیں گویا کہ وہ منافقین شیک لگائی  
ہوئی کھڑکیاں ہیں اور ہر بلڈ آڈاز کو وہ اپنے اوپر لگانا کہتے ہیں وہی دشمن ہیں آپ ان سے  
بہتر جانیں خداوند کریم ان کو غارت کرے کہاں سے وہ پھرتے جاتے ہیں۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے منافقوں کے نفاق کو ظاہر فرمایا اور ان کو صراحت  
 جھوٹا کہا۔







تھوڑے دن لعنت پڑے جو یہ ہیں یہاں منافقین میں قید کیا جائے اور ان کو قتل کیا جائے۔

## منافق کی علامتیں

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں منافقین کی دو علامتیں فرمائیں۔

- ۱۔ کہ ان کے دل میں دھوکہ اور کفر ہوتا ہے۔
  - ۲۔ منافق مشہر میں جھوٹی افواہیں پھیلاتا ہے۔
- منافقین اگر اپنے نفاق سے باز نہ آئے تو ان کو خدا تعالیٰ سزا دینا میں ہی ضرور ملے گی،

## منافق کی سزا

- ۳۔ منافق کو اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس نہیں رہنے دیتا۔
- ۴۔ منافق ہر وقت خداوندی لعنت میں مار کھاتا ہے۔ رحمت کا مستند نہیں ہوتا۔
- ۵۔ منافق کو گرفتار کر کے فوراً قتل کیا جائے۔

## سوالات

- ۱۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی وقت دھوکا کیا؟
- ج۔ نہیں بلکہ غلامی کی۔

- ۲۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام عمر میں کسی وقت اسلام کے خلاف جھوٹی افواہیں پھیلانے کی کوشش کی؟

- ج۔ نہیں بلکہ جھوٹی افواہیں پھیلانے والوں کو قتل کیا جا رہا۔
- ۳۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوند کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس سے نکالا؟

- ج۔ نہیں بلکہ زندگی میں ہر وقت ساتھ رکھا اور بعد از وصال گہرے حضور میں جگہ دی۔
- ۴۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوند کریم نے لعنت کی مار پڑی؟
- ج۔ نہیں بلکہ دنیا کی زندگی میں ہی رحمتہ العالمین کی رحمت اور خداوندی رحمت میں سرشار رہے اور ملعونوں کو مار بھگایا۔

- ۵۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا؟
- ج۔ نہیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار و منافقین سے مقابلہ کیا اور قتل کیا۔
- نوٹ: قرآن مجید کو تسلیم کرنے والا اس آیت سے خود بخود نکال دے گا۔

## خداوند کریم کا منافقین پر فتویٰ کفر

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا  
الْبَقَرَةُ ۚ هُم مِّنْهُم مِّنْ يَّحْدِ عُرَتِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يُخْلِعُونَ  
إِلَّا الْفُسْهُمُ وَمَا يَشْعُرُونَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ  
مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ يَبْنَا كَأَنَّهُمْ يَكْفُرُونَ ۝

بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو زبانی اقرار کرتا ہے کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور دن قیامت کے ساتھ حالانکہ وہ بے ایمان ہیں وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور ان کو جو ایمان لائے اور وہ کسی کو دھوکا نہیں دیتے سوا اپنے نفسوں کے اور انہیں شعور نہیں ان کے دل



ہیں منافق، بیماری ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری کو زیادہ کیا اور ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے۔ بسبب اس بات کے وہ جھٹلاتے ہیں۔

خداوند کریم منافقوں کو وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ کا فخریٰ لکھے لیکن آج کل ایسے ایمانی دعویدار نکلتے ہیں کہ جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا رب کریم نے ان کو اسلامی اور ایمانی مٹ بھی دیا فرمادی ان پر منافق سے زبان درازی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو صراطِ مستقیم کی ہدایت دے۔

کافر و منافق کی ہر بات کو تسلیم کر نیے اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دیا

الاحزاب ۲۱ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّ اللَّهَ وَلَهُ تَقْلِيمُ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

اے غیبی خبر رکھنے والے اللہ تعالیٰ سے ڈریے اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانئے بے شک اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا دانستہ ہے۔

الاحزاب ۲۲ ﴿وَلَا تَطِيعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعِ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝

اور کفار و منافقین کی بات نہ مانئے اور ان کی تکلیف کو دور گرد فرمائیے اور اللہ پر توکل رکھیے اور اللہ تعالیٰ وکیل کافی ہے۔

توبہ ۱۰ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا أُوْهُمْ جَهَنَّمُ وَنَارُ الْمَصِيدِ ۝

اے غیبی خبر رکھنے والے کفار و منافقین سے جنگ کیجئے اور ان پر سختی فرمائیے اور

ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور رجوع کی جگہ بہت ہی ہے۔  
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین پر سختی کرنے کا ارشاد فرمایا تاکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مجالست و مخالطت سے پرہیز فرمادیں چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا۔

ایمانداروں کو کفار سے علیحدگی کا حکم خداوندی

النساء ۵۱ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اے ایمان والو کفار کو دوست نہ بناؤ سوائے ایمانداروں کے۔

ان آیات مذکورہ کا حامل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے ہو یا نہیں رب کریم فرمادے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار و منافقین سے جہاد کرو اور سوائے مومنین کے کسی کو دوست نہ بناؤ لیکن دشمن کہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین و کفار سے جہاد نہیں کیا بلکہ ان کی پرورش فرمائی اور اطاعت فرمائی اور ولی دوست بنایا تو اب جس کا دل چاہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کا فرمان ماننے والے سچے نبی تسلیم کرے اور جس کا دل چاہے دشمنوں کے مربی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تبارک و تعالیٰ تسلیم کرے

منافقین اور کافرین جہنمی ہیں

النساء ۲۰ ﴿إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝



بے شک اللہ تعالیٰ منافقین اور کفار تمام کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

## خُدائی فیصلہ کہ کافر ہمیشہ مغلوب رہیگا

۳۱ { قُلِ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَعْيُهُمْ وَهُمْ يَخْشَوْنَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَ يَبْتَغُونَ الْمَخَادِیَ }  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو فرما دیجئے تم دنیا میں جلدی مغلوب ہو گے اور قیامت کو جہنم میں اکٹھے کئے جاؤ گے اور جہنم بہت بڑا بستر ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ تمہارے مقابلے میں کفار کبھی غالب نہیں آسکتے بلکہ مغلوب ہی رہیگے۔ چنانچہ خلفاء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی جنگ لڑے ان کا کوئی دشمن یہ ثابت نہیں کر سکا کہ ان کو کسی میدان میں کفار نے شکست دی ہو۔ بکے ایماندار تھے اسی لئے قبلہ کا وعدہ پورا۔

## مسلمان مومن اور یہود و نصاریٰ

۴ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُ مِنكُمْ ۚ فَاِنَّهُ مِّنْهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ }  
اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو مددگار نہ بناؤ ان کے بعض بعض کے مددگار ہیں جس شخص نے تم سے ان کے ساتھ دوستی کی تو وہ انہی سے بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کی جماعت کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ سے رب کریم نے فیصلہ کر دیا کہ مومنین یہود و نصاریٰ سے قطع تعلق رکھیں اور جس شخص مومن نے یہود و نصاریٰ سے تعلق بنایا تو وہ انہی سے ہے ایمانداروں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں تو یہ کب ممکن ہو سکتا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہود و نصاریٰ سے تعلق رکھتے۔

اور خلفاء اربعہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی کوئی نہیں کر سکا کہ انہوں نے یہود و نصاریٰ سے تعلق رکھا ہے ہمیشہ ان کا تعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی رہا۔

## مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے متعلق نہیں رکھا

۲۸ { لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَتَنَّبَهُمْ رُوحُ اللَّهِ فَدَلَّهُمْ عَلَىٰ خِلَافِهِمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ خِزْبُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَالِمٌ }  
آپ نہ پائیں گے ایسی قوم کو جو اللہ اور دن قیامت کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں کہ دوست کہیں وہ اس شخص کو جو عنایت کرتا ہو اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ ان کے



باپ چوں یا بیٹے یا بھائی یا ان کا کنبہ یہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کھد دیا اور اپنی طرف سے جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ان کو قوت دی اور ان کو باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے رضی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے رضی ہو گئے یہی لوگ ہیں اللہ کا گروہ خیر مدار اللہ کا گروہ وہی نجات پانے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ اصدی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے قطع تعلق کرنے کا حکم جاری فرمایا کہ مصطفیٰ اصدی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے گروہ الدین کیوں نہ چوں اولاد و بھائی کنبہ کیوں نہ ہو قطع تعلق کر دیں کیونکہ جن کے دلوں میں ایمان ہے اللہ تعالیٰ کو یہ گوارہ نہیں کہ مصطفیٰ اصدی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے پاس بیٹھا جائے۔

سو اصحاب مصطفیٰ اصدی اللہ علیہ وسلم کا اس پر ہی عمل تھا جو انہوں نے مصطفیٰ اصدی اللہ علیہ وسلم کی خاطر سب قریبی عصبیات کو بھی پس پشت ڈال کر قطع تعلق کر دیا۔

سوائے مؤمنین کے ایمانداروں ہر دشمن سے اجتناب کا خدا فی حکم

۴۴ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْمُرُكُمْ بِأَنْتُمْ وَلَا يُؤْتُوا مَاعِيبَكُمْ قَدْ بَدَّلَ اللَّهُ مَوَازِينَ السَّيِّئِينَ مِنْ أَنْزَلَهُمْ وَمَا تَحْضِيْهِمْ صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

اے ایمان والو! سوائے اپنے ایمانداروں کے کسی کو دلی دوست نہ بناؤ ورنہ تمہارے دل میں کسی نہ کریں گے وہ تمہاری دشمنی کو اچھا سمجھتے ہیں ضرور ان کے ہر

بعض ظاہر ہو اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے بہت بڑی بات ہے تمہارے لئے ہم نے آیتوں کو بیان کیا ہے اگر تم سمجھتے ہو۔

اس آیت کریمہ سے پانچ باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ ایمان والوں کو خطاب ہے کہ تم اپنے ایمان کے ساتھیوں کو شریک دلی دوست نہ بناؤ۔  
۲۔ رشتہ داری میں (راج) مال غنیمت میں (رد) صدقات کے قبول کرنے میں (س) سفر میں۔

۳۔ تمہارا غیر مذکورہ امور میں دھوکہ دینے میں کسی طرح کمی نہیں کرے گا۔

۴۔ جو تمہارا غیر ہے اس کے منہ سے تمہارے حق میں کھجی تعریف نہیں نکلے گی۔ بلکہ بری بات ہی کہیگا اور جب کسی غیر نے منہ سے بری بات کہی اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کا بدلہ لیا مثلاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو کسی غیر نے اگر کلمہ آمن السلفاء سے بے وقوف کہا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً اَلَا اَتَيْتُمُوهُمْ السَّفْعَاءُ سے غیروں کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی طرف سے جواب دیا اور اگر ان کو غیروں نے لِيُخْرِجَنَّكَ الْاَعْرَابُ مِنْهَا الْاَذَل سے ذلیل کہا تو اللہ تعالیٰ نے لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِلَّهِ الْمُلْكُ سے ان کی عزت افزائی فرمائی۔

۵۔ اور اگر وہ کسی تمام پر تمہاری صحیح بات نقل کر کے بیان کر دیں تو یہ ان کا تقیہ ہے ورنہ تمہارے متعلق جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے ان کی زبانوں پر اس کے خلاف ہے۔

۲۸ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ الْمُتَّخِذِينَ إِلَيْهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمُؤَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تُخْرَجُونَ مِنَ الرِّسَالِ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُوْمِنُوا بِمَا اللَّهُ رَبَّكُمْ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمُؤَدَّةِ



اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ تم ان کے ساتھ دوستی سے  
سے ملاقات کرنے جو حالانکہ انہوں نے قرآن کا انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تمہیں وہ  
نکالتے ہیں کیونکہ تم اپنے رب اللہ کے ساتھ ایمان لائے۔ اگر تم میرے رتنے میں جہاد کے لئے  
نکلو اور میری رضا کے لئے نکلو۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے پیچھے خطاب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا  
بالفتح سب ایمانداروں کو۔

۱۔ اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاکید فرمائی کہ جو تمہارے دشمن ہیں وہ میرے  
دشمن ہیں۔

۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی زبانی دوستی کا انہماک بھی کرتے ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن قرآن کریم کے دشمن ہیں۔

۴۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے ہی کتے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
نکالا اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نکالا۔

۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا دشمنی کرنا صرف اس لئے ہے کہ وہ خداوند کریم  
پر کیوں ایمان لائے ہیں۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی رضا کے لئے جہاد کرتے ہیں تو کہتے  
ہیں۔ یہ شجاک ہے۔

۷۔ موجودہ زمانہ میں اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کو بھی جو لوگ نگاہ نفرت  
سے دیکھتے ہیں تو وہ ان سابقہ دشمنوں سے بدتر ثابت ہوئے۔

الممتحنۃ ﴿۲۸﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا قَوْمًا عَصَبَ اللَّهِ

عَلَيْهِمْ سَلَامٌ۔

اے ایمان والو! اسی جماعت کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ایمان والوں کو کہا کہ تم مغضوب علیہم کو دوست نہ بناؤ  
تو اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ المرتضیٰ پر طعن دیا جائے کہ انہوں نے غیر المغضوب  
علیہم سے متعلق رکھا تو ایسے لوگوں کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کے ساتھ صحیح متعلق نہیں بلکہ دشمنی ہے۔

کُفَاؤُ مِنْ أَفْتِنِ رَبِّكَرِيمِ لِيَصْحَابِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

گھسنے ہی نہیں دیا،

التَّوْبَةِ ﴿۱۰﴾ وَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ  
وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ لَّيْسَ شَرٌّ۔

اور منافقین اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ وہ تم سے ہیں حالانکہ وہ تم سے نہیں ہیں اور  
لیکن وہ تمام جماعت ہی تفرقہ ڈالتے ہیں۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی قسموں پر بھی اعتبار نہیں فرمایا۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ باوجود منافقین کے حلیفہ بیان دینے کے پھر بھی ان کو اصحاب  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل نہیں ہونے دیا۔

۳۔ منافقین کے اعمال کو واضح فرمایا کہ وہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہانی ڈالنا  
چاہتے ہیں اور خداوند کریم ان کا آپس میں رابطہ قائم رکھنا چاہتا ہے اب دیکھئے کون



غالب ہوتا ہے اور ان میں جدائی ڈالنے والے کون تھے فاضل

صحابیہ کو بغیر اسلامی امتحان کے اپنے گھروں میں مومنین نہیں رکھ سکتے تھے

الْمُتَحَنَّةُ ۲۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُبْتَغَاتٍ  
أَنَا مُتَحَنِّتُهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلَيْتُمُوهُنَّ  
مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَحْبِسُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ وَلَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم  
ان کا امتحان لو اللہ تعالیٰ ان کے ایمانوں کو زیادہ جاننے والا ہے تو اگر تم ان کو ایماندار  
یقینی معلوم کر لو تو ان کو کفار کی طرف نہ ٹوٹاؤ وہ تمہارے امتحان کی پاس سدا  
عورتیں کفار کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ کفار ان مہاجرہ عورتوں کے لئے حلال ہیں  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین جب کہ  
مظفر سے مدینہ طیبہ بفرمان خداوندی ہجرت کر گئے تو ان کی بعض عورتیں ملے ہیں  
ہی اپنے جیکے رہ گئیں بعد ازاں جب ان کو متعہ ملا پھر وہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ  
پہنچ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم جاری فرمایا کہ تمہاری عورتیں جو جیکے کے رہ گئیں  
اب وہ ہجرت کر کے آئی ہیں تو تم ان کا پہلے امتحان لو کہ واقعی وہ تمہارے ساتھ  
ہیں ان کے ایمان میں کوئی غلطی تو نہیں جب وہ تمہارے امتحان میں صحیح ابرار  
ثابت ہو جائیں تو تم ان کو کفار کی طرف واپس نہ کرو وہ تمہارے لئے حلال ہیں  
اور کفار کے لئے مومنہ عورتیں حلال نہیں اور اگر ان کے درمیان تمہیں کوئی ایسا  
خبردار معلوم ہو جائے تو ان کو کفار کی طرف واپس کر دیا جیسا کہ عورتیں تمہارے لئے حلال

جو اصحاب کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی بیویوں کو بغیر اسلامی امتحان کے ان

کے گھروں میں داخل ہونے کی ممانعت فرماتا ہے۔

تو رب کریم کب گوارا کرتا ہے کہ آپ کے ساتھی نگہبان اور ہم سفر اور ہم شہرہ اور  
ہم صہری اور ہم شرب اور ہم لباس اور ہم شکل اور ایک ہی مکان کے مکین اور ایک  
ہی زمان کے معصری اور شب در شب کے غلامی کرنے والے مال و اولاد و اقربا اور  
وطن کی قربانی کرنے والے اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے  
دل سے کسے سپرد فرمائے یہ دشمنی رب کریم سے ممکن نہیں۔

خلا رضامندی خداوند کریم جنت میں قیام محال

الاعراف ۸ یٰبَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكَ  
مِنَ الْجَنَّةِ

اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تمہیں قتنے میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے  
تمہارے باپ کو جنت سے نکال دیا۔

الاعراف ۸ قُلْنَا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا  
توبہ ۱۰۱ توبہ ۱۰۱ تو جب آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام نے پودے کے پتے کھچا

تو ان دونوں کے بدن ننگے ہو گئے

البقرہ ۱۱۱ فَأَخَذَ جَهَنَّمَ مِمَّا كَانَتْ فِيهِ

تو نکلا اس نے ان دونوں کو اس مقام سے کہ جس میں وہ مقیم تھے۔  
اس آیات دینات سے واضح ہوا کہ نبی نوع انسان کے والدین کو صرف ممنوعہ شجرہ کے



دانہ چکھنے سے ہی جنتی لباس سے رب کریم نے محروم کر دیا اور جنت سے بھی دور نکالے گئے کیا وہ رب عزیز جو اباجی کو دانہ چکھنے سے ہی جنت بدر کر دیتا ہے کیا یہ اس کے انصاف سے بعید نہیں کہ جنت اعلیٰ مقام دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں انفرادیوں کو جگہ دے۔ یہ مخالفین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگریزی سیاست جس بنا پر وہ رب کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص سے دشمنی کر کے اپنے نفوس پر بوجہ ڈال رہے ہیں۔ فاشمہ

**اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب کریم نے آپس میں رابطہ جوڑا**

**ال عمران ۴۰** { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَاصْبِرُوا أَصَابًا وَاتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ -

اے ایمان والو! تم صبر کرو اور ایک دوسرے کو تسلی دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کا پیار

ہو جاوے۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تاکید فرمائی۔

۲۔ اور ایک دوسرے کو ثابت قدم رکھنے کی تاکید فرمائی۔

۳۔ ایک دوسرے کو آپس میں رابطہ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

**الحجرات ۲۲** { إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

اور کوئی بات نہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے

سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

**اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دلی رابطہ رب کریم نے بنا دیا**

**ال عمران ۴۱** { إِذْ كُنْتُمْ أَهْلَاءَ قَالَتْ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ وَفَصَحَّحْتُمْ

بِنُجْنَتِهِ إِخْوَانًا

جب تم نازداری میں دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی پھر تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء

اربعہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی الفت ڈالی تھی اب اگر کوئی کہے کہ وہ

ایک دوسرے کے دشمن تھے تو یہ صاف صاف اس قرآنی آیت مکتدبہ خداوندی لازم آتی ہے

**انفال ۱۰** { وَالْفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ كَوَالْفَقْتُ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

مَا الْفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ -

اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں الفت ڈالی اگر آپ

جو کچھ زمین میں ہے سب خرچ کریں تو ان کے دلوں کو جوڑ سکتے تھے

جن کے دلوں کو خداوندی طاعت آپس میں ربط پیدا کرے اور پھر خدا کی اعلان

ہو جائے تو غیر ان میں مخالفت نہیں ڈال سکتا۔

**اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نوازش شیطان کی عین ہیں**

**المجادلہ ۲۸** { إِنَّمَا الْيَهُودُ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ

بِإِضَارَةٍ لَهُمْ شَيْئًا إِلَّا بَاؤُنَ اللَّهَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ



## الْمُؤْمِنُونَ

اور کوئی بات نہیں سرگوشی کرنا شیطان کی طرف سے ہے تاکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے والوں کو رنج میں ڈالے حالانکہ وہ ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھیں۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والوں کے خلاف سرگوشی کرنا یہ شیطانی ایما پر ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل سے مبرا ہیں۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے خلاف سرگوشی کرنے والے ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں اور تسلیم کرنے والے ساتھیوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں خداوند کریم ان کے خلاف سرگوشی کرنے والوں سے خود بدلہ لے لے گا۔

خداوند کریم کے نزدیک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان والوں کو تکلیف دینے والا

الْأَحْزَابُ ۲۲ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لَغْيٌ

اور وہ لوگ جو تسلیم کرنے والے مردوں اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر اس کے جو انہوں نے عمل کیا تو انہوں نے بہتان اور ظاہر گناہ کو اٹھایا۔

اب جو لوگ ان ایمان والوں پر حملہ کریں جن کے ایمان و اسلام کو رب کریم نے

قرآن کریم میں تحریراً تسلیم کر لیا ہو تو وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے اور خداوندی دشمن ثابت ہوں گے۔

جیسا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں کو تحریری تسلیم کر لیا ایسے ہی ان کو برا کہنے والوں کو تحریری سزا ملے گی۔

از روئے قرآن اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا

التَّوْبَةُ ۱۸ أَلَمْ يَأْتِ الْكَافِرِينَ الْبَغْيُ وَأَلَمْ يَأْتِ الْكَافِرِينَ الْبَغْيُ

وَدَخَلَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اور بعض ان منافقین سے ایسے لوگ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اور باتیں بناتے ہیں کہ وہ سنتے ہیں فراموشی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بہتر سننا یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو تسلیم کرتا ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے والوں کو بھی تسلیم کرتا ہے اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو تم سے ایمان لائے اور جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ بعض لوگ جو قرآن کریم اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنتے ہیں اور صحیح نہیں سنتے جس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمان خداوندی و تنوہی الیٰہی فی قلوبہم



مَنْ مَنَّ مَنَّا فَيَقِينُ كِي دلی بیماری سے واقف ہیں اور مذکورہ بالا آیت نے ثابت کر دیا کہ منافقین کے دلی سماع سے بھی آپ واقف ہیں منافقین کے صحیح نہ سننے سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے یہ شہادت خداوندی ہے، اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو سماع قبول سنتے ہیں ان سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں تو سوال پیدا ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم راضی کب ہوتے ہیں جب کہ سماع خیر ہو اور سماع خیر کی تشریح اگلے جملے سے فرمائی۔

۲۔ جو آیت مذکورہ بالا قَدْ اُذِنَ خَيْرٌ لَّكُمْ يُدْعِيَنَّ يَا اللّٰهُ وَاَلْيَوْمِ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ سے ثابت ہوا منافقین کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر سنا تب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی تسلیم کیا جائے اور جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا ان کو بھی صحیح تسلیم کرے۔

۳۔ اس آیت کریمہ سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ منافقین اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھوٹ رکھتے تھے اور ان کے منکرین تھے جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے يَوْمِ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ کی تاکید فرمائی اور وہ جماعت اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھی۔

۴۔ منافقین کے صحیح ہونے کا علاج بھی فرمادیا کہ جو منافقین خداوند تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تسلیم کریں تو ان پر رحمت خداوندی نازل ہو سکتی ہے عور نہ نہیں۔

۵۔ پھر اگلے جملے میں رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح مومن تسلیم نہیں کرتے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف

دیتے ہیں۔

۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض رکھنے والوں کو عذاب الیم کی سزا سنائی جس سے دنیا میں بھی مصیبت زدہ رہیں گے اور قبر و حشر میں بھی زندگی کی طرح تکلیف دینے والے عذاب میں ہی مبتلا رہیں گے۔



## نتیجہ

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کرنا، بحکم خداوندی عز و ایمان ہے اور جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تسلیم نہیں کرتا وہ بفرمان خداوند کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے اس کی سزا بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ وَدَّ سُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝

اے امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رکھنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو صحیح تسلیم کر کے اپنے دنیا و عقبیٰ کے اعمال کو درست کر دو ورنہ خداوندی سزا دنیا و عقبیٰ میں تمہیں نہ چھوڑے گی جس کی شہادت تمہارے اجسام سے ظاہر ہے وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْاِبْلَٰغُ الْمُبِیْنُ ہمارا کام کہ دنیا ہے یا رو، تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

:- قمت بالخیر :-

ابوظفر خادم محمد عمر است دارالمقیاس، اچھرہ - لاہور

## العام

جو شخص مقیاس خلافت کا نمبر وار صحیح جو آپشیں کرے گا اس کو بلغات

دو ہزار روپیہ العام  
پیش کیا جائے گا

جو شخص کتاب ہذا مقیاس خلافت کا ایک حوالہ جھوٹا ثابت کرے گا تو ایسے شخص کو فی حوالہ

دو صد روپیہ نقد العام دیا جائے گا

ابوظفر خادم محمد عمر است

دارالمقیاس - اچھرہ - لاہور



## فہرست مضامین مقیاس خلافت حصہ اول

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۵	خطبہ کتاب	۲۲	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کے ادوار اصحاب کی ولادت
۷	فقدان مذہبی طاقت	۲۳	جنگ جمل کے آپ کے ادوار اصحاب کے آپ کے متعلق روایت نامی
۸	مقتدرہ الکتاب	۲۳	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی یہاں جابر بن عبد اللہ
۹	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ	۲۳	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح ولادت کا ذکر
۱۰	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا ذکر	۲۶	بعثت مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم
۱۱	آپ کے والد ماجد کا وصال	۲۷	جناب اہل طلبہ کی عمر و وفات
۱۲	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور کاتبین نامہ	۲۷	سیرتے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہبی تائید
۱۳	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستہ ولادت	۲۷	ذکر زلف مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم
۱۴	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن	۲۸	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کا سرسراہ کی زندگی
۱۵	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے تمام دنیا کے	۳۰	انگلش بلوں کی ابتدا
۱۶	بنی کا منہ سے بل گرنا	۳۱	انگلش بلوں کی سزا
۱۷	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت	۳۳	شکل اسلامی مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
۱۸	سیدین مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی چاند کرنا تھا	۳۳	شیعہ و اہل بیت کے آئینہ مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم
۱۹	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا زمانہ	۳۳	بزرگان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۰	مصحفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کے ادوار اصحاب کی عمر و وفات	۳۳	حضرت امیر مومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تھیں
۲۱	ادوار اصحاب کی وفات کے وقت آپ کی عمر	۳۵	کتاب قرآن کریم سے ثابت ہے شیعہ حدیث سے

## مقیاس خلافت حصہ اول

اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپ کے اصحاب کا شان و شان کریم و احادیث صحیحہ سے بلا طعن و تشنیع لکھا گیا ہے۔ مصنف کتاب ہذا نے اس کے صحیح مجیب کے لیے دو ہزار روپے کا انعامی اشتہار لکھا ہے۔

المشاہدہ

از دارالمقیاس - اچھرہ - لاہور



- موت نہیں کھانے کا قرآنی فیصد حضرت امام جعفر صادق <sup>صفحہ</sup> کی زبانی شیعوہ حدیث سے . ۳۸
- رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی شیعوہ حدیث سے ۳۹ سنت کچھ کر دہاوی رکھنے والے کے قریب شیطان
- بسی موت نہیں دے پر مصطفیٰ اصلی اللہ و سلم کا فتویٰ ۴۰ بھگ نہیں سکتا شیعوہ حدیث سے
- شیعوہ حدیث سے ۴۱ دہاوی منہ والے اور نہیں کھانے والے مسکے
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک نہیں ۴۲ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زبانی شیعوہ حدیث سے
- کاشٹے کا اندازہ شیعوہ کتاب سے ۴۳ سرد اور زور کے درمیان قتل و زنا دہاوی شیعہ حدیث سے
- موت نہیں اور ناس کاشٹے کی جان اور شیعہ حدیث سے ۴۴ موت نہیں اور زنا دہاوی شیعہ حدیث سے
- زبان مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کو بسی موت نہیں والا میری ۴۵ فتویٰ شیعوہ حدیث سے
- سے نہیں شیعوہ حدیث ۴۶ ذکر لباس مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم
- قرآن مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں کھانا دہاوی ۴۷ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی لباس مبارک کا ذکر
- بڑھانا فطرت انسانی ہے شیعوہ حدیث سے ۴۸ قرآن پاک سے
- افعامی اشتہار ۴۹ ذکر عمار مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم
- بسی موت نہیں دہاوی کو مگر مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۵۰ است مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم پر عمار لازمی ہے
- شیعوہ کتاب سے ۵۱ عمار مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم شیعوہ احادیث سے
- دہاوی کا بیان شیعوہ حدیث ۵۲ حضرت امام علیہ السلام کا فتویٰ کہ کسی کی متعلق شیعوہ حدیث سے
- مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی شیعوہ حدیث سے ۵۳ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فیصد کہ جبریل علیہ السلام
- دارت کی کوئی حد حضرت جعفر صادق کی زبانی شیعوہ کتاب سے ۵۴ کا سفید نری عمار شیعوہ حدیث سے
- برق شہادت امام حسین علیہ السلام کی زبانی شیعوہ حدیث سے ۵۵ عمار کے متعلق حضرت جعفر صادق علیہ السلام
- عقل اور عقل کی پہچان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ۵۶ کا فیصد شیعوہ حدیث سے

- زبان مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ لباس شیطانی ۵۷
- زبان مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ لباس شیطانی ۵۸
- سے برہنہ تھے . ۵۹ شیعوہ احادیث سے لباس نبرۃ واداست
- بسی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حمد اور قائلین کفار ۶۰ شیعوہ احادیث سے کہ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کے
- کہ کے لنگے سرور پر حضور نے مٹی ڈالی ۶۱ نزدیک سفید لباس اچھا ہے
- مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کا قمیض مبارک ۶۲ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیاہ لباس
- مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کا تہمت مبارک ۶۳ حضرت علی المرتضیٰ کی زبانی شیعوہ حدیث سے
- ازار کا شرعی حکم ۶۴ ابوالامسکی زبانی سیاہ لباس شیعوہ حدیث سے
- شعخوں کے نیچے ازار رکھنے والے کی نماز ۶۵ حضرت امام باقر جعفر علیہما السلام کا فتویٰ سیاہ
- قبول نہیں ۶۶ لباس کے متعلق شیعوہ حدیث سے
- شعخوں کے نیچے ازار رکھنے والے دیکھ ۶۷ احرام اور کفن سیاہ کپڑے میں عازر نہیں حدیث سے
- خداوندی سے مودم ہوگا . ۶۸ سیاہ لباس کے متعلق امام جعفر علیہ السلام کا مذہب حدیث سے
- شعخوں کے نیچے ازار رکھنے والے اور زنی ہے ۶۹ شیعوہ کتاب قیامت کے دن سیاہ جہنم والوں کا حال
- شعخوں کے نیچے ازار رکھنے والے منافق ہے ۷۰ سیاہ لباس کے متعلق حضرت عباس کی لہو لہو امامت
- زندہ اور مردہ مسلمان کا لباس سفید ہے ۷۱ جاتی رہی شیعوہ حدیث سے
- ریشمی لباس کی ممانعت ۷۲ اختلاف روایات سیاہ عمار کے متعلق
- مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ اور ہٹنے والی ۷۳ کعبہ کے سیاہ خلافت کا جواب
- چادر سبز رنگ کی تھی . ۷۴ کعبہ کے سیاہ عمار ریشمی حجاب بڑا ہے بچہ چڑھایا
- سرخ رنگ کی چادر ۷۵ سیاہ کھلی کا حل
- سرخ لباس سے مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کو نفرت ۷۶



۱۲۵	مصحف	۹۶	نزول و انوار سلطنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲۶	مصحف	۹۷	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ قبل شیعہ حدیث سے
۱۲۷	مصحف	۹۸	اہل سنت و جماعت کی کتاب نزول کی تحقیق
۱۲۸	مصحف	۹۹	مصحف صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی کو چھٹیک بیا
۱۲۹	مصحف	۱۰۰	آپ کے بزرگ چادر حضرت تھی شیعہ تاریخ سے
۱۳۰	مصحف	۱۰۱	اسلامی تاریخ سے حضرت چادر کا رنگ
۱۳۱	مصحف	۱۰۲	حضور خداوند کا وجود میں
۱۳۲	مصحف	۱۰۳	اعتقاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے
۱۳۳	مصحف	۱۰۴	اعتقاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث سے
۱۳۴	مصحف	۱۰۵	مصحف صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ممالک کی حکومت
۱۳۵	مصحف	۱۰۶	عطاف مانی
۱۳۶	مصحف	۱۰۷	طاقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۳۷	مصحف	۱۰۸	مصحف صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنی طاقت
۱۳۸	مصحف	۱۰۹	مصحف صلی اللہ علیہ وسلم سب خزانہ ملک ہوں
۱۳۹	مصحف	۱۱۰	مصحف صلی اللہ علیہ وسلم کی غلیظ ہر چاند کو کہے ہوا
۱۴۰	مصحف	۱۱۱	واللہ یعلم من الناس کا نور
۱۴۱	مصحف	۱۱۲	درختوں کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غلیظ کرنا
۱۴۲	مصحف	۱۱۳	ذکر انوار سلطنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵۶	مصحف	۱۳۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم
۱۵۷	مصحف	۱۴۰	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت کا بیان
۱۵۸	مصحف	۱۴۱	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ
۱۵۹	مصحف	۱۴۲	آنحضرت صوابت و سب کا جواب
۱۶۰	مصحف	۱۴۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جنگ جمل
۱۶۱	مصحف	۱۴۴	میں شمولیت کا جواب
۱۶۲	مصحف	۱۴۵	جنگ جمل کی شریعت کا جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ
۱۶۳	مصحف	۱۴۶	جنگ جمل کی شریعت کا جواب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
۱۶۴	مصحف	۱۴۷	انعامی اشتہار
۱۶۵	مصحف	۱۴۸	شہد کی حرمت کا جواب
۱۶۶	مصحف	۱۴۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق
۱۶۷	مصحف	۱۵۰	خدا کی فیصلہ
۱۶۸	مصحف	۱۵۱	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غیر
۱۶۹	مصحف	۱۵۲	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب
۱۷۰	مصحف	۱۵۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت
۱۷۱	مصحف	۱۵۴	قرآن کریم میں
۱۷۲	مصحف	۱۵۵	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت و عطاف و نوری
۱۷۳	مصحف	۱۵۶	آیت تطہیر کی شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۷۴	مصحف	۱۵۷	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب
۱۷۵	مصحف	۱۵۸	آیت تطہیر کی شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۷۶	مصحف	۱۵۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جنگ جمل
۱۷۷	مصحف	۱۶۰	میں شمولیت کا جواب
۱۷۸	مصحف	۱۶۱	جنگ جمل کی شریعت کا جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ
۱۷۹	مصحف	۱۶۲	جنگ جمل کی شریعت کا جواب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
۱۸۰	مصحف	۱۶۳	انعامی اشتہار
۱۸۱	مصحف	۱۶۴	شہد کی حرمت کا جواب
۱۸۲	مصحف	۱۶۵	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق
۱۸۳	مصحف	۱۶۶	خدا کی فیصلہ
۱۸۴	مصحف	۱۶۷	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غیر
۱۸۵	مصحف	۱۶۸	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب
۱۸۶	مصحف	۱۶۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت
۱۸۷	مصحف	۱۷۰	قرآن کریم میں
۱۸۸	مصحف	۱۷۱	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت و عطاف و نوری
۱۸۹	مصحف	۱۷۲	آیت تطہیر کی شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۹۰	مصحف	۱۷۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب
۱۹۱	مصحف	۱۷۴	آیت تطہیر کی شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۹۲	مصحف	۱۷۵	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جنگ جمل
۱۹۳	مصحف	۱۷۶	میں شمولیت کا جواب
۱۹۴	مصحف	۱۷۷	جنگ جمل کی شریعت کا جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ
۱۹۵	مصحف	۱۷۸	جنگ جمل کی شریعت کا جواب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
۱۹۶	مصحف	۱۷۹	انعامی اشتہار
۱۹۷	مصحف	۱۸۰	شہد کی حرمت کا جواب
۱۹۸	مصحف	۱۸۱	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق
۱۹۹	مصحف	۱۸۲	خدا کی فیصلہ
۲۰۰	مصحف	۱۸۳	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غیر



- یہودی اہل بیت ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر  
 ۱۷۹ ابی کریم نے دعائیں بھی پڑھی کہ اولاد پر رحم رکھا  
 زبان درازی کرنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اولاد  
 تکلیف دیتے ہیں۔ ۱۸۰ سے ختم فیض شیعہ حدیث صحیح ہے  
 ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدائی  
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مقام  
 امتحان اذان کا اول پاس ہوئے ہیں ۱۸۱ خصوصیت کے مجرم ہیں  
 ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم  
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زود چہرہ خدا کریم  
 کا خدائی وعدہ ۱۸۰ کے نزدیک تمام عالمین کے گزشتہ سے بہتر ہیں  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات  
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام خدائی پرست  
 خداوند کریم کے نزدیک دنیا کی سب عورتوں سے بہتر ہیں ۱۸۱  
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف یہاں  
 متعلق تکلیفیت فیہ فلا خداوند کریم کے نزدیک معلوم ہے ۱۸۹  
 درازی کرنا خداوند کریم کے نزدیک معمولی بات نہیں ۱۹۲ اتفاقاً جواب  
 حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
 تباریر قبیلہ پر بہتان لگانے کا حل ۱۹۲  
 مخالفین خدا کریم کے نزدیک گناہین ہیں ۱۹۳ آیت تخصیص فی برتہ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایمان  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۹۳  
 دالوں کی ایمانی نائیں ہیں ۱۹۶ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر افترا  
 دوسری دلیل ازواج مطہرات اولاد سے تہیں مقدم ہیں ۱۹۷ کہنے والا خداوند کریم کے نزدیک معلوم ہے  
 تمام رسولوں کی بیویوں خداوند کریم کے نزدیک اولاد  
 آیت تجلید الاولاد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۹۷  
 پر مقدم ہیں ۱۹۸ حضرت عائشہ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخالفین  
 جنت میں بھی جڑواں والا کچھ پہلے داخل ہوں گی ۱۹۹ کو خداوند کریم کی طرف سے ایسی کوڑوں کی سزا ۱۹۹

- ۱۹۷ اس کی شہادت شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۲۸ اہل بیت کی شہادت شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۲۹ اہل بیت کی شہادت شیعہ تفاسیر میں  
 ۱۹۹ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کا نام  
 ۲۳۰ اہل بیت کی شہادت شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۳۱ مذکورہ آیت کا ترجمہ شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۳۲ اہل بیت کے معنی میں شیعہ احادیث سے  
 ۲۳۳ لفظ اہل بیت یہودی پر قرآن کریم میں  
 ۲۳۴ ایک صدر روپے کا انعامی شہاد  
 ۲۳۵ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۳۶ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۳۷ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۳۸ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۳۹ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۴۰ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۴۱ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۴۲ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۴۳ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۴۴ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۴۵ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۴۶ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۴۷ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۴۸ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۴۹ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں  
 ۲۵۰ اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر میں



[illegible]

صفحہ ۲۵۷	حضرت عائشہ کا حال اور تاریخ اور زمانہ جنابہ	صفحہ ۲۵۷	توبہ کی روایتیں کی اختلاف شیعہ تفاسیر سے
۲۵۸	ذکر بدر و جملہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵۸	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقی چار بیٹوں کی ذکر
۲۵۹	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اولاد پاک	۲۵۹	شیعہ احادیث سے
۲۶۰	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اسلامی تاریخ	۲۶۰	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآنی فیصلہ
۲۶۱	احادیث میں	۲۶۱	چار صاحبزادیوں کے تعلق
۲۶۲	ذکر حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کی حضرت
۲۶۳	از احادیث صحیح و تواریخ اسلامیہ	۲۶۳	محمد اقرہ و صلوات علیہا السلام کی زبانی شیعہ احادیث
۲۶۴	احوال حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۲۶۴	صحیح سے
۲۶۵	ذکر حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۵	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی چار بیٹیاں حضرت
۲۶۶	ذکر وصال حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۶	جعفر صادق کی زبانی شیعہ حدیث سے
۲۶۷	ذکر وصال ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۷	حضرت فاطمہ کا حضرت زینب اپنی رشتہی ہمیشہ پرستار
۲۶۸	ذکر وصال ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۸	جنازہ پڑھنا جعفر صادق کی زبانی
۲۶۹	ذکر سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۲۶۹	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی چار صاحبزادیاں
۲۷۰	بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۷۰	شیعہ تاریخ سے
۲۷۱	حضرت فاطمہ کا شان حضرت عائشہ کی زبانی	۲۷۱	انعامی شہنام
۲۷۲	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کا ذکر	۲۷۲	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسوہ الی اور اسوہ کے اسما
۲۷۳	قرآن کریم میں	۲۷۳	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و سربراہی
۲۷۴	بنت کی تشریح شیعہ تفسیر سے	۲۷۴	گنتی و تفریف
۲۷۵	حقیقی بیٹی اور توبہ کی بیٹی کا قرآنی فیصلہ	۲۷۵	مختصر غزوات کے عوارضات



- ۳۵۱ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فتویٰ شیعہ حدیث ۳۹۶  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحے اور اہل کی ممانعت ۳۸۷  
 نوحہ کرنے والے کے نزدیک شیطان نہیں بھگت  
 ۳۸۷ نوحہ پر انعامی شہکار ۳۹۹  
 نوحے کے متعلق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی :  
 ۳۸۷ نوحہ کرنے والے کو سزا حضرت جعفر صادق کی  
 ۳۸۷ آخری وصیت حضرت فاطمہ زہرا کو شیعہ حدیث سے ۳۹۰  
 ۳۸۷ ماتم کی ممانعت قرآنی شیعہ حدیث سے ۳۹۱  
 ۳۸۷ شیعہ کی حدیث ممانعت ضعیف نہیں ۳۹۰  
 ۳۸۷ ماتم کے متعلق حضرت جعفر صادق علیہ السلام کی بانی ۳۹۲  
 ۳۸۷ قرآنی شیعہ حدیث سے ۳۹۱  
 ۳۸۷ ماتم کی ممانعت قرآن کریم سے حضرت علی زین العابدین ۳۹۲  
 ۳۸۷ اور حضرت باقر علیہم السلام کی زبانی اور مصطفیٰ ۳۹۵  
 ۳۸۷ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت حضرت فاطمہ ۳۹۶  
 ۳۸۷ علیہا السلام کو دوسری حدیث شیعہ سے ۳۹۷  
 ۳۸۷ ماتم کو سنا لانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ۳۹۸  
 ۳۸۷ دینا ہے شیعہ تاریخ و حدیث سے ۳۹۲  
 ۳۸۷ ماتم نے نوحے کے اعمال جملہ ہوجا تھیں شیعہ حدیث سے ۳۹۷  
 ۳۸۷ عزتوں کو ماتم میں جینے کے متعلق صلی اللہ علیہ وسلم ۴۲۶  
 ۳۸۷ کا فتویٰ شیعہ حدیث سے ۳۹۱  
 ۳۸۷ عزتوں کو ماتم میں جینے کے متعلق امیر المومنین کا ۴۲۹  
 ۳۸۷ منکرین خداوند کریم کے نزدیک یکساں نہیں ۴۲۹

- ۳۴۷ عثمان اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منصف ۳۴۰  
 ۳۴۷ جہانیت کا ذکر ۳۴۵  
 ۳۴۷ حضرت آدم علیہ السلام کو خداوندی ہدایت ۳۴۷  
 ۳۴۷ تمام انبیاء علیہم السلام کو رب کریم نے صراط مستقیم ۳۴۷  
 ۳۴۷ کی ہدایت دی ۳۴۹  
 ۳۴۷ خداوند کریم صراط مستقیم پر ہے ۳۴۰  
 ۳۴۷ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے ۳۴۰  
 ۳۴۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کریم صراط مستقیم کی ۳۴۸  
 ۳۴۷ ہدایت دی ۳۴۲  
 ۳۴۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہرون علیہ السلام کو رب کریم ۳۴۲  
 ۳۴۷ نے صراط مستقیم کی ہدایت دی ۳۴۲  
 ۳۴۷ سب کریم کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے صراط مستقیم کا خداوند ۳۴۲  
 ۳۴۷ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صراط مستقیم پر تھے ۳۴۲  
 ۳۴۷ اور میں اور میں گئے ۳۴۲  
 ۳۴۷ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کہ مجھے رب کریم ۳۴۲  
 ۳۴۷ نے صراط مستقیم کی ہدایت دی ۳۴۲  
 ۳۴۷ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو رب کریم ۳۴۲  
 ۳۴۷ نے صراط مستقیم کی ہدایت دی ۳۴۵  
 ۳۴۷ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بالمشافہ ۳۴۵  
 ۳۴۷ حضور کی غلامی کا اجر نفعی نہیں ہوتا ۳۴۵



- ۴۶۱ اللہ کریم نے حضور کے ساتھیوں کو صراطِ مستقیم پر  
۴۶۲ ہونے کی شہادت پیش فرادی  
۴۶۳ محمدی تاسے ایمانداروں کے راہبر ہیں  
۴۶۴ ہدایت یافتہ کے علامات قرآنِ کریم سے  
۴۶۵ ہدایت کو چھپانے والا خدائی مفعول ہے  
۴۶۶ کفارِ قیامت میں ہدایت سے تریں گے  
۴۶۷ حنات و دوزخ سے نجات دیتے ہیں  
۴۶۸ اسلام  
۴۶۹ رب کریم کو مسلمان کے ایمان کا سورا مشروط ہے  
۴۷۰ غیر مسلم کا سوا رب کریم کے نزدیک قبول نہیں  
۴۷۱ خداوند کریم کے نزدیک دین اسلام ہی ہے  
۴۷۲ زمین آسمان کی برائے اللہ کیلئے مسلمان ہے  
۴۷۳ ابراہیم علیہ السلام مسلمان تھے  
۴۷۴ تمام انبیاء علیہم السلام مسلمان تھے  
۴۷۵ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مسلمان تھے  
۴۷۶ خدائی شہادت کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور  
۴۷۷ آپ کے سب اصحاب مسلمان تھے  
۴۷۸ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان اسلام  
۴۷۹ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو رب کریم

- ۴۸۰ ایت ید اللہ  
۴۸۱ دست اصحاب خدائی لائے متناظر آئیں  
۴۸۲ اصحابِ یمن کا شاہن  
۴۸۳ اطاعت اللہ و رسول اللہ سے کفر و نفاق  
۴۸۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں خدائی  
۴۸۵ مراتب حاصل ہوتے ہیں  
۴۸۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں دخول ہے  
۴۸۷ خدائی وعدہ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت  
۴۸۸ اعمالِ شائع نہیں ہوتے  
۴۸۹ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان رب کریم  
۴۹۰ منافع نہیں کرنے کا  
۴۹۱ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رب کریم کا  
۴۹۲ اطاعت میں رعایت کرنا  
۴۹۳ صحابہ کرام کی اطاعت کا اقرار خداوندی  
۴۹۴ صحابہ کی اطاعت انعامِ خداوندی تھا  
۴۹۵ حضرت فوج علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم دیا  
۴۹۶ قوم عاد کو حدودِ علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم دیا  
۴۹۷ قوم ثمود کو حدودِ علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم صادر فرمایا  
۴۹۸ لوط علیہ السلام کا اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم



- اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پاک کیا ۵۱۱۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسیحین قرار دیا ۵۱۸۔  
یہودیوں پر اتمام نعمت کا جواب ۵۱۳۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غلامت قرار دیا ۵۲۹۔  
آیت قطعیہ و تزکیہ لا صاحب صلی اللہ علیہ وسلم ۵۱۶۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت کا حکم خدا ۵۲۰۔  
خاتون خداوندی ۵۱۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کا نتیجہ ۵۳۱۔  
آیت انصاف لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۱۸۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ علی ۵۲۶۔  
آیت انصاف لا صاحب الہی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۰۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت ۵۲۲۔  
صحابہ کو آپ کا پاک کرنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھا ۵۲۱۔ رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت ۵۲۷۔  
آیت تزکیہ لا صاحب الہی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۳۔ یہود و نصاریٰ کے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۷۔  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ و بار ۵۲۳۔ مسلم کو ان پر چڑھتے تھے ۵۲۳۔  
رسالت میں خاتون کو دعوت خداوندی ۵۲۵۔ آیت انصاف لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۶۔  
رب کریم آپ کو تزکیہ کا اختیار دیا ۵۲۵۔ آیت انصاف لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۶۔  
تزکیہ و قطعیہ رب کریم نے مومنوں کے لیے خاص فرمایا ۵۲۷۔ آیت انصاف لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۶۔  
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت محمدی ۵۲۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کے ہمنام قرار دیا ۵۲۸۔  
کو قبول فرما کر اندراج قرآنی ہوا ۵۲۸۔ آیت انصاف لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۶۔  
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان خداوندی آیا تھا ۵۲۷۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا ظہور ۵۲۸۔  
آیت تزکیہ لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۲۲۔ قیامت کے دن ۵۲۱۔  
خداوندی ستاروں ۵۲۵۔ معیت انبیاء علیہم السلام ۵۲۵۔  
آیت تزکیہ لا صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رب کریم ۵۲۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کی معیت ۵۲۵۔  
کا ان پر تزکیہ کا احسان ۵۲۵۔

- حضرت نوح علیہ السلام کی معیت ۵۵۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چھوڑنے کے متعلق ۵۶۲۔  
نوح علیہ السلام کا اپنے ساتھیوں کو بچانا ۵۵۶۔ خدائی تاکید کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ۵۵۶۔  
صالح علیہ السلام کی معیت ۵۵۶۔ ایمانداروں کے ساتھ ۵۶۸۔  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت ۵۵۶۔ آیت تقرب ۵۶۷۔  
حضرت داؤد علیہ السلام کی معیت ۵۵۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی باتوں سے بھی زیادہ قریب ہیں ۵۶۷۔  
شعیب علیہ السلام کے مخالفین شعیب علیہ السلام ۵۵۵۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکفیت دینے ۵۶۷۔  
فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں سے نفرت ۵۵۶۔ دوسرے پر لعنت خداوندی ۵۶۸۔  
حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھیوں کو دیکھ کر ابراہیم ۵۵۶۔ قرآنی شہادت کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۵۶۸۔  
ہر رسول اللہ کے ساتھی مومنین ہوتے تھے ۵۵۷۔ کے اصحاب آپ کے ساتھی ہیں ۵۶۹۔  
حضور علیہ السلام کا ساتھ اپنے ساتھیوں کیلئے اچھا ۵۵۸۔ قرآنی کریم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں ۵۶۹۔  
نوح علیہ السلام کا ساتھ بھی اپنے ساتھیوں کیلئے اچھا تھا ۵۵۸۔ کی تعریف سے پرستے ۵۶۹۔  
دنیا میں نبی اللہ کے ساتھی پر مذاہب نہیں ۵۵۹۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان ۵۶۹۔  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ ۵۵۹۔ کی دلیل خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۵۷۰۔  
خداوندی معیت ۵۵۹۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں آپ کے ۵۵۹۔  
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا خداوندی ۵۶۱۔ ساتھی رہے شہادت قرآنی ۵۷۱۔  
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت تھے اس ۵۷۱۔ جمعہ میں حضور ذکر پڑھنے جانے کا جواب ۵۷۱۔  
نوح علیہ السلام کی معیت سے شرف ہونے ۵۷۲۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مشورے میں ۵۷۲۔  
رب کریم کی تاکید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ۵۷۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے ۵۷۲۔



صفحہ

- خداوند کی شہادت کو صاحب کرامت چاہا اور نماز میں ۵۸۵ طرحت سے ایمانی سند
- حضور کی بعیت میں ۵۸۲ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی دعوت
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاہوں حضور کے ۵۸۸ خداوندی
- ساتھی رہے قرآن کریم سے ۵۸۴ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم
- قانون خداوندی کو جنگ میں انبیا علیہم السلام کی ۵۸۸ نے مومن بنایا
- میت میں رب دے ہوتے ہیں ۵۸۵ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی دعوت
- گمراہی دنیا میں نبی اللہ کے اصحاب کے قریب ۵۸۶ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنی تفسیر
- سہی نہیں آسکتی ۵۸۶ ہونے کی خداوندی سند ۵۹۱
- مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعیت والوں کو خدا ۵۹۲ خداوندی سند کا نتیجہ
- ابھی آسکتا ہی نہیں ۵۸۷ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت میں ۵۹۲ ارادے سے ایمان لائے
- میت کی خدائی سند ۵۸۸ خدائی فیصلہ کر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۵۹۳ بچے ایماندار تھے
- میت کو کفار ترین گئے ۵۸۹ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے
- اتباع تمام کے بغیر میت حاصل نہیں ہو سکتی ۵۹۰ ایمانی مشیرین تھے
- ایمان ۵۸۳ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی دعوت ۵۹۵ رب کریم نے اپنی محبت سے ایمان رکھا
- سزاوار ہونے کی سند خداوندی ۵۸۲ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کی ۵۹۷ کے نزدیک راہدین تھے

صفحہ

- نصرت ۵۹۱ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار اللہ بنے ۵۹۶ وفتح خداوندی کی ساتویں آیت قرآنی
- کی دعوت خداوندی ۴۰۰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو
- یا ایہ الذین امنو کے خطاب کی تصحیح ۴۰۱ نصرت خداوندی کی آسمانی آیت قرآنی
- مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے آپ کے اصحاب کی تین ۴۰۲ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت ۴۰۹ خداوندی کی نویں آیت قرآنی
- خداوندی کی پہلی آیت قرآنی ۴۰۳ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نصرت خداوندی ۴۰۴ نصرت خداوندی کی دسویں آیت قرآنی
- کثرت کی تعداد شیعہ فسر کی زبان ۴۰۷ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت ۴۱۳ خداوندی کی گیارھویں آیت قرآنی
- خداوندی کی دوسری آیت قرآنی ۴۰۸ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
- نصرت خداوندی کی دوسری آیت کی تفسیر شیعہ ۴۱۴ سے خداوندی مدافعت
- مفسر کی زبان ۴۱۰ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی ۴۱۶ نے کفار سے بے خوف بنادیا
- کا تفسیر آیت قرآنی ۴۱۱ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہادری کا
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت ۴۱۲ خدائی مقدمہ خدائی اقرار کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- خداوندی کی پانچویں آیت قرآنی ۴۱۳ کے مقابلے میں کافرو منافقین نہیں ٹھہر سکتے
- اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نصرت ۴۱۶ خداوندی کی چھٹی آیت قرآنی



صفحہ

- ۴۲۵ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری خداوند  
۴۲۶ ایت بیکنہ لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
۴۲۷ خلق اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واولی  
۴۲۸ رب کریم کے نزدیک آپ کے خلفا اصحاب  
۴۲۹ اور تمام اہل بیت سب ایماندار تھے  
۴۳۰ جن پر ایمان لانے سے ان کو ایماندار کی کا خطاب ہوا  
۴۳۱ خداوند کریم کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
۴۳۲ کا ایمان قبول اور ثواب کا وعدہ خداوندی  
۴۳۳ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کی  
۴۳۴ طرف سے دوگانہ ثواب  
۴۳۵ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان لانے  
۴۳۶ کا خداوندی خیر مقدم  
۴۳۷ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں  
۴۳۸ مشکوکہ ایمان حوریتیں خداوند کریم کو پسند نہیں  
۴۳۹ خدا کی آیت کے نزول پر اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ  
۴۴۰ علیہ وسلم کا ایمان ترقی کرتا ہے  
۴۴۱ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے والوں سے  
۴۴۲ خداوند کار خدائی ہونا اور ان کو ثابت قدم رکھنا  
۴۴۳ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی ثابت  
۴۴۴ قدمی رب کے ذمے تھی  
۴۴۵ کے دل کو درست کر دیتا ہے

صفحہ

- ۴۲۵ بے ایمانوں کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
۴۲۶ دربار میں جگہ تھی قرآن میں  
۴۲۷ اصحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کے ساتھ مصطفیٰ  
۴۲۸ صلی اللہ علیہ وسلم کا خداوندی بڑاؤ  
۴۲۹ ایمانی دشمنوں کے ساتھ قطع تعلقی کا خدا کی حکم  
۴۳۰ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کہہ سکی مصطفیٰ  
۴۳۱ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والے  
۴۳۲ یقین رکھتے تھے  
۴۳۳ صالحین میں شمولیت ایمان کی علامت ہے  
۴۳۴ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا خداوندی  
۴۳۵ دربار میں  
۴۳۶ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلامی اعمال  
۴۳۷ کا نقشہ خداوند کریم کی زبانی  
۴۳۸ انسان کی نجات کے اعمال اور جسے قرآن مجید  
۴۳۹ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال صانعیت  
۴۴۰ متقی ہونے کا خدا کی نیکیت  
۴۴۱ نیکو خداوندی  
۴۴۲ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کا نقشہ  
۴۴۳ صوابہ کریم اور قیام الصل  
۴۴۴ متقاربے کے لئے خدا کی تسکین



- ۴۸۰ خدا کی شہادت کہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر گز نہیں ہو سکتے  
۴۸۱ و سلم جنگ میں کفار و منافقین سے  
۴۸۲ خود تے نہ تھے  
۴۸۳ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی و مال  
۴۸۴ کی قرآنی فی سبیل اللہ قبول ہو چکی  
۴۸۵ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عذرات سے  
۴۸۶ خداوند کی رضامندی کہ وہ دل سے کھرتے تھے  
۴۸۷ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبرین سابقوں کا  
۴۸۸ جاں و مال خداوند کریم خرید چکا ہے  
۴۸۹ یہ مراتب اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں ملے  
۴۹۰ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے پاک آئیں  
۴۹۱ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوراک طیبہ  
۴۹۲ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال شہادت  
۴۹۳ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت  
۴۹۴ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال پر جنور کے توسط سے  
۴۹۵ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطانی قہقہے نہیں  
۴۹۶ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک شیطان جھک سکتا  
۴۹۷ خداوند کریم کی صنعت گاہوں کو معاف کرنا بھی ہے  
۴۹۸ معافی

- ۴۸۹ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا مذاق  
۴۹۰ کیا کرتے تھے  
۴۹۱ مشرک  
۴۹۲ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے اعراض  
۴۹۳ حکم خداوندی  
۴۹۴ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
۴۹۵ مشرکین سے کوئی تعلق نہیں  
۴۹۶ کفار سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق  
۴۹۷ منکرین کو نبی ہی مذہب خداوندی پر پڑتا ہے  
۴۹۸ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظالم کے پاس بھیجے  
۴۹۹ کی ممانعت خداوندی  
۵۰۰ ظالم کے متعلق رکھنے سے سزا یافتہ  
۵۰۱ رب کریم ظالم کو ہدایت کی طرف آگے دیتا ہے  
۵۰۲ اللہ تعالیٰ انکار اور ظالم کو مغفرت اور ہدایت کا  
۵۰۳ موقع دیتا ہے نہیں  
۵۰۴ خدا کی وعدہ کہ ایماندار کا ظلم تو رہے معاف  
۵۰۵ ظالم کا نتیجہ دنیا میں  
۵۰۶ ظالم کو جی اللہ کی معیت نصیب نہیں ہو سکتی

- ۴۸۹ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق  
۴۹۰ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا مذاق  
۴۹۱ کیا کرتے تھے  
۴۹۲ مشرک  
۴۹۳ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے اعراض  
۴۹۴ حکم خداوندی  
۴۹۵ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
۴۹۶ مشرکین سے کوئی تعلق نہیں  
۴۹۷ کفار سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق  
۴۹۸ منکرین کو نبی ہی مذہب خداوندی پر پڑتا ہے  
۴۹۹ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظالم کے پاس بھیجے  
۵۰۰ کی ممانعت خداوندی  
۵۰۱ ظالم کے متعلق رکھنے سے سزا یافتہ  
۵۰۲ رب کریم ظالم کو ہدایت کی طرف آگے دیتا ہے  
۵۰۳ اللہ تعالیٰ انکار اور ظالم کو مغفرت اور ہدایت کا  
۵۰۴ موقع دیتا ہے نہیں  
۵۰۵ خدا کی وعدہ کہ ایماندار کا ظلم تو رہے معاف  
۵۰۶ ظالم کا نتیجہ دنیا میں  
۵۰۷ ظالم کو جی اللہ کی معیت نصیب نہیں ہو سکتی



- سوائے مومنین کے ایمانداروں کو خداوند کریم کی صفت  
 ۷۱۶ عرف سے اجتناب کا حکم ۷۱۶ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی البدلیہ کریم نے فرمایا  
 کفار و منافقین کو رب کریم نے اصحاب مصطفیٰ  
 ۷۱۷ صلی اللہ علیہ وسلم میں گھسنے نہیں دیا ۷۱۷ کرنے والا شیطانی حماقت ہے  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بغیر  
 ۷۱۸ امتحان اسلامی اپنی بیویوں کو اپنے گھر آباد  
 نہیں کر سکتے ۷۱۸ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیت و  
 خداوند کریم کی رضا مندی کا مخالفت جنت  
 ۷۱۹ میں نہیں ہو سکتا ۷۱۹ ہدایت مذکورہ کا نتیجہ  
 ۷۲۰ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب کریم کتاب ہذا مقیاس خلافت کا دعائی اعتبار



